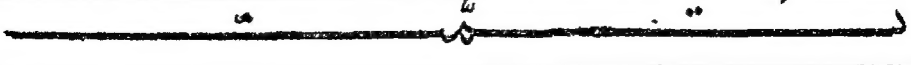


صفحہ	مطالعہ کتاب	صفحہ	مطالعہ کتاب
۵۶۵	باب ۲۲ اس بیان میں کہ حبیبیہ زمین کو بھی حاکم	۵۸۳	باب ۱۱۱ غزنی قراوت کا بیان
	پیش آوی تو مروستہ کرین اور عورتین شکر پزیر	۵۸۶	باب ۱۱۲ عشاقی قراوت کا بیان
۵۶۶	باب ۲۳ نماز کو اچھی طرح پڑھنے اور دل لگا کر	۵۸۹	باب ۱۱۳ نماز پوری اور ہلکی پڑھنے کا حکم
	اداکر نے کے بیان میں	۵۹۰	باب ۱۱۴ نماز میں سبکدکان عتدال کو پورا
۵۶۷	باب ۲۴ اس بیان میں کہ امام سے پہلے رکوع	۵۹۲	باب ۱۱۵ امام کی چوٹی اور سر رکھن امام کے
	اور سجدہ کرنا حرام ہے		بعد کرنے کا بیان
۵۶۸	باب ۲۵ اس بیان میں کہ نماز میں آسمان	۵۹۴	باب ۱۱۶ حب رکوع سے ستر اٹھادی تو کیا کچھ
	کی طرف دیکھنا منع ہے	۵۹۶	باب ۱۱۷ قرآن پڑھنا منع ہے رکوع اور سجود میں
	باب ۲۶ نماز میں حرکت بھی کرنے کی ممانعت	۵۹۷	باب ۱۱۸ رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھتا ہے
	اور سلام کے لیے ہاتھ سر و شہارہ کرنے کی نعمت	۶۰۰	باب ۱۱۹ سجدہ کی فضیلت اور اس کی ترغیب
	کے بیان میں	۶۰۱	باب ۱۲۰ بیان سجدہ کر عتدال اور کپڑے سیٹھنی
۵۷۰	باب ۲۷ صفوں کے برابر کرنے اور اول صف		اور جوڑہ باندھ کر نماز پڑھنے کی کراہت
	کی فضیلت کا بیان میں	۶۰۳	باب ۱۲۱ سجدہ کس طرح کرے
۵۷۳	باب ۲۸ اس بیان میں کہ جب عورتین مردوں کے	۶۰۴	باب ۱۲۲ نماز کی ترکیب کے بیان میں
	پیچھے ہوں نماز میں تو ستر اٹھادیں جب تک	۶۰۶	باب ۱۲۳ سترہ کے بیان میں
	مرد ستر اٹھالیں	۶۱۵	باب ۱۲۴ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں
	باب ۲۹ عورتوں کا نماز کے لیے مسجد میں جائز یا	۶۱۷	کتاب المساجد کتاب کی جگہ ہونے کی
۵۷۶	باب ۳۰ نماز تھوڑی میں زور سے قراوت نہ پڑھنا		میں اور اس میں ۴۴ باب ہیں
	جب کسی فساد کا خوف ہو	۶۲۲	باب ۱۲۵ بیت التیمم کتبہ کو قلیلہ و کثیر کا بیان
	باب ۳۱ نماز میں قراوت پڑھنے کا حکم	۶۲۳	باب ۱۲۶ قبروں پر سجدہ بنانے اور دامن ہونے میں
۵۷۷	باب ۳۲ صبح کی نماز میں قراوت پکار کر پڑھنے کا		رکھنے کی لزوم قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت
۵۸	باب ۳۳ ظہر اور عصر میں قراوت کا بیان		

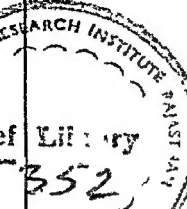
صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۶۹	باب ۳ وقت مغرب کا بیان	۷۵۱	باب ۱ امام کی دہنی طرف رہنا مستحب
۷۰	باب ۳ غشا کی وقت اور سب سے تاخیر کرنا بیان	۷۵۲	باب ۱ فرض شروع ہو بعد نفل مکروہ ہونا
۷۱	باب ۳ اندھیرے میں جہر کی نماز پڑھنا	۷۵۳	باب ۱ مسجد میں جانے کی دعائیں
۷۲	باب ۳ اور اس کی قرارت کا بیان -	۷۵۴	باب ۱ تحیۃ المسجد کا بیان
۷۳	باب ۳ عہدہ وقت سے نماز کی تاخیر مکروہ ہونا	۷۵۵	باب ۱ مسافر کو پہلے مسجد میں دو رکعت پڑھنے کا بیان
۷۴	باب ۳ نماز جماعت کی فضیلت	۷۵۶	باب ۱ نماز چاشت کا بیان
۷۵	باب ۳ عذر کے سبب جماعت کا معاف ہونا	۷۵۷	باب ۱ سنت فجر کی فضیلت
۷۶	باب ۳ نفل کی جماعت اور بیک پر نماز پڑھنا	۷۵۸	باب ۱ سنتوں کی فضیلت اور گنتی
۷۷	باب ۳ فرض کی جماعت کی فضیلت	۷۵۹	باب ۱ نفل کھڑے بیٹھ کر اور ایک رکعت کچھ کھڑے کچھ بیٹھ کر جائز ہونا
۷۸	باب ۳ صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہ بیٹھنا	۷۶۰	باب ۱ نماز قیاس کے مخالف ہونا حدیث سے
۷۹	باب ۳ اور مسجدوں کی فضیلت	۷۶۱	باب ۱ نماز رخصت اور وتر کی ایک رکعت ہونا
۸۰	باب ۳ امامت کا مستحق کون ہے	۷۶۲	باب ۱ فائدہ تحقیق لفظ گان
۸۱	باب ۳ قدرت کا بیان	۷۶۳	باب ۱ قیام رمضان کا بیان جسے قراویچ کہتے ہیں
۸۲	باب ۳ قصا نماز کا بیان	۷۶۴	باب ۱ شہدہ کا بیان
۸۳	باب ۳ کتاب صلوٰۃ المسافر کی کتاب	۷۶۵	باب ۱ نماز شب اور شب کی دعاؤں کا بیان
۸۴	باب ۳ مسافروں کی نماز کی اور سہین ۲۲ باب ہیں	۷۶۶	باب ۱ تہجد میں نبی فرات مستحب ہونا
۸۵	باب ۳ فائدہ تحقیق مقدار میل و فرسخ و گز	۸۰۷	باب ۱ تہجد کی ترغیب اگرچہ تہوڑی ہی ہو
۸۶	باب ۳ مدینہ کے وقت گھر و زمین نماز پڑھنا		
۸۷	باب ۳ ساری پر نفل روا ہونا -		
۸۸	باب ۳ دو نمازین جہر کرنا سفر میں		
۸۹	باب ۳ فائدہ تحقیق سب سے صلوٰۃ میں		
۹۰	باب ۳ نماز کے بعد نہر یا بائیں پہرے بیٹھنا		

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۸۱۰	باب ۲ فضل نماز گہر میں سجدہ ہر	۱۲۶	باب ۹ فاتحہ اور فاتحہ سورہ البقرہ کی فضیلت
۸۱۱	باب ۳ ہمیشہ کے عمل کی فضیلت	۱۲۷	باب ۱۰ سورہ کہف اور آیتہ الکرسی کی فضیلت
۸۱۳	باب ۴ اونگہ کے وقت نماز تمام کر کے	۱۲۸	باب ۱۱ قل ہوا احد کی فضیلت
	سورہ کا بیان	۱۲۹	باب ۱۲ معوذتین کی فضیلت
=	کِتَابُ فَحِیْلَةِ الْقُرْآنِ	=	باب ۱۳ قرآن پر عمل کر کے فضیلت
	کتاب فضیلت قرآن میں اور اس میں	۱۳۲	باب ۱۴ قرآن کا سات خروں میں اترنا
	۱۴ باب میں	۱۳۷	باب ۱۵ قرآن پھر پھر کر پڑھنا
=	باب ۱۶ قرآن کی گہرائی کرنا بیان	۱۳۸	باب ۱۶ قرآن کا بیان
۸۱۶	باب ۱۷ آواز خوش ہو قرآن پڑھ کر کا بیان	۱۳۹	باب ۱۷ جن وقتوں کی منع ہوا ان کا
۸۱۷	باب ۱۸ قرآن پڑھتے وقت تسکین اثر		بیان
	کا بیان	۱۵۲	باب ۱۸ قبل مغرب دو رکعت مستحب
۸۲۱	باب ۱۹ حافظ کی فضیلت کا بیان	۱۵۳	باب ۱۹ نماز خدوت کا بیان
=	باب ۲۰ فضل کا اپنے سے کم کے اگر	۱۵۷	کِتَابُ الْجُمُعَةِ میں جمعہ
	قرآن پڑھنا۔		کے بیان میں
۸۲۲	باب ۲۱ قرآن سننے کی فضیلت اور اس	۱۶۲	کِتَابُ صَلَوةِ الْعِیدِینِ نماز عیدین کی کتاب
	کی فراموش کرنا قاری یا حافظ سے	۱۶۲	کِتَابُ صَلَوةِ الْاَسْتِثْنَاءِ نماز استسقاء کی کتاب
۸۲۳	باب ۲۲ نمازین قرآن پڑھنا اور اس کی فضیلت	۱۶۹	کِتَابُ الْکَسْرِ گہن کی نماز کی کتاب
۸۲۵	باب ۲۳ قرأت قرآن اور سورہ البقرہ کی فضیلت	۱۷۴	کِتَابُ الْجَنَائِزِ جنازہ کی کتاب



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مِنْ مَزَالِ حَبِيبِ



جلد ثانی ترجمہ صحیح مسلم

کتاب الصلوٰۃ کتاب نماز کے بیان میں ف نماز تمام عبادات میں ایمان کے بعد مقدم ہے اور
طہارت نماز کی شرط ہے اور بدن طہارت نماز درست نہیں ہوتی اس لیے طہارت کی کتاب کے بعد نماز کی کتاب کو رکھا گیا ہے
میں سب اعمال سے پہلے نماز کا سوال ہو گا اگر نماز چھٹی نکلی تو اور اعمال کا ذکر ابھی آسانی سے ہو جاوے گا اور جو نماز ہی
میں فتور نکلا تو بس اس سے غلط ہے اور اعمال کا کیا ہے کہ اناس لیے یوسن کو چاہیے کہ نماز کا بہت خیال رکھے وقت پر
بڑھے ناغہ نہ کرے چتر چتر کر اطمینان سے دل لگا کر پڑھے اور حتیٰ المقدور نماز سے پہلے اور دن کا سوگ فارغ ہو جاوے
جودل لگے میں خلل ڈالتے ہیں جیسے کہانا پینا پیشاب پچھانہ غنیمت و آخرت میں جو نماز کے فوائد ہیں وہ
تو حدیثوں سے معلوم ہوتے ہیں پر دنیا میں بھی نماز پڑھے تاکہ ہمیں - ایک تہہ کہ انسان کو بچپنی سے پابندی
اوقات کی عادت ہوتی ہے جو بڑی اعلیٰ اور مفید صفت ہے و و سحر کی یہ کہ نماز کے خیال سے انسان طہارت
اور صفائی اور پاکیزگی کا بندوبست کرتا ہے جو حفظِ صحت کے لیے نہایت ضرور ہے و تیسری یہ کہ نماز میں حج
قیام اور رکوع اور سجود اور قعود کرتا ہے یہ سب کثرت میں جسے بدن کے جوڑدن میں طاقت آتی ہے اور
سکون سے جو کاٹلی اور سستی پیدا ہوتی ہے اس کو رفع کرتے ہیں چوتھی یہ کہ نماز میں شکر گزاری اور اذکار
کی عادت پڑتی ہے جو شخص خداوند کریم کی نعمتوں کا شکر نہ کرے گا اور لوگوں کے احسان کب تک مانگا جائے گا
یہ کہ نماز و کثرت سے بہت سیکنا ہوں سے اکثر آدمی کے خیال میں آجاتا ہے کہ شامت نفس سے کوئی گناہ کر
بیٹھے پر جب نماز کا دھیان ہوتا ہے کہ نماز ناغہ ہو جائیگی تو وہ گناہ چھوڑ دیتا ہے چھٹی یہ کہ نماز باعث ہے
تصفیہ قلب اور اندیا و قوت توجہ کا اس لیے کہ جب تک کوئی شخص اس امر کی عادت نہ کرے یہ قوت اس کو
حاصل نہیں ہوتی اور جب تک یہ قوت حاصل نہیں ہوتی اس وقت تک فکر سلیم نہیں ہو سکتی - واللہ اعلم
پاکستان بلاغ الاذکار اذان کیوں کر شروع ہوئی اس کا بیان علامہ عبد اللہ بن

[illegible]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ يَوْمَ تَجْمَعُ الْبَنِيْنَ بِرَبِّكَ يَوْمَ تَجْمَعُ الْبَنِيْنَ بِرَبِّكَ يَوْمَ تَجْمَعُ الْبَنِيْنَ بِرَبِّكَ
 دو بار است کہنا یہ دو دو بار پکار کہنا یہی ہند سے مالک اسے شافعی اور احمد و جہود علماء کا اور ابو حنیفہ کے
 نزدیک جمع جائز نہیں کیونکہ عیسیٰ اللہ بن مرید کی حدیث میں کہ جس نے نہیں ہے اور جواب سکا یہ کہ ابو
 حذوہ کی حدیث صحیح ہے اور زیادتی ثقہ کی مقبول ہے و دوسری یہ کہ ابو حذوہ کی روایت سہ سہی
 کی ہے اور عبد اللہ بن مرید کی روایت اس سے پہلے کی ہے تو علین بچیل روایت پر ادلی ہے خصوصاً جب اہل
 مکہ اور مدینہ اور جہود علماء کا نقل اسے پہنچا (تو وہی) پہنچا علی الصلوٰۃ و دو بار علی
 الفلاح و دو بار اے اکبر اے اکبر لا الہ الا انت و اور بخیر کی اذان میں جی علی الفلاح کے بعد دو بار الصلوٰۃ
 خیر من النوم کہے اسکو تنویب کہتی ہیں اور سوافجر کے اور اذان میں اسکا کہنا ثابت نہیں ہے بلکہ بدعت
 اسی طرح ہے علی خیر العمل کا کہنا اکثر علماء کے نزدیک ثابت نہیں اور اہل بیت کی کتابوں میں جی علی
 خیر العمل کہنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے۔ احکام میں سچ کہ جی علی خیر العمل رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان میں سچ تھا چہ حضرت عمر کے زمانہ میں موقوف کیا گیا اور یہی نے
 سنن کبریٰ میں کہنا صحیح عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا کہ وہ کہی کہی اذان میں جی علی خیر العمل
 کہتے اور علی بن حسین سے روایت کیا کہ پہلے اذان یون ہی تھی کج حال اسکا ثبوت موقوف ہوا ہے
 لیکن موقوفانہیں ہوا اور احکام میں جو رواج اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بیان کیا ہے یہ
 صحیح نہیں کیونکہ ابو حذوہ اور عبد اللہ بن مرید کی شعور وایتان میں کہیں اس کلمے کا پتا نہیں ہے اور شافعی
 یہ منسوخ ہو گیا ذیل الدعا مختصراً) **بَابُ اسْتِغْنَاءِ الْوُزَرَ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ** ایک مسجد
 کے دو مؤذن ہو سکتے ہیں **عَنْ اَبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ مَوْزَنَ بِلَالٍ**
ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ حضرت عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن
 تھے ایک بلال اور دوسری عبد اللہ بن ام مکتوم جو اندھے تھے **فَیَسْجِدَانِ** کیسے بیان کیا غیبت
 میں نقل نہیں ہے۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ دو مؤذن ایک مسجد کے لیے ایک وقت میں ہو سکتے ہیں
 ایک کے ذوق تصدیق نکلنے سے پہلے اذان دیوی اور دوسرا صبح صادق کے وقت جب بلال اور ابن ام
 مکتوم کیا کرتے تھے ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ ضرورت کے لحاظ سے دوسے زیادہ ہی مؤذن رکھ سکتے ہیں
 اور حضرت عثمان نے چار مؤذن رکھے تھے اور جب دو مؤذن ہوں تو ایک کے بعد دوسرا اذان دیوی البتہ اگر

میں اعتقاد کیا کہ ستر ہڈیاں ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ موزن سے جلد زنت کو دوڑ جاوینگے (نوی) **عَنْ** **مُعَاوِيَةَ**
بِقَوْلِهِ **قَالَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **بِهِ** **مِثْلُهُ** **مَرَّ** **بِ** **مَرْجَمٍ** **وَسَيَّ** **جَوَابٍ** **رِكَدَسَ** **سَكَنَ** **جَارٍ** **قَالَ** **سَمِعْتُ**
صَلَّى **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **سَلَامٌ** **يَقُولُ** **اِنَّ** **الشَّيْطَانَ** **اِذَا** **سَمِعَ** **النِّدَاءَ** **بِالصَّلَاةِ** **ذَهَبَ** **حَتَّى** **يَكُونَ** **مَكَانَ** **الرَّحْمَةِ**
قَالَ **يُكَلِّمُكَ** **فَسَاكُكُهُ** **عَنِ** **الرَّحْمَةِ** **فَقَالَ** **مَنْ** **الَّذِي** **يَنْتَرِي** **رَبَّهُ** **وَقَالَ** **لَوْ** **كَانَ** **مِثْلًا** **لِّمَرَجٍ** **عَابِرٍ** **بَيْنَ** **عَمْرِ** **وَعَمْرِ**
 روایت جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اپنے تئیں شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے
 بہاگ کر اسی دور چلا جاتا ہے جو روایا بیان بن مہران آتش نے کہا میں نے ابو سفیان بن عمرو سے سنا کہ وہ چار روایا بیان
 کہا مدینہ کے چوبیس میل دور ہوئے کہ انھیں حضرت عائشہؓ نے کہا کہ انھیں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَسَلَّمَ **قَالَ** **اِنَّ** **الشَّيْطَانَ** **اِذَا** **سَمِعَ** **النِّدَاءَ** **أَمَرَ** **بِالصَّلَاةِ** **أَحَالَ** **لَهُ** **ضَرْأَةً** **حَتَّى** **لَا** **يَسْمَعُ** **رَبَّهُ** **فَإِذَا** **أَسْكَتْ**
أَجَعَهُ **فَرَسُوسٌ** **فَإِذَا** **سَمِعَ** **أَلَا** **قَامَتَهُ** **ذَهَبَ** **لَا** **يَسْمَعُ** **صَوْتَهُ** **فَإِذَا** **أَسْكَتْ** **أَجَعَهُ** **فَرَسُوسٌ** **مَرَّ** **بِ** **مَرْجَمٍ**
 ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جب اذان کی آواز سنتا ہے تو بہاگتا ہے
 اوتا ہوتا کہ اذان کی آواز سنائی دیر سے پہر جب اذان ہو چکی ہے تو لوٹ آتا ہے اور دل میں دوسو دانت
 ہے پہر جب میر کی آواز سنتا ہے چلا جاتا ہے تاکہ آواز سنائی نہ دے جب میر چلی ہے تو لوٹ آتا ہے اور
 دوسو دانت ہے **عَنْ** **أَبِي** **هُرَيْرَةَ** **رَضِيَ** **اللَّهُ** **عَنْهُ** **قَالَ** **رَسُولُ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **إِذَا** **أَذَّنَ** **الْمُؤَذِّنُ** **أَذَّنَ**
الشَّيْطَانُ **وَكَيْفَ** **خَصَامٌ** **مَرَّ** **بِ** **مَرْجَمٍ** **وَسَيَّ** **جَوَابٍ** **رِكَدَسَ** **سَكَنَ** **جَارٍ** **قَالَ** **سَمِعْتُ**
 ہے تو شیطان پیٹہ بڑا کر بہاگتا ہے جوتا ہوا دوڑتا ہوا **فَت** **نَوِي** **نَحْمُ** **بِ** **الشَّيْطَانِ** **أَذَّنَ** **كَيْدَتِ** **أَسْرَ**
 یہ بہاگتا ہے تاکہ اذان سنائی نہ دے اور قیامت کے دن اس کی گواہی دینا نہ پڑے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 سلم نے فرمایا جو کوئی اذان سنے جن میں آدمی وہ قیامت کے دن اس کی گواہی دیکھ اور بعضوں نے کہا مراد
 اس سے مومن ہیں مگر یہ کہ کافر کی گواہی صحیح نہیں اور بعضوں نے کہا کہ شیطان اذان کی عظمت اور بڑائی
 سے بہاگتا ہے اور بعضوں نے کہا نا اس پر کہ بہاگتا ہے کیونکہ اذان میں اعلان ہے توحید الہی کا اس نے مختصراً
سَكَنَ **سُفْيَانُ** **قَالَ** **أَسْكَنَ** **إِنِّي** **لِأَبْنَى** **بَنِي** **حَارِثَةَ** **قَالَ** **وَمَعَ** **عَلَامَتُهُ** **كُنَّا** **أَوْ** **صَاحِبٌ** **تَنَافَدَا** **أَفَادَا** **أَمْ** **بَنَانِ**
حَاطِبٍ **يَا** **يُمَيِّمٌ** **قَالَ** **وَأَتَمَرْتُ** **لِذِي** **مَعِيَ** **عَلَى** **الْحَاظِ** **فَلَمْ** **يَمِ** **سَيِّدًا** **أَفَدَ** **كَرُمْتُ** **ذَلِكَ** **لَا** **فَقَالَ** **لَوْ** **عَرَفْتُ**
أَنْتَ **تَلْعَقُ** **لَهْلَهَ** **الرَّسَالِ** **وَلَكِنْ** **إِذَا** **سَمِعْتَ** **صَوْتَهُ** **فَتَرَبَّاطْ** **بِالصَّلَاةِ** **فَإِنْ** **وَقَعْتَ** **أَبَاهُ** **رَبِّكَ** **بِحَدِّ** **مَنْ** **عَنْ** **مَنْ**
صَلَّى **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **سَلَامٌ** **قَالَ** **اِنَّ** **الشَّيْطَانَ** **اِذَا** **أَذَّنَ** **بِالصَّلَاةِ** **فَلَمْ** **يَكُنْ** **مِثْلًا** **لِّمَرَجٍ** **عَابِرٍ** **بَيْنَ** **عَمْرِ** **وَعَمْرِ**

مجاہد میرے باب کے بنی حارثہ کے پاس پہنچا اور ہمارے ساتھ ایک لڑکا تھا یا ایک آدمی تھا بہر مجاہد ایک شخص سے
 باغ میں گرام لیکر چکا۔ اس سے ساتھ دسے نو ماغ کے اندر دیکھا تو کسی نہ پایا میں نے اپنے باپ سے اس کا بیان
 کیا انھوں نے کہا اگر میں ایسا جاتا تو مجھ کو نہ پہنچتا جیسی آواز تو سن کر (جبکہ آواز کریندا لا معلوم نہ ہو بلکہ
 شیطان ہی آواز دے دی جیسے غار کے یو اذان دیتے ہیں کیونکہ میں نے ابو ہریرہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلمیٰ حدیث بیان کرتے تھے آپ نے فرمایا جب نماز کی اذان ہوئی ہے تو شیطان باؤں ہوا بہا گناہ سے
 كَلِمَةُ اَوْ هَسْرَةٍ اَنْ الشَّيْطَانُ يَكْفُرُ بِكَ فَاِذَا الْوَدَّ لِلضَّلَالَةِ اَنْ يَكْفُرَ بِكَ الشَّيْطَانُ لَكِنَّ صِرَاطَ حَقِّكَ لَا يَسْمَعُ
 التَّائِيْدِينَ نَادَا اَفْطَحِ التَّائِيْدِينَ اَقْبِلْ حَتَّى اَدْخُوْكَ بِالْمَقْلُوْبِ اَوْ رَحَى اَوْ اَفْطَحِ النَّارَ اَقْبِلْ حَتَّى تَخْرُجَ
 نَبِيَّ الْمَكِّيَّةِ وَنَفْسِهِ يَنْفَعُ لَكَ اَوْ كَسَّ كَذَا كَذَا كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَنْفَعُ مِنْ نَفْسِهِ حَتَّى يَكُنَّ اَلْجَلْ
 مَا يَكُنْ دَعَى كَحَقِّكَ مَرْحَمَةٍ اَوْ بَرِيَّةٍ رَسُوْلُ اَمْرِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ سَلَّمَ نَفَرَا يَجِبُ لَكَ اِذَا اُذَانَ
 ہے تو شیطان مچھڑے کر پاؤں ہوا دھلا جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنی ہو جب اذان ہو جاتی ہے تو لوٹ آتا ہے جب
 تجھ پر دئی ہے تو پھر بہا گناہ ہے جب ہو جاتی ہے تو لوٹ آتا ہے اور دل میں غلظہ ڈالتا ہے اور وہ باتیں یاد دلاتا
 ہے جو نماز سے پہلے خیال میں نہ تھیں یہاں تک کہ آدمی ہوا جاتا ہے کہ کتنی کفرتیں ہوئیں جس کے اَوْ هَسْرَةٍ
 عَنْ الشَّيْطَانِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَنِ اَنَّهُ قَالَ حَتَّى يَكُنَّ اَلْجَلْ اِنْ يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى مَرْحَمَةٍ
 ابو ہریرہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جس پر اگر گزری اس میں یہ ہے کہ آدمی کو معلوم نہیں رہتا اس
 کے کیونکہ نماز پڑھی (یعنی شیطان ایسے ایسے خیالوں میں بہتا دیتا ہے کہ نماز کا وہ بیان ہی تھیں ہوتا کہ گیسر
 پڑھی کیونکہ پڑھی) **سَابِقُ** اسْتَعْبَادُ نَفْسِ الْيَدِيْهِ حَتَّى وَالْمُنْتَكِبِينَ مَعَ تَكْبِيْرِهِ اَوْ اِحْتِلَامُ كَالْمُتَوَضِّعِ
 دَا اَلْقُرْآنَ مِنَ الرَّكْعَةِ وَاَنَّهُ لَا يَفْعَلُهُ اِذَا اَنْعَمَ مِنَ السُّجُوْدِ تَكْمِيْلُ تَحْرِيمِ كَقَوْلِهِ اَوْ كَقَوْلِهِ
 سے سر اٹھانے کی وقت سو ہو دون تک منوں ہاتھ اٹھانا اور سجدوں کے پیر میں ہاتھ نہ اٹھانا **اَحْسَنُ**
 اَبْرَحَمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْعَمَ مِنَ السُّجُوْدِ اَنَّهُ يَدْعُوْهُ حَتَّى يَخْرُجَ
 مُنْتَكِبِيْهِ وَاقْبِلْ اَنْ تَكُنَّ فَاِذَا اَنْعَمَ مِنَ الرَّكْعَةِ فَلَا يَنْفَعُهُمَا بَيْنَ السُّجُوْدِ تَكْمِيْلُ تَحْرِيمِ تَحْرِيمِ عَبْدِ اللّٰهِ
 بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے
 سونڈ ہون تاکہ اس طرح رکوع سے پہلے اور رکوع سے پہلے ہاتھ اٹھاتے تو ان کو اٹھانے اور سجدوں کے پیر میں
 اٹھاتے تو آدمی نے کہا نماز کے شروع میں تو ہاتھ اٹھانے پر استیجاب کیا ہے لیکن اختلاف ہے

اور قساموں میں شافعی اور احمد اور جہور علماء کے نزدیک کہہ کر شہادت اور کوئی سے سر اوٹھا تو وقت
 بھی ہاتھوں کا اٹھانا مستحب اور امام مالک سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور شافعی کا یہ قول ہی ہے کہ
 پہلا شہد پڑے پھر دوسرا ہو اور وقت بھی دو وزن ہوتا تھا اور اسے اور بھی شہدیک کہہ کیونکہ بخاری نے عبد العبد
 بن عمرو سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے اور ابو حمزہ رضاعی سے بھی بابا سید
 صحیحہ سے کہ ابو داؤد اور ترمذی نے نقل کیا یہی روایت ہے اور ابو بکر بن منذر اور ابو علی طبری اور بعض اہل
 حدیث کہ نزدیک وزن مجدد بن کیچے میں بھی ہوتا تھا اور مستحب ہے اور ابو یوسف اور اہل کوفہ کے نزدیک
 سوا کیسے تحریر کے وقت اور قساموں میں ہاتھ نہ اٹھاوی اور مالک سے بھی مشہور روایت ہے کہ لیکن ہاتھ
 کا اٹھانا کسی قسم میں واجب نہیں ہے بالاجماع اور داؤد و ظاہری سے اسکا وجوب منقول ہے کہ تحریر
 کے وقت اور امام ابو الحسن احمد بن سید کا یہی قول ہے اب جہور علماء کا یہ قول ہے کہ ہاتھوں کو منڈھ کر
 ایک دھارے کی طرح کہ انگلیوں کے کنارے کا نوک اور پٹیکہ پہنچیں اور انھوں نے کا نون کی نوک اور وقت اسکا
 پہلا روایت میں تکبیر سے پہلی ہے اور دوسری روایت میں تکبیر کے بعد اور تیسری روایت میں تکبیر
 کے ساتھ ہے انتہی حد تک ایقہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للصلاة رفع
 يده حتى يركل ناحيته ويترك يديه لتفرك يديه اذا اراد ان يركل يده ففعل ذلك فاذا دفع
 يده عن يمينه ففعل ذلك ولا يفعل ذلك الا بعد ان يركل يمينه من الركعة الاولى ثم يركل يمينه من الركعة الثانية
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دو وزن ہوتا تھا اور ہاتھوں کو منڈھ کر
 تک پتر تکبیر کرتے پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی کرتے پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی
 کرتے اور جب سے سر اٹھاتا تو وقت ایسا نہ کرتے یعنی ہاتھ نہ اٹھاتے تھے انھوں نے جو بڑے
 الاسناد کے ساتھ قال ابو جریج کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للصلاة رفع
 يده حتى يركل ناحيته ويترك يديه لتفرك يديه اذا اراد ان يركل يده ففعل ذلك فاذا دفع
 يده عن يمينه ففعل ذلك ولا يفعل ذلك الا بعد ان يركل يمينه من الركعة الاولى ثم يركل يمينه من الركعة الثانية
 یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے اٹھتے تو دو وزن ہوتا تھا اور ہاتھوں کو منڈھ کر
 تک پتر تکبیر کرتے پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی کرتے پھر جب رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی
 کرتے اور جب سے سر اٹھاتا تو وقت ایسا نہ کرتے یعنی ہاتھ نہ اٹھاتے تھے انھوں نے جو بڑے
 الاسناد کے ساتھ قال ابو جریج کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للصلاة رفع
 يده حتى يركل ناحيته ويترك يديه لتفرك يديه اذا اراد ان يركل يده ففعل ذلك فاذا دفع
 يده عن يمينه ففعل ذلك ولا يفعل ذلك الا بعد ان يركل يمينه من الركعة الاولى ثم يركل يمينه من الركعة الثانية

کہتے تھے کہ میں نے سترہ تکبیریں میں ایک پہلی شہد سے اور تیرہ تو اس اور ایک تکبیر تحریمہ باقی پندرہ مہمل
 اور چار کہتے تھے نماز میں تیس تکبیریں میں اور پانچون فرض میں ۹۴ تکبیریں میں تکبیر تحریمہ واجب اور
 باقی سنت میں ایک ایسی تھی کہ امام احمد و سب تکبیریں واجب میں تھے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ
يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ حَمْدَكَ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الْكُوعِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ
وَيَتَوَكَّلُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَجْعَلُ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يُكَبِّرُ
ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَقُولُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيَكَبِّرُ حِينَ
يَقُومُ مِنَ الْمَنَاسِكَ الْجُلُوسِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ الْأَشْجَهَاءَ كَرَّمُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحِمَهُ أَبُو بَرِيرَةَ سَمِعَ رَوَايَتَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
 کہتے تھے کہ پہلے ہی پہر رکوع کے وقت تکبیر کہتے پہر جب اپنی پیٹھ رکوع سے اٹھاتے تو سب اس میں حمد
 کہتے اس کے بعد کہتے کہ بنا رک رکعت پہر جب رکوع کے لیے جہت کرتے تو تکبیر کہتے پہر جب رکوع سے
 سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پہر جب سب میں جاتے تو تکبیر کہتے پہر جب اٹھاتے تو تکبیر کہتے ساری
 نماز میں ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ نماز کو ختم کرتے اور دو رکعت چہرہ کہ پیٹھ رکعت اور تیرہ تو تکبیر کہتے
 ابو بَرِيرَةَ کہتے تھے میں نے سب میں نبی یا وہ مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ
يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَجْعَلُ سَاجِدًا ثُمَّ يَقُولُ ذَلِكَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ
يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَقُولُ ذَلِكَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَقُولُ ذَلِكَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ
 کہتے تھے کہ جب تکبیر کہتے اسی طرح یہ روایت ہے کہ ابو بَرِيرَةَ کہتے تھے کہ اس میں ابو بَرِيرَةَ کا یہ قول نہیں ہے
 کہ میں نے سب میں مشابہ ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ حِينَ يَسْتَحْلِفُهُمْ قَالَ عَلَى الْمَدِينَةِ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ
كَبَّرَ فَذَكَرَ شَوْحَدًا بَيْنَ الْيَمِينِ وَالْشِّمَالِ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَقْضَاهَا فَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ
فَقَالَ وَاللَّهِ لَنُفْسِي بَيْنَهُ إِذَا كَانَ شَبَّهَهُ كَرَّمُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحِمَهُ
 ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ابو بَرِيرَةَ کو مروان بن الحنفیہ کیا مدینہ میں تو وہ نماز کو کہتے ہوئے

وقت تکبیر کہتے ہیں بیان کیا حدیث کہ اس طرح اس میں یہ کہ جب نماز پڑھ چکے اور سلام پڑھیں تو سجدہ الوداع
کی طرہ سے نہ کیا اور کہا تم اس کے جسکے ہاتھ میں ہیر چکان ہے میں تم سے زیادہ شایہ ہوں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے نماز میں **حکم** **ابن مسعود** کہ ان اباہریرہ کان یذکر فی الصلوۃ کما اذفع و
وضع فقلت یا اباہریرہ ما هذا النکبۃ فقال انما الصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ابوسلمہ سے روایت ہے ابوسریرہ نماز میں تکبیر کہتا اور کہتا ہے کہ ایاہریرہ یہ تکبیر کیسی ہے
اور ہوں نے کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے **حکم** **ابن ہریرہ** کہ کان یذکر فی الصلوۃ
خفص وادفع ویکبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک ترجمہ ابوسریرہ سے روایت
ہے وہ تکبیر کہتے جب تکبیر اور اڑھت نماز میں اربیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی کیا کرتے تھے
حکم **مطرف** قال صلیک انا وعمار بن بخصیر خلف علی زبیر بن العوف کان اذا سجد کبر
واذا اقام لاسہ کتب واذ انقص من الاکثین کبر فکان انصرفنا من الصلوۃ قال اخذ
عمار بن بکر لکم قال لقد صلی بنا هذا الصلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوقال قد ذکر فی
هذا الصلوۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ طعن وروایت ہے میں نے اور عمران بن حصین حضرت
علی بن ابی طالب نماز پڑھی وہ جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب اڑھت تھے سجدہ سے تکبیر کہتے اور جب کثیر
پڑھ کر کھڑے ہوتے تب ہی تکبیر کہتے جب ہم نماز پڑھ چکے تو عمران نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا انہوں نے ایسی نماز
پڑھائی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یا میں کہاجے یا وداوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی نماز کا **باب** **وجہ فیما فی الفایحۃ فی کل رکوعہ واذ اذ لم یفسر الفایحۃ وکان مکنتہ فکلمہ**
قال ما یترکہ علیہا سورہ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے ابوجہ کہ میں سورت فاتحہ نہ پڑھ سکے
جو سورہ ہو کہ پڑھ سکے **عبد اللہ بن ابی شامہ** یکنہ عبد اللہ بن ابی شامہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلی الا
لیکن لکم خبر کہ یناجیہ الیک کتب ترجمہ عبادہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص
سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہ ہوگی **ف** نووی نے کہا اس حدیث کی سورہ فاتحہ کا وجوب کلنا
سے اور جو شخص یہ سورہ پڑھ سکے اس کو اس کا پڑھنا ضرور ہے لکن اسد شافعی اور جہور علماء اصحاب ادرسا بعین
نزدیک البیضا نے کہا کہ فرض کیا ہے قرآن کی اور یہ غلط ہے اس حدیث کی **حکم** **عبد اللہ بن**
الصامی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوۃ لمن لم یقرئ یا ام القرآن ترجمہ

فرمایا کہ اے ابی ہریرہؓ کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوة الا بفراصة قال ابو
 ہریرہؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انکم کفرا فاحذروا احفینا کہ لکم ترجمہ ابو ہریرہؓ روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز نہیں درست ہوگی بغیر قرارت کر ابو ہریرہؓ نے کہا جس نماز میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑھا ہم نے بھی پکار کر پڑھا اور جس نماز میں آپؐ آہستہ سے پڑھا ہم نے بھی
 آہستہ سے پڑھا **عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ فِي قَوْلِ الصَّلَاةِ يَقْرَأُ فَمَا أَسْمَعُنَا رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعَنَا كَمَا وَمَا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ فَقَالَ لَهُ جَعَلُ الرَّيْتُ أَنْ كُنْ أَزِيدُ
عَلَى أَمِّ الْقُرْآنِ فَتَكَالَ أَنْ رَفَعَتْ عَلَيْهِ خَفِوْخَيْنِ رَأَى أَنْ تَهَيَّتَ إِلَيْهَا أَجْرَاتِ عَنكَ مَرْجُمٌ عِلَّار
 و روایت ہے ابو ہریرہؓ تمہا ساری نمازیں سن کر انا جا پیسہ جس نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قرأت
 سنائی ہم نے بھی اسی کو سنائی اور جس نماز میں آہستہ سے قرأت کی ہو بھی آہستہ سے قرأت کی تک بخبر ملا کہ میں صرف سورہ فاتحہ
 پڑھوں انہوں نے کہا اگر تو زیادہ پڑھے (یعنی اور ایک سورہ ملاوی) تو بہتر ہے اور جو صرف سورہ فاتحہ پڑھے
 تب بھی کافی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث کی تفسیر یہ نکلتا ہے کہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور سورہ کا ملنا واجب
 ہے اور اس پر اجماع ہے صحیح اور جمعہ اور ہر نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور یہ سنت ہے ہر عباد کو کہ زیادہ سے زیادہ
 عیاض کے بعض مالکیہ سے سورہ کا وجوب تسلیم کیا ہے اور یہ قول شاذ اور مردود ہے اور تیسری یا چوتھی رکعت میں سورہ
 کا ملنا مستحب یا نہیں میں اختلاف ہے امام مالکؒ اس کو مکروہ جانا ہے اور شافعیؒ نے مستحب کہا ہے قلع جہیز
 اور قاضی صمیمؒ ہے کہ مستحب نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ نماز کی کو اختیار ہے خواہ ان رکعتوں میں قرأت کرے
 یا صرف تسبیح کہے اور یہ قول ضعیف ہے اور فضل نماز میں سورہ پڑھنا مستحب ہے اور جہاز کی نماز میں مستحب نہیں صرف
 سورہ فاتحہ پڑھنا ہے اور اس کے بعد آمین کہہ لینا ہے اور جب ملنا مستحب ہے تو اس کی ترک کو عجبہ کہہ دینا اور
 ہوگا (انتہی مختصر) **عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ فِي قَوْلِ الصَّلَاةِ يَقْرَأُ فَمَا أَسْمَعُنَا رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعَنَا كَمَا وَمَا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ فَقَالَ لَهُ جَعَلُ الرَّيْتُ أَنْ كُنْ أَزِيدُ
عَلَى أَمِّ الْقُرْآنِ فَتَكَالَ أَنْ رَفَعَتْ عَلَيْهِ خَفِوْخَيْنِ رَأَى أَنْ تَهَيَّتَ إِلَيْهَا أَجْرَاتِ عَنكَ مَرْجُمٌ عِلَّار
 نقد الحسن بن علیؒ نے فرمایا کہ میں نے اس حدیث کو سنا ہے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا جس نماز میں قرأت کر ابو ہریرہؓ
 نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قرأت سنائی ہم نے بھی اسی کو سنائی اور جس نماز میں آہستہ سے قرأت کی ہو بھی
 آہستہ سے قرأت کی تک بخبر ملا کہ میں صرف سورہ فاتحہ پڑھوں انہوں نے کہا اگر تو زیادہ پڑھے (یعنی اور ایک سورہ ملاوی)
 تو بہتر ہے اور جو صرف سورہ فاتحہ پڑھے تب بھی کافی ہے **ف** نووی نے کہا اس حدیث کی تفسیر یہ نکلتا ہے کہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور سورہ کا ملنا واجب
 ہے اور اس پر اجماع ہے صحیح اور جمعہ اور ہر نماز کی پہلی دو رکعتوں میں اور یہ سنت ہے ہر عباد کو کہ زیادہ سے زیادہ
 عیاض کے بعض مالکیہ سے سورہ کا وجوب تسلیم کیا ہے اور یہ قول شاذ اور مردود ہے اور تیسری یا چوتھی رکعت میں سورہ
 کا ملنا مستحب یا نہیں میں اختلاف ہے امام مالکؒ اس کو مکروہ جانا ہے اور شافعیؒ نے مستحب کہا ہے قلع جہیز
 اور قاضی صمیمؒ ہے کہ مستحب نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ نماز کی کو اختیار ہے خواہ ان رکعتوں میں قرأت کرے
 یا صرف تسبیح کہے اور یہ قول ضعیف ہے اور فضل نماز میں سورہ پڑھنا مستحب ہے اور جہاز کی نماز میں مستحب نہیں صرف
 سورہ فاتحہ پڑھنا ہے اور اس کے بعد آمین کہہ لینا ہے اور جب ملنا مستحب ہے تو اس کی ترک کو عجبہ کہہ دینا اور
 ہوگا (انتہی مختصر) **عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ فِي قَوْلِ الصَّلَاةِ يَقْرَأُ فَمَا أَسْمَعُنَا رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعَنَا كَمَا وَمَا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ فَقَالَ لَهُ جَعَلُ الرَّيْتُ أَنْ كُنْ أَزِيدُ
عَلَى أَمِّ الْقُرْآنِ فَتَكَالَ أَنْ رَفَعَتْ عَلَيْهِ خَفِوْخَيْنِ رَأَى أَنْ تَهَيَّتَ إِلَيْهَا أَجْرَاتِ عَنكَ مَرْجُمٌ عِلَّار

نہاں

فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرْجِعْ فَصَلِّ
 فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ تَرْجِعْ الرَّجْلُ فَصَلِّ كَمَا كَانَ صَلَّيْتُ فَصَلَّاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلِمَةً عَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ
 حَتَّى تَعْمَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي يُبْعَثُكَ بِالْحَيَاةِ مَا أَحْسَنَ غَيْرَ هَذَا عَلَيَّ نَبِيٌّ نَكَلُ
 إِذَا أَتَيْتُمُ إِلَى الصَّلَاةِ وَكَثُرَ ثَمَرُهَا مَا يَكْتَسِبُ مَعَكُمْ مِنَ الْفُتُورِ لَمْ يَزِدْكُمْ حَتَّى تَطْمَئِنُّ
 رَأْيَكُمْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَخْلُصَ إِلَى قَائِمَاتِهِمْ أَسْجُدُ حَتَّى تَطْمَئِنُّ سَاجِدًا ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَخْلُصَ حَتَّى تَطْمَئِنُّ
 جَالِسًا ثُمَّ أَفْعَلَ ذَلِكَ فِي صَلَاتِهِ كَمَا يَفْعَلُ الرَّجُلُ ابْنُ أَبِي حَرِيشَةَ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَمِعْتُ ابْنَ
 لَاحِزٍ يَكْتُبُ خُصَّيًّا أَيْ أَوْسَ نَمَازِ طَرِيقِي بِهَرِيقِ أَبِي كَرَامٍ كَوَسَلَامَ كَمَا آتَى سَلَامَ كَاجَوَابِ يَأْؤُفُزُ مَا جَانِزًا بِطَوْنِي
 نَمَازِ نَهْنِي طَرِيقِي وَهَبِ بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ
 وَهَبِ بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ
 سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ
 تَكْبِيرُ كَرِهِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ
 كَرِاطِيْنَانِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ
 اَطْمِيْنَانِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ
 وَاجِبُ كَمَا هُوَ أَوْ جَوَابُ كَرِاطِيْنَانِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ وَصَافٍ الْحَدِيثِ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ وَكَأَدَّ فِيهِ إِذَا
 مُنَّتْ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَسَبَ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ تَكْبِيرًا ثُمَّ رَوَى ابْنُ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ
 مَسْجِدِيْنِ أَيْ أَوْسَ نَمَازِ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ
 بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ
 جَعَزَ بِالْقُرْآنِ خَلْفَهُ أَمَّا مَهْ تَقْدِي كُوْبَارُ كَرِاطِيْنَانِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ
 عُمَرَانُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ صَلَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّلِّ أَوَّلَ الْعَصْرِ فَقَالَ
 أَلَيْكُمْ قُرْآنٌ خَلْفَهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ رَجُلٌ أَتَاكُمْ أَرَادَ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ فَلَمْ يَكُنْ
 أَنْ يَجْعَلَ خَلْفَهُ الْخَيْرَ ثُمَّ رَوَى ابْنُ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ طَرِيقِي بِهَرِيقِ ابْنِ أَبِي حَرِيشَةَ

بڑائی ظہر یا عصر کی پہر (نماز کے بعد) فرمایا تم میں سے میری بچے کس سب سے پہلے رکعت ادا کرنا چاہتا ہے ایک شخص
 بولامین بڑا ہوتا تھا اب کی نیت سوائے فرمایا میں سمجھا کہ تم میں سے جو چاہتا ہے مجھ سے قرآن کو ف
 زوی نے کہا اس کے مقصد یہ ہے کہ مقتدی کو اپنے ہمارے بڑے سے مخالفت کی اس طرح کہ دوسروں کے ہمارے
 پہنچنا سنا دلیہ کے ذریعہ کہ قرآن پڑھنے سے مخالفت کی بلکہ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صحابہ شری نماز میں
 امام کے پیچھے ہی سورت پڑھ کر تھے ہمارے نزدیک یہی حکم ہے اور ایک قول شاذ اور ضعیف یہ ہے
 کہ مقتدی کے نماز میں ہی سورت پڑھتے تھے جیسے جہری میں نہیں پڑھتا اور یہ غلط ہے اس لیے کہ جہری
 میں جب پڑھتا تھا کہ اے ابرہہ میں نہیں پڑھتا بلکہ جہری نماز میں ہی اگر امام سے ابتدا ہو تو کہ اے ابرہہ قرات
 کی آواز سنائی دے تو سورت پڑھتے اور یہی صحیح ہے انتہی **عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ**
اَللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صَلَّی الطَّهْرُ جَلَّ جَلَّ اَقْبَلُ خَلْفَهُ سَبَّحَ اَسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَا
اَنْصَرَفَ قَالَ اَیُّکُمْ کَسَّ اَرَا اَیُّکُمْ الْقَارِئُ قَالَا دَجَلُ اَنَا فَقَالَ قَدْ طَلَعَتْ اَنْ بَعْضُکُمْ
خَالَجَیْنِمَا تَرْجِمُہِ دِی جَوَادِرْ کَذَرَا اِسْمِیْنِ بَیْہِ کہ اُسے ظہر کی نماز پڑھائی **حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهَذَا**
اَلْاِسْنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صَلَّی الطَّهْرُ وَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ اَبَیْہِکُمْ
خَالَجَیْنِمَا تَرْجِمُہِ دِی جَوَادِرْ کَذَرَا جَابِبُ مَجْتَبِیْنِ قَالَ لَا یُحْضَرُ بِالْاِسْمِ لَہِ جُزْءٌ کَمَا
ہے بسم اللہ کو بکار کرنے پڑھنا چاہیے اس کی دلیل **عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی**
اَللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَاٰی نَکْرًا عُمَرُو عُمَیْنَانِ فَکَلَّمَا اَسْمَ اَحَدًا اَمِنْہُمْ یَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 ترجمہ انس رضی اللہ عنہ روایت میں ہے کہ نماز پڑھ رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی
 اللہ عنہم کے ساتھ میں نے ان میں سے کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے نہیں سنا **ف** یعنی بکار
 نہیں پڑھتے تھے بلکہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے بکر قرات الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے زوی
 نے کہا مخالف اور ایک جماعت خلف او خلف کا یہ قول ہے کہ بسم اللہ جہ سے سورہ فاتحہ کا اس صورت میں
 جہاں فاتحہ جہ سے پڑھ کر وہاں **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ہی جہ پڑھ کر **عَنْ شُعْبَةَ بْنِ قَتَادَةَ اَلْاِسْنَادِ**
رَوَاہُ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ اَسْمَعْتُ مِنْ اَبِیْہِ قَالَ نَعَمْ عَمْرُو سَاَلْنَا عَنْہُ تَرْجِمُہِ شُعْبَةُ
 اسی اسناد سے حدیث مروی ہے تھانہ زیادہ ہے کہ شعبہ نے قنادہ کو پوچھا کیا تم نے اس حدیث کو انس سے سنا
 ہے انہوں نے کہا ہاں میں نے پوچھا تھا اس کو اس سے **ف** تو اب یہ شیعہ ہیں رفہ ہو گیا کہ شاید قنادہ نے اس

میری پروردگار نے اس پر مژبی فرمائی ہے وہ کیا ہے ایک شخص ہے جس پر قیامت کے دن میری اس کی لگ بانی ہوگی
 کو آدین کے اوس کے بڑی تھان کے ناموں کے برابر ہیں ایک سجدہ کو دنان کو چکا لیں گے میں کہوں گا میری نگار یہ تو
 میری است میری گاہ ارشاد ہو کہ تم نہیں جانتے جو انہوں نے کلام کیے تمہاری بعد ابن حجر کی روایت میں
 اثنایا دوسرے کہ آپ ہم لوگوں میں سجدہ میں بیٹھے تھے اس حدیث کے یہاں پہلے ہی عرض ہے
 کہ ہم اسد الرحمن الرحیم انا اعطینک کی سورت میں داخل ہے اس طرح ہر سورت میں اتحادیت کی یہی حکمت
 ہے کہ سجدہ میں سونا درست ہے اور اپنے ساتھ ہیں کہ سامنے سونا درست ہے اور تان کو آقا سے پہلے کی سب
 پر چنا درست ہے (نوری) **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ** مَنْ سَجَدَ لِي سَجْدَةً وَجَلَّ وَجْهَهُ لِي فِي السَّجْدَةِ
 حَقَّقْتُ لَهُ رِزْقًا لَمْ يَنْقُصْ دَائِلُهُمْ حَتَّى يَمُوتَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ لِي فِي السَّجْدَةِ
 بَارِبْنِ بَلْبَانِ كَرَفَا كَمَنْ يَرَى فِيهِ كَرَفَا كَمَنْ يَرَى فِيهِ كَرَفَا كَمَنْ يَرَى فِيهِ كَرَفَا كَمَنْ يَرَى فِيهِ كَرَفَا
 عَلَيَّ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا كَرَفَا كَمَنْ يَرَى فِيهِ كَرَفَا كَمَنْ يَرَى فِيهِ كَرَفَا كَمَنْ يَرَى فِيهِ كَرَفَا كَمَنْ يَرَى فِيهِ كَرَفَا
 اتمہ پر ہاں ہاں کہنے اور ان کے اور اور کہنا انہوں کا زمین پر ہون پر ہاں کہنے اور ان کے اور اور کہنے اور ان کے
 الرَّبِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعْتُ يَدَيَّ فِي حَيْثُ دَخَلْتُ فِي الصَّلَاةِ كَسَبْرُ مَنْ يَصِفُ هَذَا كَمَنْ يَصِفُ
 اَذْنَيْهِ فَنَحَرَ الْخَفَّ بِتَوَكُّبِهِ فَدَفَعْتُ يَدَيَّ كَمَا اَلَيْمَنِي عَلَى الْيَمِينِ فَمَا اَدَا اَنْ يَرْكَعَكُمْ اَخْبَرَكُمْ وَدَفَعْتُ
 مِنْ الشَّيْءِ فَخَرَرْتُمْ هُمَا لَمْ يَرْكَعَا فَمَا اَلَيْمَنِي عَلَى الْيَمِينِ فَمَا اَدَا اَنْ يَرْكَعَكُمْ اَخْبَرَكُمْ وَدَفَعْتُ
 سَجْدَ سَجْدَ بَيْنَ يَدَيَّ كَمَنْ يَرَى فِيهِ كَرَفَا كَمَنْ يَرَى فِيهِ كَرَفَا كَمَنْ يَرَى فِيهِ كَرَفَا كَمَنْ يَرَى فِيهِ كَرَفَا
 اپنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے نماز شروع کرتے وقت اور کبیر کی ہام نے جو راوی ہے اس حدیث کا تھون
 کو کہ نون بڑا کہ تھا یا پھر کٹر اڑھ لیا اور دامن اٹھائے مابین ہاتھ پر گھاٹ کیا کہ کرنے لگو تو انہوں کو پکڑ
 سے باہر کلا پھر انکو اٹھا اور کبیر کی اور رکوع کیا جب کہ انہوں نے سجدہ کیا تو انہوں نے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا
 جب سجدہ کیا تو انہی دونوں ہاتھوں کے چپ میں کیا **ف** یعنی دونوں ہاتھوں کے چپ میں نوری
 نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھا دے اسی طرح رکوع کی وقت
 اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور سجدہ کی وقت ہاتھوں کو اٹھا کر ہر سجدہ ہون کے برابر اور دامن اٹھائے مابین ہاتھ
 پر نہایت کبیر تحریر کے بعد لیکن ہمارے نزدیک یہاں کی کسے پیچھے اور ان کے اور ہاتھ باندھنا اور جو ہر علماء کا یہی

[illegible]

پڑھنا درست ہے لیکن اختلاف اس میں ہے کہ افضل کون سا ہے تو شافعی اور بعض مالکیہ نے زویا عبد اللہ بن عباس کا تشہد
 افضل ہے اس میں کہ اس میں بارکات کا لفظ زیادہ ہے اور موافق ہے قرآن کی اس آیت کے تجتہ منین اسد مبارکہ علیہ
 ابن عباس کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تشہد اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے تھے
 اور ابو حنیفہ اور احمد اور جبہ بن نفطہ اور ابو محمد ریشہ کزویا عبد اللہ بن عباس کا تشہد افضل ہے کیونکہ وہ نہایت
 سے مروی اگرچہ باقی تشہد بھی صحیح و مقبول ہیں اور امام مالک نے حضرت عمرؓ سے جو تشہد یہ تو فارسی ہے اس کو
 افضل کہا ہے کس لیے کہ حضرت عمرؓ اس کو منبر پر سکھلایا صحابہ کے سامنے اور کس نے انکار نہیں کیا اور وہ تشہد
 یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ
 تشہد واجب یا سنت شافعی کے نزدیک یہ تشہد سنت و واجب ہے اور اخیر کا واجب ہے اور جبہ بن نفطہ کے نزدیک وہ نون
 تشہد واجب ہیں اور امام احمد کے نزدیک یہ تشہد واجب ہے اور وہ سرفرازی ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور جبہ بن نفطہ
 کے نزدیک وہ نون تشہد سنت ہیں انتہی **عَنْ** اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ
فَرَأَى اَنَّ مَا شَاءَ مِنْ رَحْمَہِ دُورِی رَابِعًا کَاہِی دُورِی جَوَادٍ بَکَیْدَ اَسْمٰی مِّنْ یٰہِیْدِیْنِ کَاہِی دُورِی جَوَادٍ بَکَیْدَ اَسْمٰی مِّنْ یٰہِیْدِیْنِ کَاہِی دُورِی جَوَادٍ بَکَیْدَ اَسْمٰی مِّنْ یٰہِیْدِیْنِ
 جَابِی مَانِکَ **عَنْ** اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ
بَعْدَ مِّنْ لِّسَانِ مَا شَاءَ اَوْ مَا أَحَبَّ مَحْمُودِی دُورِی جَوَادٍ بَکَیْدَ اَسْمٰی مِّنْ یٰہِیْدِیْنِ کَاہِی دُورِی جَوَادٍ بَکَیْدَ اَسْمٰی مِّنْ یٰہِیْدِیْنِ کَاہِی دُورِی جَوَادٍ بَکَیْدَ اَسْمٰی مِّنْ یٰہِیْدِیْنِ
 خَارِی مَانِکَ **عَنْ** اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ
 ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے تو ان میں کچھ اسی طرح بیان کیا جیسا اور کچھ اور آپ
 فرمایا پھر تشہد کے بعد کوئی دعا اختیار کرے **عَنْ** اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ
عَلِیْکَ فَرَأَى سَلَامَ اللّٰهِ شَدِّدَ کَفِّی یٰہِیْدِیْنِ کَاہِی دُورِی جَوَادٍ بَکَیْدَ اَسْمٰی مِّنْ یٰہِیْدِیْنِ کَاہِی دُورِی جَوَادٍ بَکَیْدَ اَسْمٰی مِّنْ یٰہِیْدِیْنِ کَاہِی دُورِی جَوَادٍ بَکَیْدَ اَسْمٰی مِّنْ یٰہِیْدِیْنِ
یَمِیْنُ مَا اَقْصَوْا مَحْمُودِی دُورِی جَوَادٍ بَکَیْدَ اَسْمٰی مِّنْ یٰہِیْدِیْنِ کَاہِی دُورِی جَوَادٍ بَکَیْدَ اَسْمٰی مِّنْ یٰہِیْدِیْنِ کَاہِی دُورِی جَوَادٍ بَکَیْدَ اَسْمٰی مِّنْ یٰہِیْدِیْنِ کَاہِی دُورِی جَوَادٍ بَکَیْدَ اَسْمٰی مِّنْ یٰہِیْدِیْنِ
 ما تہہ اس کے دونوں ہاتھوں میں تھا جیسے آپ پھر قرآن کی ایک سورت سکھلاتے تھے اور بیان کیا تشہد کیا
 اسی طرح جیسے اور کچھ **عَنْ** اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اَبَا بکرٍ خَلِیْفَتُکَ اَشْهَدُ بِکَ اَنَّ اُمَامَہُ اَوَّلُ الْاَوَّلِ

نسخہ
 یحییٰ

الصَّلَاتِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ نَبِيٌّ رَحِيمٌ بَيْنَ نَبِيِّينَ كَمَا
 يُعْلِنُ الْقُرْآنُ **ترجمہ** عبدالمعین عباسی روایت رسول مدظلہ العالیہ سلم کہو شہداس طرح
 سکھلاتے ہیں جس پر کوئی قرآن کی سورت سکھلاتے تو اپنے ماتے اعیانت المبارکات خیرات لارین مرح
 کی روایت میں یوں ہے **ترجمہ** میں نے سیکھ لیا کہ **عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الشُّعْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ **ترجمہ** عبدالمعین عباسی روایت رسول
 صلے العالیہ سلم کہو شہداس طرح سکھلاتے تھے جس پر قرآن کی سورت سکھلاتے تھے **عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ** قَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ الرَّفَاعِيُّ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْفَجْرِ
 قَالَ حُجِّلْ مِنَ الْقَوْمِ أُقْرِبْتُ لِمَنْ لَوْ كَانَ بِالْبَرِّ وَالرَّكْبَةِ فَلَمَّا قَضَى أَبُو مُوسَى الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ
 انْصَرَفَ فَقَالَ ابْنُ أَبِي عُبَيْدٍ كَمَا كَانَ وَكَذَا قَالَ مَا رَأَيْتُ الْقَوْمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ يَاحِطَانُ فَلَمَّا
 قَالَ مَا قُلْتُمْ أَوْ لَعَلَّكَ هَبْتُ أَنْ يَكْبَحَ بِيهَا فَقَالَ حُجِّلْ مِنَ الْقَوْمِ أَمَا قُلْتُمْ أَوْ لَعَلَّكَ هَبْتُ أَوْ لَعَلَّكَ
 ابْنُ عُبَيْدٍ فَقَالَ أَبُو مُوسَى لَمْ يَأْتِ لِي مَا تَعْلَمُونَ كَيْفَ تَقُولُونَ فِي صَلَوَاتِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ سَخَطَنَا فَبَيَّرْنَا سُبْحَتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَاذْكُرُوا أَصْفَوْكُمْ ثُمَّ يَوْمُكُمْ
 أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَانَ بَرَفَكُمُ فَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ **ترجمہ**
 اللَّهُ فَإِذَا كَانَ بَرَفَكُمُ فَإِذَا كَانَ بَرَفَكُمُ فَإِذَا كَانَ بَرَفَكُمُ فَإِذَا كَانَ بَرَفَكُمُ فَإِذَا كَانَ بَرَفَكُمُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّرْنَا سُبْحَتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَاذْكُرُوا أَصْفَوْكُمْ
 ثُمَّ يَوْمُكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَانَ بَرَفَكُمُ فَإِذَا كَانَ بَرَفَكُمُ فَإِذَا كَانَ بَرَفَكُمُ فَإِذَا كَانَ بَرَفَكُمُ
 سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمِيدِهِ وَإِذَا كَانَ بَرَفَكُمُ فَإِذَا كَانَ بَرَفَكُمُ فَإِذَا كَانَ بَرَفَكُمُ فَإِذَا كَانَ بَرَفَكُمُ
 دَرَجَاتِكُمْ مِمَّنْ أُولَى قَوْلٍ أَحَدُكُمْ الْخَيْرَاتِ الطَّيِّبَاتِ الصَّلَوَاتِ وَاللَّهُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُ السَّلَامِ عَلَيْكَ أَعْلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَشْهَدُ
 أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ **ترجمہ** حسان بن عبدالمعین قاشی سے روایت ہے میں نے نماز پڑھی ابو موسیٰ اشعری
 کے ساتھ جب بیٹھے نماز میں تو ایک شخص بغیر نماز کے بل فرما کر کہی نماز کی اور کہو کہ ساتھ ہی نماز سے فارغ ہو کر تو ہر
 نے پھر پھر ایک ہی جگہ پر کھڑے رہے سب لوگ سن ہو رہے تھے کہیں جواب نہ دیا اور خاموش ہو گئے پھر انہوں نے کہا تم

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ عَشْرًا رَحِمَهُ الْوَبْرَةُ
 سے دعایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تجھ پر ایک دو بیسے اس دعا اور بیسے یا بیسے گا
 نودی نے کہا قاضی عیاض نے کہا راویوں کو دس بار اپنی رحمت اس پر آگے کا یاد رکھنا ثواب بیکار جیسے
 ہے جو کوئی نیک کرے اس کو دس گنا ثواب ہو **فَابِیْبُ الشَّامِیِّ وَالْخَمِیْدِ وَالْقَامِلِیْنِ سَمِعَ الْمَدِیْنِیَّ**
 اور بنو مالک بخبر اور امین کہنے کا بیان مکتبہ **أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
سَمِعْتُ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ سَمِعَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مَدَّةَ نَفْسِهِ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مِنْ دَانٍ
دَوْلَةٍ قَوْلُكَ اللَّهُمَّ عَفِّرْهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جب ایک شخص نے کہا یا اللہ تم کو تمہارا حمد ہم نے کہا یا اللہ تمہارا حمد ہم نے کہا یا اللہ تمہارا حمد ہم نے کہا یا اللہ تمہارا حمد ہم نے کہا
 اور بیسے یا کوئی طرح مضموم اور مضموم ہوگا اور اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَدِيثَهُ سَمِعْتُ تَرْجُمَهُ وَبِیْ جَوَادٍ رَکَزَ اسْحَنَ لَوْ هُوَ رَکَزَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَدْ عَفَّرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
وَمَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَدْ عَفَّرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَدْ عَفَّرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
 کہہ دے کہ **فَقُولُوا اللَّهُمَّ عَفِّرْهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 جب ایک شخص نے کہا یا اللہ تم کو تمہارا حمد ہم نے کہا یا اللہ تمہارا حمد ہم نے کہا یا اللہ تمہارا حمد ہم نے کہا یا اللہ تمہارا حمد ہم نے کہا
 تو تمہاری آمین کہو جس کی آمین نہ شترن کے آمین کے برابر ہو جاوگی اور اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے
 ابن شہاب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے (والفضائلین کے بعد) **فَتَنَادَى** نے
 کہا اس حدیث میں ثابت ہوتا ہے کہ امام ازمت کے دو وزن کو سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا مستحب ہے
 اور جو کیلئے نازل ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ کی آمین امام کے ساتھ ہی ہونا چاہیے یہ نہ اوس سے پہلے نہ اوس کے بعد
 یہ کہ دوسری روایت میں جب امام والفضائلین کہے تو تم آمین کہو اور امام اور سفرد اور رفتہ رفتہ کی آمین کہنا
 کہنا چاہیے اور جو سیدہ ام سلمہ کے نزدیک آئے تھے کہنا چاہیے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَدِيثَهُ قَالَ لَوْ كُنْتُمْ كُنْتُمْ قَوْلَ ابْنِ شَهَابٍ تَرْجُمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ
 ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے یہاں کیا اسی حدیث کہ جو اوپر گزری آمین ابن شہاب کے قول میں
 ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ كُنْ فِي الصَّلَاةِ**
أَتَيْنَ وَالْمَلَائِكَةُ آمِينَ قُولُوا لِحَدِّثْ مَا كُنْتَ عَفَّرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ترجمہ

[illegible]

فَوَاعِظِي

تاریخ اسلام

فمقابل

کہ کیا تو گنہگار ہو گا پر نماز باطل نہ ہوگی اسے بطرح اگر امام کسی پہلے سلام پھر سے تو نماز باطل ہو جاوے گی اور جو شخص
 پہلے تو گنہگار ہو گیا اور پھر آپ سے فرمایا یا علیام ہمیشہ کہ نماز پڑھتے تم بھی بیٹھ کر پڑھو ہمیں علماء کا اختلاف ہوا امام
 اذہبی اور احمد بن حنبل کے نزدیک اس حدیث کو موجب عمل ضروری اور امام مالک کے نزدیک جمیع شخص کثیر ہو کر اور
 کسی نماز میں بیٹھ کر پڑھنے والے کو پیچھے درست نہیں ہے خواہ کثرت ہو یا نہ ہو پڑھنے والے کو پیچھے ہے اور ابوحنیفہ اور
 شافعی اور جہود کے نزدیک نماز درست ہو لیکن مقتدی کو چاہیے کہ کہہے ہو کہ پڑھنے والے کو پیچھے ہے اور انکی دلیل یہ کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں بیٹھ کر نماز پڑھ لی اور ابو بکر اور سب لوگوں نے آپ کے پیچھے بیٹھ کر
 ہو کر پڑھی اگرچہ بعض علماء نے یہ خیال کیا ہے کہ اس نماز میں ابو بکر امام تھے مگر صحیح یہ ہے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے اور پیروی کرنے سے یہی مقصود ہے کہ مقتدی ظاہری رکان کے ادا کرنے میں
 امام کی تابعداری کرے یہ ضرور نہیں کہ سب بالقرن میں مقتدی امام کے شریک ہو ہی و بطرف من لفظ میں
 والے کے پیچھے اور ظہر عصر پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اور عصر ظہر پڑھنے والے کے پیچھے اور مالک اور
 ابوحنیفہ کے نزدیک درست نہیں اور ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ کی نماز دو بار پڑھی تو دو بار
 بارگاہی نماز آپ کے لیے نقل تھی اور مقتدیوں کے لیے فرض اس طرح صحاح و عشا کی نماز حضرت عائشہ کی
 کہ یہ اپنی قوم کے لوگوں کی امامت کرتے تو مسعود کی نماز نقل ہوئی اور ان قوم کی فرض تھی (نور الثمین)
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُبَيْسٍ بِخَيْشٍ فَقَالَ
 لَنَا عِدَا اللَّهِ ذَكَرَ خَوْفًا فَرَجَعْنَا إِلَى بَنِي مَالِكٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 گئے تو آپ نے نماز پڑھ لی بیٹھ کر بیان کیا اور سیطرہ جبر اور پھر ان احادیث میں ابْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَنْ قُبَيْسٍ بِخَيْشٍ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُبَيْسٍ بِخَيْشٍ فَقَالَ
 لَنَا عِدَا اللَّهِ ذَكَرَ خَوْفًا فَرَجَعْنَا إِلَى بَنِي مَالِكٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 بدن چل گیا یہ بیان کیا اس طرح جبر اور پھر ان احادیث میں ابْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 تم بھی کہہ ہو کر پڑھو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُبَيْسٍ بِخَيْشٍ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُبَيْسٍ بِخَيْشٍ فَقَالَ
 لَنَا عِدَا اللَّهِ ذَكَرَ خَوْفًا فَرَجَعْنَا إِلَى بَنِي مَالِكٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہوا ہوئے اور گر پڑے تو انکی داہنی جانب میں چل گیا یہ اسی طرح بیان
 کیا جیسے اور پھر ان احادیث میں ابْنُ مَالِكٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ

مِنْهُ شَيْئًا عَدَاكَ فَكَانَ اسْمُكَ الْفُحْلُ لَكَ لَيْزِي كَانَتْ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا فَالْهُوَ عَلَى رُفْيِ اللَّهِ تَعَالَى الْفُحْلُ الْأَخْذُ
 ترجمہ عید امیر بن عبد اللہ کو روایت ہے میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ پاس گیا اور کہا تم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 بیماری کا قصہ بیان نہیں کرتیں انہوں نے کہا اچھا بیان کیے ہیں آپ بیمار ہو کر پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے
 ہیں کہ انہیں یہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا میں نے پڑھے ہیں یا نبی رکھو ہم نے پانی کیا
 آپ نے غسل کیا پھر چلنا چاہا تو بہوش ہو کر پھر سویشن میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں کہ انہیں یہ رسول
 اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا میں نے پڑھے ہیں یا نبی رکھو آپ نے غسل کیا پھر چلنا
 چاہا تو بہوش ہو کر پھر سویشن میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں کہ انہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا نبی
 نے فرمایا میں نے پڑھے ہیں یا نبی رکھو آپ نے غسل کیا پھر چلنا چاہا تو بہوش ہو کر سویشن میں آئے
 نو ذی نے کہا پھر سویشن میں پھر سویشن کی شدت کی تہین اور جنون نہیں تھا کیونکہ جنون نقصان اور پیغمبر پاکتہ
 اور صحت اور بیماریوں کی شدت اور ان کا تو اب اور دیر چلنا منظور اور صحابہ نے آپ کا انتظار کیا اس سے معلوم ہوتا
 ہے کہ اگر نام کے ایسی توقع ہو تو اس کا انتظار کا نہ ہے بشرطیکہ نماز کی وقت باقی ہو اور بار بار سویشن کے بعد غسل کرنا سب
 ہے اگر نہ سویشن کے بعد ایک سویشن میں غسل کر لے تو بھی کافی ہے اور قاضی عیاض نے بھی بیست سویشن میں غسل سے دستور اور
 لیا ہے **فتا** پھر سویشن میں آئے اور پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں ہم نے عرض کیا انہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے
 ہیں یا رسول اللہ اور لوگ کے سب سب سویشن میں جمع ہے اور عت کی نماز کے لیے آپ کے گلے کا انتظار کر رہے ہیں آخر رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو ابوبکر کے پاس بھیجا کہ تم نماز پڑھنا واجب ہے شخص ابوبکر کے پاس آیا اور اس نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو حکم کرتے ہیں نماز پڑھنا ابوبکر نے دم دل آدمی نے (او کو بلور دانا تاتھا) انہوں نے عمر کے ساتھ
 نماز پڑھا تو عمر نے کہا انہیں تم اس بات کو زیادہ مقدار ہو **فتا** انہوں نے کہا اس بیٹ کی کوئی فائدہ نہ ملے ایک
 توفیقیت ابوبکر باقی رہی تمام صحابہ پر اور یہاں است صغریٰ میں اشارہ ہوا است کبریٰ یعنی خلافت کی طرف ۔۔۔
 دو سو کہ جب امام کو چھتر ہو تو وہ اپنی طرف سے کسی اور کو خلیفہ کر دے بیٹھری ایک ابوبکر کے بعد عمر ان بن
 استے مختصرا۔ **فتا** پھر کسی دن ناک بکبر نماز پڑھا کیے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کو
 مانجا یا تو دو آدمیوں پر بیکار دیکھے آپ ظہر کی نماز کے لیے نکلے اور دو آدمیوں میں سے ایک عیسیٰ (حجی حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کے) اور ابوبکر نماز پڑھا رہے تھے جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹا چاہا آپ
 نے اشارہ کر دیا یا استے پھر اور ان دونوں شخصوں کو فرمایا مجھے ابوبکر کے بارہا ہاؤ اور انہوں نے ابوبکر کے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَائِشَةَ سَوْدَاتِهَا (حَسْبُكَ) رَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 سلم بن ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم کیا (میں نے تم کو اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب اب میں اور اس کی وجہ یہ
 تھی کہ مجھے بھی سب اب کی ہی خیال تھا کہ لوگ اس شخص کو محبت کہیں گے جو آپ کی جگہ پر تم سوہن میں خیال
 کرتی تھی کہ جو کوئی آپ کی جگہ پر کھڑا ہوگا لوگ اس کو خوش رکھیں گے اس لیے میں نے چاہا کہ ابوبکر کو اس امر سے سزا
 رکھیں **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ قَالَ مَنْ فِي الْبَيْتِ الْبَكْبَكِ**
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَيُجْلِي بَيْتِي إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَا يَجْعَلُكَ دَمْعًا
فَلَوْ أَمَرْتُ عَائِشَةَ أَنْ يَبْكِيَ قَالَ اللَّهُ مَا أَرَاكَ إِلَّا كَرَاهِيَةً أَنْ تَدْنِيكَ النَّاسُ بِأَكْلٍ مِنْ عَقِيمٍ فِي
مَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَأَيْتَ مَا كُنْتُ أَفْعَلُ أَفْكَارًا فَفَعَلْتُ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ كُنْتُ أَفْعَلُ
كَأَنَّ كُنْتُ صَوَّكِي وَصَوَّكِي مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَائِشَةَ سَوْدَاتِهَا حَسْبُكَ) رَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
 میں نے گھر میں نہ صرف لاکھ تو آپ فرمایا ابوبکر کو کہ وہ نماز پڑھاؤں میں سے عرض کیا یا رسول اللہ
 ابوبکر کا دل نرم ہے جب آپ ان پڑھتے ہیں تو آنسوؤں کو ہاتھ نہیں دے سکتا آپ کسی اور کو نماز پڑھانے کا حکم کریں تو
 مناسب اور میں نے تم خدا کی یہ دلیل کہا کہ مجھے برا لگا کہ میں لوگ کو منحوس نہ سمجھیں جو آپ کی جگہ پر کھڑے
 کھڑا ہوا ہے میں نے دو باتیں یاد کر لی آپ بھی فرمایا ابوبکر نماز پڑھاؤں اور تم تو یوسف علیہ السلام سے بہتر والیان
 ہر **عَنْ عَائِشَةَ سَوْدَاتِهَا حَسْبُكَ) رَوَى ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ** یہ لکھ کر حضرت عائشہ کی بطور رشورہ اور صلاح نیک
 کے تھی جیسے حضرت عمر نے آپ سے عرض کیا تھا لوگوں کو عمل کرنے کے لیے بھیج دو اور انکو خوش کرو دیجیے کہ وہ بہرہ ور کر کے بیٹھ
 رہیں نہ معاذ اللہ بطور نزع یا نالافت کے ایسی بیاری بی بی جی حضرت عائشہ نہیں کہیں انہوں نے خود کا حکم اور حوض و صا
 بیاری میں نہ لے والی تھیں اور اوپر کی روایت میں گذرا کہ یہ لکھ کر بھی انہوں نے ابوبکر کو بدنامی سے بچا لے لے کر
 تھی نہ وہ کسی نہایت سزاوارتہ حضرت عائشہ کی نیت معاذ اللہ بدھوں تو سرگزاں میں کہ میں جو ان کے باب کو مفید تھا
 کہ ان کے میں **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ قَالَ مَنْ فِي الْبَيْتِ الْبَكْبَكِ**
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَيُجْلِي بَيْتِي إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَا يَجْعَلُكَ دَمْعًا
فَلَوْ أَمَرْتُ عَائِشَةَ أَنْ يَبْكِيَ قَالَ اللَّهُ مَا أَرَاكَ إِلَّا كَرَاهِيَةً أَنْ تَدْنِيكَ النَّاسُ بِأَكْلٍ مِنْ عَقِيمٍ فِي
مَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَرَأَيْتَ مَا كُنْتُ أَفْعَلُ أَفْكَارًا فَفَعَلْتُ لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ كُنْتُ أَفْعَلُ

عَائِشَةَ
 رَوَى
 ابْنُ
 أَبِي
 شَيْبَةَ
 فَقَالَ
 قَالَتْ

نہ شیعہ کہ جنت بیچ ہوگی تو او دم جنہاں کا جاوے گا اور دوسرے کہ عورتوں کے لیے ہر وقت انوروی سے کہنا احمدیہ میں
 بہت سہ فائدہ ہو سکتے ہیں ایک تہ کہ ابوبکر کی امامت اور انکی فضیلت باقی صحابہ پر دوسرے لوگوں میں صلہ کر انکی فضیلت
 امام کا ناجائز ہے تیسری جہاں ہم نہ ہو تو دوسرا اور سکا خلیفہ ہو سکتا ہے بشرطیکہ کسی فساد کا ڈر نہ ہو اور امام پر اتنے مانے
 چوتھی یہ کہ امام کا ہبہ بنے جو بیگانہ میں اس کام کے زیادہ لائق ہو یا جو میں یہ کہ موزن ہست کے لیے اوسکی کچھ جو
 سے افضل ہو اور وہ اس کام کو قبول کرے چوتھی یہ کہ کل تلبیل سے نماز فارغ نہیں ہوتی جیسے دست تک نیاسا تو میں یہ کہ
 ضرر دست کے وقت نماز میں اور طرف و مکتبہ درست ہے اچھوین یہ کہ اگر کوئی نئی لغت خدا کی ملے تو اسکا شکر کرنا اور دعا
 کے لیے دو لون ہاتھوں کا اٹھانا نماز میں درست ہے تو میں یہ کہ قدم یا دو قدم چلنا نماز میں درست ہے چھینست ہو دوسرے
 یہ کہ نماز کو پورا کرنے کے لیے امام دوسرے کو تلبیل کر سکتا ہے ہر سہ نہ یہ میں ہی صحیح ہے گیا تو میں یہ کہ امام حیات
 سے کوئی بات کہی اسکی عزت کے لیے نہ بطور وجہ اسکا نہ کرنا درست ہے ہر باریت ادب نیزہ اور یہ مخالفت نہیں ہے بلکہ
 ادب اور تواضع اور تحسین ہر میں یہ کہ نہ لوگوں کا ادب کرنا ضرر ہے تیسرے میں یہ کہ بچان میں کوئی حادثہ پیش آوے
 تو دوسرے جان اسکہ اور عورت دست کی ہر اس طرح و آہنی تہلی ہا میں ہاتھ کی پشت پر ہری اور تالی نہ بجاوے کہ
 کی طرح پرور نہ نماز فاسد ہو جاوے گی چوتھوں میں یہ کہ نماز اول وقت پڑھنا مستحب ہے چوتھوں میں یہ کہ تکبیر وسیدت کہنا
 جاہیہ جیسے امام نماز پڑھانے کے لیے تیار ہو سکو میں یہ کہ جواذان دیوے ہی اقامت کے اور اسکا خلاف مکروہ ہے پراکت
 جائز ہو جاوے گی ستھوں میں یہ کہ صغیر کرانے پڑھنا درست ہے اگر ضرر ہو اسکی طرح پچھڑنا کسی عذر سے اتہا پر
 یہ کہ نمازی اوس شخص کی اقتدار کر سکتا ہے جس نے اوسکی تکبیر تحریر کی ہو کہ نہ رسول اللہ علیہ وسلم نے
 ابوبکر کے بعد نماز شروع کی تھی اتنے ہی حال انوروی حکم **سُحِّلَ يُسْفِلُ يُمِشِلُ حَيْثُ يَسْكُنُ الْفَتْحُ**
فَرَحَ أَبُو بَكْرٍ بِكَذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَرَجَعَ الْفَتْحُ إِلَى دَرَجَاتِهِ حَتَّى قَامَ فِي الصُّلُوفِ رَحِمَهُ اسْمُ ابْنِ
حَكْنِ سَلِيلٍ سَعْدًا لَنَا عَدَا نَالِ ذَهَبَ نَحْنُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي رَيْنِ عَرُوفِ
يُمِشِلُ حَيْثُ يُمِشِلُ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَرَّقَ الصُّلُوفِ حَتَّى قَامَ حَيْثُ لَقِيَ
الْمَقْدَمَ وَفِيهِ رَيْنُ أَبِي بَكْرٍ رَحِمَهُ الْفَتْحُ لَيْسَ رَحِمَهُ اسْمُ ابْنِ حَكْنِ سَعْدًا لَنَا عَدَا نَالِ ذَهَبَ نَحْنُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے صلہ کرانے کو نبی عروبن عروبن میں نماز یاد ہے جب آئے تو مسنون کو جبر اور پہلی
 صنف میں ان کو شرکایت لکھے اور ابوبکر اٹھے پانون پیچھے ہٹے **فَإِنْ هِيَ مِثْلُ جَابِئِهِ** نہ اس طرح کہ

سَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْبَلُوا إِلَيَّ فِي عَمَلِ السُّجُودِ فَوَاللَّهِ إِنْ كَانَ كُمْ
 مِنْ تَعْبُدِي وَرَبِّمَا قَالَ مِنْ تَعْبُدِي خَلَصْتُمْ إِذَا دَعَاكُمْ وَتَعْبُدِي تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح ادا کرو رکوع اور سجدہ کو تم خدا کی مین تم کو اپنے پیچھے سے کہتا
 ہوں جب تم رکوع اور سجدہ کہتے ہو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الرَّكْعَةُ وَالسُّجُودُ وَاللَّحْظُ فَإِذَا كَانَ كُمْ مِنْ تَعْبُدِي خَلَصْتُمْ إِذَا دَعَاكُمْ وَتَعْبُدِي تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا
 رَضِيَ خَلِيفَةُ سَعِيدٍ إِذَا دَعَاكُمْ وَتَعْبُدِي تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا
 سلم نے فرمایا پورا رکوع اور سجدہ کو تم خدا کی مین تم کو اپنے پیچھے سے کہتا ہوں جب تم رکوع اور سجدہ
 کرتے ہو **باب** غُورِ تَعْبُدِي سَبْعِينَ أَلْفَ مَرَّةٍ كُنْ مِنْ تَعْبُدِي وَتَعْبُدِي تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا
 ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ لَمَّا فَتَنَ الصَّلَاتِي
 أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَعْضُهُ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ الْإِيمَانُ كُمْ فَلَا تَهَيَّؤُنِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ
 وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْأَنْصَرَفِ فَأَتَى إِذَا كُمْ أَمَّا حَيْثُ خَلَفْتُمْ فَمَنْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
 لَوْ أَيْسَرُكُمْ مَا رَأَيْتُ لَهْفَكُمْ ثُمَّ قِيلَ لَا تَكَلِّمْهُمْ كَيْفَ يُدَلُّ قَالُوا وَمَا رَأَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 أَجَبْتُ وَاللَّهِ تَرَجَّمَهُ النَّاسُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ مَرْثَدَةَ قَالَ
 كُنَّا بِطَرِيقِ مَدِينَةِ بَنِي نَضِيرَ فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ يَدْرِي كُنَّا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ
 ہوا کیونکہ میں نے دیکھا کہ وہ تہمت بہت کم اور روتے بہت لگن لے کہا اپنے کیا دیکھا یا رسول اللہ
 اگر تم وہ دیکھتے جو میں نے دیکھا تو ہمت بہت کم اور روتے بہت لگن لے کہا اپنے کیا دیکھا یا رسول اللہ
 فرمایا میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا **ف** لَوْ دَرَى نَعْلِي كَيْفَ بَارِغَ هَوْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 پہلے سلام نہ پڑھتا کہ ہر ایک کام امام کے بعد کرو اور پہلے کرنا حرام ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ وَكَانَ يَتْلُو فِيهِ رَضِيَ خَلِيفَةُ سَعِيدٍ
 ترجمہ وہی جو اوپر لکھا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا خَشْيَةُ اللَّهِ
 بَرِّحَ دَأْسَهُ قَبْلَ الْإِيمَانِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ دَأْسَهُ دَأْسَ حِمَارٍ وَتَرَجَّمَهُ أَبُو بَرزہ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صلہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ شخص جو امام سے پہلے نہ پڑھتا ہے خدا کو نہیں ڈرتا اور کیا سگہی ہمارا کہ دیو
ف یہ بات خدا کے سامنے کچھ نہ نہیں کہ انسان کو گدھا کر دیوے یا گدھے کو انسان جو لوگ انسان کی

بَابُ غُورِ تَعْبُدِي سَبْعِينَ أَلْفَ مَرَّةٍ كُنْ مِنْ تَعْبُدِي وَتَعْبُدِي تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا

بَابُ غُورِ تَعْبُدِي سَبْعِينَ أَلْفَ مَرَّةٍ كُنْ مِنْ تَعْبُدِي وَتَعْبُدِي تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا تَعْبُدُوا

بغزو کرتے ہیں اور خدا کے سامنے کمزور رہیں۔ پھر میں انکو ایسی باتوں کے ماننے میں کچھ شبہ نہیں ہے۔ ہمارے جہول اور
 وفاق کے اندر میں اور عقل سے غور و میں اور یقین و قوت کی تقلید پر ہر تہ میں وہ ان باتوں کو کہ کان سے باہر جانتے
 ہیں اگرچہ بوجہ غور خدا نے انکا سرگرد ہے کاسا کر دیا ہے میں غمناور نہ کر کا دادہ بالکل نہیں ہے۔ یہ کہ وہ صورت میں
 انسان میں جو حقیقت میں کہہ رہے ہیں **عَلَى الْهُكُوفَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَا يَأْمُرُ الْكَذِبِيَّ بِرَفْعِ رَأْسِهِ فَضَلَّ وَجْهَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَوْ زَيْجَحِيلَ اللَّهُ صُورَةً فِي صُورَةٍ جَارِ
 ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام سے پہلے سر اٹھا تا ہے اسکو وہ نہیں
 کہ خدا اوس کی صورت پر کبھی صورت کر دیوے **عَلَى ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
وَسَمِعَ مِنْ جَدِّهِ الْأَعْمِيَّ أَنَّ فُضْلَ بْنَ الْيَزِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا رَأَى اسْمَيْنِ يَرْسِيَهُ كَأَنَّ اسْمَهُ مَوْجِدٌ لَهُ كَأَنَّ سَاهُ جَارِي فِي
الْمُكَلِّفَةِ نَارِ مِزَانِ اسْمَانِ كَيْفَ تَرَى دَيْمِيكَ كَيْفَ تَعْلَمُ جَارِيكَ يَمْشِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَعْلَمُ كَيْفَ تَعْلَمُ أَفَوَافِقُونَ أَفَوَافِقُونَ أَفَوَافِقُونَ أَفَوَافِقُونَ أَفَوَافِقُونَ أَفَوَافِقُونَ أَفَوَافِقُونَ
 ترجمہ جابر بن سمیرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ باز آویں وہ لوگ جو نماز میں آسمان کی طیرت
 دیکھتے ہیں اس حرکت کرنے اور انکی آنکھیں جاتی رہیں گی **فَإِنَّ الْمَجْلُ تَلَابُكِي ذَاتِ مَقْدَرٍ آسَمَانِ كَيْفَ تَعْلَمُ**
 کے اوپر ہے بندہ جب نماز میں کھڑا ہو تو دیکھتا ہے کہ اپنی نگاہ نیچے رکھ کر ہر نوحی نے کہا اس نفل کی ممانعت پر نماز میں
 اجماع ہے اور وہ عین قاضی حیاض نے کہا اختلاف ہے تیرے اور بعضوں کے اسکو مکروہ جانا ہے اور اکثر دن نے جابر
 کہا ہے یہ کہ آسمان کا قبلہ ہے ہمیں کعبہ نماز کا قبلہ ہے **عَلَى ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَعْلَمُ أَفَوَافِقُونَ أَفَوَافِقُونَ أَفَوَافِقُونَ أَفَوَافِقُونَ أَفَوَافِقُونَ أَفَوَافِقُونَ أَفَوَافِقُونَ
لَتُخْلُصَنَّ أَفَوَافِقَهُمْ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آویں نماز میں دعا
 کرتے تو آسمان کی طیرت دیکھتے رہتے نہ انکی کہیں جانی نہیں **بَابُ الْكُفْرِ بِالْمُكَلِّفَةِ فِي الصَّلَاةِ وَفِي غَيْرِهَا**
رَفْعِ يَدَيْهِ عَنِ السُّكُوتِ إِذَا عَلِمَ التَّقْوَةَ كَأَنَّ السُّكُوتَ إِذَا عَلِمَ التَّقْوَةَ كَأَنَّ السُّكُوتَ إِذَا عَلِمَ التَّقْوَةَ كَأَنَّ السُّكُوتَ
 کے لیے ہاتھ نہ اٹارے کہ تیرے ممانعت اور پہلی صفوں کو پورا کرنا کیا بیان اور آپس میں ملکہ کھڑا ہونے اور اٹھنا سونے کی حکمت
 جابر بن سمیرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **إِذَا عَلِمَ التَّقْوَةَ كَأَنَّ السُّكُوتَ إِذَا عَلِمَ التَّقْوَةَ كَأَنَّ السُّكُوتَ**
إِسْكُوفَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَأَى نَحْنُ لَقَدْ قَالَ مَالِي إِذَا كُنْتُ عَيْنِي قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ الْاَتَصِفُونَ

انک

نماز میں اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی آیتیں

باز آویں نماز میں دعا کرتے تو آسمان کی طیرت دیکھتے رہتے نہ انکی کہیں جانی نہیں

[illegible]

نکستہ

باب
در
توضیح
الشیاء

سَهْلٌ فَلَمَّا كَانَتْ حِينَ تَجِدُ اسْمَ ابْنِ جَوَادٍ كَذَا **بَابُ** امْرِئِ الشَّيْءِ الْمُصْلِيَاتِ وَكَذَا
الرَّجَالِ اَنَّ لَا يَرَفَعَنَّ رُؤُسَهُمْ مِمَّنْ السُّجُودِ حَتَّى يَنْفَعَهُمُ الْجَالُ حَبِ عَرَمِينَ مَرْدُونَ كَيْفَ نَارِ بَسْتِي هَرُونَ
مُرَاهِمِينَ جَيْكَ مَرَاهِمًا لَيْلِي عَيْنِ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجَالَ عَاقِدِي اُنْهُمُ
فِي اَعْيَانِهِمْ مِثْلَ الصَّبْيَانِ مِنْ جَيْتٍ اَلَا تَدْخُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا مَعْشَرَ
النَّبِيِّاتِ لَا تَرَفَعَنَّ رُؤُسَكُمْ حَتَّى يَنْفَعَهُمُ الرَّجَالَ مَرْحُومٍ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ مَرْدُونَ كَوَيْكَمَا
تُرْكَوْنَ كَيْطَحَ كَلَمِينَ اَلرَّيْنِ بَانَدِي سَوْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ
اَلرَّيْنِ تَمَّكَ تَهْدِي (يَسِينَةُ كَيْطَحَ تَهْمَا تَوَكَّلَ جَانِي كَيْفَ بَانَدِي لَيْلِي) اَيْكَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ
عَوْرَتُونَ تَمَّكَ تَهْمَا تَوَكَّلَ جَانِي (اَيْكَ بَانَدِي سَوْنِي) اَيْكَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ مَرْدُونَ كَوَيْكَمَا
بَابُ عَوْرَتُونَ تَمَّكَ تَهْمَا تَوَكَّلَ جَانِي اَلرَّيْنِ بَانَدِي سَوْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ
نَهْمَا عَوْرَتُونَ تَمَّكَ تَهْمَا تَوَكَّلَ جَانِي اَلرَّيْنِ بَانَدِي سَوْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ
اَلرَّيْنِ بَانَدِي سَوْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ مَرْدُونَ كَوَيْكَمَا
لَوْ اَسْكُوْنَهُمْ دَكَرِي عَيْنِ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ اَلرَّيْنِ بَانَدِي سَوْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ اِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ اَلِهَآذَا قَالَ فَقَالَ بَلَا
بِنِ سَعْدٍ اَلرَّيْنِ بَانَدِي سَوْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ رَوَيْتُ عَنْ مَرْدُونَ كَوَيْكَمَا
فَقَالَ اَلْحَيْدُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمْ الْمَسَاجِدَ اِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ اَلِهَآذَا قَالَ فَقَالَ بَلَا
عَبْدُ اللهِ رَوَيْتُ عَنْ مَرْدُونَ كَوَيْكَمَا اَلرَّيْنِ بَانَدِي سَوْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ
عَوْرَتُونَ تَمَّكَ تَهْمَا تَوَكَّلَ جَانِي اَلرَّيْنِ بَانَدِي سَوْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ
سَالِمُ نِي كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ اَلرَّيْنِ بَانَدِي سَوْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ
كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ اَلرَّيْنِ بَانَدِي سَوْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ
مَقَابِلُ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ اَلرَّيْنِ بَانَدِي سَوْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ
حَالُ بَرَحَمُ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ اَلرَّيْنِ بَانَدِي سَوْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ
وَهْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ اَلرَّيْنِ بَانَدِي سَوْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ
مِنْ خَوْفِ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ اَلرَّيْنِ بَانَدِي سَوْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَيْطَحَ سَهْلٍ بِنِ سَعْدٍ

کے قول بفضل کے کوئی حقیقت نہیں خدا تعالیٰ ہمارا اور سب مسلمانین کا غائبہ بخیر کرے اور اپنی رسول کی محبت اور
احسانت کی توفیق بخشے۔ یہاں بروی تو محرابِ جافظیت طاعت غیر تو دربابِ مانتوان کرو
عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّبِعُوا أَمَاءَ اللَّهِ فَسَلَّجِدَ اللَّهُ رَحِمَهُ
عبدالہ بن عمر سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است منع کرو اس کی کوئی دلیل نہ ہو اس کی مسجد بنا
میں جائے صرف انوری نے کہا یہ نہیں صاف ہیں عورتوں کو مسجدوں میں جانے کے جواز میں یہ علماء
نے یہیں شرطیں لگائیں ہیں کہ خوشبو نہ لگائی ہو سبئی نہیں نہ ہوا یا زیور نہ پہن ہو جو آواز دیکھو جو آن نہ ہو کپڑے
عمدہ نہ پہنے ہو کسی آواز نہ ہو اور کلمہ کی ممانعت نہیں ہے اس صورت میں کہ عورت غاونہ والی ہو اور
شرطیں بالی جاوین اگر غاونہ والی نہ ہو تو حرام ہے بھی **عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اسْتَأْذَنْتُمْ لِمَا تَدْعُونَ إِلَى السَّجْدِ كَأَنَّهُ الْكُفْرُ ترجمہ عبدالہ بن عمر سے
روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تمہارا می عورتیں تم سے اجازت مانگیں مسجد
میں جانے کی تو آؤ گے اجازت دو **عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا**
تَمْنَعُوا لِلنِّسَاءِ مِنْ الْكُرُوحِ إِلَى السَّجْدِ بِاللَّيْلِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَعَلَّ ابْنَ عُمَرَ لَا تَدْعُوْنَ بِخَيْرٍ
فَيَنْتَهِنَ تَدْعَاؤُكَ قَالَ فَكُرْهُكُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْعُوْنَ تَرْجُمَهُ عبدالہ بن عمر سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است
منع کرو عورتوں کو رات کو مسجد میں جانے سے عبدالہ کا ایک بیٹا بولام تو انکو نہیں چھوڑیں گے وہی فریب
کیا کریں گی عبدالہ نے اسکو چھڑکا اور کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کرتا ہوں اور
تو کہتا ہے ہم انکو نہیں چھوڑیں گے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِذَا اسْتَأْذَنْتُمْ لِمَا تَدْعُونَ إِلَى السَّجْدِ كَأَنَّهُ الْكُفْرُ ترجمہ عبدالہ بن عمر سے روایت
کا وہی جواب دے گا **عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُمْ لِمَا تَدْعُونَ**
إِلَى السَّجْدِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَعَلَّ ابْنَ عُمَرَ لَا تَدْعُوْنَ بِخَيْرٍ تَدْعَاؤُكَ قَالَ فَكُرْهُكُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمْنَعُوا لِلنِّسَاءِ مِنْ الْكُرُوحِ
إِلَى السَّجْدِ بِاللَّيْلِ ترجمہ عبدالہ بن عمر سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا است
منع کرو عورتوں کو رات کو مسجد میں جانے سے عبدالہ کا ایک بیٹا بولام تو انکو نہیں چھوڑیں گے وہی فریب
کیا کریں گی عبدالہ نے اسکو چھڑکا اور کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیان کرتا ہوں اور
تو کہتا ہے ہم انکو نہیں چھوڑیں گے **عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِذَا اسْتَأْذَنْتُمْ لِمَا تَدْعُونَ إِلَى السَّجْدِ كَأَنَّهُ الْكُفْرُ ترجمہ عبدالہ بن عمر سے روایت

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النَّبِيَّ حَتَّى يَخْلُصَ مِنَ السَّجْدَةِ إِذْ اسْتَأْذَنَكُمْ فَقَالَ
 يَا كَالِ اللَّهِ لَمَنْعَهُمْ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَقُولُ أَنْتَ لَمَنْعَهُمْ **ترجمہ** بلال بن عبدالمطلب نے اپنے باپ عبد بن عمر سے روایت کیا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں منع کرو عورتوں کو مسجد میں جانے کے لیے جب وہ تم سے اجازت دے ہیں بلال
 کہ تم فرمادے کہ تم انکو منع کرینگے عبدالمطلب نے کہا میں تو کہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اور
 تو کہتا ہے ہم منع کرینگے **حکم** زَيْنَبُ الْقَيْسِيَّةُ كَانَتْ تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَانَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَهِدْتَ أَحَدًا مَكَانَ الْعِشَاءِ فَلَا تَطْبِقْ ذَلِكَ الْبَيْتَ حَتَّى يَخْرُجَ زَيْنَبُ الْقَيْسِيَّةُ
 نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم عورتوں میں سے کوئی عشا کی نماز میں آنا چاہیے تو
 اس بات کو خوشبو نہ لگا دو **حکم** زَيْنَبُ أُمُّ آخِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتَ أَحَدًا مَكَانَ السَّجْدَةِ فَلَا تَقْسَسْ حَتَّى يَخْرُجَ **ترجمہ** زینب سے روایت ہے جو عبد
 کی بی بی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو خوشبو نہ لگا کر آوے
حکم أَوْ هَذِهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا امْرَأَتُ أَكَلَا أَصَابَتْ بِجُحُودٍ
 فَلَا تَشْهَدْ مَعَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
 عورت خوشبو کی دھون لی ہو وہ ہمارے ساتھ عشا کی جماعت میں شریک نہ ہو **حکم** عَائِشَةُ دَخَلَتْ
 ذَوِجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولُ لَوْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مَا أَحَدٌ مِنَ
 النِّسَاءِ لَمَنْعَهُنَّ مِنَ السَّجْدَةِ كَمَا مَنَعَتْ نِسَاءَ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ قَالَ فَقُلْتُ لِمَ نِسَاءَ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ
 مَنَعْنَ السَّجْدَةَ قَالَتْ نَجَّحَ تَرْجُمَهُ امْرَأَتُهُنَّ عَائِشَةُ لَمَّا رَأَتْهُنَّ لَمَّا رَأَتْهُنَّ لَمَّا رَأَتْهُنَّ
 کو جب اب عورتیں کرنے لگیں ہیں (یعنی باہر نکلا خوشبو در زویرات آواز دہا پہننا باریک کپڑے) البتہ منع
 کر دیتے انکو مسجد میں آنے سے جیسا کہ نبی اسرائیل کی عورتیں منع کی گئیں تھیں عمرو نے کہا میں نے حضرت عائشہ سے
 پوچھا کیا نبی اسرائیل کی عورتیں مسجد میں آنے سے منع کی گئیں تھیں انہوں نے کہا ہاں **حکم** اس حدیث
 سے عورتوں کے باہر نکلنے کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی بلکہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 عہد مبارک میں عورتیں بلانے پر امت مسجدوں میں نماز کے لیے آیا جاتا کہ تین اور یہ جو بیان ہوا یہ نیا ہے حضرت
 عائشہ کا اگر دلیل یہی ہو تو میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ دن کو وہاں لانے کی نیت سے نکلنے کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی ہے اور

باب منع النساء من السجدة
 باب منع النساء من السجدة
 باب منع النساء من السجدة

باب منع النساء من السجدة
 باب منع النساء من السجدة
 باب منع النساء من السجدة

حبیبیت بہ ہر گز ایک نعل بیاح کیا سبب ہی منہ ہر جان ہے **عَنْ** عَجَّیْ بِرَسُوحٍ بِخَلَا لَهَا شَمْلًا
 مِنْكَ تَرْجِمَہِ دِہی جواد پر گدزا **بَابُ** التَّوَسُّطِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالْجَهْرِ وَبَيْنَ الْجَهْرِ
 وَالْأَسْرَارِ إِذَا خَافَ مِنَ الْجَهْرِ مُنْشِدًا تَرْجِمَہِ نماز چہر میں قرآن بہت پکار کے ڈر پڑھنا جب کسی فساد
 کا ڈر ہو **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخْفَاؤُنَّ بِهَا قَالَتْ نَزَلَتْ
 وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِدًا مِنْكُمْ فَكَانَ إِذَا صَلَّاهُ بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ
 بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَ ذَلِكَ لِلشُّرَكَاءِ سَبَّوْا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَهُ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 لِيُتِيَهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ فَلْيَسْمِعُوا الشُّرَكَاءَ قِرَاءَتَكَ وَلَا تَخْفَاؤُنَّ
 بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ أَسْمِعُوهُمْ الْقُرْآنَ وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ
 أَلْجَهْرُ وَالْخَفَا تَرْجِمَہِ عبد الباقی عباس سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پڑھ کر پڑھ کر پڑھ کر پڑھ کر
 بہت آہستہ بیات اور سوت اور ہی جب پکاروں کی ڈر سے کہ میں (ایک گھنٹہ میں) پڑھ لیتا ہوں پڑھ کر پڑھ کر
 تو قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور شرک اور سکندر قرآن کو اور قرآن کے اوتارنے والے کو اور لانے والے کو
 برا کہتے آخر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا انا آہستہ سے پڑھ کر تیرے ساتھ والے یمنین لینے انہی آواز سے
 پڑھ کہ وہ سنیں اور انا پکار کے پڑھ کر کہ کافروں تک آواز جاوے بلکہ پھر کی چال میں پڑھو وہی آواز سے پڑھ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَرْجِمَہِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخْفَاؤُنَّ بِهَا قَالَتْ نَزَلَتْ هَذَا فِي الْكَلَامِ
 تَرْجِمَہِ ام المؤمنین عائشہ نے کہا یہ آیت لا تجہر بصلواتک اجیزیک عاکے باب میں اور ہی یعنی معانہ بہت دور
 سے ناگہی بہت سے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عَدَاةٍ تَرْجِمَہِ دوسری روایت کا دہی جواد پر گدزا۔
بَابُ التَّجَمُّعِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْقُرْآنِ سَمِعَ **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تَجْهَرُوا
 بِصَلَاتِكُمْ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ جَبْرِيْلٌ بِالْوَحْيِ كَانَ مِمَّا يَجْعَلُ
 بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ لَيَسْتَمِعَنَّ عَلَيْهِ فَكَانَ ذَلِكَ يَجْعَلُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تَجْهَرُوا
 بِهِ لِسَانَكُمْ لِتَسْمَعَنَّ بِهِمْ أَعْدَانُكُمْ جَمْعًا وَفَرَأْنَهُ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ
 نَقْرَأُكَ إِذَا قَرَأْتَهُ كَمَا نَتَّبِعُ قُرْآنَهُ قَالَ أَنْزَلْنَاكَ فَاسْمَعْ لَكَ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ أَنْ نُبَيِّنَ لَكَ بَيَانَكَ
 فَكَانَ إِذَا أَكَلُ جَبْرِيْلُ أَطْرَكَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَ كَمَا وَعَدَ اللَّهُ تَعَالَى تَرْجِمَہِ عبد الباقی عباس سے
 روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب جبریل علیہ السلام حضرت باقر علیہ السلام سے

اَلْقَوْمِ هَـ فَتَالُوْا مَا لَكُمۡ فَاَلُوْا حٰجِلٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاۗءِ وَاَرْضِكُمۡ عَلَيْنَا الشَّهَابُ فَالْوَا
 مَا ذَاكَ اِلَّا هُمۡ شَقُوْا حَدَثَ فَاَصْرُوْا سَادِرَ الْاَضْوَاۗءِ وَمَعَادٍ بِهَا فَاَنْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيۡ جَالَ
 بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاۗءِ فَاَنْظُرُوْا كَيْفَ يَكُوْنُ مَقَارِقُ الْاَرْضِ وَمَعَابِهَا فَمِنَ النَّفَرِ الَّذِيْنَ اَخَذُوْا
 غَوًى تَمَامَهُ وَهُوَ يَجْعَلُ عَامِدٍ يَّرِيۡ اِلَى سَوَاقٍ عَظَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيۡ بِاَصْحَابِهِ صَلَوةَ الْفَجْرِ فَمَكَرَ سَمْعُو
 الْقُرْآنَ اَسْمَعُوْا لَهُ وَذَا لَوْ هٰذَا الَّذِيۡ جَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاۗءِ فَرَجَّوْا اِلَى الْقَوْمِ هَـ فَتَالُوْا
 يَا قَوْمِ مَا اَنَا سَمْعًاۢ فَرَا نَا عَجَبًا يَّهْدِيۡ اِلَى الْاَرْضِ شَيْءٌ فَاَمَّا بِهٖ وَلَكِيۡ تَفْخِرُكَ رَبِّيۡمَا اَحَدًا فَاَنَّا نَكِلُ اللّٰهَ
 عَلٰى مُحَمَّدٍ نَّبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُنْحٰى اَلَمَاتِ اَشَدَّ اَسْمَعَ تَفَرَّقُوْا مِّنَ الْحَقِّ مَرَحِمَهُ ابْنِ عِيسَى
 سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دن کو قرآن نہیں سنایا نہ انکو دیکھا **ف** انودی نے کہا اہل
 کے بعد ابن سعد کی حدیث جو جن میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جن دن کا قاصدا
 میں اس کے ساتھ گیا اور جن دن کو قرآن سنایا نہ علمائے نے کہا ہے یہ دونوں الگ الگ تفسیر ہیں ابن عباس کے
 حدیث ابتداء نبوت میں ہے جب جن خدا سے تہو اور قرآن سن کر گئے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو اس کا علم وحی دترنے کو بعد ہوا اور عبداللہ بن مسعود کی حدیث اور زبائلی ہے جب اسلام حضرت پہل
 گیا تھا **ت** آپ اپنی اصحاب کے ساتھ عکاظ کے بازار کو گئے اور وقت شیطانوں کا آسمان پر جانا بند
 ہو گیا تھا اور ان پر آگ کو کڑی برساتے جاتے تھے تو شیطان اپنے لوگوں میں گئے اور کہنے لگا ہمارا آسمان پر
 جانا بند ہو گیا اور ہم پر آگ کے کڑے برس رہ گئے **ف** انودی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ
 یہ اس بار جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد ہوا اس کے پہلے نہ تھا اسی وقت شیطانوں کو اس کی فکر پیدا
 ہوئی اور لگے کہ بوج لگانے اور چادوں طرٹ پھرنے اور اس نے بین عرب کے ملک میں کامین اور بنو موسیٰ
 تھے انکو یہ بات معلوم ہوئی کہ آسمان پر خبروں کا آنا موقوف ہو گیا اور لگے آگ کے کڑے برس رہے جو حکم
 تارا ٹوٹا کہتے ہیں اور عربی میں اس کو شہاب کہتے ہیں تو شہاب ہمارے پیغمبر کی نبوت کی دلیل ہے اور
 ایک جماعت علمائے نے کہا ہے کہ شہاب ہلشہ سے ہے جب سے دنیا قائم ہے اور ابن عباس اور زہری کا یہی
 قول ہے اور عرب کے پُر ان شعروں کی بھی اسکا ثبوت ہوتا ہے اور ابن عباس سے ایک حدیث بھی اس باب میں مروی ہے
 زہری کو پہچان اس آیت کو ابھرتی کوئی سنے وہ کوڑا کہا دیگا اور نہوں کہ شہاب پہلی ہی تھا لیکن ہمارے پیغمبر کی نبوت
 کے بعد سے وہ نہایت سخت اور ہوتا ہو گیا اور بعضوں نے کہا کہ شہاب قدیم ہے لیکن شیطانوں کا جلا جانا شہاب کے

ہمارے غمیر کی نبوت کو بعد ہوا اور اللہ اعلم **ف** اور انہوں نے کہا اسکا سبب یہ کہ کوئی نیا امر ہے تو خبر لو پورب اور
 پہچم کی طرف پہر کے اور دیکھو کیا وجہ ہو جو آسمان کی خبر میں آنا بند ہو کہ میں نے لگے پھر نے زمین میں پورب پہچم کی جان
 کی لوگ ان میں کے ہمارے (حجاز کے ملک کے) میں (کی طرف) آئے کاظ کہ بازار کو جائے کہ یہ آپاس وقت محل
 میں (محل) کی مقام کا نام ہے (اپنے) احباب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب انہوں نے قرآن کو سنا تو اودھل
 لگایا اور کہنے لگے یہی سبب ہے آسمان کی خبر میں موقوف ہو **ف** اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صبح کی نماز
 میں قرأت پکا کر کرنا چاہیے امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ وہ قرآن سن رہے ہیں یا
 لائے اور علماء کا اتفاق ہے کہ یہ سبب جنوں کو آخرت میں گناہوں پر عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے میں جنم کو
 بھرون گا جنوں اور آدمیوں کو اسی طرح صحیح قول یہ ہے کہ انکو زمین کی طرح ثواب بھی ملیگا اور جنت کی نعمتیں بھی
 ملیں گی اور بعضوں کو نزدیک وہ جانوروں کی طرح خاک ہو جائیں گے **ف** پہرہ اور اپنی قوم پاس لوٹ گئے اور کوئی
 امر قوم کے لوگوں نے ایک شب قرآن سنا جو بھی راہ کی طرف سے جاتا ہے بھجے ہم اس پر ایمان لائے اور ہم بھی خدا کو
 ساتھ نہ ترک کریں گے تب اللہ نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا **ف** اے اللہ! اسے جو تم نے تمہاری آخرت تک
 عالمی قال سالت علقمہ هل كان ابو مسعود شجدا مع رسول الله عليه وسلم ليكنه
 الجرح قال فقال علقمہ انا سالت ابو مسعود فقلت هل شجدا احد منكم مع رسول الله صلى الله
 عليه وسلم ليكنه الجرح قال لا وليكنه سالت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليكنه فقلت
 قال نعم سالت في الارزيرة والشعاب فقلت انطير واغثيل قال فستاك ليكنه بات بها قوم
 ملكنا اجبنا اذا هو جاب من ركب حواء قال فقلت يا رسول الله فقد قال فكلناك فكم جلد
 فستاك ليكنه بات بها قوم فقال اناراد احي الجرح فذهبت معه فقرأت عليه من القرآن قال
 فاطلوت رينا ما ارانا انارهم وانارهم وسالوا الذاد فقال لكم كل عظم ذكر اسم الله عليه
 يقع فابن يركبوا واما ما يكون لهما وكل بعير علف لدا انكم فقال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم لا تسبحوا بغير ما اذنهم ما طعموا انوا انكم ترجمه عامر وراثت ودين علقمہ پورب کیا ابن مسعود
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایسے جن کو انہوں نے کہا میں نے ابن مسعود پورب اور کہا کوئی تم میں سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا لیکن میں نے کہہ دیا میں نے اسے جنوں کی ملاقات فرمائی (اور انہوں نے کہا
 نہیں لیکن ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اب ہم گئے ہم نے آپ کو دھونڈ لیا ہمارے

باب في بيان
 ما في الحديث
 من ان من
 لم يسمع
 من النبي
 صلى الله
 عليه وسلم
 لم يسمع
 من الله

نكلا

وادیوں اور گھاٹیوں میں آپ نے فرمایا کہ آپ کو یہاں سے اڑا کر لے جائیں گے اور رات ہم نے نہایت
 بڑی طور پر سیر کی جب صبح ہوئی تو وہاں پہاڑ اور کھجور کے درخت تھے اور سناٹا تھا (کی طرف سے) اور یہی ہم
 نے عرض کیا یا رسول اللہ رات کو آپ ہلکے ہوئے ہوئے تھے اور جب یہی نہ پایا آخر بڑی طور پر ہم نے رات کا لی آپ نے فرمایا
 مجھے جنوں کی طرف سے ایک بلایا آیا میں اوس کے ساتھ گیا اور جنوں کو قرآن سنایا یہ ہم کو اپنے ساتھ لے گئے اور انکو
 نشان اسیان کے انکار کر نشان بدلے جنوں نے آپ کو تشہ جانا آپ نے فرمایا یہ ہڈی اوس جانور کی جو اللہ کے نام پر پڑا
 جانور تھا یہی خوراک ہے تمہاری میں بڑی ہے وہ بڑی گوشت ہے جو اویں اور اس کے انٹ کی سیکنی تمہاری جانور
 کی خوراک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ہڈی اور سیکنی سے ہستی مست کرو کیونکہ وہ خوراک ہے تمہاری
 جنوں کی (اور اودھ کے جانوروں کی) **ف** انہوں نے کہا اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھے بلکہ انھوں کو اور باطل ہوتی ہے وہ روایت جو حسن ابو داؤد میں ہے جن میں
 بنید سے وضو کرنا ذکر ہے علیہ السلام کی روایت صحیح ہے اور ابو داؤد کی روایت میں بنید سے وضو کرنا ذکر
 کا اور وہ مجھول ہے **عَنْ** دَاوُدَ بْنِ ثَالِثٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ وَرَأَيْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَكَانُوا اَللَّهَ
 وَكَانُوا اَمْرًا جَدِيدًا اِلَّا اَحَدًا اَلْحَدِيثُ مِنْ قَوْلِ الشَّعْبِيِّ مَقْصُودًا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ تَرْجُمَةً
 روایت کا وہی جو اوپر گذرنا چو اوپر کی روایت میں مذکور ہے کہ جنوں نے آپ کو تشہ جانا ضعیفی کا قول ہے اور حدیث
 ختم ہو گئی یہاں تک کہ اوکی انکار کے نشان بنا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَرَ
 دَاوُدَ بْنَ اَبِي جَرْمٍ وَكَانَ مِنْ كُفَرَاءِ مَا بَعْدَ تَرْجُمَةٍ دِی جواد پر گذرنا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كُنْتُ
 لَيْلَةَ الْاِحْرَارِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِّتُ اِلَيْكَ مَعَهُ تَرْجُمَةً عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَوَيْتُ
 اور نہیں نے کہا میں نے اپنے ہمراہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا لیکن مجھ کو آرزو رہ گئی کا فاش ہو
 آپ کے ساتھ ہوتا **عَنْ** مَعْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ وَرَأَيْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَكَانُوا اَللَّهَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ وَرَأَيْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ وَرَأَيْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ وَرَأَيْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ
 شجر کے ترجمہ میں ہے روایت میں نے اپنے باپ سنا انہوں نے کہا میں نے مشرق کو پہنچا جس رات جنوں
 نے قرآن نکر سنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر کس نے دی انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا تمہاری
 باب (یعنی عبد اللہ بن مسعود) نے آپ کو درخت سے خبر دی جنوں کے ایک **ف** انہوں نے کہا یہ حدیث دلیل
 ہے اس امر کی کہ اللہ تعالیٰ کہی جاوے کہ تو تھیں عطا کرتا ہے اور قرآن کی آیتوں سے اس کا ثبوت موجود ہے اللہ تعالیٰ

سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سورہ طور کو مغرب کی نماز میں سنا
 اُتے دیکھ کر مجھے دوسری روایت کو بھی یاد پڑا کہ آپ ﷺ انشاء عشا کی نماز میں
 قرأت کا بیان سنا کہ نبی ﷺ نے اُن کے ساتھ سورہہ کہ انہوں نے کون فی مَن فَاَتَاكَ
 اَلْخُذُ فَتَقْدَرُ فَاِنْ اَحَدٌ اِلَيْكَ فَتَقْدَرُ فَاِنْ اَحَدٌ اِلَيْكَ فَتَقْدَرُ فَاِنْ اَحَدٌ اِلَيْكَ فَتَقْدَرُ
 سنی امیر عبد اللہ بن مسعود نے اپنے عشاء کی نماز پڑھائی تو سورہہ النہل والہٰجرات ایک کئی تین تیس سنی
 ابوبکر بن عازب رضی اللہ عنہ قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عشاء فقرأ في العشاء
 ترجمہ براہین عربیہ میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی آپ سورہہ النہل
 والہٰجرات تیس سنی سنی ابوبکر بن عازب رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی ﷺ عشاء فقرأ في العشاء
 یا شعیب والبرکات فَمَا سَمِعْتُ احَدًا احسنَ صَوْتًا مِنِّي فَاَتَاكَ فَتَقْدَرُ فَاِنْ اَحَدٌ اِلَيْكَ فَتَقْدَرُ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں سورہہ النہل تیس سنی ابوبکر بن عازب رضی اللہ عنہ
 حذی قال کان معاذ یصلی مع النبی ﷺ عشاء فقرأ في العشاء فَمَا سَمِعْتُ احَدًا احسنَ صَوْتًا مِنِّي
 النبی ﷺ عشاء فقرأ في العشاء فَمَا سَمِعْتُ احَدًا احسنَ صَوْتًا مِنِّي فَاَتَاكَ فَتَقْدَرُ فَاِنْ اَحَدٌ اِلَيْكَ فَتَقْدَرُ
 رَجُلٌ فَكَلَّمَ رَجُلًا وَاحِدًا وَاحِدًا فَقَالَ لَهُ اَنَا فَتَقْتُ يَا ذَا لَنْ قَالَ لَا شَأْنُ وَلَا رَوَيْتُ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَتَاكَ فَتَقْدَرُ فَاِنْ اَحَدٌ اِلَيْكَ فَتَقْدَرُ فَاِنْ اَحَدٌ اِلَيْكَ فَتَقْدَرُ
 اصحاب کواھل لَعَمْرُؤُا بِاللَّهَارِ وَاِنْ مَعَادٍ اَصْلٌ مَعَكَ الْعِشَاءُ فَتَقْدَرُ فَاِنْ اَحَدٌ اِلَيْكَ فَتَقْدَرُ
 فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی مَعَاذٍ فَقَالَ يَا مَعَاذُ افْتَانُ اَنْتَ اِمْسُ بِكَ اَوْ اَقْرَأْ
 یَا لَنْ اَقَالَ سَفِیَانٌ فَقُلْتُ لِعَمْرٍو اَبَا الْقَبْرِ خَدُّنَا عَنْ جَابِرٍ اِنَّهُ قَالَ اَقْرَأْ وَاللَّهِ فَاِنْ اَحَدٌ اِلَيْكَ فَتَقْدَرُ
 وَاللَّهِ اِذَا يَفْشَى رَسْمُكُمْ اَسْمُكُمْ رَبِّكُمْ اَكَلًا فَقَالَ عُمَرُ وَخُوْهُ هَذَا تَرْجُمُهُ جَابِرٌ رَوَيْتُ
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں کہ اگر اپنے لوگوں کی امامت کرتے ایک ات وہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھ کر آئے پھر اپنی قوم کی امامت کی اور سورہہ البقرہ پڑھ کر ایک شخص سے
 سوئے ہوئے اور سلام پیر دیا اور اکیلے نماز پڑھ کر چلا گیا لوگوں نے کہا شاید تو منافق ہے وہ بلا نہیں ہیں
 منافق نہیں ہیں تم خدا کی الٰہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاؤں جاؤ گے اور آپ ہی کہوں گا پھر وہ آیا آپ کے
 پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں (دون بھر پانی بہرتے ہیں اور منوں پر) اور معاذ آپ کے ساتھ عشا

کی بڑھ کر آئے اور سورہ بقرہ شروع کی یہ تکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سناؤ کہ یطوف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے
 معاذ کیا تو فساد ہی ہے (جو لوگوں کو دین کی نفرت لایا چاہتا ہے اور فتنہ مقرر کرتا ہے) یہ یہود و نصاریٰ کے جابر
 نے کہا آپ فرمایا وہ دشمن و منہمک و انھی و الیل اذینشی سحر اسم ربک بالاعلیٰ **ف** انہی نے کہا اے معاذ
 کسی مابین معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ فرض پڑھنے والے کی اقتداء افضل پڑھنے والے کو سچے جابر ہے کیونکہ
 معاذ فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کر چکے تھے یہ راویوں کی نماز دوبارہ نقل ہوئی اور ان کے
 نوم کے فرض اور مسلم کے سوا اور کتابوں میں یہ امر تصریح کے ساتھ منقول ہے اور شافعی کا یہی مذہب ہے لیکن یہ یہ
 اور مالک اور ابو حنیفہ اور اہل کوفہ نے اس کو جابر نہیں کہا اور معاذ کی حدیث کی تاویل کی ہے کہ وہ منہمک
 ہے یا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فعل کی نیت کرتے ہوں گے یا حضرت کو اس بات کی خبر نہ ہوگی
 اور یہ سب تاویل میں ہیں اور ان سے حدیث کی جوڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہے دوسرے یہ کہ عذر کی وجہ سے نماز
 کا توڑنا اور اقتدار کا ترک کرنا درست ہے نیز یہ کہ جو شخص یہی بت کرے اس کو سخت لفظ کہنا درست ہے
 جو تہی یہ کہ مقتدرین کی رعایت سے نماز کو نہ ٹکرا جائے یہ وہ علم **سکھن** **حباب** **اِنَّهٗ قَالَ صَلَّ**
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لَا تُصَارِعْ بِالْعَبَاةِ فَطَوَّلَ عَلَيْهِ حِمْرٌ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِّنْهَا فَصَلَّى فَخَسِرَ
مُعَاذٌ حَتّٰی قَالَتْ اِنَّهُ مُسَارِفٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
فَاَخْبَرَہٗ کَمَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَہٗ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْزِلْ اَنْ تَكُوْنَ کَمَا تَاکِلُ
مُعَاذٌ اِذَا اَمَرْتَ النَّاسَ فَاَقْرَأْ بِالنَّحْسِیْنِ فَمِنْہُمْ اَسْمُ رَبِّکَ اَلْاَعْلٰی وَاقْرَأْ بِاَسْمِ رَبِّکَ
وَاللّٰہِ اَیُّشْنٰی تَرَحُّمِہٖ جَابِرٌ رَوٰی ہر معاذ بن جبل نے اپنے لوگوں کو عشا کی نماز پڑھانی تو قرأت نبوی کی
 ایک شخص نے ہم میں سے نماز توڑ دی اور اکیلے پڑھ لی معاذ کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا وہ منافق ہے
 جابر اس شخص کو پہنچا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور معاذ نے جو کہا تھا وہ بیان کیا آپ نے
 فرمایا اے معاذ تو فساد ہی ہے چاہتا ہے جب تو امارت کرے تو دشمن و منہمک اور سحر اسم ربک بالاعلیٰ اور
 اور اقرار باسم ربک اور والیل اذینشی بڑھ **سکھن** **حباب** **اِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ کَانَ**
یُصَلِّیْ فَمِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ عَشَاءَ اَلَا خَرَجَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی نَوْمِہٖ فِیْصَلِّیْ بِہِمْ
تِلْكَ الصَّلٰوۃُ تَرَحُّمِہٖ جَابِرٌ رَوٰی ہر معاذ بن جبل عشا کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 پڑھتے ہیں اپنے لوگوں کے پاس آنکر وہی نماز پڑھتے **سکھن** **حباب** **یْنَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ کَانَ مُعَاذٌ**

سو ایک یہ بھی تھی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں ہو لوگوں کو نماز پڑھادی تو ہلکی نماز پڑھی کر لیے کہ سجدے
 میں ہلڑی اور ناتوان ہوتے ہیں البتہ جب اکیلے پڑھے تو جس طرح اپنا جی چاہے اپنی نماز ادا کرے **سُحَنَ**
ابْنُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ
فِي النَّاسِ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَذَلِكَ الْحَاجَةُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جب کوئی تم میں ہو نماز پڑھو گے تو ہلکی نماز پڑھیے اس لیے کہ لوگوں میں ناتوان اور بیمار اور کام والے
 ہوتے ہیں **سُحَنَ ابْنُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِدُّ غَيْرَ**
أَنَّهُ كَانَ بَدَلَ السَّقِيمِ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی
 جو اوپر گذرا اس روایت میں بیمار کے بدلہ بڑا ہے **سُحَنَ عُمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ الشَّافِعِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أَمَرَكُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدًا فِي قَوْمِي شَيْئًا قَالَ
أَدَّبْتُ لِحُكْمِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَصَحْتُ كَهْفَهُ فَمَدَدْتُ يَدِي فَنَدَيْتُ ثُمَّ قَالَ عَجَلْ فَوَضَعَهَا
فِي كَهْفِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَرَكُمْ مَنْ أَمَرَكُمْ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيكُمْ الْكَاسِيَةَ فَإِنَّ فِيكُمْ
الْمُرِيضَ وَإِنَّ فِيكُمْ الضَّعِيفَ فَإِنَّ فِيكُمْ ذَا الْحَاجَةِ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَحَلًا فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ
 ترجمہ عثمان بن ابی العاص نفقی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا تم اپنی قوم کی
 امامت کرو نہ ہونے کے کھایا رسول اللہ میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں آپ نے فرمایا میرے نزدیک آؤ اور مجھ پر اپنی
 سامنے بٹھایا پر اپنی تھیل میرے سینہ پر رکھو بعد اس کو فرمایا مجھ جا اور اپنی تھیل میری پیچھے بوندھو ہوں گے
 یہ چہ میری کہے بعد اس کو فرمایا جا اپنا قوم کی امامت پر **ف** انہوی نے کہا میرے دشمنان نے کہا میں اپنے
 دل میں کچھ پاتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ دشمنان کو ڈر ہوگا کہ میں امام بنے ہو خود اور ترکہ نہ ہو جو تو اسے تنہا
 نے اور کو دور کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیل کی برکت ہو یا مراد یہ ہے کہ عثمان کے دل میں دوسرے
 بہت آؤ ہوں گے اور ایسا شخص امامت کر لائے نہیں خود مسلم نے عثمان سے روایت کیا میں نے عرض کیا یا رسول
 اللہ شیطان نے میری غامد میں بچہ ڈال دی ہے مجھ پر قرآن پڑھنے پر ہتھے بھلا دیتا ہے اپنی فرمایا یہ ایک شیطان
 جس کا نام خنزیر ہے جب لو اس قسم کا دوسرا دوسرا ہو تو اس کی پناہ مانگے نیز اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
 پڑھا اور بائیں طرف تین بار تھوک عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا وہ حال میرا جاتا رہا **ف**
 اور جو کہ کسی قوم کی امامت کرے تو وہ ہلکی نماز پڑھے کہ اس لیے کہ لوگوں میں کوئی بڑا ہے کوئی بیمار ہے

رَجَعَلَ

نَابِي

نَابِي

نَابِي

فَأَجْلَسَتْ

وَرَأَى

فی ثلثین من السجودین لیس فی ثلثین من السجودین فی ثلثین من السجودین
 جانچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تو معلوم ہو کہ آپ کا قیام پہر رکوع پہر رکوع سے کھڑا ہوتا ہے یہ سجدہ
 اور دونوں سجدوں کے درمیان کا جلسہ پھر دوسرا سجدہ اور سجدہ اور سلام کے پھر کا جلسہ یہ سب برابر ہے
ف سب سے قریب قریب تہوڑا بہت فرق ہو گا شاید قیام اور تشہد کا جلسہ کچھ زیادہ ہو تو دوسرے نے کہا تہوڑا
 محمول ہے بعض احوال پر روز دوسری احادیث سے یہ امر ثابت ہو کہ آپ کا قیام طویل ہوتا اور آپ فجر کی نماز میں
 سا آٹھ آیتیں سو نیکر سو آیتیں تک پڑھتے اور غصہ بین الکتب میں سجدہ پڑھتے اور نماز کبھی ہوئی پھر جانو لا
 بقیہ کو جاننا حاجت کہ پیسے اور حاجت سے فرار ہو کر ان کو وضو کرتا مسجد میں آتا تو آپ پہلی رکعت میں ہوتے اور
 سورہ مؤمنین آپ نے پڑھی اور عرب میں الطور اور والمرسلات اور بناری کی ررایت میں سورہ اعراف
 بہر حال ان حدیثوں سے یہ امر نکلتا ہے کہ آپ قیام کو طویل کرتے اور کہیں ایسا ہی کرتے ہوں گے جیسے حضرت
 میں ہو سکتا **عَلَيْكَ عَلَى الْكُوفَةِ رَجُلٌ قَدْ سَمِعَكَ رَمْنًا ابْنُ الْأَشْعَثِ فَأَمْسَى أَبَا**
عُبَيْدَةَ بْنَ جَعْفَرٍ اللَّهُ أَنْ يُصَلِّيَ بِاللَّيْلِ فَكَانَ يُصَلِّيُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الْكُوفَةِ قَامَ قَدْ
مَا أَقُولُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ لَا تَدْرِي مَا أَشْفَتْ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ أَهْلِ الشَّامِ وَالْحَمْدُ
لَكَ مَا رَفَعْنَا أَعْلَيْتَ وَأَنْتَ مُعْطِي مَا مَنَعْتَ وَأَنْتَ يُنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ قَالَ الْحَكَمُ فَمَنْ كَرِهَتْ
ذَلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ الْكَلْبَاءَ بْنَ عَالِيَةَ يَقُولُ لَكَ كَانَتْ صَلَوةُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الْكُوفَةِ وَصَلَّوْهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
فَرِيكَائِيْنَ الشَّامِ قَالَ شُعْبَةُ قَدْ كَرِهَتْ لِعَبْرَةٍ مِنْ مَرَّةٍ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ بْنَ أَبِي كَيْلَانَ قَدْ كَرِهَتْ
لَكُمْ صَلَوةً لِهَذَا لَمْ يَرْجِعْ مِنْكُمْ بَرَاءَتُكُمْ بِرَأْسِهِ شَفَرُ غَالِبٍ هُوَ ابْنُ شَفَرٍ كَرِهَتْ لَكُمْ مِنْ دُكُوعِهِ
بَنَ عَمْرٍاءَ بْنِ سَعْدٍ كَرِهَتْ لَكُمْ مَا رَفَعَتْ طَرَفَ بَنِي تَيْمٍ تَوَجَّهَتْ كَيْسَ سَمِعَ رَأْسَهُ اتَى دِرْكَطٍ هُوَ تَمَّ كَرِهَتْ
دَعَارُ لَيْتَ الْكَلْبَاءَ بْنَ الْكَلْبَاءِ لَمْ يَرْجِعْ مِنْكُمْ بَرَاءَتُكُمْ بِرَأْسِهِ شَفَرُ غَالِبٍ هُوَ ابْنُ شَفَرٍ كَرِهَتْ لَكُمْ
أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِي لَكَ سَمِعْتُ لَا يُنْفَعُ دَرَجَتُهُ بِرَأْسِهِ هُوَ ابْنُ شَفَرٍ كَرِهَتْ لَكُمْ مَا رَفَعَتْ طَرَفَ بَنِي تَيْمٍ
 کہا میں برابر بن عمار بن سوادہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام اور
 سجدہ اور سجدوں کے پھر کا جلسہ یہ سب برابر ہے ہر سجدہ میں سورہ اعراف کی نو آیتیں

اهل الكوفة

النبي الله

مراد ہر اور خطا و سحر اس کے

شعبۃ بعد ازاں اس کا دینی و دنیوی معاوضہ کیا

اَلْکَیْصُ مِنَ الدَّالِّیْنَ وَفِیْ رِیَاقِیْہِ یَزِیْدُ مِنَ الدَّالِّیْنَ ترجمہ دوسری روایت کا وہی جواب پر گزرا

عَنْ اَبِیْ سَعْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اِذَا رَفَعَ رَاسَہٗ

مِنْ التَّحَوُّعِ قَالَ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مَا لَکَ اَلَمْ تَعْلَمْ وَاَلَا اَرْضَ وَمَا لَکَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ مِّنْ بَعْدِ

اَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکَلَّمَ لَکَ عَبْدُکَ الْاَلْحَمْدُ لَا مَنَافِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَ

لَا مَعْطٰی لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَقِیْعُ ذَا الْجَبَلِ ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہر رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی سے سر اٹھاتے تو فرماتے رہنا اس کا الحمد اخیر تک آپ پروردگار ہمارے جھکے ہوئے

ہوں آسمانوں پر اور زمین پر ہر چیز تو چاہے اس کے بعد اس پر تو لائق ہے تعریف اور بزرگی کو

بہت سچی بات جو بندہ نے کہی (اور ہم سب نیچے بندہ ہیں) یہ ہے۔ اوی اللہ ہمارے جو تودینے اور کار و کمنے

والا کوئی نہیں اور جو تورو کے اور کا دینے والا کوئی نہیں کوشش کرنا اسے کی کوشش نہیں سامنے

فائدہ نہیں دیتی بلکہ جو تو چاہے وہ ہوتا ہے اس دعا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ بندہ کی

سب باتوں میں یہ بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ نہ ہوگی اس میں تقویٰ ہے ہر امر کی خداوند کریم کو اور بیان ہو

بندوں کی عاجزی کا اور شہنشاہ ملک کی قدرت کا ملکہ سبحان اللہ (۵) دنیا کے کاموں پر

مقصدوں کے لیے لوگ کوشش کرتے ہیں اور بہت لوگ کوشش سے فائدہ ہوئی کہ یہی قائل ہیں پر بعد بہت بڑے

عجز اور غرض کی یہ بات نکلتی ہے کہ ہر ایک مقصد کے لیے صد ہزار اسباب ہوتے ہیں اور ان اسباب میں

سے بہت سی اتفاقی اور غیر اختیاری اسباب کا جمع کرنا بندہ کی قدرت کے باہر ہے پس ہر ایک مقصد کا حاصل کرنا

قدرت ہی کا اثر اور جب باہر ہو تو قدرت ہی پرستی کر رہنا اور نظام میں جھوٹ ہو تو دنیا داروں کی طاقت

سے بچنے کے لیے نااہل ہونا لیکن ہر وسوسہ اور اعتقاد خدا پر کہنا ٹھیک ہے اور بھی طریقہ ہے علما اور فضلاء

اور عرفا کا اور اس میں راحت ہر اور خلاصی ہے ریج اور غم سے اس کے خلاف میں تباہی اور بربادی اور نیست

ہے میں تو توبہ کے بہت فدا ہوں اور پہل پہل کچھ توبہ کا قائل تھا پر اب نہیں اور خدا کے اور اعتماد کرنے

کی بہت سچتا میں یقین اللہ کا فیضان و حکیم ہر چیز میں اس کے ان عباد میں اَنَّ الشَّیْءَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

کَانَ اِذَا رَفَعَ رَاسَہٗ مِنَ التَّحَوُّعِ قَالَ اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مَا لَکَ اَلَمْ تَعْلَمْ وَاَلَا اَرْضَ وَمَا لَکَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ مِّنْ بَعْدِ

اَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکَلَّمَ لَکَ عَبْدُکَ الْاَلْحَمْدُ لَا مَنَافِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مَعْطٰی

دینی

باب فیہ

ملکہ الکائنات

لَا مَمْنَعَتَ وَلَا يُنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ عبداللہ بن عباس کو ایسی ہی روایت ہے کہ ہر مرد اور
گھر و گھر اس روایت میں آتی ہے اقبال العبد و کفار عبد بنہ بن سکن ابن عباس عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اِنْ قُلْتُمْ لَمْ يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ تَعْبُدُوهُ وَ لَمْ يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ مَا يَعْبُدُوهُ ترجمہ ابن عباس ہر
روایت ہے جو اور پڑھیں اس میں یہ دعا ملتا رہتے من شیء بعدک ہر آگے نہیں ہر باب النکح
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ وَالْجُودِ رُكْعًا وَرُكْعًا مِنْ قُرْآنٍ يَنْهَى عَنْ مَنَافَتِ سَكَن
ابن عباس قال كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّادَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفًا خَلَعَ
أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتَبَعَا النَّاسُ رَأَيْتُمْ لَمْ يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ تَعْبُدُوهُ إِلَّا اللَّهُ يَا الشَّامِلُ يَا كَاهِلُ
أَدْرَأَيْكُمْ لَمْ يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ تَعْبُدُوهُ إِلَّا اللَّهُ يَا كَاهِلُ أَوْ سَاجِدًا فَمَا لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا إِلَهَ الْكَرْبِ
وَأَمَّا الشُّعْبُ فَاجْتَبَاهُ فِي النَّاسِ عَدُوًّا قَمِينًا أَنْ يَسْتَجَابَ لَكُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ عَنْ
سَيِّدَانِ ترجمہ عبداللہ بن عباس ہر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مرض موت میں) پروردگار
اور لوگ صفت باندھی کھڑے تھے ابوبکر صدیق کے پیچھے آپ نے فرمایا اے لوگو اب نبوت کی خوشخبری پڑھو
والن من ہو کچ نہ نہ (کیونکہ نبوت کا خاتمہ مجھ پر ہو گیا) مگر نیک خواب جسکو مسلمان دیکھے یا اور کچھ واسطے
کوئی اور دیکھو اور نہ معلوم یہ کہ منع کیا گیا میں قرآن کو پڑھنے سے کہ کہہ یا سجدہ میں رکوع میں تو پڑھنے کی بڑائی
کو رو لیں سجان ربی العظیم کہو) اور سجدہ میں کرشش کر دو عا میں تو دعا تمہاری قبول ہو ف تودعی
کہا اس حدیث سے کہ رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے کی ممانعت کھلی بلکہ رکوع میں صرف تسبیح اور سجدہ میں تسبیح
اور دعا اگر کسی نے رکوع یا سجدہ میں قرأت کر سوا سورہ فاتحہ کے اور کئی سورہ پڑھے تو مکروہ ہے لیکن گناہ
باطل نہ ہوگی اور سورہ فاتحہ پڑھنے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ مکروہ ہے اور سورتوں کی طرح اور نماز باطل
ہوگی اور دوسرے یہ کہ حرام ہے اور نماز باطل ہو جاوے گی یہ جب یہ کہ قصد پڑھنا ہے اور جب یہ کہ یہ پڑھنا ہے تو نماز
مکروہ نہ ہوگی لیکن سجدہ ہو کر دو دنوں و سورتوں میں امام شافعی کے نزدیک اور علماء نے سختیانا ہے
رکوع میں سجان ربی العظیم کہنا اور سجدہ میں سجان ربی الاعلیٰ تین تین بار اگر ایک بار کہے تو بھی کافی
ہے اور تسبیح رکوع اور سجدہ میں سنت ہے واجب نہیں ہر مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی کہ یہی قول ہے اور امام
احمد اور ایک طاغی اہل حدیث کے نزدیک احب ہے بدلیل ظاہر حدیث کے سکن محمد بن القسین عن عائشہ قال
كَشَفَ خَلْعًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِثْرَ وَرَأْسَهُ مَعْصُومًا فِي مَرَضِهِ الَّذِي قَامَتْ

امین آپ نے فرمایا خدا نے میری ایک نشانی مقرر کر دی ہے میری امت میں جب میں اسکو دیکھتا ہوں تو ارا
 کلموں کو کہتا ہوں اذاجاراضہ اور مفتوح آخر سورۃ تک سورۃ اذاجاراضہ اسکو کہنے کے فتح ہونے
 کے بعد اترتی ہے جیسا اسلام پہل گیا اور جو حق جو حق لوگ مسلمان ہو گئے اسکو کہنے سورۃ میں اپنے پیغمبر کو
 خوشخبری دی اور فرمایا اب خدا کی پاکی بول اور ہتھیار کر اور زمین اس سورۃ میں اشارہ ہے آپ کی وفات کے
 قرب کی طرف کیونکہ نبوت کا کام پورا ہو گیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہتھیار جیسے شکر درستی اور نصرت
 نے اسکو بکروہ جاننا حساس خیال سے کہ کہیں پہر گناہ نہ کرے اور خصوصاً میں مبتلا ہو سکے اور افضل ہے کہ یوں کہو
 اللهم اغفر لي سكتي عائشة قالت ما آتيت النبي صلى الله عليه وسلم منذ نزل علي
 إذا جاء نصر الله والفتح فيصلي صلوة الرادعاء أو قال فيحسبها سبحانك ربّي ويحمدك اللهم فافعل
 رحمكم الله المؤمنين عائشة سر روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سورۃ اذاجاراضہ اور
 الفتح اترتی ہے آپ حب نماز پڑھتے تھے تو دعا کرتے اور فرماتے سبحانک بی تو حمدک اللهم اغفر لی غیو پاک ہو تو اے
 رب بکیر اور شکر ہے تیرا یا اے بخت ہے جو کہو سکتی عائشة قالت کان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسلم يكثر من قول سبحان الله ويحمد الله وأقرب اليه قالت فقلت يا رسول
 الله أدراك تكلم من قول سبحان الله ويحمد الله وأقرب اليه فقال خبني في شيء
 أني سأل علامته في أمي فإذا رأيتها أكنك من قول سبحان الله ويحمد الله واستغفر الله و
 أقرب اليه فقد رأيتها إذا جاء نصر الله والفتح فتممها ودر آيت الناس يخلون في ذنوب
 الله أقرب أقرب ويحمدك ويستغفر الله كان قوآبا رحمكم الله المؤمنين عائشة سر روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ فرماتے تھے سبحان اللہ و الحمد للہ و اقرب الیہ آپ نے فرمایا مجھے میری رب نے بیان کیا
 تو ایک نشانی دیکھ لیا کہ اپنی امت میں پہر جب میں اس نشانی کو دیکھتا ہوں تو تسبیح کہتا ہوں نیز میں سبحان اللہ
 و الحمد للہ ہتھیار اللہ و اقرب الیہ کہتا ہوں وہ نشانی شاید یہ ہے اذاجاراضہ اور اخیر تک یعنی جب اللہ کی مدد آگئی اور
 مکہ فتح ہو گیا اور لوگ خدا کے دین میں جو حق جو حق شریک ہوئے مگر تو اللہ کی تعریف کر پاکی بول اور بخشش مانگ
 اور اس وہ بخشش والے سکتی عائشة قالت ما آتيت النبي صلى الله عليه وسلم منذ نزل علي
 إذا جاء نصر الله والفتح فيصلي صلوة الرادعاء أو قال فيحسبها سبحانك ربّي ويحمدك اللهم فافعل
 رحمكم الله المؤمنين عائشة سر روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سورۃ اذاجاراضہ اور
 الفتح اترتی ہے آپ حب نماز پڑھتے تھے تو دعا کرتے اور فرماتے سبحانک بی تو حمدک اللهم اغفر لی غیو پاک ہو تو اے
 رب بکیر اور شکر ہے تیرا یا اے بخت ہے جو کہو سکتی عائشة قالت کان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسلم يكثر من قول سبحان الله ويحمد الله وأقرب اليه قالت فقلت يا رسول
 الله أدراك تكلم من قول سبحان الله ويحمد الله وأقرب اليه فقال خبني في شيء
 أني سأل علامته في أمي فإذا رأيتها أكنك من قول سبحان الله ويحمد الله واستغفر الله و
 أقرب اليه فقد رأيتها إذا جاء نصر الله والفتح فتممها ودر آيت الناس يخلون في ذنوب
 الله أقرب أقرب ويحمدك ويستغفر الله كان قوآبا رحمكم الله المؤمنين عائشة سر روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ فرماتے تھے سبحان اللہ و الحمد للہ و اقرب الیہ آپ نے فرمایا مجھے میری رب نے بیان کیا
 تو ایک نشانی دیکھ لیا کہ اپنی امت میں پہر جب میں اس نشانی کو دیکھتا ہوں تو تسبیح کہتا ہوں نیز میں سبحان اللہ
 و الحمد للہ ہتھیار اللہ و اقرب الیہ کہتا ہوں وہ نشانی شاید یہ ہے اذاجاراضہ اور اخیر تک یعنی جب اللہ کی مدد آگئی اور
 مکہ فتح ہو گیا اور لوگ خدا کے دین میں جو حق جو حق شریک ہوئے مگر تو اللہ کی تعریف کر پاکی بول اور بخشش مانگ
 اور اس وہ بخشش والے سکتی عائشة قالت ما آتيت النبي صلى الله عليه وسلم منذ نزل علي
 إذا جاء نصر الله والفتح فيصلي صلوة الرادعاء أو قال فيحسبها سبحانك ربّي ويحمدك اللهم فافعل
 رحمكم الله المؤمنين عائشة سر روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب سورۃ اذاجاراضہ اور
 الفتح اترتی ہے آپ حب نماز پڑھتے تھے تو دعا کرتے اور فرماتے سبحانک بی تو حمدک اللهم اغفر لی غیو پاک ہو تو اے
 رب بکیر اور شکر ہے تیرا یا اے بخت ہے جو کہو سکتی عائشة قالت کان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وسلم يكثر من قول سبحان الله ويحمد الله وأقرب اليه قالت فقلت يا رسول
 الله أدراك تكلم من قول سبحان الله ويحمد الله وأقرب اليه فقال خبني في شيء
 أني سأل علامته في أمي فإذا رأيتها أكنك من قول سبحان الله ويحمد الله واستغفر الله و
 أقرب اليه فقد رأيتها إذا جاء نصر الله والفتح فتممها ودر آيت الناس يخلون في ذنوب
 الله أقرب أقرب ويحمدك ويستغفر الله كان قوآبا رحمكم الله المؤمنين عائشة سر روایت ہے رسول

عائشة سر روایت ہے
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
 جب سورۃ اذاجاراضہ اور الفتح اترتی ہے
 آپ حب نماز پڑھتے تھے تو دعا کرتے اور فرماتے
 سبحانک بی تو حمدک اللهم اغفر لی غیو پاک ہو تو اے رب بکیر اور شکر ہے تیرا یا اے بخت ہے جو کہو سکتی

باب مینو

علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا اسات اعتنا پر سجدہ کر نیکا اور بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹو گادہ سات ہضمنا یہ
 ہین پیشانی اور ناک رید و وزن ایک عضو کے حکم ہین ہین (دونوں ہاتھ و وزن گھٹن و وزن قدم و وزن
 عبد اللہ بن عباس آتھ ذای عبد اللہ بن الحارث بن فضال و ذایہ معفو عنہ من ذرایہ فقام
 فبذل حجلہ فلما انصرفت اقبل الی ابن عباس فقال مالک و راسی فقال انی سمعت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما امثل ہذا امثل الذی یصلی وھو مکشوف ترجمہ عبداللہ
 بن عباس نے دیکھا عبداللہ بن حارث کو وہ چوڑا ہاندہ ہونے کو نماز پڑھ رہے تھے تو عبداللہ بن عباس ان کے
 جوڑے کو کہہ لئے لگے جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا تم نے میرا سر کیوں چوا عبداللہ بن عباس نے کہا
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے جو شخص بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھے اسکی
 مثال ایسی ہے جیسو کوئی ستر کہہ کر نماز پڑھے اس سے سلام ہوتا ہے کہ نماز کا اعادہ ضروری اگرچہ
 باندھ کر نماز پڑھے لیکن جمہور علماء کے نزدیک اعادہ ضروری نہیں بلکہ نماز مکروہ ہوگی **باب** الاخذ بالو
 فی الشجر ووضیع الکفتین علی الارض ورفیع المیزن فقیل عن ابن عباس ورفیع البطن عن ابن عباس
 السجود سجدہ کس طرح کر کے دونوں ہتھیلیاں زمین سے ملادیں اور دونوں کہنیاں پہلوؤں سے جدا رکھے
 اور پیٹ اکر ان کو جدا کر کے **مسئلہ** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتد لوائی
 الشجر ولا یبسط احدکم ذراعہ انبساط الکلب ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا اعتد اکو برابر کو ذریعہ میں اور نہ بچا دی کوئی تم میں سے اپنی ہاتھوں کو کتے کی طرح نہ پھیلا
 زمین سے نہ لگاؤ اور نہ پہلیوں سے ملادو جیسے کتا بیٹھتا ہے بلکہ کہنیاں زمین سے اوٹھی رہیں اور دونوں ہاتھیں
 کشادہ رکھیں اسی کو اگر ہرگز نہ ہوں پہلین نظر آویں **مسئلہ** شعبۂ بغدادی لا یسجد فی حدیث ابن
 جعفر ولا یبسط احدکم ذراعہ غیر انبساط الکلب ترجمہ وہی جو اوپر لکھا **مسئلہ** انبساط قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجدت فقم فقیل وادفع من فقیل ترجمہ برابر روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب توجہ کر کے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو اور کہنیاں زمین سے
 اٹھا لے **مسئلہ** عبد اللہ بن مالک بن عیینہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
 اذا صلی فخرج یدیکہ حتی یشد رباطا من ابطنہ ترجمہ عبداللہ بن مالک بن عیینہ سے روایت ہے
 نبیہ عبد اللہ کی ہاتھ کا نام ہے ہا کہ اسکی بی بی کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تو دونوں ہاتھ

باب عقیص التماس فی الصلۃ
 لروائی

باب لا یعتد بالی فی الصلۃ ووزن المیزان
 بایسٹ

باب لا یبسط احدکم ذراعہ غیر انبساط الکلب
 باب لا یسجد فی حدیث ابن جعفر

یَعْبُدُ حَتَّى يَسْتَوِيَ تَأْتِيهِمْ أَوَّلًا إِذَا قَفَّ رَأْسُهُ مِنَ السَّجْدَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ
يَقُولُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ الْحَمْدُ لَكَ وَكَانَ يَهْتَمُّ بِحُكْمِ الْيَمْنَى وَكَانَ يَتَنَبَّأُ
عَنْ عَقِيبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَقُولُ أَنَّهُ يَنْفُتُ مِنَ الرَّجُلِ ذُرَاعِيَهُ أَقْبَرًا شَيْئًا وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ
بِالْحَمْدِ لَكَ وَفِي ذِي آيَاتِهِ لَمْ يَكُنْ عَنْهُ أُنَى خَالِدٍ وَكَانَ يَنْفُتُ عَنْ عَقِيبِ الشَّيْطَانِ قَرْنِ حَمْدِهِ أَمِ الْمُنَافِقِينَ عَالَمِينَ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز کو الہ اکبر کہہ کر اور قرأت کے الحمد سر یا لعالمین سے
زبور اسم الرحمن الرحیم آیت کو کہتے اور جب کوع کرتے فوسر کو نہ اونچا کرتے نہ نیچا بلکہ (بیٹھ کے برابر کہتے) پھر
پچ میں اور جب سر اٹھاتے کوع سے فوسر نہ کرتے یہاں تک کہ سید کثرت ہو جاتے اور جب سجدے سے
سر اٹھاتے تو دوسرا سجدہ نہ کرتے یہاں تک کہ سید ہو مٹھ جاتے اور ہر دو رکعت کو بعد (مقدوسین) التعلیات
ٹپھتے اور بایان پاؤں کچھا کر دھنا پاؤں کٹھ کرتے اور منع کرتے شیطان کی مٹھ سے فوسر جب کو اقع
کثرت ہو یہ کہ دونوں سرین کو زمین سے لگا دی اور پٹھ لیوں کو کٹھ کر کے اور دونوں آتھ نہیں ہر پر کہے
جیسے کٹھ مٹھتا ہے فوسر اور منع کرتے ہے اس بات کو کہ آدمی اپنی دونوں آتھ نہیں پچھو اور بوسے درندہ
جاؤ کر کی طرح اور ختم کرتے ہے نماز کو سلام سو فوسر حدیث سے بہت سو کٹھ معلوم ہو کہ پٹھ یہ کہ قرأت الحمد
سر یا لعالمین سے شروع کرے یہ دلیل ہے امام مالک رحمہ اللہ اور ان کو گون کی جو سبب اللہ کو سورۃ فاتحہ میں غفلت ہو
سمجھتے اور شافعی اور اکثر علماء نے اسکا جواب یہ پایا ہے کہ مقصود اس عبارت کا یہ ہے کہ قرآن کی سورتوں میں سے
پہلے یہ سورہ پڑھتے ہے نیز الحمد کی سورت اور یہ مطلب نہیں کہ الحمد سر یا لعالمین نیز اسم اللہ کے پڑھتے ہیں
اور بہت سو دلیلین اس امر پر قائم ہوئی ہیں کہ سبب اللہ جہ سورۃ فاتحہ کا دوسرے یہ کہ کوع حین پٹھ کہ برابر کہنا
چاہیے اگر اوپر پچھو سے تیسری یہ کہ جب کوع سو سر اٹھا دی تو سید کٹھ اٹھ کر سید طرح دونوں سجدوں کے پچھو میں سید
پٹھ جو تھی یہ کہ ہر دو رکعت کو نو تھ پڑھتے اور امام احمد بن حنبل اور اہل حدیث کے نزدیک دونوں
تھمد واجب ہیں اسمی شافعی کے روئے اور مالک اور ابو حنیفہ اور اکثر علماء کے نزدیک دونوں تھمد سنت ہیں اور
امام شافعی کے نزدیک پہلا تھمد سنت ہے اور دوسرا واجب ہے یا بخوبی یہ کہ بایان پاؤں کچھا دی اور دھنا پاؤں
کٹھ کر فوسر میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں مقدون ہیں اس طرح پٹھ اور امام مالک کے نزدیک دونوں
مقدون میں نزدیک سنت ہے اور شافعی کے نزدیک جس صاحب کو بعد سلام ہر اس میں نزدیک سنت ہے اور مالک کا
بیان اور گذر چکا اور امام شافعی کے نزدیک نماز میں چار جلسہ میں ایک نے دونوں سجدوں کے پچھو دوسری رکعت

مشرور ہو گیا کسی کو ڈھپانی مل گیا اور کسی کو نہ ملا تو دوسری نے اس پر دو چاقو قطر و چتر کر دیا اور دوسری کو اس میں یہ
 قصیدہ موجود ہے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کا بچا ہوا بانی نے رہی تھی۔ نودی نے کہا اس حدیث سے
 یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صاحبین کے آثار سے بکت حاصل کرنا درست ہے اور ان کے بچے ہو کر کہانے بانی کا
 استعمال بطور تبرک سکوا جائز ہے **ح** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے سرخ جوار پہنچو جو گویا میں اس
 وقت آپ کی بندگیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں آپ نے وضو کیا اور بلال نے اذان دی میں نے اون کے سر
 کی پیروی کی جو ادھر اور بائیں طرف ہیر کر کہتے تھے جی علی الصلوٰۃ جی علی الفلاح **ح** نودی نے
 کہا اس حدیث سے یہ امر نکلا ہے کہ موزن کو جی علی الصلوٰۃ اور جی علی الفلاح میں دہانے اور بائیں طرف
 منہ پھیرنا چاہیے لیکن قدم اور سینہ اپنا قبلہ کی طرف نہ پھیرے صرف سر اور گردن پھراوے اور اس باب
 میں تین مذہب ہوں ایک یہ کہ جی علی الصلوٰۃ میں دونوں بار ادھر ہی طرف منہ پھیرے اور جی علی الفلاح
 میں دونوں بار بائیں طرف منہ پھیرے اور یہ صحیح ہے دوسرے کہ ایک بار جی علی الصلوٰۃ اور دہنی طرف روئے
 پھر اگر کہے اور ایک بار بائیں طرف منہ پھیرے کہ اسی طرح جی علی الفلاح تیسرے یہ کہ پہلا دہنی طرف منہ
 پھیر کر جی علی الصلوٰۃ کہے پھر قبلہ کی طرف منہ کر لے پھر دہنی طرف منہ پھیرے اور جی علی الصلوٰۃ کہے
 پھر بائیں طرف منہ پھیرے اور جی علی الفلاح کہے پھر قبلہ کی طرف منہ کر لے پھر بائیں طرف منہ کر
 اور جی علی الفلاح کہے **ح** پھر ایک بہالا کا ٹرا گیا آپ کر لے اور آپ آگے بڑھے اور ظہر کی دو رکعتیں
 پڑھیں (قصیدہ اس لیے کہ سفر میں تھے) آپ کے سامنے سو گدھے تھے اور کتے نکل رہے تھے آپ روکتے تھے کہ گدھے
 پہالے کا سترہ تھا) پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھیں (دونوں نمازوں کو جمع کیا) پھر بارہ دوسری رکعتیں پڑھتے
 رہے (قصیدہ) پہانک کہ مدینہ میں پہنچے **ح** **عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ أَبَاكَ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَقِّهَا مِنْ أَدَمَ وَدَّ أَيْتُ بِلَاكَ أَخْرَجَ رُضْوًا عَرَابِيَّتَ النَّاسِ
يَتَّبِعُونَ ذَلِكَ الْوُضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا كَثُرَ بِهِ مِنْ الْكَفَرِ يَرْبُ مِنْهُ أَخَذَ مِنْ
بَلْبَلٍ يَدِ صَلَاحِهِ فَمَا أَيْتُ بِلَاكَ أَخْرَجَ عَنَّا قَوْمًا كَرِهًا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَقِّهَا حَتَّى أَمَّ مَشْرُوقًا فَصَلَّى إِلَى الْعَتَمَةِ وَالنَّاسِ دَعَعَتَيْنِ وَدَّ أَيْتُ النَّاسِ وَاللَّيْلَ وَابْتَغَى قَوْمًا
لَيْتَ يَدِي الْعَتَمَةَ ترجمہ عمر بن ابی جعفر سے روایت ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 چترے کر لیا میں نے دیکھا اور میں نے بلال کو دیکھا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا بچا

ہوا پانی نکالا تو لوگ اس کو لینے کے لیے چٹپٹنے لگے پھر جب وہ پانی لے گیا اس نے بد بھری پر پل بیا اڑے جھک کر ملا اس نے
 انہیں سانس کے ہاتھ سے ہاتھ سے لے لیا پھر پوسٹ بلال کو دیکھا انہوں نے بوجھا نکالا اور اس کا کھانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم سرخ جوڑا پہنے ہوئے اور اس کو (بٹا لیون نکاس) اور ہٹائے ہوئے نکلا اور جب کھانا کھا کر ہو کر لوگوں
 کے ساتھ دور کشتیں پڑھیں اور میں نے دیکھا آدمیرن کو اور جانہ رمن کو وہ برجہہ کو سامنے ہو گئے اور ہی تھے
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَتَخَوَّلُوا نَيْتَ نَفْسَانِ
 وَتَحْتَ نَفْسَانِ زَائِدَةً يَتَذَكَّرُ عَلَى بَعْضِ رُفْقِي حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مَيْمُونٍ لَكَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ
 حَدِيثٌ بِإِسْنَادٍ فَنَادَى بِالْأَلْفِ تَرْجُمَهُ دُوسری روایت کا وہی طابعت جو اوپر گذر چکا ہے وہی ہے
 ابوبکر بن مہول کی روایت میں ہے جب دو پہر ہو گئی بلال نکلتے اور نماز کے لیے اذان دی مسکن نے اپنی
 حقیقتہ قال خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ إِلَى الْبَحْثَاءِ فَنَوَّضًا أَفْضَلُ النَّاسِ
 وَكَثَرَتِ فِي الْعَصْرِ دَعَايُنَ لَيْلِيَّةٍ بَعْدَ عَتَمَةٍ قَالَ شُعْبَةُ تَوَدُّ أَنْ يَذْكُرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 وَكَانَ يَوْمَئِذٍ مِنْ تِلْكَ الْأَيَّامِ الْكَلْبَاءِ وَالْحُمَاءِ تَرْجُمَهُ ابوجحیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو پہر
 کو بلال کے طرف نکلا اور وضو کیا پھر دور کشتیں ظہر کی پڑھیں اور دور کشتیں عصر کی اور آپ کو سامنے پڑھی
 لگی تھی اس کے بارے میں اس کے گھر پر تھے **فَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَفَرٍ** میں قصر اور جمع دونوں ثابت
 ہوئی اور یہ بھی نکلا اگر سفر میں پہلے نماز کے وقت اور نہ کے اتفاق ہو جائے ظہر کے وقت تو عصر ہی اسی وقت
 پڑھ لیا اور یہ جمع تقدیم ہے اور جب پہلے نماز کے وقت چلنے کا اتفاق ہو جائے ظہر کے وقت تو ظہر کی تاخیر کرے
 اور عصر کے وقت ظہر اور عصر دونوں پڑھ لیا اور یہ جمع تاخیر ہے **حَدَّثَنَا شُعْبَةُ** پھر اس کا سند انہوں نے جو
يُتْلَى لَهُ وَذَا فِي حَدِيثِ الْحَكَمِ بْنِ خَلِّ النَّاسِ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ فَضُولِهِ تَرْجُمَهُ وہی جو اوپر گذر
 حکم کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے آپ کو وضو کا بچا ہوا پانی لینا مشورہ کیا **حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ** قال أقبلت
 رَأَيْتُ بَابَ الْإِنِّ أَنَا أَيُّومَ مَثَلٍ قَدْ نَافَرْتُ الْأَحْمَدَ تَلَامِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
 بِالنَّاسِ مَعِيَ فَكَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ الصَّلَاةَ فَكَلَّمْتُ نَارَ سَلَمَتِ الْأَنَانِ تَرْجُمَهُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّلَاةِ
 فَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي ذَلِكَ عَنَّا أَحَدٌ تَرْجُمَهُ ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے ابوبکر کی ماویا میں پر سوار ہو کر آیا اور ان لوگوں میں
 جو انہوں نے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے میں نے ان میں سے کسی کو نہ دیکھا اور اگر کوئی چھوڑ دیا چھوڑ کر اور میں صفت
 میں نہ دیکھا ہوگا پھر کہیں مجھ پر اعتراض کیا **فَإِنَّ** کہ تم صفت میں کسی کو نہ دیکھا اور اگر کوئی کو مان کیوں چھوڑا کس

حادث بن جہمہ النزاری ایسا ہے جو چہرہ کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمایا ہے اور شخص کے حق میں جو بات
 کے سامنے گذرے جو جہم نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر نازی کے سامنے گزرنے والا
 جو بال و پیر ہے البتہ اگر بالیں تک کہہ کر اس کے نیچے بہتر ہو سانس گزرنے والا بالوغت نے کہا میں نہیں جانتا
 پس کیا کہا بالیں دن یا دو بالیں ہی نہیں یا بالیں بس **عَنْ** سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَمَنْ مَرَّ بِمَنْ
 ارسل الله جبرائيل انصاري ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول فمَنْ مَرَّ بِمَنْ ارسل الله جبرائيل
 ما لي ترجمہ وہی جاوے گا کہ **عَنْ** سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ الشَّاعِرِ قَالَ كَانَتْ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيَابُ الْجِدَارِ مِمَّنْ الشَّاعِرِ ترجمہ سہل بن سعد ساعدی کی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم جب گناہ کو گھر سے ہوتے تھے اور اس میں اور قبل کی دیوار میں اتنی جا رہی تھی کہ ایک بکری نکل جاوے تو آپ
 دیوار کے بہت قریب گھر سے ہوتے تھے کہ وہی سنت ہے کہ نازی سے المتقدور ستر کے نزدیک گھر سے **عَنْ**
 سَكْمَةَ وَهْلَانِ الْأَكْبَرِ أَنَّهُ كَانَ يَخْدُمُ مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُحْتَبِ سَكْمَةَ وَهْلَانِ وَأَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْدُمُ ذَلِكَ الْمَكَانَ وَكَانَ بَيْنَ الْبَيْتِ وَالْبَيْتِ قَدْ دُمَسَ الشَّاعِرُ ترجمہ
 سلم بن اکرم کی روایت ہے وہ وہ ٹنڈہ تھے صفحہ کی گجہ کہ کہنے جو جان حضرت عثمان صفحہ کرتے تھے اور
 نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس گجہ کو ڈھونڈتے تھے اور درمیان نمبر اور قبلے کا ایک بکری
 کے گندے کی گجہ تھی **فَصَحَّتْ** اس صیغہ سے معلوم ہوا کہ سجدہ میں نماز اور کرنے کے لیے کوئی ایک جا مقرر کرنا
 میں قیامت نہیں بغیر طیکہ و دجا و دوسری اور جاہلین سے زیادہ فضیلت رکھتی ہو ورنہ مذکورہ ہے اور تیس
 ان کے لیے جا مقرر کرنے میں قیامت نہیں **عَنْ** يَزِيدَ قَالَ كَانَ سَكْمَةُ يَخْدُمُ الصَّلَاةَ عِنْدَ
 الْأُسْطُوَانِ تَوَالِي عِنْدَ الْمُحْتَبِ فَقَالَتْ يَا أَبَا مَسْلَمَةَ أَرَأَيْتَ تَخْدُمُ الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذَا الْأُسْطُوَانِ
 قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُ الصَّلَاةَ عِنْدَ هَذَا ترجمہ یزید کی روایت ہے کہ
 اس ستون کے پاس ناڑ پڑھتے تھے جو صفحہ کو نزدیک ہے میں نے ان کو کہا اے ابابہ مسلم میں نے دیکھا ہوں تم
 ہو سکتا ہے اس ستون کے پاس ناڑ پڑھتے ہو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ
 اس ستون کے پاس ناڑ پڑھتے تھے **عَنْ** يَزِيدَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 أَحَدُكُمْ خَلَعَ ثِيَابَهُ يَسْتُرُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ خِرْقَةِ الرَّجُلِ فَإِذَا كَرِهَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ
 الْخِرْقَةِ الرَّجُلِ فَإِنَّهُ لِيُطْعِمَ مَلَكًا نَجَارًا أَوْ مَلَكًا وَاعْلَمْ بِسُوءِ ذَلِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالَ الْكَلْبُ

جہمہ النزاری
 جہمہ النزاری
 جہمہ النزاری

باب قول رما یسکر لعلہ

[illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَواتُهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلِّهَا وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ فَإِذَا ارَادَ أَنْ
يُوتَرَ يَقْطَعُنِي فَأَوْكُحُفُ قَرَحِمَةُ امِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَجِبَ
لِي بِوَرِيٍّ فَمَادَا كَرِهَ أَدْرَمِينَ أَبَى سَامِرُ قَبْلَ كَيْطَرِ أَرَى بَرِيٍّ هُوَ جَبَّ أَبَى بَرِيٍّ وَتَرَادُكَ أَنْ تَجِبَ
جَبَّكَ دَرَمِينَ هِيَ وَتَرِبَهُ لَيْتَهُ نَدَوِي نَ كَمَا اسْرَحِيثُ هِيَ تَكَلَّتُ هِيَ كَوْتَرِكِي تَاخِرِ خَيْرِ اسْرَحِيثُ تَك
سَحِيحُ اسْرَحِيثُ تَخَرُّوْهُ دَرَمِينَ أَكْهَرُ كَهْلِيٍّ يَدُوسُ كَعَجَا دَرَمِينَ بِرَبِّهِ وَبَرِّهِ وَتَرَادُكَ تَجِبَ هِيَ كَوْتَرِكِي تَاخِرِ خَيْرِ اسْرَحِيثُ
مِينَ ثَبَّ هِيَ كَرَحِيثُ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ
بَرِّهِ وَتَرَادُكَ كَعَجَا دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ
عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ قُلْنَا الْمَرْأَةُ وَالْمَرْأَةُ
فَقَالَتْ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَكَأَنَّهُ سَوْدٌ لَقَدْ رَأَيْتُنِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُعْتَرِضَةً كَأَنَّهُ أَصْلُ الْجَنَّةِ وَهُوَ يُصَلِّي قَرَحِمَةُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَ كَمَا تَاكُنَ جَمِيعُونَ كَعَجَا دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ
نَ كَمَا تَاكُنَ جَمِيعُونَ كَعَجَا دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ
كَيْطَرِ اسْرَحِيثُ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ
الْمَرْأَةُ وَالْمَرْأَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ شَهِدْتُكَ بِالْحَمْدِ وَالْإِكْلَابِ وَاللَّهُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي دَرَمِينَ عَلَى الشَّرِّ يَدِينَهُ وَيَبْنِي الْقَبْلَةَ مُضْطَجِعَةً فَتَبَدَّلُوا
الْحَاجَةَ فَكَرِهَ أَنْ يَجْلِسَ فَأَوْزَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَلَمَ مِنْ عُنْدِ
رَجُلَيْهِ قَرَحِمَةُ امِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ كَعَجَا دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ
كَعَجَا دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ
خود دَكِيهَا هِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ
لَيْتِي هِيَ حَاجَتِي هِيَ تَوَابُ كَسَانِي مِثْمَانِ اسْرَحِيثُ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ
تَحْتَ كَوَاتُونَ كَعَجَا دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ تَجِبَ دَرَمِينَ
وَالْحَمْدُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى الشَّرِّ يَدِينَهُ وَيَبْنِي الْقَبْلَةَ مُضْطَجِعَةً فَتَبَدَّلُوا
الشَّرِّ يَدِينَهُ فَكَرِهَ أَنْ يَجْلِسَ فَأَوْزَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَلَمَ مِنْ عُنْدِ

نَقْلًا

ام المؤمنین عائشہؓ فرماتا تھا کہ کون سے گندہوں کے برابر کر دیا حالانکہ میں نے خود اپنے متین دیکھا ہے
تحت پریشو ہو کر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور تحت کے پچہرین نماز پڑھتے مجھ کے سامنے
کہنا برا معلوم ہوتا تو تحت کر پاؤں کی طرف میں کہہ کر نکلتا ہوا ہر آن **عَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ كُنْتُ أَنَا مَدِينَةَ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَايَ فِي فَيْكَلِهِ فَإِذَا
بِحَجَّكَ عَمَّزَ فِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيْهِ وَإِذَا قَامَ كَبَّحُطَهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوتُ فَيَوْمَئِذٍ لَكِنَّ فَيْكَلَهُمَا
ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوتی اور میری پاؤں
آپ کے سامنے قبلہ کی طرف ہوتی تو جب آپ سجدہ کرنے لگتے میرا پاؤں دبا دیتا تو میں پاؤں سمیٹ لیتی
پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے میں پاؤں بٹھالیتی حضرت عائشہؓ نے کہا ادن و دنون گہروں میں چلیا
نہتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور جب وہ نماز کے
نزدیک ٹوٹ جاتا ہے وہ یہ تاویل کرتی ہیں کہ یہ چونکہ کپڑے وغیرہ کے اوپر سے ہوگا اور اس سے وضو
نہیں ٹوٹتا **عَنْ** مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حَائِضٌ وَرَبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ تَرَجَّمْتُ عَلَيْهِ
سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور میں آپ کے سامنے ہوتی حین کی حالت میں کہہ ہی ایسا
ہی ہوتا کہ آپ کا کپڑا میری بدن ہو گیا جانا جب آپ سجدہ کرتے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا الْجُنْدِبُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ عَلَيَّ وَرْطٌ وَعَلَيْهِ بَقِصَةٌ
الْجُنْدِبُ تَرَجَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كُنَّا نَذْطُرُهُتے اور میں آپ
کے پلو کی طرف ہوتی حین کی حالت میں اور ایک چادر میں اٹھی ہوتی اور میں اس میں سے کچھ کپڑا آپ پر ہی ہوتا۔
ف لڑوسی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر عورت نمازی کے پہلو میں کھڑی ہو تو نماز باطل نہ
ہوگی یہی ہمارا اور اکثر علماء کا مذہب ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک نماز باطل ہو جاوے گی اور یہی ثابت ہوا
کہ حائضہ عورت کو کپڑے پاگہرین گروہ مقام حیاں جنون لگا ہوا اور کوئی نجاست البتہ وہ نجس ہے اور یہی
ثابت ہوا کہ حائضہ کے سامنے نماز پڑھ سکتے ہیں اور ایک ہی کپڑا کچھ حائضہ پر ہو کچھ نمازی پر
نہی قبائین **بَابُ** الصَّلَاةِ فِي تَقْبِيبِ الرَّجُلِ وَصِفَةِ لَبْسِهِ ابی بکرؓ میں نماز پڑھ کر بیا **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

فَقَالَ اِنَّ لِكُلِّكُمْ حُرْمًا وَكَانَ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کیا ایک کپڑا پہن کر (جیسے صرغ تہ بند) نماز درست ہے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص کے پاس دو دو کپڑے
 ہیں **فمن لم یزل یلبس بہم لوک میں جنکو پاس ایک کپڑے کو سوا دو ستر نہیں اور نماز کو سب پر فرض ہے**
 تو ایک کپڑے میں ضرور نماز درست ہوگی اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں البتہ ابن مسعود اس کا خلاف منقول
 ہے پر اس کی سند معلوم نہیں ہوئی اور اجماع ہے اس بات پر کہ نماز دو کپڑوں میں افضل ہے لیکن سوال اس مسئلہ
 اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے ایک کپڑے میں پڑھ لیا ہے **سُئِلَ اَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَمِعَهُ يَتْلُو تَرْجِمَةُ ابُو هُرَيْرَةَ سَمِعَهُ يَتْلُو تَرْجِمَةَ ابُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَادَى سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْضًا اَحَدًا نَافِرًا فَوَيْلٌ لِي اِنْ نَفَاكَ اَوْ كُنْتُ مَخْرُجًا فَوَيْلٌ لِي ترجمہ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ہم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز
 پڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہیں **سُئِلَ اَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَمِعَهُ يَتْلُو تَرْجِمَةَ ابُو هُرَيْرَةَ سَمِعَهُ يَتْلُو تَرْجِمَةَ ابُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَادَى سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے ایک کپڑے میں اس طور نماز نہ پڑھے
 کہ اس کے گاندے پر کچھ نہ ہو **فان** کہے کہ اگر گاندے پر کپڑا نہ ہوگا تو احتمال ہو کہ تھکنا ہوگا اگر تھکنا ہوگا
 تو تھکنا ہذا ہر کی سنت میں غل اویگا اور یہ مافیت ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک کے نزدیک تنزیہی ہے اگر
 کوئی ایک کپڑے میں اسی طرح نماز پڑھے کہ گاندہ ہون پر کچھ نہ ہو تو نماز مکروہ ہوگی پر باطل نہ ہوگی اور امام احمد اور
 سلف کے نزدیک اگر گاندہ ہون پر کچھ کپڑا نہ ہوگی گنجائش ہو اور نہ کہ نماز صحیح نہ ہوگی اور ایک روایت امام
 احمد سے یہ کہ نماز صحیح ہے جو کہے کہ لیکن گندہ ہوگا **سُئِلَ اَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَمِعَهُ يَتْلُو تَرْجِمَةَ ابُو هُرَيْرَةَ سَمِعَهُ يَتْلُو تَرْجِمَةَ ابُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَادَى سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
 عائشہ سے ترجمہ مکر بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا امام المؤمنین اسم
 کے گھر آپ ایک کپڑے پہنے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور دونوں کناروں کے آپ کے مونڈ ہون پر تھوڑے **سُئِلَ اَبُو هُرَيْرَةَ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْضًا اَحَدًا نَافِرًا فَوَيْلٌ لِي اِنْ نَفَاكَ اَوْ كُنْتُ مَخْرُجًا
 اس میں یہ کہ آپ نے اسے کپڑے کے ساتھ تشریح کیا تھا **فان** انوسی نے کہا تو شہید یہ کہ جو گندہ کپڑے
 کا واسطہ گاندے پر ہوا اس کے باطن میں تھکنا ہوگا اور جو باطن میں گاندے پر ہوا اس کو داہنے ہاتھ کے تھکنا

عائشہ

نہی

ابو ہریرہ

دشتون کا کاٹنا کسی ضرورت کی وقت درست ہو چنانچہ لکڑی کی حاجت ہو یا اور دشتون کا اون کے بدلے لگا
منظور ہو یا اون کے گرٹنے کا ڈھو یا مسجد بنانے کی ضرورت ہو یا کافروں کے ملک میں انکو سزا دینے
کے لیے کاٹے اسی طرح پرانی قبروں کا کھودنا اور جب وہ ٹھوس ہیں خون اور پیسے کی ملی ہوئی لکڑی پر پیدائی
خاؤ کو اس زمین میں نماز درست ہے اور اسکو مسجد کہتے ہیں اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ قبرستان کی
زمین مالک کو ملک میں ہی ہے اور وہ اسکو بیچ سکتا ہے بشرطیکہ وقف نہ کر چکا ہو **ف** اور کہ مندر برابر کیے
گئے اور دشتون کی لکڑی قبیلے کی طرف رکھ دی گئی اور دروازے کے دونوں طرف پتھر لگا کر گئے جب یہ کام ختم ہوا
ہوا اور صحابہ بجز پڑھتے تھے **ف** انہیں شعرین پڑھ کر گاتے جاتے تھے تاکہ مشقت سہل ہو جاوے علماء نے کہا کہ
کہ اگر کلام نوزون ہو تو اس کو شعر نہ کہیں گے بیشک کہتے والے کی نیت نہ ہو شعر کہتوں کی اور یہی سبب ہے
بعضے نوزون کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں پر وہ شعر نہیں ہیں کیونکہ شعر کہنا آپ پر حرام تھا
ف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی انکے ساتھ تھے وہ لوگ یہ کہتے تھے یا اللہ بہتری اور بھلائی آخرت
کی بہتر ہے اور بھلائی ہے تو مکر انصار اور ہاجرین کی۔ یہ ترجمہ ہوا اس نوزون کلام کا جو حدیث میں کر لی
زبان میں ہے **سُكُنْ اَنْتَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ كَاَنْ يُصَلِّيَ فِي مَوَاضِعِ**
الْفَتْحِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ الْمَسْجِدَ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بننے سے پہلے مکیوں کے
رشتہ کی جگہ میں نماز پڑھ کر تے تھے **سُكُنْ اَنْتَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ**
ترجمہ وہی جوا پر گزشتہ **ف** انوی نے کہا امام مالک اور امام احمد نے اس حدیث سے متدلل کیا ہے
کہ جس جگہ نماز گوشت حلال ہے وہاں پیٹاب اور پانخانہ پاک ہے **بَابُ تَحْوِيلِ الْقَبْرِ مِنَ الْقُدْسِ إِلَى**
الْمَكَةِ بِرِثَةِ الْقَبْرِ كَيْفَ يَكُونُ ترجمہ **سُكُنْ اَنْتَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ**
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ الْقُدْسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا حَتَّى تَزِلَّ الْأَيَةُ الَّتِي
فِي الْقَفْرِ وَحَيَّتْ مَا أَنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ
وَسَلَّمَ وَأَنْظَلْنَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَعَمَّ بِرَأْسِهِ أَكْثَابًا وَهُمْ يَصْهَوْنَ عَنَّا فَخَرَّ يَدُ الْخَيْدِ
فَوَلُّوا وُجُوهَهُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ ترجمہ برابرین عازب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
ساتھ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتی سولہ مہینہ تک یہاں تک کہ یہ آیت اتری جو سورہ البقرہ میں ہے۔ تم جہاں پر ہو
مومنہ اپنا کعبہ کی طرف کرو تو یہ آیت اس وقت اتری جب سولہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے ایک شخص

باب القنطرة في مزارع النصارى

رسول الله

بریت المقدس کی طرف نماز پڑھ کر تے تھے تو اسے میں پر آیت اور تیری قدرت ہی تقدیر ہے کہ اسے تیرے ہی حکم سے دیکھ کر ہوتا
 مہر پہ لے کر اسے ان کی طرف دیکھ کر ہم پہر دین گے موزہ ہمارا اس کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو تو پہر
 ایسا سوختے کہ کی طرف پہر ایک شخص ہی سہی میرے سے جارہا تھا اوس نے دیکھا لوگوں کو فجر کی نماز میں کہ میں اور
 ایک کت پڑھ چکے تھے تو پکارا اسنو قبلہ بدل گیا یہ سکر وہ لوگ اوس کی حالت میں کہ کی طرف پہر گئی وہاں
 اللہ تعالیٰ عنہ بنی کبار السجود علی القبور ورائھا ذالصور فیہا والکبری عن اتحاد القبور مساجد قبر وپہر
 مسجد بنانے کی ممانعت اور وہاں پر مورتیں کہنے کی ممانعت اور قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت
 عائشہ ان ام حبیبہ وافرسلته ذکر تا کنیسہ ورائھا یا حبشہ فیہا تصاویر رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولئک اذا کان فیہم الدجال انک
 فمات بنوا علی قبرہ منجیل او صوڈ فافیہ ذلک الصور اولئک فیہ اذ الکل عن اللہ عن فضل
 یوم القیمہ ترجمہ تمام المؤمنین عائشہ وروایت ام حبیبہ اور ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ
 کا ذکر کیا جو انہوں نے حبش میں دیکھا تھا اوس میں تصویریں لگی تھیں آپ نے فرمایا ان لوگوں کا یہی حال
 تھا جب ان میں کوئی نیک آدمی سر جاتا تو وہ اوس کی قبر پر مسجد بناتے اور وہاں صورتیں بناتے یہ لوگ
 قیامت کو دن خدا کے سامنے سب بدتر ہوں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبر کے
 اوپر مسجد بنانا یا قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ اگلی مشرکین اور یہود اور نصاریٰ ایسا کیا کرتے
 تھے کہ پیغمبر بن یا نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بناتے تھے اگر کوئی قبر کو مسجد بنا دے تو ایسا مسجد
 کی طرح وہاں ہر وقت آجا جاتا کہ یا قبر کے سامنے جبکہ یا اوس طرف نماز پڑھے تو اس کا بھی یہی حکم ہے
 عن عائشہ انہم کانوا اذ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی موضع قد کثرت
 افرسلته وافرسلته کنیسہ ورائھا یا حبشہ فیہا تصاویر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کے سامنے لوگوں نے باتیں کی آپ کی بیماری میں تو ام سلمہ اور ام حبیبہ نے کہا کہ جا کا حال سباز
 کیا پہر کر کیا اسی طرح حبس اور پر گزرا
 عائشہ قالت ذکرنا اذ رآج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم کنیسہ ورائھا یا حبشہ فیہا تصاویر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ام حبیبہ ام المؤمنین عائشہ سے
 سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے کہا کہ جا کا حال بیان کیا جو انہوں نے دیکھا تھا حبش کے
 مکان میں جبکہ ام ہاریرہ پہر دیا اسی روایت کیا حبس اور پر گزرا
 عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی

راکھا
 جار اللہ علی قبرہ منجیل او صوڈ فافیہ ذلک الصور اولئک فیہ اذ الکل عن اللہ عن فضل
 یوم القیمہ ترجمہ تمام المؤمنین عائشہ وروایت ام حبیبہ اور ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ
 کا ذکر کیا جو انہوں نے حبش میں دیکھا تھا اوس میں تصویریں لگی تھیں آپ نے فرمایا ان لوگوں کا یہی حال
 تھا جب ان میں کوئی نیک آدمی سر جاتا تو وہ اوس کی قبر پر مسجد بناتے اور وہاں صورتیں بناتے یہ لوگ
 قیامت کو دن خدا کے سامنے سب بدتر ہوں گے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کے پاس یا قبر کے
 اوپر مسجد بنانا یا قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے کیونکہ اگلی مشرکین اور یہود اور نصاریٰ ایسا کیا کرتے
 تھے کہ پیغمبر بن یا نیک لوگوں کی قبروں کو عبادت گاہ بناتے تھے اگر کوئی قبر کو مسجد بنا دے تو ایسا مسجد
 کی طرح وہاں ہر وقت آجا جاتا کہ یا قبر کے سامنے جبکہ یا اوس طرف نماز پڑھے تو اس کا بھی یہی حکم ہے
 عن عائشہ انہم کانوا اذ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی موضع قد کثرت
 افرسلته وافرسلته کنیسہ ورائھا یا حبشہ فیہا تصاویر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم کے سامنے لوگوں نے باتیں کی آپ کی بیماری میں تو ام سلمہ اور ام حبیبہ نے کہا کہ جا کا حال سباز
 کیا پہر کر کیا اسی طرح حبس اور پر گزرا
 عائشہ قالت ذکرنا اذ رآج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم کنیسہ ورائھا یا حبشہ فیہا تصاویر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ام حبیبہ ام المؤمنین عائشہ سے
 سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں نے کہا کہ جا کا حال بیان کیا جو انہوں نے دیکھا تھا حبش کے
 مکان میں جبکہ ام ہاریرہ پہر دیا اسی روایت کیا حبس اور پر گزرا
 عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی

پہلے آپ فرماتے تھے میں بزرگوار ہوں اس بات سے کہ کسی کو قسم میں ہوا پناہ دوست بناؤں سوا خدا کے کیونکہ اللہ
 نے مجھ کو پناہ دوست بنایا ہے جیسے میرا رب میرے لیے سلام کو دوست بنا یا تھا اور جو میں اپنی امت میں سے
 کسی کو دوست بنانا چاہتا ہوں تو ابوبکر کو دوست بنانا تم خبردار رہو تم سے پہلے لوگ اپنے پیغمبروں اور نیک
 لوگوں کی قبروں کو مسجد بنالیتے تھے کہیں تم قبروں کو مسجد بنانا میں تم کو اس بات سے منع کرتا ہوں کہ تم
 دوست ہو اور ادیان وہ ہے کہ جس کی طرف دل لگا رہے پیغمبر کو ایسی دوستی کسی سے نہ تھی کیونکہ یہ دوستی خدا کی
 دوستی میں غفلت ڈالتی ہے۔ آپؐ فرمایا کہ ایسی دوستی میں کسی رکعتا تو ابوبکر صدیقؓ سے رکعتا اس حدیث سے ابوبکر
 صدیقؓ کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی تو وہی نے کہا آپؐ اپنی قبر یا کسی کی قبر کو مسجد بنانے سے اس لیے نفرت
 کی کہ کہیں لوگ قبر کی عظمت حد سے بڑھادیں اور گناہ میں پڑ جاویں اور کہیں یہ گناہ کو کفر تک پہنچ جا دینگے جیسے اگلی
 امتوں کا حال ہوا اور جب صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں مسجد نبویؐ کو بڑھانے کی ضرورت نہ تھی اور حضرت
 عائشہؓ کا حجرہ حسین قبروں میں نہ تھا نہ مسجد ان پہنچی تو ان لوگوں نے قبر کو چھپا دیا اور اس کو گرد اور پٹی اور
 دیواریں اونٹنوں کے تھامیں تاکہ قبر آپؐ کی دکھلائی نہ دے اور علوم سحر نماز نہ پڑھیں اور آت میں پڑھیں اور یارین ششالی بن
 سے اور انہما میں کہ کوئی شخص قبر کی طرف موند نہ کر سکے اور اسی لیے دوسری حدیث میں وارد ہوا کہ اگر یہ
 ڈرنے نہ ہوتا تو آپؐ اپنی قبر کو ہمارے کہتے **کباب** فضل بنا یا المسجد والحدیث علیہ کا مسجد بنانی کی فضیلت
 اور ہمارا اجر سبکی **عَبْدُ اللَّهِ الْخَوْفِيُّ يَكْفُرُ أَنَّ مُحَمَّدًا بْنَ عَفَّانَ وَجَدَ قَوْلَ النَّاسِ فِيهِ عَجِينُ**
بَنِي مُسَيْكَةَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْكَرَ قَدَاكُ تَرْتُمُ وَإِنِّي مِمَّنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَرَّ بِنَبِيِّ مَسْجِدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ بَكَيْتُ حَسْبْتُ أَنَّكَ قَالَ يَكْفُرُ بِرَجَاءِ اللَّهِ
تَعَالَى بَنِي اللَّهِ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي رِوَايَتِهِ مِنْكَ فِي الْجَنَّةِ تَرْتُمُ عَجِينُ عَجِينُ
 خولانی سے روایت ہے حضرت عثمانؓ نے جب صل اللہ علیہ وسلم کی مسجد کو بنا یا تو لوگوں نے اس کی بہت تفریح
 کی حضرت عثمانؓ نے کہا تم نے حد سے زیادہ بڑھادیا میں نے تو رسول اللہ صل اللہ علیہ وسلم سے اتنا سنا ہی آفرینا تے
 تھے جو فضل اللہ کے لیے مسجد بنا دو اور ایک مسیت میں ہے (کہ خالص غلامی رضامندی اور اس کو مقصود ہو) نہ
 شہرہ اور ناموری یا خدا اور نفسانیت اور اللہ اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر دیا ہی بناؤ گا **وَاللَّهُ**
 ہی اگر پھر صرف گھر کہہ لیا میں کہہ دو کہ جنت گھر کو دنیا گھر ہو کیا نسبت ہو یا وہ گھر جنت گھر ہوں یہی فضیلت کہتا ہو جس کو دنیا
 گھر کہہ رہے کہ جنت گھر کہہ لیا **عَبْدُ اللَّهِ الْخَوْفِيُّ يَكْفُرُ أَنَّ مُحَمَّدًا بْنَ عَفَّانَ وَجَدَ قَوْلَ النَّاسِ فِيهِ عَجِينُ**

(نہایت خوفناک ہے کہ اللہ کے رسولؐ کو جنت گھر کہہ لیا)

قرآن کا اذان اور اقامت کہنا ضرور نہیں لیکن جمہور علماء کی سلف اور خلف کی یہ قیاسی کہ اناس سنت
 اور کس لیے یہی اور اذان میں اختلاف ہو۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جہتیں یہی اذان اور کس
 لیکن اس پر فرض کیا یا وہ کہ جب تک جماعت مسجد میں نہ تھی بنا ہوا اور عبدالعزیز بن سعود نے یہ خیال کیا
 کہ فرض ساقط ہو جائیگا امیر دن اور نوافل کی جماعت ادا کرنے سے گزردہ دیر میں بچپن کا وقت ہم ان کے
 بچپن کے ہونے کو ہمارے ہاتھ پر کر ایک کو ادھنی طرف کیا اور ایک کے بائیں طرف جب کون کیا تو ہم نے
 اناہم اپنی ہشتون پر رکھی اور انہوں نے ہمارے ہاتھ پر مارا اور پیسلیوں کو جوڑ کر انہوں کے بچپن کو کہا جب ہاتھ پر
 چکے تو کہا اب تمہارا رب اور امیر ایسے پیدا ہوئے جو منب از میں دیر کرینگے اور کثرت سے ہاتھ پر لگے ہوں
 کے ناز کو یہاں تک کہ آفتاب فجر کے نزدیک ہوگا (یعنی حشر کی نماز میں اتنی دیر کرینگے) جب تک کہ ایسا کرنے
 دیکھو تو اپنی نماز وقت پر چڑھو (یعنی غسل وقت پر) پھر ان کے ساتھ دو بار دو دن کے طور پر وہ وقت
 ناگشتہ اور شاد نہ پیدا ہوا اور امیر دن کے تکلیف سے بچو رہ یہ جانیں گے کہ تم فرض میں سے کہہ رہے ہو
 اور تم اپنا فرض ادا کر چکے گے۔ اس حدیث معلوم ہوا کہ نذر اور شاد کو بچا بہتر ہے اگر کتا میں بیٹھ جائے اور جو
 بغیر گناہ میں بچے فتنہ سے نہ بچ سکے تو نذر دہ کرے اور فقیر پر صبر کرے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان کے ہاتھ پر
 شہت بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک ناز کو دو بار چڑھے تو پہلے بائیں طرف نماز کرے اور دوسرے
 بار کی نقل یہی جیسے ہے (فت) اور جب تم تین آدمی ہو تو رب مکرم نماز پڑھو یہ تین بار یا ایک بار سے بڑھ کر
 میں بھی) اور جب تیس زیادہ تین تو ایک آدمی امام بنے اور وہ اگر اکثر اہر اور جب نماز کرے تو نذر یا ہاتھ پر
 کو رانوں پر رکھی اور جبکہ اور دو دن تین یا پانچ روز کر ان میں سے کہہ لیں تو اگر میں سے وقت سے پہلے
 امیر علیہ وسلم کے ائمہ میں کو دیکھ رہا ہوں **عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ سَوِيًّا فَقَالَ لِعَلَّامٍ يَبْرُكُ لَهُ**
حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنَّكُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّكُمْ تَمُوتُونَ لَوْ أَنَّكُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّكُمْ تَمُوتُونَ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَمَا تَعْلَمُونَ تَرَجِمَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ سَوِيًّا فَقَالَ لِعَلَّامٍ يَبْرُكُ لَهُ
مَعَهُ دُفْعَانِ يَبْرُكُ لَهُ كَمَا تَعْلَمُونَ تَرَجِمَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ سَوِيًّا فَقَالَ لِعَلَّامٍ يَبْرُكُ لَهُ
عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَعْنَةً تَقَامُ عَلَيْهِمْ وَأَوْجَعَلَهُ لَعْنَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَمُرُّ كَمَا تَوْضَعُ آيَاتُهَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَكَانَ لَعْنَةً تَقَامُ عَلَيْهِمْ وَأَوْجَعَلَهُ لَعْنَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَكَانَ لَعْنَةً تَقَامُ عَلَيْهِمْ وَأَوْجَعَلَهُ لَعْنَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عبداللہ بن مسعود باس کے اونہوں نے کہا کیا تمہاری سچی لک ناز پڑھ چکے اونہوں نے کہا ہاں پھر عبداللہ ان دونوں کے بیچ میں کٹھن کر دئے اور ایک کو دہنی طرف کٹھن کر دیا ایک کو بائیں طرف پھر رکوع کیا تو ہم نے اپنی ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا عبداللہ نے ہماری ہاتھ پر بار ادا و تطبیق کی (یعنی دونوں تہلیلوں کو ملایا) اور ان دونوں کو بیچ میں رکھا جب ناز پڑھ چکے تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے **عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ الرَّجُلَ الْجَنْبَ الْأَيْمَنَ وَجَعَلْتُ يَدِي يَمِينِي دُخْتُ فَقَالَ لَأَنْتَ أَخْبَرْتُ بِكَ عَلَى كَيْفَةٍ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضَرَبَ يَدِي وَقَالَ إِنَّا نَحْمِلُكَ عَنْ هَذَا وَأَمْرًا أَنْ نَضْرِبَ لَكَ كَفًّا عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ** ترجمہ مصعب بن سعد روایت ہے میں نے اپنے باپ کے بازو ناز پڑھی اور پڑھنا تھوڑے گھٹنوں کے بیچ میں رکھ دئے انہوں نے کہا اپنا ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ میں نے پھر دیا ہی کیا (یعنی ہاتھ دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھ دئے انہوں نے میرے ہاتھ پر بار ادا کر دیا ہم نے کیے گئے ایسا کرنے سے اور حکم تو ادا و تطبیق کا حکم منسوخ ہو گیا **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَسْتَدِرُّ إِلَى قَوْلِهِ فَنَحْنُ عَيْنَا عَنْهُ وَلَمْ يَنْدِرْ كَمَا بَعْدَ** ترجمہ وہی جو اوپر گذرا **عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكْعَتٌ قُلْتُ بِسَدَى هَكَذَا لِيَعْنِي طَبَقُ بَعْضِهِمَا وَضَعُهُمَا كَيْفَ نَحْنُ يَدِي فَقَالَ إِنِّي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا أَشْخَرًا أَمْرًا بِاللَّيْلِ** ترجمہ مصعب بن سعد روایت ہے میں نے رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو مل کر ان دونوں کے بیچ میں رکھ دیا (میرے باپ نے) کہا پہلے ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر حکم ہوا گھٹنوں پر ہاتھ رکھو کا **عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ وَقَالَ صَلَّيْتُ الرَّجُلَ الْجَنْبَ الْأَيْمَنَ وَجَعَلْتُ يَدِي يَمِينِي دُخْتُ فَقَالَ لَأَنْتَ أَخْبَرْتُ بِكَ عَلَى كَيْفَةٍ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضَرَبَ يَدِي وَقَالَ إِنَّا نَحْمِلُكَ عَنْ هَذَا وَأَمْرًا أَنْ نَضْرِبَ لَكَ كَفًّا عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ** ترجمہ مصعب بن سعد بن ابی وقاص روایت ہے میں نے اپنے باپ کے بازو ناز پڑھی جب تک رکوع میں گیا تو دونوں ہاتھوں کو اوٹھکیا ان ایک میں بائیں اکر دونوں گھٹنوں کے بیچ میں رکھ دیا انہوں نے میرے ہاتھ پر بار ادا کر دیا چکے تو کہا پہلے ہم ایسا کرتے تھے پھر حکم ہوا ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا **عَنْ جَوَادِ الْأَعْمَرِيِّ عَلَى الْقُعْبَيْنِ** ترجمہ جواد بن جابر کہہ رہا تھا **فَاجْعَلُوا عَيْنِي يَمِينِي دُخْتُ فَقَالَ لَأَنْتَ أَخْبَرْتُ بِكَ عَلَى كَيْفَةٍ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضَرَبَ يَدِي وَقَالَ إِنَّا نَحْمِلُكَ عَنْ هَذَا وَأَمْرًا أَنْ نَضْرِبَ لَكَ كَفًّا عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ** ترجمہ جواد بن جابر کہہ رہا تھا **فَاجْعَلُوا عَيْنِي يَمِينِي دُخْتُ فَقَالَ لَأَنْتَ أَخْبَرْتُ بِكَ عَلَى كَيْفَةٍ قَالَ فَفَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضَرَبَ يَدِي وَقَالَ إِنَّا نَحْمِلُكَ عَنْ هَذَا وَأَمْرًا أَنْ نَضْرِبَ لَكَ كَفًّا عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ** ترجمہ جواد بن جابر کہہ رہا تھا

باب وضع اليدين على الركبتين في الركوع والقبض

باب الألفاظ على القعدة

نواس مہیک کو اسی پر (یا یا بنون) ہستم بچتے تھے انہوں نے کہا وہ وہ تو سنت ہو تیر زنی صلوا علیہ وسلم کی فیت
 خدوی نے کہا اتنا کے باب میں دو حدیثیں وارد ہیں ایک حدیث کہ دوسری تو افسانت ہو اور دوسری حدیث میں
 ہے اور علمائے جہالت کیا ہو اتنا کے حکم اور افسانہ کی تفسیر میں اور صحیح یہ ہے کہ افسانہ تو قسم ہے ایک ہے کہ اپنے دونوں
 سیرن زمین پر لگا دیو اور پٹیلیوں کو کھڑا کرے اور ہاتھوں کر زمین پر کھڑے کی طرح بیکردہ ہے اور حدیث میں
 اسی کی مخالفت ہو دوسرے یہ کہ دونوں بعدوں کے پیر میں یوں پر بیٹھی اور یہی ابن عباس کی مراد ہے اور یہ افسانہ
 بعدوں کے پیر میں سنون پر شافی کے نزدیک اور صحابہ ادر سلف سے منقول ہے (انتہ مختصر) **باب**
 تحکیم الکلام فی الصلوات وکسے ماکان من یا یحکم نماز میں بات کرنا حرام ہے اور پیر جوابات کرنا درست تھا
 وہ حکم سنو جو گویا **عَنْ عَادِيَةَ بْنِ الْكَلْبِ السُّلَمِيِّ** قَالَ بَيْنَا اَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي الْمَدِينَةِ اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَقَرَأَ مَا فِي الْقَوْمِ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ مَا أَكَلُ
 أَمِّيَا مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ اِنِّي لَأَجْعَلُكُمْ تَنْظُرُونَ يَا بَدِيعُ خَلْقِي اِذْ هُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ اَيُّهُمْ
 يُعْتَمَرُونَ لَيْتَنِي سَكَتُ لَكُمَا صَلَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبَايَ هُوَ وَرَأَيْتُ مَا رَأَيْتُ مَعَهُ
 قَبْلَهُ وَكَأَبْعَدَ احْسَنَ تَعْلِيمًا مَعَهُ فَكَانَ اللَّهُ مَا كَفَرَنِي وَكَأَفَرَنِي وَكَأَشْتَمَنِي قَالَ اِنَّ هَذِهِ اَسْأَلُ
 اَلْاَيُّهُمْ مَنِيَّ شَأْنِي مَنِيَّ كَلَامُهُ النَّاسِ اَلْاَهُوَ الشَّيْخُ اَلْاَكْبَرُ وَرَأَيْتُ الْفُلَّانِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّي حَدِيثٌ عَقِبُ بِنَا حَدِيثٌ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِأَهْلِهِ
 هُمْ اِنَّا وَمَا رَجَا اَلْاَبْنَاءُ اَلْاَكْبَرُ قَالَ فَلَا تَرْفَعُ رَأْسَكَ وَمَا رَجَا اَلْاَكْبَرُ قَالَ فَلَا تَرْفَعُ رَأْسَكَ
 فِي صَدْرِهِمْ وَلَا يَصُدُّهُمْ وَقَالَ اِبْنُ الْقَتَّاعِ فَلَا يَصُدُّكَ تَكْرَهُهُ قَالَ قُلْتُ وَمَا رَجَا اَلْاَكْبَرُ قَالَ
 كَانَتْ مِنْ اَلْاَبْنَاءِ اَلْاَكْبَرُ قَطْرٌ مِّنْ رَّافِقِ حَطَرٍ فَذَلِكَ قَالَ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تُعْرَى غَنَاءً فَبَقِيَ اَلْاَكْبَرُ
 قَالَتْ لِي يَا اَكْبَرُ مَا تَفْعَلُ اَتَيْتُكَ فَاَذَا اَللَّهُ شَيْءٌ فَقَدْ ذَهَبَ بِسَائِرٍ مِّنْ عَنُقِهِ اَنَا دَجَلُ مِّنْ بَنِي اَدَمَ
 اَسْفُ كَمَا يَأْسُفُونَ لِكَيْتِي مَا كُنْتُ مَكَّةَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَهُ ذَلِكَ
 عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَنَا اَعْتَقْتُهَا قَالَ اَتَيْتَنِي بِهَا ذَاكَ نَيْتُهَا فَقَالَ لَهَا اَبْنَ اللَّهُ قَالَتْ لِي
 اَللَّهُ مَا كَانَ مِنْ اَنَا قَالَتْ نَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ اَعْتَقْتُهَا نَا اَتَيْتُكَ مَكَّةَ رَحِمَهُ مَعَادِيَةَ بْنُ سَلَمَةَ
 روایت ہے میں نے نماز پڑھ رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہوں نے ایک شخص سے کہیں لوگوں میں سے کہیں
 کہا یہ تمک اللہ لوگوں سے مجھ پر گہرا ناشر و ع کیا میں نے کہا کاش میرا ان کا چہرہ دیکھتی رہی میں مر جاتا ہوں کہیں

کہوئے تو یہ سوچو کہ وہ لوگ اپنی ماتہ راہ انون بر بارنے لگوئے یہ کہ چپ کرنے کے لیے شاید اس وقت تک اس کو
 کا سونے کے لیے پہنچ کر رواج نہ ہو گا اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں ضرورت کو واسطے فعل قلیل درست
 ہے اور اس میں کراہت نہیں ہے (نوذی) **حاجبین** دیکھا وہ جھک چپ کرنا چاہتے ہیں تو میں چپ ہو
 رہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکر تو قسم میری مان باپ کی میں نے آپ کو پہلے نہ آپ کے بعد کوئی آپ
 سے بہتر کہا نہ لالا دیکھا **ف** اس حدیث میں بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم کا جبکہ گواہی
 اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دی ہے اور نظیر ہی کہا نہ اولون کو کہ کس طرح تحمل اور رزقی اور شفقت تعلیم میں لازم ہے
ت شمس اس کی نہ آپ کو نہ جو چہ گناہ مارا نہ گالی دی یوں فرمایا کہ نماز میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں
ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے اگرچہ ضرورت ہو یا صحت سے ہو بہر اگر بہت ہی
 ضرورت کسی کو آگاہ کرنے کی یا اندرانے کے لیے اجازت دینی کی واقع ہو تو تسبیح کہے اگر نماز پڑھ رہا ہو وہ
 اور جو عورت ہو تو دستک دیو یہی ہمارا اور مالک اور ابو حنیفہ اور جہم و سلف اور خلف کا مذہب ہے اور کیا
 جماعت علماء کے نزدیک جیسو انراعی وغیرہ نماز میں بات کرنا کسی مصلحت کے لیے درست ہو اور دلیل انہی
 ذوالیدین کی حدیث ہے جو کہ ہم اپنے مقام میں بیان کرینگے یہ اختلاف اس شخص میں ہے جو جان بوجہ کہ قصد انما
 میں بات کر لیں اگر ہوئے سو بات کر تو تو ہڑی بات کرنے سے ہمارے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی اور امام مالک
 اور احمد اور جہم و عساکا بھی یہی قول ہے اور ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک نماز باطل ہو جاوے گی سہارنی دلیل
 ذوالیدین کی حدیث ہے اور جو بہول کہ بہت سی باتیں کرے تو اس میں ہمارے صاحب کو دو قول میں صحیح یہ کہ
 نماز باطل ہو جاوے گی اسی طرح اگر وہ شخص بائین کرے جو تو مسلم ہو اور نماز کے احکام سے خوب واقف نہ ہو تو اس
 کی نماز بھی باطل نہ ہوگی اور دلیل اس کی یہی حدیث معاویہ بن حکم کی ہے اور ہونچا ناواقفیت کی وجہ سے نماز میں
 بائین کہیں کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی نماز لوٹائے کا حکم نہ کیا صرف اتنا کہ ہلا دیا کہ نماز میں بائین
 کرنا حرام ہے **ف** وہ تو تسبیح اور سورۃ مجید پڑھتا یا عبادت اپنے فرمایا **ف** نیز نماز میں اس کے
 مالکی بیان کرنا تکبیر کہنا قرآن پڑھنا اور جو بائین اس کے مثل میں چپ و تشہید و عساکام وغیرہ پر سب کا ر
 مشرہ ہیں پر لوگوں میں جو آپس میں بائین ہوں امین اس قسم کی باتیں نماز میں نہ کرنا چاہیے۔ اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص متم کہادی میں بات نہ کرے گا پھر تسبیح کہے یا تکبیر یا قرآن پڑھے تو اس کی قسم نہ ٹوٹے
 گی یہی صحیح اور مشہور ہمارا مذہب ہے اور یہی بخلا کہ کتب یہ تحریر فرض ہے اور جس نے نماز کا اور یہی معلوم

ہوا کہ چھینک کا جواب دینا درست نہیں اور چھینک کا جواب یہی دنیا کی باتوں میں داخل ہے جن سے نماز ٹوٹ جاتی
 ہے البتہ چھینک نہ والا آہستہ سے الحمد للہ کہہ دیو کہ ہمارا اور مالک کہ یہی قول ہے اور عبداللہ بن عمر اور شخصی اور احمد کہ نزدیک
 بکار کر کے (نودی) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جاہلیت کا زمانہ میرا یہی گذرا ہے اب اللہ تعالیٰ
 نے اسلام منسوب کیا ہم میں سے بعض لوگ کہ منہن (نڈرتون بخوسیدون) پاس جانے ہیں آپ نے فرمایا تو ان کے پاس
 سے جاؤ علماء نے کہا کہ آپ نے منع فرمایا کہ منہن پاس جانے سے کیونکہ وہ آئندہ کی بات بتلائے
 ہیں اور کبھی التفات سے کوئی بات ان کی ٹھیک ہو جاتی ہے تو ڈر ہے کہ آدمی دھوکے میں پڑ جاوے اور انکا
 اعتقاد پیدا ہو جاوے اور صحیح صحیح حدیثوں سے یہ بات ثابت ہو کہ آپ نے منع فرمایا کہ منہن کے پاس جانے سے انکی
 بات سچ جاننے سے انکو جو شیرینی وغیرہ ملتی ہے وہ بالکل حرام ہے باجماع اہل اسلام تعوی نے کہا کہ اتفاق کیا کہ
 علماء نے کہا کہ منہن کی شیرینی کے حرام ہونے پر یعنی جو شیرینی وغیرہ اسکو کہانت (آئندہ کی بات بتلانے پر)
 ملتی ہے کیونکہ کہانت کا فعل باطل ہے اور سہ اجرت لینا جائز نہیں مادری نے احکام سلطانہ میں لکھا ہے کہ کہانت
 کو بابر کہنا چاہیے کہانت کی اجرت دینا اور لینے کا اسی طرح سرکپیل کی اجرت سے اور سزا دینا چاہیے دیکھ لینے والی
 کو اور خطابی نے کہا کہ کہانت کو جو شیرینی ملتی ہے کہانت کو عوض وہ حرام ہے اسی طرح عرفات کو اور کہانت
 اور عرفات میں یہ فرق ہے کہ کہانت کو غیب دانی کا دعویٰ کرتا ہے اور آئندہ کی باتیں اور سزا دینا کی باتیں بتلاتا ہے
 اور عرفات وہ جو چور کا پتالگانا ہے اور چوری کا مال نکال دینے کا دعویٰ کرتا ہے یا گئی پہلی چیز کے سراغ لگانے
 کا اپنے علم کے اندر سے خطابی نے یہی کہا کہ دوسری حدیث کی شرح میں کہ عرفات ملک میں کہانت وہ لوگ تھے
 جو بہت باتوں کے پہچاننے کا دعویٰ کرتے بعض انہیں سے یہ کہتے تھے کہ ہمارا دوست کوئی جن سے جو خبریں بتلادیا کرتا
 ہے اور بعض یہ کہتے تھے کہ ہم کو سچا ایسی ملی ہے جبکہ رعبہ سے ہم یہ باتیں دریافت کر لیا کرتے ہیں انہی لوگوں میں عرفات
 یہی تھے جو چوری کا مال نکال دینے کا اور چور کو پہچان لینے کا اور عورت کو آشنا کو پہچان لینے کا دعویٰ کرتے
 کہانت نمج کو بھی کہتے ہیں بہر حال حدیث سے یہ امر صاف معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کے پاس جاننا یا ان سے کوئی چیز
 یا دن کی بات کرنا یا سب سے ہے تمام ہوا کلام خطابی کا **کہانت** کہتا ہے کہ دین اسلام کی خبریں
 اور برکتوں میں سے یہی ایک ٹہری خلی اور برکت ہے جو وہ لوگوں کو غلط خیالات اور جھوٹے وسوسے اور بے اصل
 دھوکے سے نجات دیتا ہے جو لوگ مسلمان نہیں ہیں اور بخوسیدون رمالون پڈرتون کے معقد ہیں ان کی جان
 آئے دن ضیق میں ہے ہر بات کے کرتے یا نہ کرتے میں انکو تامل ہے وہ اپنے عقل سے بالکل کام نہیں لے سکتے

اخیر میں ساری دنیا میں بدنام اور بے وقوف بن کر رہیں۔ ہمارے زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اگلے
 مسلمانوں سے بھی زیادہ عقل پر چلنے کا دعویٰ کرتے ہیں پر یہی کہہ پوئے اس دعویٰ پر شرم نہیں کرتے
 اور بخوبی میدان اور رمالوں کو غیب کی باتیں اور چہرہ پر ہیں اور ان پر اعتقاد رکھتے ہیں لاجلہ لا قوتہ الا بالہدے
 پہر میں نے کہا بعض ہم میں کو برہانگون لیتے ہیں آپ کو فرمایا یہ ادن کے دنوں کی بات ہے تو کسی کام سے روکو
 نہ روکے یا تم کو نہ روکے (یعنی برہانگون لینا نہ روکو) بلکہ ایک نندو سوسہ ہر تو برہانگون کو
 خیال کو کسی نیک کام سے باز نہ آنا چاہیو۔ یعنی برہانگون کا خیال اگر دل میں گذرے تو قیامت نہیں نہ آدمی
 اس کی وجہ کو گنہگار ہوتا ہے لیکن اس پر عمل کرنا منع ہے اور گنہ کا باعث ہو اور بہت صریح حدیثیں
 سے یہ امر ثابت ہے کہ بدنامی منع ہے (پہر میں نے کہا بعض لوگ ہم میں سے گذر کر تو زمین (یعنی کاغذ پر یا نیز
 پر چسپو کرنا کیا کرتے ہیں) آپ نے فرمایا ایک پینہ پیرین کیا کرتے تھے پھر جو ویسی ہی لکیر کرے وہ نودست
 ہے (و نہ درست نہیں اور چونکہ ہم کو وہ علم جو اس پینہ پر ملنا صحیح طور سے نہیں پہنچا اس لیے ہم
 کو لکیر میں کہتے ہیں کہ کچھ بات تھلا نہ درست نہیں آدمی نے کہا علماء کی تمام گفتگو کا اس باب میں حاصل ہے
 ہے کہ ہماری شریعت میں علم ملنا نکل منہ ہے (یعنی معاویہ نے کہا میری ایک نوٹری تھی جو احد اور جونیہ
 (ایک مقام کا نام ہے) کی طرف بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن میں جو دمان آ نکلا تو دیکھا بہت بڑا ایک بکری
 کو لے گیا ہے آخر میں ہی آدمی جون بچہ کو بھی غصہ آتا ہے جیسے انکو غصہ آتا ہے میں نے ایک ہمکا اس کو دیا بہتر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے دل پر یہ امر بہت گراں گذرا (یعنی اس نوٹری کا مارنا
 جس پر غلام نوٹری کو قصور کے اور پرستاروں یا درستی ہنگر نہ ایسی ہنر جو ظلم کے درجہ کو پہنچ جاوے ہول چوک غفلت
 پرست ہوئی ہے خود میان کو ہوتی ہے بہر غلام نوٹری کو یہی اپنی طرح سمجھے ان کی ہول چوک غفلت کو بہر
 میں نہ کرے اگر کوئی شخص لپا رہا تو نہ کر سکے اور غلام نوٹری پر ظلم کرے تو حاکم دت اس کو سزا دے سکتا ہے
 اس زمانے میں بہت لوگ ناجبھی سے اسلام پر شرف ہوئے ہیں کہ اس میں غلامی جائز کی گئی ہے حالانکہ
 وہ غلامی جو شریعت اسلام کے رو سے جائز کی گئی ہے اور جیسا استعمال اسکا شریعت میں بتلایا گیا ہے وہ مثل فرزند
 کے ہو اور نوکری کو بدرجہا فائق ہے مگر نہ کے لوگ شاید نوکری کو عربوں کی غلامی سے بہتر خیال کرتے ہیں
 انکو یہ معلوم نہیں کہ عرب میں غلام میان کے ساتھ کہتا ہے میاں کے برابر بیٹھتا ہے میان کا سا لپٹا رہتا
 ہے اور ہندو میں جو ذکر دن کو ساتھ کہتا یا برابر بیٹھتا یا ایک گناہ عظیم خیال کیا جاتا ہے بہر جس امر کا تم خدو

ہونا و اگر تو یہ ہتھاری رہائی ہے اور اس امر میں کوئی برائی نہیں غریبیت اور اخلاق کے سارے کام الہی سر میں جو
ہنا بیت حمد ہیں پر اگر انکو کوئی بری طرح ہتھال کر تو رب کو معلوم ہوتے ہیں ایسی ہی غلامی کو خیال کرنا چاہیے
تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس لڑکی کو آزاد کروں اپنے فرمایا میرے پاس اسکو لیکر آئیں آپ
اے پاس لے کر گیا آپ اسے پوچھا اسکہ کہاں ہے اس نے کہا آسمان پر وہ حدیث میں نے السار کی
لفظ کے معنی علی السار ہی کیونکہ فی علی کے معنوں میں متصل ہے جیسو اللہ تعالیٰ نے فرمایا فیشیر ذوقی اللہ
اور فرمایا لا یصلیکمکم فی جوارح النخل - نزدیکی کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اس میں دو
مذہب ہیں جبکہ بیان کتاب الایمان میں گندرا - ایک مذہب یہ ہے کہ ان حدیثوں پر ایمان لا دین اور
زیادہ کہ موج انکو مطلب میں نہ کریں اور اسکا اعتقاد رکھیں کہ اللہ کی مثل کوئی چیز نہیں ہے اور
وہ مخلوقات کی نشانیوں سے پاک ہے تو سب مذہب یہ ہے کہ انکی تاویل کریں جس طرح کو لائق ہے اب جس
تاویل کی ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لڑکی کا آسمان منظور تھا کہ وہ موجود ہے خدا
واحد کہ مانتی ہے یا مشرک بت پرست ہے چاہے اس لڑکی نے کہا کہ خدا آسمان پر ہے تو معلوم ہو گیا کہ وہ موجود
ہے بتوں کو نہیں پوجتی اور اس سے مطلب نہیں کہ خدا آسمان میں رکھا ہوا ہے بلکہ آسمان قبلہ ہے دعا کا جیسے
کعبہ قبلہ ہے نماز کا - قاضی عیاض نے کہا مسلمانوں کے فقہاء اور محدثین اور متکلمین اور ناظرین اور مفکرین
ان میں سے کسیکا اختلاف نہیں کہ جو ظاہر لفظوں سے آسمان کے اندر ہونے کے باب میں آئے
میں جیسو آریتم شرن فی السماء ان نجیحت نجم الارض ان میں تاویل کی گئی ہے اب جو جہت فوق کے
قائل ہیں بغیر تحدید اور کیفیت کے محدثین اور فقہاء اور متکلمین میں سے وہ کہتے ہیں کہ اللہ اس (جسکی ظاہر ہے)
معنی آسمان کے اندر ہیں (علی السار اور اسے) (یعنی آسمان کے اوپر) اور جو لوگ ناظرین اور متکلمین ہیں
سے نفی اللہ استحالہ جہت کے قائل ہیں وہ اس طرح کی تاویلیں کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ اللہ اس کے
میں ہے کہ اسکی سلطنت اور حکومت آسمان میں ہے (بہر حال اہلسنت اور اہل حق اس بات پر متفق ہیں کہ
ذات الہی میں نہ کرنا چاہیے اور کیفیت اور شکل جان کر نا حرام ہے اور اس سے خدا کے وجود یا تجرید
میں شک نہیں پیدا ہوتا اب جنہوں نے اس بات سے ڈر کر خدا کے لیے جہت کو بھی ثابت کر دیا ہے اور کیفیت
اور اثبات جہات میں فرق نہیں ہے لیکن جو باتیں مشرکین میں خدا کے لیے وارد ہوئی ہیں وہ سب وہ قاسم
سے اپنے بندوں کے اوپر اور وہ عرس شمس کے اوپر ہونا کا قائل ہونا اور تنزیہ کے باب میں اس جامع آیت میں

کشتہ شیعہ پر بھی رہنما سب برائیاں ہو چکا ہے جسکو خدا توفیق دیوے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا مترجم
 کہتا ہے کہ قاضی نے جو عقیدہ بنایا کیا وہی اعتقاد ہی تمام سلف اہل سنت کا جو صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
 کا ان سب کا اعتقاد یہی ہے کہ شرع میں جو بات خدا کے لہجہ وارو ہے اسکو بولنا چاہیے اور جو نہیں وارو ہے
 وہ نہ بولن چاہیے اب شرع سے یہ امر ثابت نہیں کہ خدا عرش کے اوپر ہے اپنے بندوں کے اوپر آسمان کے اوپر اور
 وہ ہماری ساقی ہے اور گردن کی رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے اور اسکا نزدیک اور ساتھ ہونا عرش پر ہونیکے
 خلاف نہیں ہے کیونکہ وہ عرش پر رہ کر ہماری چھپی اور کہلی رتی رتی سب باتوں کو جانتا ہے تو وہ ہماری
 ساتھ ہوا جہاں ہم ہوں اسی طرح ایک ہی آیت میں خدا نے فرمایا کہ وہ عرش پر ہے اور وہ ہمارے ساتھ
 ہے اب یہ باتیں کہ خدا کسی اور مکان اور جہت میں نہیں ہے یا وہ ہر مکان اور جہت میں ہے اور وہ نہ جہز ہے نہ
 عرش اور وہ جسم نہیں ہے کچھ لوگوں کی ترانہ ہوں یا میں ہیں جنکی جمل کتاب اور سنت سے بالکل ہائے
 نہیں جاتی اور نہ اس سلسلہ کو بہت تفصیل سے کتاب انتہائی الاستوار میں بیان کیا ہے جسکا جی جی ملاحظہ
 کرو **ف** آپ نے فرمایا میں کون ہوں وہ بولی آپ کو اصرار سے بھیجا ہے تب آپ نے فرمایا میں اس کو آزاد
 کر دی ہوں منہ ہے **ف** انور دی نے کہا اس حدیث سے نیکلتا ہے کہ مسلمان بدی کا آزاد کرنا کافر بدی کے آزاد
 کرنے سے بہتر ہے لیکن علماء نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ کفار کے سوا اور قاصوں میں کافر بدی کا بھی آزاد کرنا
 درست ہے اور کفارہ قتل میں کافر بدی کا آزاد کرنا درست نہیں ہے کیونکہ قرآن میں ہونٹ کی قید ہے اور کفارہ
 طہار اور یمن اور صوم میں شافعی اور مالک ان سب جہز کے نزدیک مومن ہونا ضروری اور بھنیہ اور اہل کوفہ کے
 نزدیک کافر ہی درست ہے۔ اس حدیث سے یہی ثابت ہوا کہ ایمان اور انہیں ہونا جب تک خدا کی توحید اور حضرت
 کی رسالت کا قائل ہو اور یہی نکلا کہ جو شخص توحید اور رسالت کا قائل ہو اسکا ایمان صحیح ہے اور وہ اہل
 قبلہ اور اہل جنت میں ہے اب یہ ضرور نہیں کہ دلائل سے ان باتوں کو سمجھے اور یہی صحیح ہے **عَنْ** یحییٰ بن
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ الْأَسَدِ بْنِ خُوَازِمَةَ عَنْ مَرْحُومَةِ أَبِي جَوَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَسْتَلِمُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقُولُ عَلَيْنَا فَيَقُولُ جَعَلْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ سَلَامًا
عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَلَيْنَا فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نَسْتَلِمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقُولُ عَلَيْنَا فَيَقُولُ
فِي الصَّلَاةِ شُعْلًا مَرْحُومَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَسْرُورٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي
أَسَدٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 اور آپ نماز میں ہونے آپ جواب دیتے ہیں جب ہم نبی کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نے ایکو سلام کیا آپ جواب

ندو (نار کے بعد) منہ پر چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو سلام کیا کرتے تھے اور آپ نماز میں ہوتے تو جواب
 دیتے تھے (لیکن آپ جواب نہیں دیا اس کی کیا وجہ ہو) آپ نے فرمایا نماز میں سلام کرنے سے دل پرانی
 ہوتا ہے (اور وضو اور شروع میں فرق آتا ہے) **عَنْ** الْأَعْمَشِ بِحَدَّثِ الْأَسْنَادِ عَنْهُ تَرْجُمَةُ
 جَابِرٍ كَذَرَا **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ بِكَلِمَةِ الرَّجُلِ صَاحِبِهِ وَهُوَ
 إِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى تَزُولَ وَقُوفُ مَوْلَاهُ فَإِنَّهُ يَنْتَبِهُنَا مَرَّاتًا بِالشُّكْرِ لِيُجَبِّئَنَا عَنْ الْكَلَامِ
 ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہو کہ نماز میں باتیں کیا کرتے ہر شخص اپنے پاس والے سے نماز پڑھنے میں
 بات کرتا یہاں تک کہ آیات اوتری و قنوت و آیتین یعنی اللہ کے سامنے جاپ کھڑی ہو جس کے ہم کو حکم ہوتا
 ہے کہ منہ سے روایت کرنا منع ہو گیا **عَنْ** إِبْنِ عَمْرِو بْنِ حَالِدٍ بِحَدَّثِ الْأَسْنَادِ عَنْهُ تَرْجُمَةُ دُوسَرِي
 رَوَيْتُ كَذَرَا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ بَعْدِي لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكَتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ قَالَ قَتَيْبَةُ بْنُ قَبِيصَةَ قَسَمْتُ عَلَيْهِ كَأَنَّ
 إِيَّاهُ كَلَّمَكَ فَأَفْرَغَ دَعَائِي فَقَالَ إِنَّكَ سَلَّمْتَ أَرْفَادًا وَأَنَا أَصْلِي وَهُوَ مَوْجِبٌ حَتَّى يَنْتَبِهُ قَبْلَ التَّسْبِيحِ تَرْجُمَةُ
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُ هَذَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجِبْ بِي جَابِرُ كَذَرَا
 آپ چل رہے تھے (ساری پر) قتیبہ کی روایت میں نماز پڑھ رہے تھے (نفل کیونکہ نفل ساری پر درست ہے) ہوا
 نے سلام کیا آپ نے اشارہ کیا جواب دیا جب نماز سونے ہو تو مجھ کو بلا یا اور فرمایا تو نے اسی مجھ کو سلام
 کیا تھا اور میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لیے جواب نہ دے سکا) حالانکہ منہ آپ کا پورب کی طرف تھا (اور قبلہ پورب کی طرف
 تھا تو معلوم ہوا کہ نفل ساری پر پڑھنے کے لیے قبلہ کے طرف منہ ہونا ضروری نہیں) **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ أَدْرَكَتَنِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُطْلِقٌ إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَنْتَشَهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرٍ
 فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ لَيْسَ بِهِ هَكَذَا وَأَوْطَى زُهَيْرٌ بِيَدِهِ فَتَحَرَّ كَلِمَتُهُ فَقَالَ لِي هَكَذَا وَأَوْطَى زُهَيْرٌ
 أَيْضًا بِيَدِهِ فَخَوَّلَا حَرَجِي وَأَنَا أَسْمَعُهُ يَقْرَأُ يُؤْمِنُ بِرَأْسِهِ فَكَلَّمَكَ فَأَفْرَغَ قَالَ مَا فَعَلْتَ فِي الَّذِي
 أَدْرَكَتُكَ لَهُ فَإِنَّهُ أَفْتَنَنِي أَنَّ أَكَلِمَةَ الْإِسْلَامِ أَصْلِي قَالَ زُهَيْرٌ وَأَكْبَرُ النَّبِيِّ جَالِسُ
 مُسْتَقْبَلِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ بِيَدِهِ الْبُؤَالُ بِيَدِي إِلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَقَالَ بِيَدِهِ الْإِسْلَامُ الْكَعْبَةُ تَرْجُمَةُ
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتُ هَذَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجِبْ بِي جَابِرُ كَذَرَا
 کو بھی بہرین اورٹ کر آپ پاس آیا تو آپ اپنے اورٹ پر نماز پڑھ رہے تھے وہاں کی بات کی تو آپ نے انہیں ساری

باب
 في
 الصلاة

باب
 في
 الصلاة

طرح اشارہ کیا نہ میر نے بتلایا جس طرح آپ (اشارہ کیا) سچہ میں نے بات کی تو آپ نے اس طرح سے
 اشارہ کیا نہ میر نے اس کو بھی بتلایا میں نے کی طرف اشارہ کر کے اور میں نے سن رہا تھا آپ قرآن پڑھ رہے تھے اور
 سے اشارہ کرتے تھے (میں نے اس کو سچہ میں نے لیے) جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تو نے کیا کیا اور میں نے
 جس کے لیے میں نے تجھ کو بھیجا تھا اور میں نے تجھ سے بات نہ کر سکا کیونکہ میں نماز پڑھتا تھا نہ میر نے کہا ابوالزیر قلیل
 کی طرف موندہ کیے بیٹھے تھے (جب یہ حدیث سنائی) انہوں نے بنی مصطلق کی طرف اشارہ کیا تو وہ کعبہ کی طرف
 نہ تھے (بلکہ بنی مصطلق کا رخ اور تھا تو معلوم ہوا کہ آپ نے نفل سوا کیے کی طرف ہی سواری پر پڑے) (میں نے)
 کابین قال کما مہ الشیء صلی اللہ علیہ وسلم فی سفیر فبعثنی فوجا جاور فوجت وحوصلی
 علی راجکت ورجعت علی غیا القبلہ فسکت علیہ فکفر رد علی کلماتہ انکرت قال انک
 لکم یمنعنی ان اذکد علیک الا اذکنت اذلی ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر میں آپ مجھ کو سیکام کے لیے بھیجا جب میں لوٹ کر آیا تو آپ اپنی اونٹ پر بنا پڑے
 رہے تھے اور منہ آپ کا قبلہ کی طرف نہ تھا میں نے سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا
 میں جواب ضرور دیتا مگر میں نماز پڑھ رہا تھا حکن جابر قال بعتنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فی خالجۃ یبعثنی حدیث حاد ترجمہ وہی جو اوپر گذرا ہے نودی نے کہا ان حدیثوں
 میں کئی فائدہ ہے میں نے ایک تفسیر کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے خواہ ضرورت ہو یا بلا ضرورت اور کہ یہ کہ
 سلام کا جواب دینا زبان سے حرام ہے البتہ اشارے سے جائز بلکہ مستحب ہے شافعی اور اکثر علما کا یہی مذہب
 ہے اور ایک جماعت علماء جیسے ابوہریرہ اور جابر اور حسن اور سعید بن مسیب المتقاہ اور اسحاق نے یہ
 کہا کہ زبان سے جواب دینا اور بعضوں نے کہا کہ دل میں جواب دینے اور عطا اور نفعی اور نوری نے کہا
 ہے کہ نماز پڑھتے ہیں جواب دینا اور ابو حنیفہ نے کہا کہ جواب دینا زبان سے نہ اشارے سے اب نمازی کہ
 سلام کرنا مکروہ ہے یا جائز ہے اس اختلاف پر شافعی نے کہا نمازی کو سلام نہ کرے اگر کرے گا تو جواب کا
 حق نہیں رکھتا (کیونکہ وہ نماز میں ہے کیونکہ جواب دینا اور علما نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ اگر نماز میں
 قصد احسان ہو جب کہ نماز میں بات کرنا حرام ہے بلا ضرورت بات کرے تو نماز باطل ہو جاوے گی لیکن اگر
 ضرورت ہو کرے تو شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک نماز باطل ہو جاوے گی اور اوزاعی اور
 بعض مالکیہ کے نزدیک ضرورت ہی بات کرنا نماز میں جائز ہے اور اگر پہلے سے بات کرے تو ہمارے نزدیک

بعتنی
 لکھنا

فرست و دست پر سکن از حاریرہ ان کفر ابا ذر ابی اسحق بن سعد قد کما ذر ابی الی بن بر
 ای عودہ کما قال اما الله ان کفر من عودہ و من عملہ و ذاکت رسول الله صلی اللہ
 اول کفر من جلس علیہ و قال فلک کما ابا عباس یخبر کما قال ارسک رسول الله صلی اللہ علیہ
 سلم الی امیر اہل اہل کفر انہ لیس فیہ کفر من انظر فی علما من الفکار فیمل فی احواد
 اک لہ الناس علیہ فاعمل ہذا الثلاث درجات فقہ امر بہ رسول الله صلی اللہ علیہ
 سلم فوضعت ہذا الموضع فیہ من طرد کما العابد و کذا رأیت رسول الله صلی اللہ علیہ
 سلم قائم علیہ فکلی و کتب الناس و ذاکہ و هو علی المنہ ثم رفع فتنزل الفکر فی
 حتی یجک فی اصل المنہ فقہ عاد حتی فزع من اخر صلواتہ فقہ اقبل علی الناس فقال
 یا ایہا الناس انکم صغیر ہذا لکم فی فی لکم فی اصلو فی ترجمہ ابو حاریرہ روایت کہ
 کہ لو کہ سہل بن سعد باس پائے اور نہ کی بابین چکر نے لگے وہ کس لکڑی کا تھا انہوں نے کہا جین
 ہوں وہ جس لکڑی کا تھا اور جس نے اسکو نبایا اور میں نے دیکھا جب پہلے بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر
 بیٹھے میں نے کہا ای ابو عباس بجز بیان کہ وہم سے یہ سب حال انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ایک عورت کو کہلا سہجا۔ ابو حاریرہ نے کہا سہل بن سعد اسدن اس عورت کا نام لیتے تھے۔ تو انہو غلام کہ
 جوڑ پیسے ہی اتنی فرصت دی کہ میری لیے چند لکڑیاں بنا دی میں ان لکڑیوں پر لوگوں سے بات کروں گا نیز
 و عطا فیہ صحت کروں گا) پھر اس غلام نے تین شیر مہیوں کا منہ بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
 وہ سجد میں اس مقام میں رکھا گیا اس کی لکڑی غام کی چارہ کی تھی (غالب ایک مقام ہر مہینہ کی غنبدی
 میں) اور میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور نکیر کہے لوگوں نے بھی آپ کے
 پیچھے نکیر کہی اور آپ منبر پر چڑھ کر اس کے سر اوٹھایا اور اٹھے پاؤں پیچھے اترے یہاں تک کہ سجد کیا
 جڑہ میں پہلے بیٹھا کہ فارغ ہو کر نماز سے بعد اسکو متوجہ ہونے سے لوگوں کی طرف اور فرمایا ای لوگو میر
 نے یہ اسلیم کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنا سیکھو (تین مرتبہ ایسی ہی جگہ ہو سکتی ہے کہ اسکا کہ
 تم سب کو کہلائی دون در نہ تیر لوگ چکر نہ کیہ سکتی۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ضرورت کہ یہ نماز میر
 ایک دو قدم پیچھے یا آگے یا دائرہ یا بائیں ٹہنا درست ہے اور اس نماز میں کہ کراہت نہیں ہوتی اور یہی معلوم
 ہوا کہ مذکورہ جگہ پر اگر امام کھڑا ہو اور مقتدی پشت چاہے میں کسی ضرورت سے کوئی نجات نہیں ہے۔ علماء نے

فی الفکار فی علما من الفکار فیمل فی احواد
 اک لہ الناس علیہ فاعمل ہذا الثلاث درجات
 فقہ امر بہ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 فی احواد اک لہ الناس علیہ فاعمل ہذا الثلاث
 درجات فقہ امر بہ رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں تہو کن گناہ ہو اور اس کا کفارہ یہ ہے (اگر تہو کے) تو مٹی
 میں دبا دیو (چوبیس ہر کہ مسجد کچی ہو اور جو زمین گچ کی ہو تو تہو کہ ہو پونچھ ڈالے تاکہ اور نماز دین کو تکلیف
 نہ ہو) **عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنْ النَّفْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَالِكٍ**
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ النَّفْلُ فِي الْمَسْجِدِ حَطْمٌ وَكَفَّارَةٌ فَذُقْهَا ذُقْهَا ثُمَّ شَبَّكَ تَرْتِ
 ہے میں نے قتاوہ سے پوچھا مسجد میں تہو کن کیا ہے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مسجد میں تہو کن گناہ ہو اور کفارہ اس کا یہ ہے
 کہ اسکو مٹی میں دبا دیکھ **ف** (نودی نے کہا مسجد میں تہو کن بالکل گناہ ہے اگرچہ تہو کن کی ضرورت
 پڑے تو اپنی کپڑے میں تہو کے اگر مسجد میں تہو کا تو گنہگار ہو البتہ کفارہ یہ ہے کہ مٹی میں دبا دے
 اور جس شخص نے یہ کہا ہے کہ تہو کن اسی کے لیے گناہ ہے جو اسکو مٹی میں نہ دبا دے تو اس نے غلطی
 کی **عَنْ أَبِي دَعْبَانَ الشَّيْبَانِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى أَعْمَالٍ مُتَنِي حَسْبُكَ**
سَيِّئًا فَوَجَدْتُ فِي مَحَارِسِ أَعْمَالِهِمَا أَلَذَى مِنْ عَرِضِ الطَّرِيقِ وَجَدْتُ فِي مَسَادِقِ أَعْمَالِهِمَا
الْفَخَاعَةَ تَكُونُ فِي السَّجْدِ وَكَأَنَّ قَوْلَ تَرَجْمَةِ ابْنِ دُرٍّ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 میری سامنے لائے گئے اعمال میری امت کو اچھے اور برے سب تو میں نے ادن کے نیک مسن میں
 ہی دیکھا راہ سے ایذا دینے والی چیز (جیسے کانٹا پتھر نجاست) ہٹانا اور ان کے برے اعمال میں میں نے دیکھا ہم
 جو مسجد میں ہو اور دفن نہ کیا جاوے **ف** (یعنی پونچھا نہ جاوے یا مٹی میں دبا یا نہ جاوے اس سے معلوم ہوا کہ
 صرف تہو کرنے والا گنہگار نہ ہوگا بلکہ اور جو کہ مسجد میں تہو کہ دیکھو اور اسکو دفن کرے وہ بھی گنہگار ہوگا۔
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آتَيْتُهُ بَنَفْثَةٍ
فَدَلَّكَهَا بِتَعْلِيلِهِ تَرَجْمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہ ساتھ نماز پڑھی
 آپ تہو کا پھر زمین پر مل ڈالا اپنے جوتی سے (اس وقت مسجد کچی تھی تو زمین پر مل ڈالنا کافی تھا اگر مسجد کچی
 ہو پونچھ ضروری) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفْثَةٌ**
فَدَلَّكَهَا بِتَعْلِيلِهِ الشَّيْبَانِيُّ تَرَجْمَةُ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ اپنی بائیں جوتی سے اسکو مل دیا **ف**
 جو آواز الصلوات فی التعلیلین جرمیان بہن کرنا پڑتے ہیں **عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ يَزِيدَ**
قَالَ قُلْتُ لَكَ نِسْبَةُ بَنِي مَالِكٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي التَّعْلِيلَيْنِ قَالَ نَحْنُ

دیکھا تو آپ اس کے نشان کی طریت کو نہی لگے جب نماز پڑھ کر تو فرمایا اس چادر کو اہم بن خذیفہ پاس لیجاؤ
 اور انکا کل جھکولا دو کیونکہ اس چادر نے مجھے ایسی غافل کرویا نماز میں سکنی عائشہؓ ان النبی صلی
 صلی اللہ علیہ وسلم کانت لہ خیمۃ لہا عکۃ فکان یبشأ علی ہما الصلوة فاعطاھا
 اباجحہ و اخذت کساکہا و ابجبا یجا ترجمہ ام المؤمنین عائشہؓ روایت ہے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم کے پاس ایک چادر تھی جس میں بل بڑے تھے آپ نماز میں اس کبل بڑے کی طرف لگ تے تھے
 آخر آپ نے وہ چادر ابجہم کو دیدی اور ان سے کبل لے لیا سادہ (جس میں نقش و نگار نہ تھا) یا آپ
 کراہۃ الصلوة یحضرک الطاهر الذی یؤید اکتہ فی الخمال جب کہا نا سانسو آجاوے
 اور اسکر کہانے کا قصد ہو تو بن کہانے نماز پڑھنا کر وہ ہے سکنی ابن مالک عن النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم قال اذا حضر العشاء واقیمت الصلوة فابعدوا العشاء ترجمہ انس بن مالک
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام کا کہانا سانسو آجاوے اور وہ نماز پڑھی ہو تو پہلے
 کہانا کھا لو سکنی ابن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قریب العشاء
 وحضرت الصلوة فابعدوا وہ قبل ان یصلوا اصلوہ المغرب لا یجوزوا عن شائکم ترجمہ
 انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عشا کی نماز نہی تو اور کہانا بھی
 سامنے آجائے گا کہانا کھا لو مغرب کی نماز سے پہلے اور ست طہری کرو نماز کی طریت کہانا پور کر (اس لیے کہ کہانے
 کی طریت دل نگاہ پر گام سکنی عائشہؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرید ان یصل حدیث ابن
 عیینہ عن الزہری عن ابن عمرؓ ام المؤمنین عائشہؓ سے یہی روایت ہے جیسو انس کی پہلی
 روایت اور پگندری سکنی ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع
 عشاء احدکم و اقممت الصلوة فابعدوا بالعشاء ولا یجوز ان یصل حتی یفرغ منہ ترجمہ عبد
 بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کہانا رکھا
 جاوے اور وہ نماز پڑھی ہو تو پہلے کہانا کھا لیو اور طہری نہ کر کے نماز کے پیر جب تک کہانے سے مغرب
 نہ ہو سکنی ابن عمرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرید ان یصل ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے دوسری
 روایت یہی ایسی ہی ہے جیسو اور پگندری سکنی ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عائشہؓ حدیثا و کان الفاسم رجلا لکاحۃ و کان لا یرو و لکن قال لہ عائشہؓ مالک لا یجوز

رواہ ابی نعیم
 و ابی نعیم

رواہ ابی نعیم
 و ابی نعیم

رواہ ابی نعیم
 و ابی نعیم

ہر جب دل ہی نہ گئے تو کیا فائدہ اور اگر وقت میں گنجائش ہو لیکن نماز پہلے پڑھ لیو تو مکمل ہوگی اگرچہ درست
 ہو جاوے گی اور اہل غبار سے منقول ہے کہ نماز صحیح نہ ہوگی (نودی) **قَالَ** تَنَجَّى مِنْ أَكْلِ كَثْرَتِهَا وَبَصَلَا
 أَكْثَرُ مَا أَذِنَ نَاعِمًا لَهُ دَائِمًا كَرِهَ أَنْ يَكُونَ مِنْ جُفُوفِ الْمَسْكِينِ حَتَّى يَنْفَعَهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَمْ يَجْعَلِ الْمَسْكِينُ وَجْهًا لِنَفْسِهِ يَأْذَنُ
 كَوْنِي بَدْوًا جَرِيرًا كَمَا تَوَدُّهُ سَجْدَتَيْنِ أَوْ جَنَابِكَ بَوَاسِطَةِ سَنَةِ سَنَةِ جَدْوٍ **سُكِّنَ** ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَضَ رُوحِي حَبَّيْنِ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَفْنَى النَّفْسُ كُلَّهَا يَأْتِيَنَّ السَّاجِدُ
 قَالَ رُحْمَتِي فِي عَزْوَرَةٍ وَكَأَنَّ كُنْ حَبَّيْنِ مَرْحَمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رِوَايَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَمْ يَفْرَأْ مَا خَبِرَ بِهِ جَنَابَتَيْنِ جَوْشَنُ اسْمِ رَحْمَتِي مَن كَمَا هُوَ (دینے) لہسن کے درخت کو اوردہ نہ آوے مسجدوں
 میں **قَالَ** نودی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ممانعت ہر جگہ کے لیے ہے اور قاضی عیاض نے
 بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ خاص مسجد نبوی میں جانے سے ممانعت ہے اور یہ ممانعت مسجد میں جانے سے کہ نہ پیارا اور
 لہسن کہا ہے نہ کہ پکارا اور لہسن کا کہنا نا جہاں علماء درست ہے اور قاضی عیاض نے بعض علماء سے انکی حرمت
 نقل کی ہے کہ یہ مکہ مانع ہے جماعت میں شریک ہونے سے اور جماعت میں آنا انکے نزدیک فرض عین ہے اور
 قیاس کیا ہے علمائے پیارا اور سن پر بدبو دار چیز کو اور مسجد پر محل علم اور عبادت کو **سُكِّنَ** ابْنُ عُمَرَ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَأُ بِهَا تَسْبِيحًا نَا
 حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا يَفْنَى النَّفْسُ مَرْحَمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رِوَايَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفْرَأْ مَا
 كَوْنِي اس درخت میں کہ کہا ہو یعنی لہسن کے درخت میں ہر وہ ہماری مسجد کے پاس نہ ہو کہ جب تک اسکی
 بدبو نہ ہو **سُكِّنَ** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي صَحْبَةٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَأُ بِهَا تَسْبِيحًا نَا يَفْنَى النَّفْسُ مَرْحَمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
 صہب کے روایت ہے ان سے پوچھا لہسن کو اوردہ نہ لے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس درخت
 میں سے کھاوے وہ ہماری مسجد کے پاس نہ آوے مگر ساتھ نماز پڑھے **سُكِّنَ** ابْنُ هُرَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَأُ بِهَا تَسْبِيحًا نَا وَلَا يَذْهَبُ رِيحُهَا يَفْنَى النَّفْسُ مَرْحَمَةُ
 ابْنِ عُمَرَ عَنْ رِوَايَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفْرَأْ مَا خَبِرَ بِهِ جَنَابَتَيْنِ جَوْشَنُ اسْمِ رَحْمَتِي مَن كَمَا هُوَ (دینے) لہسن کے درخت کو اوردہ نہ آوے مسجدوں
 میں کہ کہا ہو کہ ہم کو نہ متاوی لہسن کے بوسے **سُكِّنَ** حَابِرٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمِعَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْرُوقٍ فَكَانَ نَا الْحَاجَّةُ فَكَانَ نَا مَنَّا فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ

وَالْعَلَّةُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفْرَأْ مَا خَبِرَ بِهِ جَنَابَتَيْنِ جَوْشَنُ اسْمِ رَحْمَتِي مَن كَمَا هُوَ (دینے) لہسن کے درخت کو اوردہ نہ آوے مسجدوں میں کہ کہا ہو کہ ہم کو نہ متاوی لہسن کے بوسے

بَدْوًا جَرِيرًا كَمَا تَوَدُّهُ سَجْدَتَيْنِ أَوْ جَنَابِكَ بَوَاسِطَةِ سَنَةِ سَنَةِ جَدْوٍ

سَمِعَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْرُوقٍ فَكَانَ نَا الْحَاجَّةُ فَكَانَ نَا مَنَّا فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ

سَمِعَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْرُوقٍ فَكَانَ نَا الْحَاجَّةُ فَكَانَ نَا مَنَّا فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ

لَمْ يَنْتَفِعْ فَلَا يَفْرَحُ بِكَ مَسْجِدٌ نَاكَاتٌ أَلَمْ يَكُنْ كَمَا تَدْعِي مِنْهُ أَلَمْ تَكُنْ مَرَجًا جَابِرًا رَوَيْتَ عَنْ كَيْسِ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَكَانَ يَأْتِيهِمْ فِيهِمْ كَمَا وَضَعَتْ هُوَ فِي الدَّهْرِ نَسِيَ كَمَا يَأْتِيهِمْ فِيهِمْ
 اس بابہ وارد درخت میں ہے کہ کہا دوسرے ہماری سب کے پاس شادی اس لیے کہ فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے جو جس سے
 آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے **ع** یعنی نہ صرف بدبودار چیز کی ہنسیاں کر آدمی ناخوش ہوتی ہیں بلکہ
 فرشتوں کو بھی بدبودار کر ہے اور انکو تکلیف ہوتی ہے جب پیاز اور لہسن کی بو کا حال ہے تو بدبودار نہ بنا کر
 کی استعمال کر بھی فرشتوں کو نفرت ہوگی۔ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر مسجد اور نمازیوں سے خالی ہو
 تب بھی ان چیزوں کا استعمال کر کے مسجد میں نہ جاؤ کہ شاید وہاں فرشتے موجود ہوں **ع** سجاد بن
 عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَوَاهُ قَدْرُ مَكَةَ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ
 ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْ لَنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ لَنَا لِيَعْتَزِلَ فِي بَيْتِهِمْ وَأَنْتَ مَانِي فَقَدْ رَوَاهُ خُصْرَاءُ عَنْ
 بَقُولٍ فَوَجَدَ لَهُ رِيحًا فَسَأَلَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا فِيهِ مِنْ الْقَبُولِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ كَمَا إِلَى بَعْضِ أَهْلِكَ بِهَذَا كَرَامًا
 كَرَاهًا كَمَا قَالَ كُلُّ نَافِيٍّ أُنَابَ مِنْ كَلَامِي تَرْجُمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سلم نے فرمایا جو شخص پیاز یا لہسن کھا دے وہ ہم سے جدا رہے یا ہماری مجلس سے جدا رہے اس پر گھر بیٹھے ایک
 بار آپ کے پاس ایک ٹانڈی لائو جس میں ترکاریاں تھیں آپ نے اس میں بری بو پائی تو پوچھا اس میں
 کیا پڑا ہے جب آپ کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اسکو نفلان صحابی پاس لے جاؤ اس شخص کو کہنا تو اس کا کہا
 برا سمجھا را سو جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہا یا آپ نے فرمایا تو کہالے میں تو اس سے سرگور
 کرتا ہوں جس سے تو نہیں کرتا (یعنی فرشتوں) **ع** جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ الثُّومِ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ كُلِّ الْبَصَلِ وَالثُّومِ وَالْكُوفَةِ فَلَا يَفْرَحُ
 مَسْجِدٌ نَاكَاتٌ أَلَمْ يَكُنْ كَمَا تَدْعِي مِنْهُ بَوَادُ مَرَجًا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَوَيْتَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس مرض میں لہسن میں کر کھا دے اور کبھی میں فرمایا جو شخص پیاز کھا
 یا کندہ کھا دے وہ ہماری مجلس میں نہ آوے اس لیے کہ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے ان چیزوں میں جن کو آدمیوں کو تکلیف
 ہوتی ہے (یعنی بدبودار غلظت) **ع** اَبُو جَسْرٍ رَوَاهُ جَدُّكَ أَلَمْ يَكُنْ كَمَا تَدْعِي مِنْهُ هَذِهِ الشَّجَرَةُ
 يَرْيَلُ الثُّومَ فَلَا يَفْرَحُ نَافِيٍّ مَسْجِدٌ نَاكَاتٌ أَلَمْ يَكُنْ كَمَا تَدْعِي مِنْهُ الْبَصَلُ وَالْكُوفَةُ تَرْجُمَهُ دُوسِ جَوَادِرُ كَذَرِ اس میں
 میں صرت لہسن کا ذکر ہے اور پیاز اور کدو کا ذکر نہیں ہے **ع** اَبُو سَعِيدٍ أَخَذَ بَرِيٍّ قَالَ كَرِهْتُ

فَالْكَفَى

وَيُحَدِّثُ

عَلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ تَعْلَمُوا ذَلِكَ تَأْوِيلُكُمْ عَدَاؤُ اللَّهِ الْكَفَرُ الْفُتْلَالُ نَحْنُ لَا نَحْجُ مَعْدِي شَيْئًا
 أَهْمَ عِنْدِي مِنَ الْكَلَامِ مَا رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَهِى تَارَةً جَعَلَهُ
 فِي كَلَامِهِ مَا غَلِظَ لِي شَيْءٌ مَّا غَلِظَ بِيهِ حَتَّى طَعَنَ كُفَيْبُ فِي صَدْرِي فَقَالَ يَا عُمَرُ أَلَا تَكُونُكَ أَيْمَةَ الصِّفَةِ
 الرَّحْمَى فِي أَخْرِ رَسُولِي النَّبِيَّ وَإِنِّي أَنْتَ أَفْعَلُ بِمَا يَقْضِيهِ لِقَضَى بِهِمَا مِنْ تَقَرُّ الْقُرْآنِ وَمَنْ
 لَا يَقَرُّ الْقُرْآنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ عَلَى أَمْرٍ أَدَاكَ مَصَارِعَ كَارِيٍّ إِنَّكُمْ بَعَثْتُمْ رُسُلَكُمْ
 لِيُعَلِّمُوا عَلَى خَيْرٍ وَيُتْلُوا النَّاسَ دِيْنَهُمْ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ وَيُقِيمُوا لِقَدَمِهِمْ كَيْفَ مَحْمُودٌ وَكَرَّمَهُ
 إِلَى مَا أَشْكَلُ عَلَيْهِمْ مِنْ أَمْرِ هُمْ ثُمَّ أَنْكَرَ أَيْضًا النَّاسَ فَأَكْثَرُ لَيْلٍ لَا أَرَاهُمْ
 إِلَّا خَائِبِينَ تَتَيْنَ هَذَا الْبَصَلَ وَالنَّجْمَ وَلَقَدْ نَأَى بَيْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَجَدَ
 رِيحُ حُمَا مِنْ الرَّحْلِ فِي السَّجْدِ أَمْسَ بِهِ فَأَخْرَجَ إِلَى الْبَقِيعِ كُنْ أَكْثَرُ فَلْيُفِيهِمْ جَنَّةً حَرَمَهُ
 معدان بن ابی طلحة سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے خطیبہؓ کو جو مسجد کے دن اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اور ابوبکر صدیقؓ کا اور کہا میں نے خواب میں دیکھا ایک مرغ نے مجھے تین ٹوک گئیں مین میں تین تاج تاجون
 اس کی تعبیر یہ ہے کہ میری موت اب نزدیک ہے بعض لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ تم اپنا جانشین اور خلیفہ کسی
 کو کر دو لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو ربا و نہیں کرے گا نہ اپنی خلافت کو نہ اس پسند کو جو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ چکا تھا اگر میری موت جلد ہو جاوے تو خلافت مشورہ کے اور چہ آوسون کو اندر بیگی
 ف یسے لوگ مشورہ کر کے چہ آوسیدین میں جو حکو جا میں غلیفہ کر لیں وہ چہ آومی یہ تہ عثمان اور علی
 اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن جبہ یہی اگر چہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں
 حضرت عمرؓ نے اپنی قرابت کی وجہ انکا نام نہیں لیا جیسا اپنے بیٹی عبد اللہ کا نام نہیں لیا **ف** جن سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی رہی وفات تک اور میں جانتا ہوں کہ بعض لوگ طعن کرتے ہیں کہ میں ان میں
 جن کو میں نے خود اپنے اس نام سے ہلاک کر دیا ہے اگر انہوں نے ایسا کیا (یعنی اس طعن کو درست
 سمجھا) انودہ دشمن ہیں اللہ کے اور کا فر گمراہ ہیں اور میں اپنے بعد کسی چیز کو اتنا شکل نہیں جیڑتا جتنا کلام **ف**
 کلام وہ شخص ہے جو مر جاوے اور اولاد نہ چوڑے نہ مان **باب** میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی بات
 کو اتنی بار نہیں سنی جتنی بار کلام کو بوجھا اور آج سے ہی اتنی سختی ہمیں کسی بات میں نہیں کی جتنی اس میں
 کی یہاں تک کہ آپ نے اپنی انگلی سے ٹھونسنا مارا میرے سینے میں اور فرمایا اے عمر کیا تم کو وہ آیت بس نہیں آگئی

کے موسم میں اور تری سوره ناس کے اخیر میں (وَلْيَا أَرْزُقْكَ عَنِ الْكَلَالَةِ خَيْرٌ لَّكَ) اور میں اگر جیون تو کلام میں یہاں فیہد
کردن کا حکم سوانق ہر شخص حکم کرے خواہ قرآن پڑھا ہو یا نہ پڑھا ہو ہر حضرت عمرؓ نے کہا یا اعدہ میں چھوڑ کر تارہوں
اورن لوگوں چھوڑ کر میں نے حکومت دی ہر ملکوں کی (یعنی ناشوین اور صوبہ داروں اور عاموں پر) میں نے انکو
اسی لیے بھیجا کہ وہ انصاف کریں اور لوگوں کو دین کی باتیں بتلا دیں اور اپنے پیغمبر کا طریقہ سکھا دیں اور ان کا کٹا
ہوا مال جراثی میں تہہ آدمی بانٹ دین اور جس بات میں انکو مشکل پیش آوی اور اسکو مجھ پر دریافت کریں۔ پھر
لوگوں میں یہ کہتا ہوں کہ انکو پاک سمجھتا ہوں وہ کون پایا زاد ہوں اور میں نے دیکھا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ان دونوں کی کوکشی شخص میں سے آتی تو آپ اکھٹے سے وہ نکالا جاتا مسجد پر شیع کے طرف
اب اگر کوئی انکو ہاتھ پکڑ پکڑ کر لے کر (تاکہ مسجد میں ان کی بوند رہے) **ف** احمدیث سے اگرچہ پیارا اور لہسن کے حیات
نکلتی ہے گر کچے پیاز اور لہسن کہانے کی کراہت ہے نکلنے پر کیونکہ کچے میں بوہٹ ہوتی ہے پھر چٹائی اور لہسن کا
یہ حال ہوتا تھا کہ کیا کر یا حقہ یا چٹہ پکڑ لیا اور کوئی بدبودار چیز استعمال کر کے مسجد میں آنا ضرور مکروہ ہوگا اگرچہ
منہ صاف اور پاک کر کے آدمی تو فحاشت نہیں سے **عَنْ** قتادۃ فی حدیثہ کہ اَللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ شَکْلِہُ مَرْمِیۃٌ قَدَادَہُ
سورہ دوسری روایت ایسی ہی جیسو اور پگندری **بَابُ** اَللّٰہِی اَنْ تَقْدَا الضَّالِّۃَ فِی السُّجُودِ وَمَا یَقُولُ لَمَنْ
تَمِیۃٌ النَّاسِ لَمَّا یُحِلُّ جِزْرَہِمْ فِی السُّجُودِ ہنہ کی ممانعت اور جو کوئی ڈھونڈ اسکو کیا جاسے **عَنْ**
اَبِی ہُرَیْرَۃَ یَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنْ سَجَدَ رَجُلًا یَنْتُزِعُ صَالَاۃً فِی السُّجُودِ یَقُولُ
لَا رَدَّ ہَا اللّٰہُ عَلَیْکَ فَارَی السُّجُودَ لَکُمُ الْمُؤْمِنِیْنَ لِحَدِّثِہٖ اَمْرٌ جَمِیۃٌ اَبُو ہُرَیْرَہُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
سلم نے فرمایا جو شخص کسی کو رکعت کی گئی ہو چیر مسجد میں ڈھونڈتے سجدہ اپنے وہ اپنی بلند آواز سے اپنی چیز کے لیے
لوگوں کو بکاری تو کہے خدا کرے میری چیز پڑھے اس لیے کہ مسجد میں اس طرح نہیں بنائی گئیں **ف** کہ لوگ اس
میں اپنی گئی ہو چیر میں ڈھونڈتے یا خرید و فروخت یا اور معاملات دنیا کے کریں **عَنْ** اَبِی ہُرَیْرَۃَ یَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ یَعْنِیْ لِمَ تَمِیۃٌ جَمِیۃٌ اَبُو ہُرَیْرَہُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
ہے جیسو اور پگندری **عَنْ** اَبِی ہُرَیْرَۃَ یَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لَّمَّا کَانَ فِی السُّجُودِ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَی الْجَمْعِ اِلَی الْحَمْبِ
فَقَالَ اللّٰہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لَا رَدَّ لَکُمُ السُّجُودَ اِلَّا مَا یَنْتُزِعُ صَالَاۃً لَکُمُ الْمُؤْمِنِیْنَ لِحَدِّثِہٖ اَمْرٌ جَمِیۃٌ اَبُو ہُرَیْرَہُ
روایت ہو ایک شخص نے مسجد میں پکارا اور کہا گئے پکارا سرخ اونٹ کی طرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خدا کرے تجھ کو جسے مسجد میں نوجن کاسوں کے لیے نہیں مانہی کے لیے نہیں مانہی **ف** اور میں اور کلام

نہیں کرنا چاہیو اس حدیث کے معنی میں کہ مسجد میں آواز بلند کرنا مکروہ ہے لیکن اگر بغیر علم اور خصوصیت کر لے
 جائز رکھا جائے اللہ سبحانہ جن کا سون کے یونہی میں وہ یہ ہیں فکر الہی اور تمنا اور علم دین اور نوکریہ قاضی نے
 کہا اس کے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں کوئی دنیا کا کام نہ کرے بلکہ صرف اسلامی وغیرہ منہج اور عبادتوں کے لئے جو کہیں چاہے
 سو بھی مسجد میں منہج کیا ہے اور ہمارے اصحاب نے کہا کہ مسجد میں وہ کام دنیا کے منہج میں جن سے خاص خاص شخصوں
 کو فائدہ ہوتا ہے لیکن نفع عام کے کام میں درستی اسباب و سامان جہاد وغیرہ تو درست ہیں (نوری)
مسئلہ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ صَلَّى الْاِحْتِمَالِ كَاجِبٍ
 قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ صَلَّى الْاِحْتِمَالِ كَاجِبٍ
 روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر تو ایک شخص کھڑا ہوا اور پکارا اور کہا کہ تم پکارا سرخاؤ
 کی طرف آئے فرمایا تراویح نہ پڑھیں جن کا سون کے لیے بنائی گئیں ہیں انہی کے لیے بنائی گئیں ہیں
مسئلہ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى مَنْ صَلَّى الْاِحْتِمَالِ كَاجِبٍ
 تراویح میں باب السجود فقہ نے نقل کیا ہے تراویح میں سجدہ سجدہ ہوتا ہے اور ایک گناہ آیا جب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تھے اور اپنا سر سجدا کر رکھا تھا اور کہا کہ یہاں کیا اسی طرح جس طرح
 نماز میں **باب السجود فی الصلوٰۃ والسنن** کہ نماز میں سجدہ سجدہ ہوتا ہے اور ایک گناہ آیا جب بیان
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِكَ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِكَ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِكَ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِكَ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِكَ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِكَ
 ترجمہ ابوربہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی جب نماز پڑھتا ہے تو شیطان آتا
 ہے اسکو ہلکا کر دیتا ہے کہ اسکو یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھیں جب ایسا ہو تو وہ سجدہ کرے اور پچھتاوے
مسئلہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِكَ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِكَ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رَسُوْلِكَ
 نوری نے کہا کہ اس باب میں پانچ حدیثیں آئیں ہیں ایک تو یہی حدیث ابوربہ کی اس میں یہ ہے کہ جب نماز کئے
 رکعتوں میں غمگین ہو گئی پھر میں تو دو سجدے کرے لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ یہ دو سجدے کب کرے سلام پہ پہلے
 یا سلام کے بعد ایک حدیث ابوسعید کی ہے اس میں یہ ہے کہ سلام پہ پہلے دو سجدے کرے ایک حدیث ابن مسعود کی
 ہے جس میں پانچونے رکعت کے لیے کھڑے ہونا اور بعد سلام کے سجدہ ہونا مذکور ہے ایک حدیث فرات بن ابی یزید کی ہے
 جس میں دو رکعت کے بعد پہلے سے سلام کرنا اور باقی میں کرنا اور بعد سلام کے سجدہ ہونا مذکور ہے ایک حدیث ابن کثیر

کی ہے اس میں دو کمیتیں ٹپکہ کر اُدھم کٹہر سے ہو اور سلام سے پہلے سجدہ کا بیان ہو آب غلام سے نہلات
کیا ہے ان احادیث پر عمل کرنے میں داود ظاہری نے کہا اوپر قیاس درست نہیں ہے اور ہر ایک سے پیش
میسر و اندر اسی طرح عمل کرنا چاہیے امام احمد بھی داود کے ساتھ ہیں اور ان خاص نمازوں میں خشکا ذکر ان
حدیثوں میں ہے اور باقی نمازوں میں ان کے نزدیک سلام سے پہلے سجدہ کرنا چاہیے ہر چہ جن لوگوں نے قیاس پر
عمل کیا ہے اور ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ نمازی کو اختیار ہے چاہے بعد سلام کے سجدہ کرے چاہے قبل سلام کے
اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہمیشہ سلام کے بعد سجدہ کرے اور شافعی کے نزدیک ہمیشہ سلام سے پہلے سجدہ کر
اور امام مالک کو نزدیک اگر سہو کو چنانچہ میں زیادتی ہوئی ہو تو سلام کے بعد سجدہ کرے اور جو کسی جہزی ہو تو سلام
سے پہلے کرے اور سب قوی مذہب امام مالک سے پہلے شافعی کا لیکن امام مالک کے نزدیک اگر دوسو ہو تو ہون
ایک سے زیادتی ہوئی ہو اور ایک سے کسی تو سلام سے پہلے سجدہ کرے اور یہ چکات انشل میں ہے نہ جواز میں اور دوا
میں یا زیادہ سہوؤں کے لیے دوسری سجدہ کا فیہین اور سب سے اتفاق ہے علماء کا (نودی مختصر) **ع**
اَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُرِئَ بِكَ آيَاتُ آدْبَرِ الشَّيْطَانِ كَمَا
قَالَ أَطْحَفِي لَا يَمُوتُ إِلَّا ذَانِ فَإِذَا أَقْبَلُ فَإِذَا أَقْبَلَ فَإِذَا أَقْبَلَ فَإِذَا أَقْبَلَ فَإِذَا أَقْبَلَ فَإِذَا أَقْبَلَ
أَقْبَلَ كَقَوْلِهِمْ كَيْفَ يَكُونُ لَكَ أَنْ تَقُولَ إِذَا كُنَّا إِذَا كُنَّا إِذَا كُنَّا إِذَا كُنَّا إِذَا كُنَّا إِذَا كُنَّا
يُكَلِّمُ الرَّجُلَ إِنْ كَانَ يَكُونُ كَمَا إِذَا كُنَّا إِذَا كُنَّا إِذَا كُنَّا إِذَا كُنَّا إِذَا كُنَّا إِذَا كُنَّا
هَذَا جَالِيسٌ مَرَجَمَةُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَجِبُ إِذَا هُوَ فِي نَوْشِطَانِ
مَرَجَمَةُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَوَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَجِبُ إِذَا هُوَ فِي نَوْشِطَانِ
بہاگت ہے ہر چہ تکبیر چوگتی ہے نزلت آہا اور نمازی کے دل میں دوسو ڈالت ہے کہتا ہے وہ بات یاد کر یہ بات
یاد کرو ان باتوں کو یاد دلانا ہے جو کہی یاد نہ کرتا بہاگت کہ وہ ہول جانا ہو کتنی رکعتیں ہیں ہر چہ تم
میں سے کسی کو یاد نہ رہے کتنی رکعتیں ہیں تو وہ بیٹھے بیٹھے دوسو کر لیں **ف** نودی نے کہا علمائے
خلفاء کیا ہے ہر مطلب میں امام حسن بصری اور ایک جماعت سلف (ظاہر حدیث پر عمل کیا اور کہا ہے کہ سب
نمازی کو شک ہو کہتوں کی کئی زیادتی میں تو وہ بیٹھ کر دوسو سجدہ کر لیں اور شافعی اور اوزاعی اور ایک جماعت
سلف (زائد کہا ہے کہ ہر سجدہ سے نماز پر بہاگت کہ یقین ہو اگر ہر شک ہو تو پھر سجدہ سے پھر چار بار ناگ
چوٹی بابی شکستہ ہو تو اعادہ کرے اور مالک اور شافعی اندر احمد و ابو حنیفہ علماء کا یہ قول ہے کہ جب شک ہو تو پھر رکعتیں

پڑھیں یا چار تو ایک گھنٹہ اور پڑھی مسجد بہرہ کے تاکہ چار کا لکھیں ہر جاوے نہی مختصر **عَنْ** ابی ہریرہ **ع**
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا قَرَأَ بِالصَّلٰوۃِ قُلِّیْ وَلَکُمْ خُرَاطٌ فَاَنْ کُمْ تَخْرُکُوْا
 نَزْلًا فَتُخَالِفُوْا مِمَّا کَانَ مِنْ حَاجَاتِہٖ مَا لَمْ یُکُنْ یَنْتَظِرْ تَرْجُمُوْہُ بِرُءُوسِکُمْ وَرُوْا سِتْرَہٗ بِرُءُوسِکُمْ
 صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جب سبازان ہوتی ہے نماز کی تو باوجود اٹیہیہ سر کر جلا جاتا ہے پھر اسکو اگر غیب میں لانا
 اور آرزو میں دلانا ہے اور وہ کام یا دولا تا ہو جو اسکو کہی یا دئے آئے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ **ع** قَالَ
 صَلَّی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَرْکَعَتَیْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلٰوَاتِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ یَقْلِبْ قَامَ
 النَّاسُ مَعْہُ فَاَمَّا قَفْطُ صَلٰوٰتِہٖ فَخَفِیْ نَاسِیْلَہٗ کَثِیْرٌ فَمَجِدَّ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ الْقَرِیْبِ
 ثُمَّ سَلَّمَ تَرْجُمُوْہُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ اِسْمٰی سُرُوْدَیْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم دُیْنِہٖ زَمَانِیْنِ دُوْرَ کَسْتِیْنِ پُرُوْکَرِہِہٖ
 ہر گئے اور بیٹھا سہول گئے لگ ہی آپ کو ساتھ کٹرے ہو کر حبیب نماز پڑھنے کے اور ہم انتظار میں ہو کر اب
 سلام پیر نیکی آپ نے تمہیں کہی اور دو سجدہ کر کے بیٹھ کر سلام سے پہلے پیر سلام پیر **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ
 بْنِ جَعْفَرٍ یَسَّیْنَةُ الْاَسَدِ خَلِیْفَةُ نَبِیِّ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَامَ فِی صَلٰوۃِ
 الْمَظْہَرِ عَلَیْہِ جُلُوْسٌ فَاَمَّا اَتَمَّ صَلٰوٰتِہٖ سَجْدَ سَجْدَتَیْنِ فِیْہِ فِیْ كُلِّ سَجْدَۃٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ
 اَنَّ یَسْلَمَ وَتَسْجُدُ هُمَا النَّاسُ مَعْہُ مَكَانَ مَا نَحْنُ مِنْہِ الْخَلُوْسِ تَرْجُمُوْہُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ اِسْمٰی سُرُوْدَیْہِہٖ
 ہے جو طیف تو ہی عبد المطلب کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں سجدہ کا قدم پہول گئے اور اٹھ کر
 ہوئے جب آپ نماز پوری کر چکے تو دو سجدہ کر کے سر سجدہ کر کے لیے تجھیر کہی سلام سے پہلے بیٹھے بیٹھے اور
 گزروں نے بھی آپ کو ساتھ دو سجدہ کر کے یہ عرض تھا اس قدم کو کا سجدہ پہول گئے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ
 بْنِ مَالِکِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَامَ فِی السَّجْدِ الَّذِیْ یُرِیْدُ
 اَنْ یَّقْلِبَ فِی صَلٰوۃِہٖ فَخَضَعٰی فِی صَلٰوۃِہٖ فَاَمَّا اَنْ فِیْ اَنْحُوْا الصَّلٰوۃِ سَجْدَ قَبْلَ اَنْ یُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ
 تَرْجُمُوْہُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ اِسْمٰی سُرُوْدَیْہِہٖ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم پہلا دو گنا پڑھ کر کٹرے ہو کر
 جس کے بعد بیٹھ کر کٹرے تھا پھر آپ نماز پڑھی چکے گئے جب نماز تمام ہوئی تو سجدہ کیا سلام سے پہلے پیر سلام پیر
عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا سَلَّمْتَ اَحَدَ کُمْ
 فِی صَلٰوۃٍ فَاَنْتَ لَمْ یَدْرَکْہُ صَلَّی قَالًا اَمْ اَدْبَعًا فَلِیَطْرَحِ الشَّکَّ لَیْسَ عَلٰی مَا اسْتَفِیْنُ ثُمَّ یَسْجُدُ
 سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُسَلِّمَ فَاِنْ کَانَ صَلَّی حَتَّ شَعْفَیْنِ لَمْ یَصْرُکْہُ وَاِنْ کَانَ صَلَّی اَتَمَّ مَا لَا مَرِیْعَ

کائنات و خلیا اللہ تعالیٰ رحمہ اللہ سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شک کرے یا اپنی نماز میں (کتنی رکعتیں پڑھیں ہیں) اور معلوم نہ ہو سکے کہ تین پڑھیں یا چار تو شک کو دور کرے اور جہد رکعتیں جو اس کو قائم کرے پھر سلام کی پہلے دو سجدہ کر لے لیوے اب اگر اس نے پانچ رکعتیں پڑھیں ہیں تو یہ دو سجدہ کر لے لیوے چار پڑھیں تو ان دونوں سجدوں سے شیطان کہنے میں شک پڑے گی **ف** یخوہ فیہ ذلیل اور خوار ہوگا اس کا مطلب تو یہ ہے کہ اگر نماز میں خلل آئے اور پہچان کیے بغیر نہیں ہو بلکہ اور دو سجدوں کا ثواب زیادہ حاصل ہو الحمد للہ

عن محمد بن جبر اور گندرا - عَنِ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عليه وسلم قال إبراهيم نادى ونقص فلما سمع قبل له يارسول الله احدث في الصلوة شئى قال
وما ذاك قالوا صليت كما اكون اقال فتشى رحلي وراستقبل لبيكه فمجد سجدتين ثم سلم
ثم اقبل علينا بوجهه فقال انك لو احدثت في الصلوة شئى انما تكرر ولكن انما انا بشر انسى
كما تنسون فاذا نسيت فذكرى واذ انا احدثت في صلوتي فليحسن الصواب فليعلم عليه
ثم سجد سجدتين ثم حمى عليه وروايت عن عبد الله بن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لما

د. کا. د. ص. ص. ص.

بسم الله الرحمن الرحيم

لَا تَكُنْ مِمَّنْ فَكُنَا انْتَقَلَ فَوَسَّوْشَ الْقَوْمَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ مَا نَأْكُلُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَبْرِيكَ وَالصَّلَاةُ
قَالَ لَا قَالُوا فَإِنَّكَ لَدَى صَلَاتِكَ خَمْسًا نَأْكُلُ لَمْ يَجِدْ يَجِدْ تَيْنِ تَمْرًا قَالُوا نَأْكُلُ نَأْكُلُ
يَسْأَلُكُمْ لَنْتِي كَمَا تَسْأَلُونَ لَأَكْلُوهُمُ نَبْرِيكَ حَدِيثُهُمْ قَالُوا أَحَدٌ كَرَفَلَيْسَ يَجِدْ تَيْنِ تَمْرًا حَمِيدُ بَرِيهِمْ
بن سوید سے روایت ہے علقمہ نے ٹھہر کی نماز پڑھائی تو پانچ رکعتیں پڑھیں اور جب سلام پہنچا تو لوگوں نے کہا اسے
اپر شبل رکعتیں ہر علقمہ کی پانچ پانچ رکعتیں پڑھیں انہوں نے کہا انہیں لوگوں نے کہا بیشک تم پانچ رکعتیں
پڑھیں اور میں ایک کہنے میں تھا بچہ کم سن تھا میں نے بھی کہا ان تم نے پانچ رکعتیں پڑھیں انہوں نے کہا
اور کافی تو یہی بھی کہتا ہے **ف** ابراہیم بن سوید علقمہ کے شاگرد تھے اور انہیں گرو دیا چوٹے ٹاٹے والے
کو ایسے الفاظ کہیں کہ میں صاف انہیں بشیر طیکہ رہا نہ مانے یا ابراہیم کافی ہے اصیہ وہ ابراہیم نہیں ہیں علقمہ
کے مشہور شاگرد اور حماد کے استاد ہیں وہ ابراہیم بن یزید بنی مین **ف** میں نے کہا مان یسکر وہ ٹھہر
اور وہ سجدہ کر کے پھر سلام پہنچا اور کہا عبد اللہ بن سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ
پانچ رکعتیں پڑھیں جب آپ نماز فرما رہے تھے تو لوگوں نے کہا میں اس شخص کی آپ کو فرمایا کیا ہوا تم کو
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز پڑھا گئی آپ نے فرمایا نہیں انہوں نے فرمایا آپ نے پانچ رکعتیں
پڑھیں یہ سنا کر آپ ٹھہرے اور وہ سجدہ کر کے پھر سلام پہنچا اور فرمایا میں آدمی ہوں جسے تم پہل جلتے ہو میں نے ہول
جاہا ہوں اور میں نے روایت میں اسے زیادہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی ہول جاوے تو وہ سجدہ کر کے **سُكِّنَ عَبْدُ اللَّهِ**
قَالَ حَتَّى يَأْتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا فَلَمَّا كُنَّا رَسُولُ اللَّهِ أَرَادَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا
ذَلِكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ لَمْ يَكُنْ لِي خَمْسٌ إِذْ كُنْتُ كَمَا أَتَدَّ كُرْدُونَ رَأَيْتُنِي كَمَا تَرْتَسُونَ لَمْ يَكُنْ
يَجِدْ يَجِدْ فِي الصَّلَاةِ وَتَرْتَمِيمُ عَبْدُ اللَّهِ بِنِ سَعْدٍ رَوَايَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَازُ پڑھائی تو پانچ رکعتیں
پڑھیں میں نے عرض کیا رسول اللہ کیا نماز پڑھا گئی آپ نے فرمایا کیسے ہم نے کہا آپ نے پانچ رکعتیں پڑھیں آپ نے فرمایا میں
یہ آدمی ہوں تمہاری طرح یاد رکھتا ہوں جو ہول جاتا ہوں جسے تم ہول جاتے ہو پھر وہ سجدہ کر کے
یہ کہے ہو کہ سُكِّنَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ قَالَ أَبُو بَرٍّ رَوَايَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
بِالْوَحْيِ مَرَّتَيْنِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَادَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ لَمْ يَكُنْ لِي خَمْسٌ إِذْ كُنْتُ كَمَا أَتَدَّ كُرْدُونَ رَأَيْتُنِي كَمَا تَرْتَسُونَ
يَا أَدَا لَنْتِي أَحَدٌ كَرَفَلَيْسَ يَجِدْ تَيْنِ تَمْرًا وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ كَحَوْلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُكُمْ لَنْتِي
يَجِدْ تَيْنِ تَمْرًا حَمِيدُ بَرِيهِمْ بن سوید سے روایت ہے میں نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ساتھ آپ لا

وَدَادَ

یہ آدمی ہوں تمہاری طرح یاد رکھتا ہوں جو ہول جاتا ہوں جسے تم ہول جاتے ہو پھر وہ سجدہ کر کے یہ کہے ہو کہ سُكِّنَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ قَالَ أَبُو بَرٍّ رَوَايَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

لگا یا اور کہا یہی کافی ہے چہرہ عبداللہ نے کہا میں نے دیکھا اور کوفہ بڑا کفر کی حالت میں ار گیا
 مبر کی لڑائی میں یہ صلہ تھا اس کی ناشکری اور بے ادبی کا اصرار فی الحال نے ہنگو ایمان نہیں دیا جو بوقت سیرہ و الخیم
 امیری اور اپنے سجدہ کی آیت پڑھی اور سجدہ کیا تو آپ کو ساتھ سب لوگوں نے یہاں تک کہ شکر کن اور جنوں
 بھی سجدہ کیا ابن عباس نے کہا بلکہ یہ خبر شہود پہنچی کہ کئے والے مسلمان ہو گئے قاضی عباس نے کہا سب ان سب
 کے سجدہ کر نیک یہ تھا کہ یہ سجدہ سب سجدوں کے پہلے اور عبداللہ بن مسعود نے ایسا ہی کہا اور جو بعض منفر
 اور مخبرین نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلطی سے اس سرت میں ایک آیت پڑھ دی تھی جس پر
 شکر کن کے اذکار کی تعریف نکلتی تھی یہ بالکل جھوٹ اور بے اصل اسوہ ہے کہ اس کو سوا دوسرے کسی حصہ کی کفر
 کرنا کفر ہے اور کفر کی نسبت آپ کی طرف محال ہے اور شیطان کی یہ طاقت نہیں کہ آپ کی زبان پر اس بات بخوات
 (روزی) **سُكُنْ عَنَّا يَرْبِّ سَارِ** اِنَّكَ سَاكِنٌ قَدِيمٌ ثَابِتٌ عَزِيزٌ اَلَيْسَ اَمْرٌ هَٰذَا مَعَكُمْ
 فَكُلَّكَ لَكَ اِنَّكَ مَعَكُمْ اَمَّا كُمْ فَكُنْتُمْ مَعَكُمْ اَنْتُمْ اَعْلَىٰ نَسْلٍ لَّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْحَجَّ إِذَا احْتَوَىٰ ذَلِكُمْ كَذِبٌ ترجمہ عثمان سیار روایت ہوا انہوں نے پوچھا زمین ثابت ہے امام کے
 پیچھے پڑھنے کو انہوں نے کہا امام کے پیچھے پڑھنا چاہیے (سوا سورہ فاتحہ کے) اور کہا کہ میں نے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ النجم پڑھی پھر آپ نے سجدہ نہیں کیا **فَاَبُو ضَيْفَةَ** نے زمین ثابت کر
 قبل ہر استدلال کیا ہوا اور امام کے پیچھے مطہر اُمرات کو منہ کیا ہے خواہ سورہ فاتحہ ہو یا اور کوئی سورہ خواہ
 ستی نماز ہو یا جہری اور ہمارا اندیشہ یہ ہے کہ مقتدی کو سورت فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنا چاہیے ستی اور جہری
 نمازیں اور زید کے قول کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز
 نہیں ہوتی اور فرمایا جب تم میرے پیچھے نماز پڑھو تو کوئی سورہ نہ پڑھو سوا سورہ فاتحہ کے اور حدیثیں بھی ہیں
 پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں زمین ثابت کر قبل ہر مقتدی میں دوسری یہ کہ زید کا مطلب ہے
 کی مخالفت سے یہ کہ سوا سورہ فاتحہ کے اور کوئی سورت نہ پڑھی جاوے اور یہ تاویل جھوٹ ہے تاکہ اور احادیث کو
 خلاف نہ ہو اور یہ جو زید نے کہا کہ انہوں نے سورہ النجم پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
 اور اپنے سجدہ نہ کیا یہ تاویل ہے امام مالک کی جو کہ مشرین میں فصل میں کوئی سجدہ نہیں ہے اور سورہ النجم
 اذالہ اور اشقت اور اقرہ باسم ربک کو سجدہ منسوخ میں اس حدیث کو عبداللہ بن عباس کی حدیث سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا یہ فصل میں جب سوا زمین میں آئے اور یہ مذہب ضعیف ہے کہ زید

ابو ہریرہ کی روایت میں ہے کہ ہم نے سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذی السما انشققت اور اقرار ہم
 رکب میں اور اجماع کیا ہے علمائے اس امر پر کہ ابو ہریرہ شیعہ مجری میں سلمان ہوئے اور ابن عباس کی حدیث
 کا اسناد ضعیف ہے وہ دلیل لانے کے لائق نہیں اور زید کی حدیث سے سجدہ کا ترک ثابت ہوتا ہے اور ظاہر
 ہے کہ سجدہ تلاوت سنت ہے تو اسکا ترک جائز ہے اب اختلاف کیا ہے علمائے کہ ساری قرآن میں کتنے سجدے
 تلاوت کر میں تو امام شافعی اور ایک طائفہ علماء کا یہ قول ہے کہ قرآن میں سجدے دو ہیں دو سورہ حج میں اور
 میں فصل میں اور صا دو میں سجدہ تلاوت نہیں ہے بلکہ سجدہ شکر ہے اور امام مالک اور ایک جماعت علماء
 کے نزدیک سب گیارہ سجدے میں ان کے نزدیک فصل کو تینوں سجدے کا نظم میں اور امام ابو حنیفہ کے
 نزدیک سب سجدے چودہ ہیں لیکن سورہ حج میں ایک ہی سجدہ ہے اور صا دو میں ایک سجدہ ہے اور احمد ابراہن
 شیر حر کے نزدیک پندرہ سجدے ہیں انہوں نے حج کے دونوں سجدوں کو اور صا دو کے سجدے کو کہی قائم رکھا اور
 مقامات سجدے کے شہر میں صرف حم کے سجدے کے مقام میں اختلاف ہے امام مالک اور ایک جماعت سلف
 کے نزدیک یہ سجدہ ان کسٹم آیہ تَعْبُدُونِ پر ہے اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور کے نزدیک لا یسألون
 پر (نوی) **سُحِّلَ** اِنِّیْ سَلَّمَ بِرَبِّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَبَا هُرَيْرَةَ قَدْرًا لَّهٗ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ
 فِيْهَا فَكَلَّمَا اَنْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا مَرَّحِمَهُ ابُو سَلَمَةَ
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ ہر روایت ہے ابو ہریرہ نے سورہ اذی السما انشققت پڑھا تو سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئی تو بیان کیا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سمت میں سجدہ کیا تھا **سُحِّلَ** اِنِّیْ هُوَ رِقَّةٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ لَمْ يَرْجِعْ اِسْحٰلَ اِنِّیْ هُوَ رِقَّةٌ قَالَ سَجَدَ تَامَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ مَرَّحِمَهُ ابُو سَلَمَةَ ہر روایت ہے ہم نے سجدہ کیا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذی السما انشققت اور اقرار ہم رکب میں **سُحِّلَ** اِنِّیْ هُوَ رِقَّةٌ اَنَّا قَالَ
 سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ مَرَّحِمَهُ ابُو سَلَمَةَ
 ہر روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اذی السما انشققت وَاَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ مَرَّحِمَهُ ابُو سَلَمَةَ
سُحِّلَ اِنِّیْ هُوَ رِقَّةٌ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ لَمْ يَرْجِعْ اِسْحٰلَ اِنِّیْ هُوَ رِقَّةٌ قَالَ
 سَجَدَ تَامَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاَقْرَأَ بِاسْمِ رَبِّكَ مَرَّحِمَهُ ابُو سَلَمَةَ
 قَالَ سَجَدَ تَامَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِمَا خَلَقْتِ الْاَنْبَاءَ وَقَالَ ابُو

ابو ہریرہ

نہ
 سجدہ
 فقالت

عَبْدُ اللَّهِ عَلَى فُلْكَ أَدَاكَ السَّجْدَ هَذَا تَرْجَمَهُ الْبُورَانُ سَوْرَتِ مِینِ نَمَازِ پُرسِ الْبُورِ سَرِیْہِ كَسَ سَابِغَتَا
 كِی اُنہوں نے سورہ طہ اذالہا انشقت اور سجدہ کیا اس میں مین نے کہا (نماز کے بعد) یہ سجدہ تم نے کیا
 کیا انہوں نے کہا میں نے تو یہ سجدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجے کیا ہے اور میں اس کو کرتا رہوں گا بہر
 باب کہ آپ سولہوں۔ ابن عبد اللہ اعلیٰ کی روایت میں یوں ہی کہیں یہ سجدہ ہمیشہ کرتا رہوں گا **سُجَّدُ النَّبِيِّ**
عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَسْجُدُ فَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَقُلْتُ سَجْدُ فَيُحَاثِلُ
 كَعَمْرٍاءَ اَيْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدُ فَيُحَاثِلُ اَلْاَقَاةَ قَالَ شَعْبَةُ
 قُلْتُ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ تَرْجَمَهُ الْبُورَانُ سَوْرَتِ مِینِ نَمَازِ پُرسِ الْبُورِ سَرِیْہِ كَسَ
 وہ سجدہ کرتے تھے سورہ اذالہا انشقت میں مین نے کہا تم اس سورت میں سجدہ کرتے ہو انہوں نے کہا
 ہاں میں نے اپنی چھیتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ سجدہ کرتے تھے اس صورت میں زمین پر
 ہمیشہ اس صورت میں سجدہ کیا کروں گا بہر تک کہ آپ سولہ جاؤں (عالم آخرت میں) **بَابُ**
 صِفَةِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلَاةِ وَكَيْفِيَّةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْفَخْذَيْنِ نَمَازِ مِینِ كَسَ مِثْلُ مَا جَاءَ فِي
 دُونِ مَا تَمَّ دُونِ رَأُونِ بِرِ كَسَ مِثْلُ مَا جَاءَ فِي **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى بَيْنَ فَخْذَيْهِ وَتَحْتَ يَمَانِهِ
 قَدَمَهُ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى
 وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ سَوْرَتِ مِینِ نَمَازِ پُرسِ الْبُورِ سَرِیْہِ كَسَ
 بائیں پاؤں کو ران اور پنڈلی کے بیچ میں کر لیتے اور داہنا پاؤں پیچھاتے اور بائیں ہاتھ بائیں گھٹن پر
 رکھتا اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر اور انگلی سے اشارہ کرتے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ يَدَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى
 عَلَى فَخْذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلَى أَصْبَعِ الْوُسْطَى وَيُضْمُّ رِجْلَهُ
 الْيُسْرَى إِلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ سَوْرَتِ مِینِ نَمَازِ پُرسِ الْبُورِ سَرِیْہِ كَسَ
 کہ تو داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھتا اور بائیں ہاتھ بائیں ران پر اور کمر کی انگلی سے اشارہ کرتے اور بائیں
 انگوٹھا بیچ کی انگلی پر رکھتا اور بائیں تھیلی کو بائیں گھٹن پر رکھتا **عَنْ** اَبِي عُمَرَ اَتِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سُجَّدُ

فَخْذَيْهِ

بَابُ

اپنی نگاہ ہی اور ہر ہی رکھی (انتہ مختصراً) مترجم کہتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے یہ امر ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتا تو اسی طرح سے بیٹھتا یعنی کمر کی انگلی سے اشارہ کیا کرتے اب غرض اللہ کے وقت اشارہ کرنا یہ کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں ہے اس لیے اہل حدیث کا عمل اس پر ہے کہ وہ شروع مقدمہ سے اخیر تک کمر کی انگلی سے اشارہ کیے رہتے ہیں اور یہی صحیح ہے **عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُتَمَرِّ** أَنَّهُ قَالَ دَارَني عَبْدُ اللَّهِ بَعَثَ دَاَنَا عَبَثًا بِالْحَجَّةِ فِي الصَّلَاةِ ذَكَرْنَا انْصَرَفَ تَهَارًا فَقَالَ اصْنَعُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَكَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا اجْلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَصَحَّ كَفَّهُ الْيَمْنَى عَلَى خَدِّهِ الْيَمْنَى وَجَمَعَ أَصَابِعَهُ كَأَنَّهَا دَاخِلَةٌ بِأَصْبَعِهِ الْيُمْنَى قُلَى لَهَا وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى خَدِّهِ الْيُسْرَى **مُتَرَجِم** علی بن عبد الرحمن معادی سے روایت ہے کہ جبکہ عبد اللہ بن عمر نے دیکھا نماز میں انگلیوں سے کہہ دیتے ہوئے کہ جب بن نماز میں ہو تو جو جگہ منع کیا اور کہا کہ ایسا کیا کر جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے میں نے کہا وہ کیسے کرتے تھے انہوں نے کہا آپ جب نماز میں بیٹھتے تو دہنی تہمیل دامن ران پر رکھتے اور سب انگلیوں کو بند کر لیتے اور اس انگلی سے اشارہ کرتے جو انگوٹھے کے پاس ہے (یعنی کمر کی انگلی سے) اور بائیں تہمیل بائیں ران پر رکھتے **عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَمَرِّ** قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ بْنِ عَمْسٍ ذَكَرَ خَوْفَ حَدِيثِ مَالِكٍ يَحْزَنُ إِذْ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَ يَحْكِي بَنِي سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ كُنْهَهُ كُنْيَتُهُ مُسْلِمٌ **مُتَرَجِم** اس روایت کا وہی جو اوّل بیان ہوا **بَابُ التَّكْوِينِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ ذِكْرِ اعْتِمَادِ وَكَيْفِيَّتِهِ** نماز ختم کرتے وقت سلام پہرے انگلیوں **عَنْ ابْنِ مَعْمَرٍ** أَنَّ أَمِيرًا كَانَ مِنْكُمْ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْ غَلِيظًا قَالَ لَقَدْ رَوَيْتُ بِشَرِّهِ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقَعُهُ **مُتَرَجِم** ابو عمر سے روایت ہے کہ میرا ایک امیر تھا وہ دو سلام پہرے کرتا عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہاں کی ہے تم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے **عَنْ ابْنِ مَعْمَرٍ** أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ شَعْبَةُ رَفَعَهُ مَسَدًا أَنَّ أَمِيرًا أَوْ ذَخْلًا سَلَّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْ غَلِيظًا **مُتَرَجِم** اس روایت کا وہی جو اوپر گذرا ہے ایک امیر یا ایک آدمی نے دو سلام پہرے تو عبد اللہ نے کہا اس نے یہ سنت کہاں سے سیکھی **عَنْ سَعْدِ** قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى أَرَى

نہیں
نہیں
نہیں

باب التَّكْوِينِ فِي الصَّلَاةِ

بِبَاحٍ خَلِّفَ تَرْجَمَهُ سَعْدُ بْنُ رَوَيْتِ بْنِ مِثْلٍ دِيْنِي وَكَيْفَا كَرْتَا تَهَا رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَدَاهِي اَوْرَبَا بَيْنَ طَرَفِ
 سَلَامٍ بِهَرْتِ بِيَانِ تَاكُ كَ اَپْ كِي گَال كِي سَفِيْدِي مَحْمُوْدُ كِهَلَا ئِي دِيْنِي **فَا** نَوِي نِي كِهَا اِس مِثْلِ
 هِي اِمَامِ شَاغِي اَوْرَجْهَوْرُ سَلَفِ اَوْرُ خَلَفِ كُو نَدَبِ كِي جَو كِتْهِي مِثْلِ مَنَانِ كِي بَعْدُ دُ سَلَامِ كَرْنَا جَا بِهِي اَوْر اِمَامِ
 نَاكُ اَوْر اِيكُ جَاعَتْ عِلْمَا كَا يَهْ قَوْلُ هِي كَ اِيكُ هِي سَلَامِ كَرْنَا سَنَتْ هِي پُرَاوْ كِي دِلِيلِيْنَ ضَعِيْفِ مِثْلِ اَوْر اَقَاوْ
 صَحِيْحِ سِي دُ سَلَامِ كَرْنَا سَبْتُ هُو تَا هِي اَوْر مِثْلِ مِثْلِ يَهْ بَاتِ نَحْتِي هِي كَ اِيكُ سَلَامِ پُر اَقْصَارُ كَرْنَا جَا تَرْهِي
 اِس پُر اَجَاعُ هِي عِلْمَا كَا كُو وَاجِبُ اِيكُ هِي سَلَامِ هِي كَ اِيكُ سَلَامِ كَرْنِي كُو تَبِي كِي طَرَفِ مِثْلِ اَوْر جَو دُ
 سَلَامِ كَرْنِي تُو اِيكُ وَاهِي طَرَفِ كَرْنِي اَوْر اِيكُ بَا مِثْلِ طَرَفِ كَرْنِي اَوْر سَلَامِ مِثْلِ اَتَا مِثْلِ بِهَرْتِ كَ اُس
 طَرَفِ سِي اِيكُ گَال دُ كِهَلَا ئِي دِيوِي هِي صَحِيْحُ هِي اَوْر بَعْضُوْنِ نِي كِهَا كُو دُو نُوْنِ گَال دُ كِهَلَا ئِي دِيوِيْنِ اَوْر
 سَلَامِ نَزَا كَا اِيكُ رَكْنُ هِي جَو كَرْنِي مَزِيْعُ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ
 اَوْر اَوْر ضَعِيْفِ كِي نَزْدِيكُ لَفْظِ سَلَامِ سَنَتْ هِي اَوْر نَزَا سِي بَا سَرُ اَسْكُتَا هِي كُوْنِي كَامِ نَزَا كِي خِلَافِ كَرْنِي سِي
 سَلَامِ هُو اِيكَا مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ
 جَا بِهِي **عَنْ** اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَعْرِفُ اَنْقِصَاءَ صَلَوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَعْمَرَ
 بِالْتَّكْبِيْنِ تَرْجَمَهُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ سِي رَوَايَتِ هِي مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ
 خَتْمُ حَبِ اَبِ تَكْمِيْلِ كِي **عَنْ** عُمَرُو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي مَعْبُوْدٍ مَوْلَى اَبْنِ عَبَّاسٍ اَنْهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ
 عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ اَنْقِصَاءَ صَلَوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا
 بِالْتَّكْبِيْنِ قَالَ عُمَرُو بْنُ دِيْنَارٍ ذَلِكُ لَا يَنْفِي مَعْبُوْدٍ كَا تَكْرِيْكَ وَقَالَ لَمْ اَحْذَرْ ذَلِكُ بِطَرَفِ قَالَ عُمَرُو
 وَذَلِكَ اَخْبَرَنِي بِهِ ثُبُلُ ذَلِكُ تَرْجَمَهُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ سِي رَوَايَتِ هِي مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ
 كَا خَتْمُ هُو نَا جَبِ پِچَانْتِي حَبِ تَكْمِيْلِ كِي اَدَا زِي سَنْتِي - اِسْ هَدِيْثُ كُو عُمَرُو بْنِ دِيْنَارٍ اَوْر اَبُو مَعْبُوْدٍ سِي رَوَايَتِ كِي اَلَمْ
 نِي كِهَا مِثْلِ نِي دُ بَارِهْ جَبِ اِسْ هَدِيْثُ كَا ذَكَرُ اَبُو مَعْبُوْدٍ كِي كَا تُو اُنْهَوْنِ نِي اَنكَارُ كِي اَوْر كِهَا مِثْلِ نِي مِثْلِ
 يَهْ هَدِيْثُ بِيَانِ مِثْلِ كِي حَالَا كَهْ اُنْهَوْنِ هِي نِي مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ مِثْلِ
 هَدِيْثُ كِي رَوَايَتِ سِي اَنكَارُ كِي اَلَمْ عُمَرُو بْنِ دِيْنَارٍ نَفْعُ مِثْلِ تُو يَهْ رَوَايَتِ حَبِ مِثْلِ اِمَامِ سَلَامِ اَوْر جَو هُو رَفْعُ اَوْر اَلَمْ
 نَدِيْثُ كُو نَدَبِ كِي **عَنْ** اَبْنِ عَبَّاسٍ اَنْهُ رَفَعُ الصَّلَوةِ بِاَللّٰهِ كِي جَوْنِ يَنْتَهَرُ النَّاسُ
 مَنْ اَلَمْ تَكُوْبَتِيْ كَا نَ عَلِيٍّ عَزَّ وَجَلَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَكُوْبَتِيْ قَالَ قَالَ اَبْنُ عَبَّاسٍ

بَابُ التَّكْبِيْرِ وَاللَّحْظِ عَلَى الصَّلَاةِ

لَيْتِي

وَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَيْنِ مِنْ عِبْدِكَ
يَهُودِيَيْنِ دَخَلَا عَلَيَّ فَرَمَتَا أَنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي بُيُوتِهِمْ فَقَالَ صَدَقَا إِنَّمَا
يُعَذَّبُ جُورَانِ عَذَابُ بَابِ اللَّهِ عَلَيْهِمُ الْبَحَامُ ثُمَّ قَالَتْ تَمَارًا أَتَيْتُكَ بَعْدَ فِي صَلَواتِكَ إِلَّا يَتَعَوَّدُ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ ثُمَّ حَمَمَهُ امِ الْمَوْتِينَ عَائِشَةُ سُورَايْتُ هُوَ مِيرَاسُ دُورِ مِهَايَا يَهُودِيٍّ مَدِينَةِ الدُّنْيَا مِنْ كَرَامَتِينَ أَوْ
كُنْتِ لَكَيْنِ قَبْرِ الدُّنْيَا كُوْغَرَابِ هُوَ قَبْرُ بَنِي مِينَ مِينَ لَمْ يَكُنْ جَسَدًا يَأْتِيهِمْ أَجَابًا لَكِ أَوْ كُوْغَرَابِ كُنْتِ بِهَرِ
دُوْنِ بَلِي كُنْتِ امِ رَسُولِ امِ صَلَواتِكَ عَلَيْهِ سَلَامُ تَشْرِيفِ لَمْ يَكُنْ مِينَ بِنْتِ آبِ سِرْبَانِ كِيَا جَوَانِ سِرْبَانِ مِينَ
كُنْتِ هَتَا آبِ لَمْ يَزَالَا يُنْهَوْنَ نِي سَجَ كُنْتِ قَبْرِ الدُّنْيَا كُوْغَرَابِ هُوَ تَابِ جَسَدِ جَوَانِ تَابِ سَتَرِ مِينَ حَضَرَتْ
عَائِشَةُ لَمْ يَكُنْ كَبْدِ مِينَ لَمْ يَكُنْ آبِ سِرْبَانِ مِينَ قَبْرِ كِيَا عَذَابِ سِرْبَانِ مَانْتِ تَبِ عَكِنْ
عَائِشَةُ بِعَدَا الْحَدِيثِ وَفِيهِ قَالَتْ وَمَا صَلَواتِكَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا سَمِعْتُهُ يَتَعَوَّدُ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ ثُمَّ حَمَمَهُ امِ الْمَوْتِينَ عَائِشَةُ سِرْبَانِ مِينَ هُوَ جَوَانِ كُنْتِ اسْ دَايْتِ مِينَ سِرْبَانِ
بَعْدَ آبِ لَمْ كُنْ نَمَانِ سِرْبَانِ مِينَ جِسْمِ مِينَ قَبْرِ كِيَا عَذَابِ سِرْبَانِ مَانْتِ تَبِ عَكِنْ
سَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِينُ فِي صَلَواتِكَ مِنْ فَتْنَةِ الدَّجَالِ ثُمَّ
امِ الْمَوْتِينَ عَائِشَةُ سُورَايْتُ هُوَ مِينَ مِينَ رَسُولِ امِ صَلَواتِكَ عَلَيْهِ سَلَامُ آبِ نَاهِ مَانْتِ تَبِ نَمَانِ
دَجَالِ كِيَا فَتْنَةِ سِرْبَانِ ابْنِ هُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَقَّقَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ كَيْفَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الدَّجَالِ وَمِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فَتْنَةِ الدَّجَالِ وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فَتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ثُمَّ حَمَمَهُ
ابو هريرة سُورَايْتُ هُوَ رَسُولِ امِ صَلَواتِكَ عَلَيْهِ سَلَامُ لَمْ يَكُنْ كُنْتِ مِينَ مِينَ تَبِ سِرْبَانِ
تَوَاجِرِ خَيْرُونَ سِرْبَانِ مَانْتِ كِيَا آبِ نَاهِ مَانْتِ مِينَ مِينَ مِينَ مِينَ مِينَ مِينَ مِينَ مِينَ مِينَ مِينَ
اور موت کو عذاب سے اور دجال کے فتنے سے عَكِنْ عَائِشَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فَتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فَتْنَةِ الدَّجَالِ وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَاثِرِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكُنْتَ مَا تَسْتَعِينُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَضِرَ حَدَّثَ نَكَدَ وَوَعَدَ فَخَلَفَ ثُمَّ حَمَمَهُ امِ الْمَوْتِينَ عَائِشَةُ

روایت ہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگتے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری قبر کے عذاب سے
اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال کے قتل سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری زندگی اور موت کو قتل سے یا اللہ
پناہ مانگتا ہوں میں تیری گناہ سے اور قرض داری سے ایک شخص بولا یا رسول آپ اگر قرض داری سے
کیون پناہ مانگتے ہیں آپ فرمایا حسب آدمی قرضدار ہوتا ہو تو جھوٹ بولتا ہو اور وعدہ خلاف کرتا ہے
تو اگر یہ قرض داری کوئی گناہ نہیں ہے اور کس وجہ سے اور گناہ سرزد ہوتے ہیں اس طرح قرض داری
سے پناہ مانگے حقیقت میں قرض داری یہی بلا ہے آدمی کو چاہیے کہ بغیر سخت ضرورت کو قرض نہ لے اور
سخت ضرورت یہ کہ ماری بہوک کے مرتا ہو اس کے سوا اور کوئی ایسی ضرورت نہیں جس کے لیے
قرض کے بلا میں پڑے اور شادی یا موت کی رسمیں تو محض لغو ہیں ان کے لیے سمان کو قرض لینا
ضرور نہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ
مِنَ الشَّهَادَةِ الْآخِرَةِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَنْ يَجْعَلَ مِنْ عَذَابٍ يَجْعَلُهُ مِنَ الْقَبْرِ
مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ وَمِنْ سَكْرَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہر رسول صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اخیر شہد شہدہ ہو چکر تو چار چیزوں سے پناہ مانگو جنہم کے
عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کو قرض داری کی برائی سے **عَنْ**
أَبِي ذَرٍّ عَنِ الْأَسَدِ قَالَ إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ الشَّهَادَةِ الْآخِرَةِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ
ترجمہ ہر آدمی جو اوپر گذرے اس میں صرف شہد کا لفظ ہی اخیر کا لفظ نہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
يَقُولُ قَالَ يَقِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ تَعَوَّذُكَ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ
النَّارِ وَفِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہر رسول صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے قبر کے عذاب سے اور دنیا کی زندگی اور موت اور
زندگی اور موت کو قرض داری کی برائی سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ
فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ عَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ وَالْمَمَاتِ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے اللہ کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے پناہ مانگو
کی دجال کے قتل سے پناہ مانگو خدا کی زندگی اور موت کو قرض داری کی برائی سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ابنِ مَسْعُودٍ كَذَا الْجَلالُ وَالْاَكْرَامُ ترجمہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا سلام پہیرتے نہ بیٹھتے مگر اس قدر کہ کہتے اللہم سرِ اختیار تک یعنی یا اللہ تو سالم ہر سب عیبوں کو اور بھیجی ہے سلامتی میں تمام عالم کی بڑی برکت والا ہے تو ایسی بزرگی اور عزت والی اور این نہیں کی روایت میں یا ذالجلال والاکرام یہ حدیث اسناد حسن عاتقہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بیئناہ غیباً انک کان یقول

یَا ذَا الْجَلالِ وَالْاَکْرَامِ ترجمہ جو اوپر ہوا اور اس روایت میں بھی یا ذالجلال والاکرام ہے حدیث

قَدْ مَوَّلَ الْمُغِیْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ کَتَبَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِیَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَبْدِ مِنْكَ الْجَدُّ ترجمہ درود جو رسول بن مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے کہ مغیرہ بن شعبہ نے

حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکے اور سلام پہیرتے تو کہتے یا اللہ سرِ اختیار یعنی کوئی سپا سب و نہیں مگر اللہ اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اسکا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے

تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے یا اللہ جو تو ہی اسی کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو نہ ہی اسی کوئی دیر نہیں

سکتا اور کسی کی کوشش تیرے اگر بیش نہیں باقی حدیث

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ مَسْعُودٍ فِي رِوَايِهِمَا قَالَ نَامُلَا لَهَا

عَلَى الْمُغِیْرَةَ فَكَتَبَتْ بِهَا إِلَى مُعَاوِیَةَ ترجمہ درود جو غلام آزاد بن مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے

اور مغیرہ بن مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہا کہ درود لکھا مغیرہ بن مغیرہ بن شعبہ نے بھیج دیا اور میں نے اس کا کہ حضرت معاویہ کو لکھ بھیجا حدیث

مَوْلَى الْمُغِیْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ کَتَبَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِیَةَ کَتَبَ ذَلِكَ الْکِتَابَ لَمْ يَدَأْ

إِلَّا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ يَسْلِمُ بِرُغْمِ خِلْدٍ يَتَوَسَّأُ إِلَّا قَوْلَهُ وَهُوَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَإِنَّهُ لَكَرِیْمٌ كَرَّمَ ترجمہ ابی لبابہ نے کہا معاویہ کو مغیرہ نے درود کہتا ہے

کہہا بھیجا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ فرماتے تھے جب سلام پہیرے نماز کا نفل ابوبکر اور ابوبکر

کی روایت اگر اس میں وہ علی کل شے قدير ذکر نہیں کیا حدیث

قَالَ کَتَبَ مُعَاوِیَةُ إِلَى الْمُغِیْرَةَ بِرِغْمِ خِلْدٍ يَتَوَسَّأُ إِلَّا عَمَّشَ ترجمہ درود کا تب مغیرہ نے کہا کہ

معاویہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 عَمَّ يَسْعَادُ إِذَا كَاتِبَ الْمُخَيَّرَ بِشُعْبَةٍ يَقُولُ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُخَيَّرِ كَتَبَ إِلَى بَنِي
 سَمِيعَةَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكْتَبُ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قُضِيَ الصَّلَاةُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُكْمُ
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَلْيُحْمَدْ مَا نَحْمَدُهُ وَلَا يُعْطَى مَا أُعْطِيَ وَلَا يُنْفَعُ إِلَّا
 بِالْحَمْدِ مِنْكَ الْحَمْدُ ترجمہ عسہ اور عبد الملک بنون نے ورا و سنا جو منشی ہے منیر کے کہ مکہ میں بیجا
 نے منیر کو کہ مجھے کوئی دعا ایسی دکھانے سے جو منی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غرض انہوں نے کہہ
 بیجا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے جب نماز سے فارغ ہوتے کہ لا الہ الا سوا خیر تک اور
 ترجمہ اس دعا کا اور گزرا **سُحْنَى** قَالَ كَانَ ابْنُ الزَّيْرِ يَقُولُ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ حِينَ يُسَلِّمُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَأَحْوَكُ
 وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ الْبُحْرَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الشَّانُ الْحَمْدُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَلِّلُ بَعْثًا فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ترجمہ ابی الزبیر نے کہا ابن الزبیر ہمیشہ ہر نماز کے
 بعد سلام پھیرنے کی وقت لا الہ الا اللہ و کافرون تک پڑھتے تھے کہ کوئی معبود لائق عبادت کو نہیں کہ کوئی شریک
 ہے اسکا اسی کی جلالت اور اسی کی پوری ہے سب تعریف اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور نہ گناہ کو نہ بچنے کے
 طاقت نہ عبادت کی نیکی قوت ہو مگر ساتھ اللہ کو نہیں کہ کوئی معبود لائق عبادت کو اور نہیں جو چیز میں ہم مگر
 اوی کہ اسکا ہر سب احسان اور اسکی ہر بزرگی اور اسی کے لیے ہر تعریف اچھی نہیں کہ کوئی معبود
 لائق عبادت کو مگر اللہ ہم سب کی عبادت کرنا والے ہیں اگرچہ بڑے بڑے انہیں کافر اور کفار اور ہی
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی پڑھا کرتے تھے ہر نماز کے بعد **سُحْنَى** ابی الزبیر نے فرمایا کہ
 ابی الزبیر کان یحَلِّلُ دُبْنَ كُلِّ صَلَاةٍ مِمَّا حَدَّثَنَا ابْنُ مَسِيْنٍ قَالَ فِي أَحَدِهِ تَحَرَّقُوا ابْنُ الزَّيْرِ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَلِّلُ بَعْثًا فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ترجمہ ابی الزبیر نے فرمایا کہ
 اون کو روایت ہے کہ عبد اللہ بن زبیر اس دعا کے ساتھ منیر کو پڑھاتے تھے کہ کوئی معبود لائق عبادت کو نہیں کہ کوئی شریک
 ہے اسکا اسی کی جلالت اور اسی کی پوری ہے سب تعریف اچھی نہیں کہ کوئی معبود

اذ انزلت من السماء في ليلة القدر في شهر رمضان من سنة ثمان وعشرين مائة
 ابي الزبير قال سمعت عبد الله بن الزبير يقول هذا الحديث هو يقول كان رسول الله
 الله عليه وسلم يقول اذ اسلم في دبر الصلوة او الصلوات فذا كثر مثل حديث هشام بن عروة
 ترجمه ابی الزبیر نے کہا میں نے سنا عبد اللہ بن الزبیر سے کہ وہ خطبہ پڑھتے تھے اس منبر پر اور کہتے تھے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پہیرتے تو ہر نماز کے آخر میں کہتے اور یہ ذکر کی حدیث مانند روایت ہشام بن عرو
 کے ہشام کی روایت یہی ہے جو ابی الزبیر سے روایت ہوئی حسین بن عمار کو ہے عن
 ابن عقیل قال انا الزبير بن العوام سمعت عبد الله بن الزبير يقول في آخر الصلوة ادا
 سلم يقول اذ اسلم في دبر الصلوة او الصلوات فذا كثر مثل حديث هشام بن عروة
 ترجمہ موسیٰ بن عقبہ ابی الزبیر کی نے بیان کیا کہ انہوں نے سنا عبد اللہ بن زبیر سے کہ وہ کہتے تھے ہر نماز
 کے بعد جب سلام پہیرتے وہی دعا پڑھتے جو روایت کی ہشام اور اسکی آخ میں کہا
 کہ ذکر کرتے تھے وہ اس دعا کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ابي هذيلة ان فقرا المهاجرين
 انما ارسل الله صلى الله عليه وسلم فقالوا قد ذهب اهل الذنوب بالدراجات العلى والبعث
 المقيم فقال وماذا لك قالوا يصلون كما مضى ويصومون كما نضوم ويتصدقون كما تصدقوا
 ويعتقون كما نفق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما انا اهل العلى كما شئتم ان تكون
 به من سبقتكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون احد افضل منكم الا من صنع مثل ما
 صنعتم قالوا يا رسول الله قال سبحون وتكلمون وتحمدون في دبر كل صلوة ثلاثا وثلاثين
 مرة قال ابو صليح خرج فقرا المهاجرين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا اسمع اخواننا
 اهل الاموال بما فعلنا ففعلوا امنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمذلك فضل الله
 يؤتيه من يشاء ورا دغيرة وشيبة في هذا الحديث عن النبي عن ابن عباس قال سمى الحديث
 بعض اهل هذا الحديث فقال وهبت انما قال سبحانه الله ثلاثا وثلاثين وتحمد الله ثلاثا
 وثلاثين وتكلم ثلاثا وثلاثين فرجعت الى ابي صالح فقلت له ذلك فاحد سيدى فقال
 الله اكبر وسبحان الله والحمد لله والله اكبر وسبحان الله والحمد لله حتى تبلغ من
 جميع عن ثلاث وثلاثين قال ابن عجلان فحدثت بهذا الحديث رجلا بن حيوة في ثلاث

انا
 ابن
 عباس

قال
 ذلك

تمہیں تحریم اور قرارات کی خبر کی دعا دین کا بیان **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْه وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هَذِيحَةً قَبْلَ أَنْ يَقْرَأَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَالِي أَنْتَ
 وَأَمْحَى أَدَايْتُ سَكَتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا أَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَ
 بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ تَقْنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا تَقْنِي الْعُرْدَ
 الْكَبِيضَ مِنَ النَّاسِ اللَّهُمَّ اغْنِيْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِسْلَامِ وَتَرْجُمِهِ ابْنِ سُرَيْجٍ
 اسے صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریم کی تہہ پڑھ کر دیکھتا ہوں کہ آپ تکبیر اور قرارات کو درمیان چپ ہو جاتے ہیں تو کیا پڑھتے
 سیر و باپ آپ پڑھنا ہوں میں دیکھتا ہوں کہ آپ تکبیر اور قرارات کو درمیان چپ ہو جاتے ہیں تو کیا پڑھتے
 رہتا ہوں آپ فرمایا میں کہتا ہوں اللہم ہے آخر تکبیر یعنی یا اللہ دو کر دو بجھے میرا گناہوں سے میرا دو کر دو
 تو نے مشرق کو مغرب سے یا اللہ صاف کر دو بجھے میری خطاؤں سے میرا صاف ہونا ہے کھڑا سفید میل سے یا اللہ
 وہ دو میرے گناہوں کو رب سے اور باپ اور اولوں سے کہہ امام نووی نے دلیل پر نہایت امام
 شافعی اور ابو حنیفہ اور امام احمد اور مجہود کی کہ وہ سب عام افتتاح کو مستحب تھا تو میں اور اس باب میں بہت
 احادیث وارد ہوئی ہیں اسی میں ہے یہ حدیث اور حدیث حضرت علی کے جبین الی وجہت وجہی کی دعا ذکر
 ہے ذکر کی ہے وہ سلم نے اسکو عبد البر اب سلمہ اللیل وغیرہ میں اور اسکو سدا اور رواہ ابن ابی شیبہ اور میں نے کلمہ
 شرح ہند بن حبیب کیا ہے **عَنْ** عُمَانَ بْنِ الْقُفَّاعِ بِحَدَّثِ الْأَسَدِ بْنِ خُوَيْلِدٍ عَنْ جَدِّهِ تَرْجُمِهِ
 وَاسِي جَوَادٍ كُنْدٍ **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَصَمَ مِنْ
 الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْعَرَ الْقِدَازَةَ بِأَلْحَمْدِ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَلِمَةً تَرْجُمُهُ ابْنُ سُرَيْجٍ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے قرارات شروع کرتے تھے الحمد للہ اور چپ رہتا رہتا
 دعا می استفتاح پڑھتا تھا **إِنِّي أَنَا وَجَلَّ جَاءَ فَدَخَلَ النَّفْسُ وَقَدْ خَفَرَهُ النَّفْسُ فَقَالَ الْحَمْدُ
 لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا حَمْدًا مَبْدُوءًا كَانَتْ فِيهِ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَواتُهُ
 قَالَ أَيْكَلُ الْمُتَكَبِّرِ بِالْكَلِمَاتِ فَأَذَقَهُ الْقَوْمُ فَقَالَ أَيْكَلُ الْمُتَكَبِّرِ بِهَا فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بِلَا سَأَلٍ
 رَجُلٌ جَعَلْتُ وَقَدْ خَفَرَهُ النَّفْسُ فَقُلْتُهَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ أُنْثَى عَشَرَ مَكَاتٍ يَتَنَبَّهُ دُونَكَ
 أَيْكَلُ الْمُتَكَبِّرِ نَحْمًا تَرْجُمُهُ ابْنُ سُرَيْجٍ کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صف میں مل گیا اور اسکی سانس چھٹ
 گئی تھی تو اس نے کہا الحمد للہ سو بار گانہ تک (یعنی سب تعریف اللہ کی ہے بہت تعریف اور پاک**

فی الصلوة
 فَاخْتَصَمَ
 لَقَدْ رَأَيْتُ
 دُونَكَ
 يَتَنَبَّهُ

ہونیک خوف ہر جگہ کیا و تار و تار ناچا ہے دور نما کو دنا پہانہ حاضر و نہین اور اکثر عوام بلکہ خواص ہی اس کا غفل
 بریں اور امام شافعی اور جہود علماء کا قول ہے سلف و خلف کو جو امام کے ساتھ مسبق سے نماز ادا کی وہ اول حصہ نماز
 کا جو اور جو امام کے سلام کے بعد ادا کرے گا وہ آخر حصہ ہو اور ابو حنیفہ کا نہر سب کو خلافت ہو کہ وہ امام کو سلام
 کے بعد کی نماز کو اول نماز کہتے ہیں اس لیے آخر کی رکعتوں کو بہر ہی پڑھتے ہیں اور قوی دہن نہیں سہیل ہو اور
 جو روایت ہیں ایسا ہر واقعہ مسبق کیا بن قنایہ منی اور اس پر ہی جواب جہود نے حنفیہ کو دیا ہے کہ وہ نماز کو
 جہول ہو چنانچہ عرب کہتا ہر قضیت حق فلان ایضا اور کیا میں نے حق فلان کہ **حُكِنَ** اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُتِبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا تَأْكُلُوا وَادْنُوا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَكُونُوا رَاكِعًا
 وَعَلَيْكُمْ الشَّكِينَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ صَلَّوْا اِنَّمَا تَأْكُلُوا فَاَتَقُوا اِنَّ اَبَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَجْعَلُ اِلَى
 الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَوةٍ رَحِمَهُ ابُو بَرِيَّةٍ كَمَا كَرِهَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَحِبُّ تَكْبِيْرُ كَبْرَى جَوْدِ نَمَازِ
 فَرَضِ كِي تَوَدُّرْتِ تَبْرِيْةً اَوْ مَلِكِ شَكِيْنَ سَ اَوْ جَوْدِ طَرَفِ لَو اَوْ جَوْدِ نَمَازِ اَوْ سَوِيْر اَوْ اَوْ اس لِيْ كِي حَسْبُ كَرِيْ تَم
 بِيْنَ نَمَازِ كَا اَرَادَ كَرِيْ تَم تَوَدُّ نَمَازِيْنَ هُوَ جَابَا هُوَ **حُكِنَ** اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لِحَدِيْثٍ مِنْهُ اَوْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ فَكُلُوا
 وَانْتُمْ تَمَشُوْنَ وَعَلَيْكُمْ الشَّكِينَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا نَأْكُلُ فَاَتَقُوا تَمَحْمَدٌ وَهِيَ جَوْدِ
 كَذَرَا **حُكِنَ** اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُتِبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا
 تَسْعَى اِلَى اَحَدِكُمْ وَلَكِنْ لِمَنْ وَعَلَيْهِ الشَّكِينَةُ وَالْوَقْدَ صَلَّ مَا اَدْرَكْتَ وَاقْبِضْ مَا مَسَبَقَكَ
 رَحِمَهُ ابُو بَرِيَّةٍ كَمَا كَرِهَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَا يَحِبُّ تَكْبِيْرُ كَبْرَى جَوْدِ نَمَازِ كِي تَوَدُّرْتِ تَبْرِيْةً اَوْ مَلِكِ شَكِيْنَ
 كَرِيْ تَم لِيْ كِي اَسْتَمِعْ جَوْدِ اَرَامِ سَوِيْر اَوْ جَوْدِ طَرَفِ لَو اَوْ جَوْدِ نَمَازِ اَوْ سَوِيْر اَوْ اَوْ اس لِيْ كِي حَسْبُ كَرِيْ تَم
حُكِنَ اَبُو تَالِدَةَ اَنَّ اَبَاكَ قَالَ يَمِيْنًا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَمِعْتُ جَلِيْلَهُ
 فَقَالَ مَا نَأْكُلُ قَالُوا اسْتَجَلْنَا اِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَلَا تَأْكُلُوْا اِذَا اَتَيْتُمْ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ الشَّكِينَةُ فَمَا
 اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا مَسَبَقَكُمْ فَاَتَقُوا رَحِمَهُ ابُو تَالِدَةَ كَمَا كَرِهَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَانِدُ كَرِيْ تَم لِيْ كِي اَسْتَمِعْ جَوْدِ اَرَامِ سَوِيْر اَوْ جَوْدِ طَرَفِ لَو اَوْ جَوْدِ نَمَازِ اَوْ سَوِيْر اَوْ اَوْ اس لِيْ كِي حَسْبُ كَرِيْ تَم
 نَمَازِ كِي اَسْتَمِعْ جَوْدِ اَرَامِ سَوِيْر اَوْ جَوْدِ طَرَفِ لَو اَوْ جَوْدِ نَمَازِ اَوْ سَوِيْر اَوْ اَوْ اس لِيْ كِي حَسْبُ كَرِيْ تَم
 تَبِيْنًا لِحَدِيْثِ اَلْاَسَانِدِ رَحِمَهُ هُوَ جَوْدِ طَرَفِ لَو اَوْ جَوْدِ نَمَازِ اَوْ سَوِيْر اَوْ اَوْ اس لِيْ كِي حَسْبُ كَرِيْ تَم

لِلصَّلَاةِ
 مَا

بِالنَّاسِ

پھر سب کے ساتھ نماز پڑھی **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ **عَنْ** النَّبِيِّ **صَلَّى** اللهُ **عَلَيْهِ** وَاٰلِهٖ **سَلَامٌ** كَانَتْ **الصَّلَاةُ** كَانَتْ **تَقَامُ** لِرَسُولِ **اللهِ** **صَلَّى** اللهُ **عَلَيْهِ** وَاٰلِهٖ **سَلَامٌ** فَمَا **لَا** يَخْلُفُ **النَّاسُ** مِمَّا **فَعَلَهُ** قَبْلَ **اَنْ** يُقَرَّمُ **الشَّيْءُ** **عَلَيْهِ** **اللهُ** **عَلَيْهِ** وَاٰلِهٖ **سَلَامٌ** مَقَامُ **كَ** ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہوا کہ نماز کی تکبیر آپ کو اٹھ کر ہی جاتی تھی اور لوگ مسنون میں اپنی جگہ کے لیٹے تھے قبل اس کے کہ حضرت کھڑے ہوں اپنی جگہ میں **ف** نوری نے کہا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ بلال رضی اللہ عنہ دیکھتے ہو ہر پہلو سے حضرت کو نکلنے کو اور اور لوگ تکبیر پڑھا جب حضرت بلال کو معلوم ہوا کہ حضرت تشریف لائے میں انہوں نے تکبیر شروع کی اور لوگ جب حضرت کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور اپنی جگہ پر رہے اب ہونگے پھر جب فوت برابر ہو چکی اپنی جگہ پر تشریف لاکر نماز شروع کر دی اور اس کے خلاف جہاں مروی ہو وہ تفسیر اتفاق ہو یا بیان ہوا ان کے واسطے ہر ممکن **بِجَا** **عَنْ** **ابْنِ** **سُكْرَةَ** **قَالَ** **كَانَ** **يَلْدُلُ** **يُؤَدِّنُ** **اِذَا** **دَخَلَتْ** **فَلَا** **يَقِيْمُ** **حَتَّى** **يُخْرِجَ** **الشَّيْءَ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **فَلَا** **يَقِيْمُ** **حَتَّى** **يُخْرِجَ** **الشَّيْءَ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** ترجمہ جابر نے کہا بلال جب زماں ہوتا اذان دیتے اور اقامت تکبیر پڑھتا کہ حضرت تشریف لائیں جب آپ تشریف لائے اور بلال تکبیر لیٹے تکبیر کہتے **ف** یہ حدیث ابھی اور یہ کہہ آئے **بَابُ** **مَنْ** **اَدْرَكَ** **رُكْعَتَيْنِ** **الصَّلَاةِ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **تِلْكَ** **الصَّلَاةَ** **ترجمہ** جس نے نماز کی ایک رکعت پائی اس نے نماز پائی **عَنْ** **ابْنِ** **هُرَيْرَةَ** **عَنِ** **النَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **قَالَ** **عَنْ** **اَدْرَكَ** **رُكْعَتَيْنِ** **الصَّلَاةِ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الصَّلَاةَ** **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت کسی نماز کی پائی اور اس نے وہ نماز پائی **ف** اس حدیث کو کسی مسلمان معلوم ہو **اول** یہ کہ جس نے ایک رکعت پڑھنے کے موافق کسی نماز کا وقت پایا مثلاً کافر اور سنت اسلام لایا لڑکا بالغ ہوا یا مجنون غافل بڑھا تھا لفظ حیض سے پاک ہوئی وہ نماز اور سب فرض ہو گئی دوسری یہ کہ جس نے ایک رکعت یا تمام کے ساتھ پڑھ لی وہ جماعت کی فضیلت کو پا چکا اب اگر جمعہ کی نماز تھی تو ایک رکعت اور پڑھے اور ظہر اس کے ساتھ ہوئی تکبیر ہو کہ ایک رکعت کسی نے قبل طلوع آفتاب پڑھ لی یا قبل غروب آفتاب یا رکلی اور بعد اس کے آفتاب طلوع ہو گیا یا غروب ہو گیا تو اس کو نماز صبح اور عصر کی گئی باقی نماز کو کہے اور قضاء نہ ہوئی **عَنْ** **ابْنِ** **هُرَيْرَةَ** **عَنِ** **النَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **قَالَ** **مَنْ** **اَدْرَكَ** **رُكْعَتَيْنِ** **الصَّلَاةِ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الْمَامَ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الصَّلَاةَ** **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت پڑھ لی اس کو نماز مل گئی یعنی جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا **عَنْ** **ابْنِ** **هُرَيْرَةَ** **عَنِ** **النَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **قَالَ** **مَنْ** **اَدْرَكَ** **رُكْعَتَيْنِ** **الصَّلَاةِ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الْمَامَ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الصَّلَاةَ** **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت پڑھ لی اس کو نماز مل گئی یعنی جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا **عَنْ** **ابْنِ** **هُرَيْرَةَ** **عَنِ** **النَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **قَالَ** **مَنْ** **اَدْرَكَ** **رُكْعَتَيْنِ** **الصَّلَاةِ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الْمَامَ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الصَّلَاةَ** **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت پڑھ لی اس کو نماز مل گئی یعنی جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا **عَنْ** **ابْنِ** **هُرَيْرَةَ** **عَنِ** **النَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **قَالَ** **مَنْ** **اَدْرَكَ** **رُكْعَتَيْنِ** **الصَّلَاةِ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الْمَامَ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الصَّلَاةَ** **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت پڑھ لی اس کو نماز مل گئی یعنی جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا **عَنْ** **ابْنِ** **هُرَيْرَةَ** **عَنِ** **النَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **قَالَ** **مَنْ** **اَدْرَكَ** **رُكْعَتَيْنِ** **الصَّلَاةِ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الْمَامَ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الصَّلَاةَ** **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت پڑھ لی اس کو نماز مل گئی یعنی جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا **عَنْ** **ابْنِ** **هُرَيْرَةَ** **عَنِ** **النَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **قَالَ** **مَنْ** **اَدْرَكَ** **رُكْعَتَيْنِ** **الصَّلَاةِ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الْمَامَ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الصَّلَاةَ** **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت پڑھ لی اس کو نماز مل گئی یعنی جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا **عَنْ** **ابْنِ** **هُرَيْرَةَ** **عَنِ** **النَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **قَالَ** **مَنْ** **اَدْرَكَ** **رُكْعَتَيْنِ** **الصَّلَاةِ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الْمَامَ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الصَّلَاةَ** **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت پڑھ لی اس کو نماز مل گئی یعنی جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا **عَنْ** **ابْنِ** **هُرَيْرَةَ** **عَنِ** **النَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **قَالَ** **مَنْ** **اَدْرَكَ** **رُكْعَتَيْنِ** **الصَّلَاةِ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الْمَامَ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الصَّلَاةَ** **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت پڑھ لی اس کو نماز مل گئی یعنی جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا **عَنْ** **ابْنِ** **هُرَيْرَةَ** **عَنِ** **النَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **قَالَ** **مَنْ** **اَدْرَكَ** **رُكْعَتَيْنِ** **الصَّلَاةِ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الْمَامَ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الصَّلَاةَ** **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت پڑھ لی اس کو نماز مل گئی یعنی جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا **عَنْ** **ابْنِ** **هُرَيْرَةَ** **عَنِ** **النَّبِيِّ** **صَلَّى** **اللهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَامٌ** **قَالَ** **مَنْ** **اَدْرَكَ** **رُكْعَتَيْنِ** **الصَّلَاةِ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الْمَامَ** **فَقَدْ** **اَدْرَكَ** **الصَّلَاةَ** **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت پڑھ لی اس کو نماز مل گئی یعنی جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا **عَنْ** **ابْن**

ثَابِتِ الْقَائِمَةِ الصَّلَاحِ إِذَا خُورِ الْأَهْلَامُ

الحضرة الشمس

الصَّلَاةُ كَيْفَ تَرَجَّعَ نَبِيُّ جَوَادِ كَزَامِرَانِ رَأْيُونِ كِي رَوَايَتِ مِينَ مِمَّ اللّٰمَامِ كَالْفَضْلَانِ مِينَ مِمَّ اَوْرَعِيْدِ
 نَزَّ كُنْكَا كَالْفَضْلَانِ زِيَادَةً كَيْفَ جَسَّ اِيَّكَ رَكْعَتِ بَالِي اَوْرَسَ سَارِي مَنَازِلَ بَالِي مَسْجِدِ عُبَيْدِ اسْكِي رَوَايَتِ
 مِينَ مِمَّ اسْكِي مَطْلَبِ مِينَ مِمَّ كَبَابِ بَاقِي رَكْعَتَيْنِ اَو اِهِي نَكْرَسَ كَيْفَ مَطْلَبَاتِ اِجْمَاعِ سَلِيْقِ مِمَّ بَلْكَ مَرَادِ اِهِي مِمَّ جَوْهَرِ
 اَوْرَسِيَانِ كَرَاكَةِ كَرَاكَةِ رَكْعَتِ اَبَا جَمَاعَتِ كَالْمَلِكِيَا دَه مَنَازِلَ اَو سَبْعَ فَرَسَ مِمَّ جَلِي كِيَا اَو اِهِي قَضَانِ مَهِي اَوْرَسِيَانِ
 رَكْعَتَيْنِ مَهْرُ اَو اَبَا كَبَرِ اَقَالِ النُّبُوِي **حِكْمَتِ** اِيَّكَ هُدَاةً اَنْتَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ
 مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ مِمَّ جَمْعِهِ اَبُو مَرْثِدَةَ نَزَّ كَيْفَ كَرَاكَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ
 السَّلَامُ نَزَّ اِيَّكَ اَبَا كَبَرِ اَكْتَمَ مَلِي صَبْحِ كِي قَبْلَ طُلُوعِ اَنْتَابِ كَرَاكَةِ صَبْحِ كِي مَنَازِلَ مِمَّ جَمْعِهِ اَبَا كَبَرِ اَكْتَمَ مَلِي
 غُروبِ اَنْتَابِ كَرَاكَةِ عَصْرِ كِي مَنَازِلَ مِمَّ جَمْعِهِ اَبَا كَبَرِ اَكْتَمَ مَلِي صَبْحِ كِي قَبْلَ طُلُوعِ اَنْتَابِ كَرَاكَةِ صَبْحِ كِي
 صَبْحِ كِي مَنَازِلَ كِي اَبَا رَكْعَتِ قَبْلَ طُلُوعِ شَمْسِ پُرْدِ اَو اَبَا رَكْعَتِ بَعْدَ طُلُوعِ اَو اَكِي تَوَازُلِ اَوْرَسِ كَيْفَ صَبْحِ مَهِي اَوْرَسِ
 بَاطِلِ مِينَ مِينَ مَهِي اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ
 مَنَاقِبِ كَا اَسْمِيْنِ بَاطِلِ اَوْرَسِ دُودِ اَوْرَسِ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ
 كَالْفَتَا مِمَّ جَمْعِهِ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ
 اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ سَجْدَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْ مَنِ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَالسَّجْدَةُ
 اَتَمَّ اَكْبَرُ الرَّكْعَتَيْنِ مِمَّ جَمْعِهِ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ
 اَرشَادِ اَبَا جَسَّ عَصْرِ كِي مَنَازِلَ اَبَا كَبَرِ اَبَا كَبَرِ اَبَا كَبَرِ اَبَا كَبَرِ اَبَا كَبَرِ اَبَا كَبَرِ اَبَا كَبَرِ اَبَا كَبَرِ
 مِمَّ مَرَادِ رَكْعَتِ مِمَّ جَمْعِهِ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ
 الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهُ وَمَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهُ
 مِمَّ جَمْعِهِ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ
 مِمَّ جَمْعِهِ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ
 كِي دُتُونِ كِي مَنَازِلَ مِمَّ جَمْعِهِ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ
 كِي عَزْوُهُ اَسَاكُ اَبَا جَسَّ اَبَا جَسَّ اَبَا جَسَّ اَبَا جَسَّ اَبَا جَسَّ اَبَا جَسَّ اَبَا جَسَّ اَبَا جَسَّ
 اَعْلَامُ مَقُولُ يَا عَزْوُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ اَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ
 سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَّ جَمْعُهُ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ اَبَا مَرْثِدَةَ

[illegible]

ہے جب تک آفتاب نہ ہو بہو چرب مغرب پڑے چکر تو اسکا وقت باقی ہے جب تک شفق غروب نہ ہو بہو چرب تم عشا
 پڑے چکر تو اسکا وقت باقی ہے اسی رات تک وقت حدیث و دل چرچہ ہو کر کی کہ اوقات خمسہ انکو نزدیک اس وقت
 تک باقی رہیں کہ عشا کا وقت مستحب نصف شب تک ہے جیسا اس حدیث میں آیا ہے اور وقت ادا اسکا سب
 بک ہے جیسا ابو قتادہ کی روایت میں آگے آتا ہے اوس باب میں کہ جو شخص نماز پہل جادو یا سو جادو **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَقْتُ الظُّلِّ مَا لَمْ يَخْضِرَ الْعَصَرُ وَقْتُ
الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرَ الشَّمْسُ وَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ قُورُ الشَّفَقِ وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلَى بَيْضَةِ اللَّيْلِ
وَقْتُ الْغَيْْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ ترجمہ عبد الرحمن بن عمرو روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت
 ظہر کا باقی ہے جب تک کہ عصر کا آدھی لپٹنے آفتاب کا سایہ ایک مثل ہو جادو اور وقت تحب عصر کا باقی ہے جب تک
 کہ آفتاب نہ ہو اور وقت مغرب کا باقی ہے جب تک کہ تیزی شفق کی نہ جادو اور وقت مستحب عشا کا باقی ہے
 جب تک کہ آدھی رات نہ ہو اور وقت چر کا باقی ہے جب تک آفتاب نہ نکلا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَقْتُ الظُّلِّ إِذَا دَارَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الشَّجَرِ كَطَوْلِ
مَا لَمْ يَخْضِرَ الْعَصَرُ وَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرَ الشَّمْسُ وَقْتُ صَلَوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِيْبِ الشَّفَقُ وَ
وَقْتُ صَلَوةِ الْعِشَاءِ إِلَى بَيْضَةِ اللَّيْلِ أَوْ دَسِطَ وَقْتُ صَلَوةِ الضُّحَى مِنْ طُلُوعِ الْغَيْْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ
وَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسَى عَنْ صَلَوةِ كَانَتْهَا قَطْعُ قُرْبَى شَيْطَانٍ ترجمہ عبد الرحمن نے کہا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وقت ظہر کا جب ہو تا ہے کہ سورج ڈبل جادو اور رہتا ہے جب تک کہ ہو جادو سایہ ہر آدمی
 کا اور انسان کے برابر جب تک عصر کا وقت نہ آدھی اور وقت عصر کا جب تک رہتا ہے کہ آفتاب نہ ہو اور وقت
 مغرب کا جب تک رہتا ہے کہ شفق غائب نہ ہو اور وقت عشا کا جب تک رہتا ہے کہ بچہ کی آدھی رات نہ ہو اور وقت
 نماز فجر کا طلوع فجر سے جب تک کہ آفتاب نہ نکلا ہے جب آفتاب نکل آدھی تو نماز سرکارہ اسلیک کہ وہ شیطان کے دونوں
 سینگوں میں نہ نکلتا ہے **فَإِنْ** لڑی نے کہا شفق سے مراد وہ سرخی ہے جو آسمان پر ظاہر ہوتی اور یہی
 مذہب ہے امام شافعی اور جمہور فقہ کا اور اہل لغت کا اور ابو حنیفہ اور مزنی اور ایک فرقہ فقہاء اور اہل لغت کا کہتا
 ہے کہ مراد اس کے وہ سپیدی ہے جو بعد زوال سرخی کے بھی تھوڑی دیر رہتی ہے مگر قول اول راجح ہے چنانچہ ابن
 سینا کوں نے تہذیب اللغات اور شرح مہند بن بہت دلائل نقل کیے ہیں اور شیطان کے سینگوں کی
 بات اس کی جامعیت اور گروہ مراد آیا اسکا ایک کنارہ سرکار اور ظاہر حدیث معنی ہے پر دال ہے اور مطلب یہ کہ وہ

صلوة الغیر

قُرْبَى الشَّيْطَانِ

بَيْنَ مَا يَكُونُ مَرَجُهُ بَرِيدُهُ كَمَا كَانَتْ سِلِّي السَّلَامِ مِنْهُ اِيك شخص نے نماز کا وقت پوچھا سو کہا
 نے فرمایا تم دو روز ہمارے ساتھ نماز پڑھو پھر جب آفتاب ڈل گیا بلال کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر
 حکم دیا انہوں نے اقامت کہی پھر عصر پڑھی اور سوچ بلند تھا سفید صاف پھر حکم دیا سو اقامت کہی مغرب کی کیا
 آفتاب ڈوب گیا پھر حکم دیا سو اقامت کہی عشا کی جب شفق ڈوب گئی پھر حکم دیا سو اقامت کہی فجر کی جب فجر
 طلوع ہوئی پھر جب دوسرا دن ہوا حکم کیا تو تہندی وقت پڑھ کر ظہر اور بہت تہندی وقت پڑھی اور عصر پڑھی
 اور سوچ بلند تھا مگر روز اول سے دس تاخیر کی اور مغرب پڑھی قبل شفق ڈوبنے کے اور عشا پڑھی بعد نہائی
 رات کو اور فجر پڑھی جب خوب روشنی ہو گئی پھر فرمایا یہ سائل کہاں ہے جو نماز کا وقت پوچھتا تھا اور اس نے عرض
 کی کہ میں حاضر ہوں اے رسول کو آپ نے فرمایا کہ یہ جو دونوں وقت تم نے دیکھے ان کے پیچ میں سب وقت
 ہے تمہاری نماز کا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقت مغرب کا بھی دراز ہو ایسا تنگ نہیں جیسا
 بعضوں نے سمجھا ہے کہ بعد غروب آفتاب کرتا ہے وقت ہے کہ آدمی اس میں طہارت کر کے نماز ادا کر لے
 اور اس حدیث میں آپ نے اس کو جواب کو کر کے بتا دیا کہ اس میں زبانی بتانے سے زیادہ ایضاح اور سہولت
 ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ تاخیر بیان کے وقت حاجت سے جائز ہے اور یہی مذہب ہے جمہور اہل یمن کا
 اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی مصلحت دینی سے تاخیر نماز کی وقت مستحب تک روا ہے نہ یہاں تک کہ وقت کروہ آجائے
عن بَرِيدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنْ مَرْثَدَةَ الصَّالُوَةِ فَقَالَ
 أَشْهَدُ مَعَا الصَّلَاةِ كَأَمْرٍ بِلَا كَاذَنْ يَغْلِسُ فَصَلِّ الصُّبْحَ حِينَ طَلَمَ الْفَجْرُ ثُمَّ امْرَأَةً بِالظُّهْرِ
 حِينَ ذَاكَ الشَّمْسُ عَنْ بَطْنِ السَّمَاءِ ثُمَّ امْرَأَةً بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مَرْتَقِيَةٌ ثُمَّ امْرَأَةً بِالْمَغْرِبِ حِينَ
 وَجَبَتْ الشَّمْسُ ثُمَّ امْرَأَةً بِالْعِشَاءِ حِينَ وَقَعَتِ الشَّفَقُ ثُمَّ امْرَأَةً الْقَدَمُورَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ امْرَأَةً بِالظُّهْرِ
 فَامْرَأَةً بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ هِيَ الدَّاشِيَّةُ لَمْ تَخْلُ لُطْفًا مَعَهُ ثُمَّ امْرَأَةً بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ
 الشَّفَقُ ثُمَّ امْرَأَةً بِالْعِشَاءِ عِنْدَ ذَهَابِ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ بَعْضُهُ شَكَتَ حَرِّيَّ فَلَكَمَّا أَصْبَحَ قَالَ آيَنَ
 السَّائِلُ مَا بَيْنَ مَا ذَاتُ وَقْتُ تَرْجُمُهُ بَرِيدُهُ كَمَا كَانَتْ سِلِّي السَّلَامِ مِنْهُ اِيك شخص نے نماز کا وقت پوچھا سو کہا
 کہ وقت آپ کے پوچھی آپ نے فرمایا تم ہمارے ساتھ نماز میں حاضر رہو پھر حکم کیا بلال کہ انہوں نے اذان دی تاریکی
 میں پھر نماز پڑھی صبح کی جب صبح طلوع ہوئی پھر حکم کیا ظہر کا جب آفتاب ڈل گیا آسمان کو بیچ سے پھر حکم کیا عصر کا
 اور سوچ بلند تھا پھر حکم دیا مغرب کا جب سورج ڈوبا پھر حکم دیا عشا کا جب شفق ڈوبی پھر دوسری دن حکم

فَقَالَ لَهُ

دیا صبح کا جب روشنی ہو گئی پھر حکم کیا ظہر کا جب آفتاب ڈبل گیا تھا آسمان کے سچے سچے حکم کیا انکو عصر کا اور
 سورج بلند تھا پھر حکم کیا انکو مغرب کا جب سورج ڈوب گیا پھر حکم کیا انکو عشا کا جب جانی نہی شفق پھر حکم کیا انکو دوسرے
 دن اور روشنی میں پڑی صبح پھر حکم کیا انکو ظہر کا اور شہنشاہی وقت پڑا پھر حکم کیا انکو عصر کا اور سورج سفید صاف تھا
 کہ اسین زردی نہیں ملنے پائی تھی پھر حکم کیا انکو مغرب کا قبل اسکے کہ شفق جانے پادے پھر حکم کیا انکو عشا کا
 جب ٹٹیل گزر گئی یا اس سے کچھ کم شک کیا اس میں حرمی نے (جو راوی حدیث میں) اہر جب صبح ہوئی
 فرمایا کہاں ہے وہ سائل پھر فرمایا اس میں حرمی نے دیکھا سب وقت ہر حکم **عَنْ اَبِي مُوسٰی عَنْ**
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّہٗ اَنَا کُؤُتِیْتُ لَیْسَ اَلْعَصْرُ مَوَاقِیْتُ الصَّلٰوۃِ ذَلِکُمْ یُرَدُّ عَلَیْہِ
فَتَبَّ عَلَیْکُمْ اَیُّہُمْ حَیْنَ اَنْشَقَّ الظُّلُومُ وَالنَّاسُ لَا یَکَادُ یَعْرِیْ بَعْضُہُمْ بَعْضًا ثُمَّ اَمَرَکَ فَاَقَامَ
بِالظُّلُمِ حَیْنَ ذَاکَ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ یَقُولُ قَدِ اَتَّصَفَ النَّہَارُ دَہُو کَانَ اَحْلَمَ مِنْہُمْ ثُمَّ
اَمَرَکَ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَکَ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حَیْنَ دَفَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ
اَمَرَکَ فَاَقَامَ اَلْعِشَآءَ حَیْنَ غَابَ الشَّقَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِکْرَ مِنَ الْعِدَا حَتّٰی اَنْصَرَفَ مِنْہَا الْقَائِلُ
یَقُولُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِذْ کَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّلُمَ حَتّٰی کَانَ قَرِیْبًا مِّنْ وَقْتِ الْعَصْرِ یَا کُؤُتِیْتُ ثُمَّ
اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰی اَنْصَرَفَ مِنْہَا الْقَائِلُ یَقُولُ قَدِ اَحْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی کَانَ
عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَآءَ حَتّٰی کَانَ قُلْتُ لِلَّیْلِ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ نَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ
الْوَدَّعْتُ بَیْنَ هٰذَیْنِ مَرَحِمَہِ ابی ہوسی نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا
 اور اوقات نماز پوچھی آپ نے اس وقت کچھ چواپ نہیں دیا (اس لیے کہ انکو کر کے بتانا منظور تھا) پھر ادا کی فجر جب فجر
 ٹلے اور لوگ ایک دوسرے کو بجاتے نہ تھے (یعنی اندھیرے کے سبب) پھر حکم کیا اور ادا کی ظہر جب ٹل گیا آفتاب
 اور کہنے والا کہتا تھا کہ دوپہر ہو گئی اور حضرت سب بہتر جاتے تھے پھر حکم کیا انکو اور ادا کی عصر اور سورج بلند
 پھر حکم کیا انکو اور ادا کی مغرب سورج ڈوب گیا پھر حکم کیا انکو اور ادا کی عشا جب گئی تھی پھر حکم کیا انکو اور ادا کی عصر
 سورج ٹل گیا یا انکو کہہ کر کہ سورج ٹل گیا یا انکو کہہ کر کہ سورج ٹل گیا یا انکو کہہ کر کہ سورج ٹل گیا یا انکو کہہ کر کہ سورج ٹل گیا
 پھر حکم کیا انکو اور ادا کی عشا جب گئی تھی پھر حکم کیا انکو اور ادا کی عصر سورج ٹل گیا یا انکو کہہ کر کہ سورج ٹل گیا
 کی مغرب کی کہ شفق ڈوبنے کے قریب ہو گئی پھر تاخیر کی عشا کی یہاں تک کہ تہائی رات ہو گئی پھر صبح ہو گئی اور
 سائل کو بلایا اور فرمایا وقت نماز ان دنوں دنوں کے سچے سچے میں ہیں **عَنْ اَبِي مُوسٰی اَنَّ سَآلًا**

المغرب

یعنی بہت دیر ہوئی اس لیے کہ ٹیلا زمین سے تھوڑا سا ہوتا ہے اور چاروں طرف سے دبا ہوا اور کھسکا
 نہیں پڑتا مگر جب کہ زوال کو زیادہ دیر ہو جاوے گا اس سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ایک مثل کے بعد پڑے ہو یا سب کو
 اگر یہ ہوتا تو اسی اسی مثل کو بیان کرتا کہ یہ ہاں تھا بخلاف ٹیلوں کے سامنے کہ **سُحُلٌ اِلٰی هٰذِهِ**
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اَشْتَكَيْتُمُ النَّارَ اِلَى رِبْعَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ اَكُلْ**
بَعْضُهَا بَعْضًا نَاذِرًا لِّهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّيْءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فضل اللہ تعالیٰ نے عجلہ فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے
 دُعا کرتا تھا کہ **وَمِنْ الزَّوْجِ مَرَّجَمٍ** ابھر رہے تھے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکایت
 کی درخ کی آگ (اپنے پروردگار کو آگے اور عرض کی کہ اگر بکھا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو تو اجازت دی
 اوسکو دوسان کی ایک سانس جاوے میں اور ایک سانس گری میں سو اسی وجہ سے جو تم پاتے ہو شرارت گری
 اور سردی کی **سُحُلٌ اِلٰی هٰذِهِ** اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ فَارِدُّوْا
 عَنِ الصَّلَاةِ نَارَ شِدَّةِ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَذَكَرَ اَنَّ النَّارَ اَشْتَكَيْتُ اِلَى رِبْعَيْهَا فَاِذَا
 لَهَا فِي كُلِّ عَامٍ بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّيْءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ ترجمہ اور جو گندہ **سُحُلٌ اِلٰی هٰذِهِ**
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتِ النَّارُ رَبِّ اَكُلْ بَعْضُهَا بَعْضًا نَاذِرًا لِّهَا بِنَفْسَيْنِ
 كَادَتْ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٍ فِي الشَّيْءِ وَنَفْسٍ فِي الصَّيْفِ فَمَا وَجَّهَتْ ثُمَّ قَرْنَ بَرْدٍ اَوْ دَهْرٍ سَرِيرَةٍ فَمِنْ
 نَفْسٍ جَهَنَّمَ وَمَا وَجَّهَتْ ثُمَّ حَرٌّ اَوْ حَرٌّ فَمِنْ نَفْسٍ جَهَنَّمَ ترجمہ ابھر رہے تھے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی کہ آپ نے فرمایا درخ نے کہا اگر بکھا گیا میرا ایک ٹکڑا دوسرے کو تو
 اجازت دی مجھے دوسانوں کی سو اجازت دی اوسکو دوسانوں کی ایک سانس جاوے میں ایک گری میں
 جو پاتے ہو تم سردی کو دہ جہنم کے سانس کہے اور جو پاتے ہو تم گرمی کو دہ بھی جہنم کی سانس کہے
 نووی نے لکھا کہ قاضی عیاض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے درخ کو ادراک اور قوت کھم دی ہے کہ اوس نے
 شکایت کی اور اہل سنت کا مذہب ہے کہ درخ اور جنت دونوں مخلوق اور موجود ہیں اور یہ سب احادیث
 اپنے خاصہ پر مجھول ہیں ظاہر حدیث ہے اور ابراہیم شروع سے ظہر میں عصر میں مگر نزدیک شہب کی
 اور صلوة جمعہ میں ابراہیم کے نزدیک مشرور نہیں مگر بعض اصحاب ثانیہ کو نزدیک **بَا** ہے
اَنْتَدَبَ لِحَرِّ الظُّحْرِ فِي اَوَّلِ الْوَقْتِ فِي عَيْرِ شِدَّةِ الْحَرِّ جب گرمی نہ ہو تو ظہر اول وقت پڑے گا بیان
عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ الظُّهْرَ اِلَّا اِنْ حَضَرَ

ترجمہ طے کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر پڑھ کر تے تہو جی آفتاب نے بل جاتا تھا **ف** اس حدیث سے ثابت
ہوا کہ جب گرمی نہ ہو تو ادا دل وقت پڑھنا ظہر کا مستحب ہے **عَنْ** خُبَابٍ قَالَ سَكُونُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِي الدَّمِضَةِ فَلَمْ يُشْكِنَا تَرْجِمَةُ خُبَابٍ لَمْ يَكُنْ يَسْمَعُ نَفْسَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ
السلام من نہایت دھوپ میں نماز پڑھنے کی (یعنی ظہر میں) تو ہمارے حکایت کو قبول نہ فرمایا **ف** شاید
لوگ خواہاں ہوں گے کہ آخر وقت مستحب ہے یہی زیادہ تاخیر فرماویں **عَنْ** خُبَابٍ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكُونَا إِلَيْهِ حَرًّا الرَّمَضِ كَمَا كُنَّا يُشْكِنَا قَالَ دُهِيرٌ فَلَمْ يَكُنْ يَسْمَعُ
الظُّمِيرَ قَالَ نَفَعْتُكَ أَيُّ تَجْعِلُهَا قَالَ نَحْمَرُ تَرْجِمَةُ خُبَابٍ لَمْ يَكُنْ يَسْمَعُ نَفْسَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ
السلام کی خدمت میں ارشاد حکایت کی آپ سخت دوسپہ کی تو آپ نے قبول فرمائی نہ میرے کہا میرے اہل ایمان
سے پوچھا کیا ظہر کی نماز کی حکایت تھی انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا ادا دل وقت نماز ادا کرنے کی انہوں نے
کہا ہاں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ الْحِجَّةِ
كَأِذَا كُنَّا نَسْتَلِمُ أَحَدًا نَأْتِي بِمَكْرٍ حَبِيبَتَهُ مِنَ الْأَنْهَارِ لَبَّطَا تَوْبَةً فَجَعَلَ عَلَيْهِ تَرْجِمَةُ النَّسِ
کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گرمی کی شدت میں پھر جب کسی سے پیشانی
سمجھ میں زمین پر نہ رکھی جاتی تھی تو اپنا کپڑا بچھا کر اس کے اوپر سجھ دیتا تھا **بَابُ اسْتِعْبَابِ**
النَّبِيِّ بِالْعَصْرِ عَصْرُ اَدُلْ وَقْتُ ظَهْرِ كَابَانَ **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُوَقِّعَةً حَتَّى يَكُونَ هَبٌ لِّذِي الْعَوَالِي إِلَى الْعَوَالِي
فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُوَقِّعَةً كَمَا تَكُونُ لِيَأْتِي الْعَوَالِي تَرْجِمَةُ النَّسِ لَمْ يَكُنْ يَسْمَعُ
اسم علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتا تھا اور سورج بلند رہتا تھا اس میں گرمی ہوتی تھی اس جیسے والا جاتا تھا اگر
گناروں تک اور وہ دھان پہنچ جاتا تھا اور آفتاب بلند رہتا تھا قیہ نے اپنی روایت میں اور پھر گناروں کا ذکر
نہیں کیا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى يَكُونَ هَبٌ لِّذِي الْعَوَالِي إِلَى الْعَوَالِي
شمل روایت بالا کے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى يَكُونَ هَبٌ لِّذِي الْعَوَالِي إِلَى الْعَوَالِي
فَيَأْتِي الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُوَقِّعَةً تَرْجِمَةُ النَّسِ لَمْ يَكُنْ يَسْمَعُ نَفْسَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بلند رہتا تھا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى يَكُونَ هَبٌ لِّذِي الْعَوَالِي إِلَى الْعَوَالِي
میں بل تھی **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ حَتَّى يَكُونَ هَبٌ لِّذِي الْعَوَالِي إِلَى الْعَوَالِي

یُنَادِیَ هَیْ یَصَلُّوا الْعَصْرَ ترجمہ انسؓ نے کہا ہم نماز پڑھ چکے تھے پہ آدمی جا تا تھا نبی عمر بن عوفؓ کو اٹھ
 میں اور انکو نماز پڑھنے پر مامور کیا **ف** نووی نے ذکر کیا کہ نبی عمر بن عوفؓ مدینہ و مدینہ میں رہتے تھے اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ مسجد میں بہت اہل وقت نماز عصر ہوئی تھی اور فضلؓ ہی ہے **عَنْ عَلِيٍّ بْنِ**
عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْعَصْرِ وَجَدَ النَّصْرَةَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُكَ جَنْبَ
 الْمَسْجِدِ فَاذْخَلْنَا عَلَيْهِ قَالِ أَصَلَيْتُمْ الْعَصْرَ فَقُلْنَا كَلَّا إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ فَصَلُّوا
 الْعَصْرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَكَلَّمَا انْصَرَفْنَا قَالَ مَعَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تِلْكَ صَلَوةُ
 الْمَلَائِكَةِ يَخْلُصُ بِرُؤُوبِ الشَّمْسِ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قُرْبَى الشَّيْطَانِ قَامَ فَقَرَّهَا أَوْ بَعْدَ لَا يَكُنْ اللَّهُ
 فَبَدَأَ لَا كَلِيلًا ترجمہ علامہ روایت ہوا کہ وہ انس بن مالکؓ کے گھر گئے ظہر پڑھا اور انسؓ کا گھر جا کر پڑھا
 پہ جب ہم لوگ گھر میں آئے تو انہوں نے کہا تم عصر پڑھ چکے تھے کہ ہم تو ابھی ظہر پڑھ کر آئے ہیں تو انہوں
 نے کہا عصر پڑھ لو پہ جب عصر پڑھ چکے تو انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ کو فرماتے تھے
 یہ نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا سوچ کر دیکھتا ہے پہ جب وہ دونوں سنگدلوں میں شیطان کے ہوجاتا ہے اور تم
 جا رہے ہو مارتا ہے خدا کو نہیں یاد کرتا مگر تھوڑا **عَنْ** ابْنِ أُمَامَةَ بْنِ سَعْدٍ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ
 بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْغَضَرِيِّ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَا كَيْفَ يَصَلِّي الْعَصْرَ فَقُلْنَا يَا
 عُمَرُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهَذِهِ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الَّتِي كُنَّا نَصَلِّي مَعَهُ ترجمہ ابی امامہ کہتے ہیں کہ ہم عمر بن عبد العزیزؓ کو ساتھ ظہر پڑھ رہے تھے کہ انسؓ نے
 مالکؓ کو پاس اور انکو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں عصر کی تو میں نے کہا اے میرے چچا یہ کون سی نماز ہے انہوں نے فرمایا
 عصر کی اور یہ وہ نماز ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ کے ساتھ پڑھ کر تے تھے (یعنی وقت سنون ہی ہے)
عَنْ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَاذْخَلْنَا انْصَرَفَ أَكَا
 رُجُلٍ مِنْ بَنِي سَكَّةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَجُودُ وَنَا لَنَا دَخْنٌ حَتَّى أَنْ نَخْضَرَهَا قَالَ
 نَحْمُكَ نَاظِلُونَ وَنَطْلُقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجُودَ لَمْ نَحْضَرْ فَوَجَدْتُ لَمْ نَطْلُقْ ثُمَّ نَطْلُقْ ثُمَّ نَطْلُقْ وَنَطْلُقْ
 فَكُلُّ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ ترجمہ انسؓ نے کہا نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے عصر کی پہ جب نماز
 ہو چکی تھی سلمہؓ کا ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کی کہ اے رسولؐ کے ہم چاہتے ہیں کہ ایک اونٹ اپنا بوجھ کریں اور
 آؤ زور کش رہیں کہ آپؐ ہی تشریف لادیں آپؐ فرمایا اچھا پہ آپؐ چلو اور ہم بھی گئے آپؐ کے ساتھ اور اونٹ

ایسی زوجینیں ہوا تھا پھر وہ فوج ہوا اور کما گیا اور پکایا اور کہا یا ہنسنے اور ہنسنے سے قبل غروب آفتاب کے وقت اس
 حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت بہت دل وقت عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے کہ یہ سلام ایک پیغمبر میں نہیں ہو سکتا اور نہ
 سے قبول کرنا دعوت کا ثابت ہوا خواہ اول زمین خواہ آخر زمین میں **حسن** زقیہ بن خلیفہ یقول کنا نصلي العصر
 مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم نخرج الجزر ونقسمه عشر قسمة تطعم فناكل ثم نأخذ ثيابا من ثياب النخس
 رافع کہتہ تھے کہ ہم نماز عصر پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور پھر اونٹ فوج ہوتا تھا اور وہ کس حصہ کو تقسیم
 تھے اور وہ پکایا جاتا تھا اور پختہ گوشت ہم کہا لیتے تھے قبل غروب آفتاب کے **حسن** اکو زاعی هذا الاثنان غير انه قال انما
 نحو ابو زرعة عن ابي سويل الله صلى الله عليه وسلم بعد العصر فلو يقبل کنا نصلي معه ترجمہ زاعی نے اسی ہمارے
 روایت کی فقط اتنا ہی کہ انہوں نے کہا ہم فوج کرتے تھے اونٹ کو زامین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد عصر
 نہیں کہا کہ ہم نماز کو ساتھ پڑھتے تھے **باب التخلیط فی تقویۃ صلوۃ العصر** عصر کی نماز کے فوت ہونے کی تندر و کباب
حسن ابن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الذي تقوته صلوۃ العصر کما و نزل اهله وماله ترجمہ میں
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جاوے اور کما اعل مال مانگ گیا **حسن**
 عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من فاتته العصر کما و نزل اهله وماله ترجمہ میں اور پکڑا **باب**
 الدليل ان قال الصلوة الوسطی صلوۃ العصر میں کی نماز عصر کی نماز سے اونکا بیان **حسن** علیہ قال لما کان يوم
 الآخر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ملائكة فودعهم وودعهم نادوا كما حبسونا وسعونا نأمر الصلوة الو
 حة فابت التمس ترجمہ علی نے کہا آخر تک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اندک قبرین کو گھر کو آگے بہرے
 جیسے انہوں نے روکا اور مشغول کر دیا ہو کہ نماز وسط سے (یعنی نماز عصر) یہاں تک کہ قناب و بگیا ف تو جی کہا ابن سوری
 میں تصریح آگئی ہے کہ نماز وسط نماز عصر اور صحابہ کرام اختلاف تھا کہ نماز وسط جو قرآن میں کو بہتر کون سی غائب حضرت علی
 ابن سہو اور ابوباب اور ابن عمر اور ابن عباس ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ اور عبیدہ سلمانی اور حسن بصری و زید بن
 اور قتادہ درمخاک رکعی اور قتال و ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہم کا مذہب یہی ہے کہ وہ نماز عصر اور
 تندی بھی کہی تھی کہ اکثر علماء صحابہ کا اور جو انکو بعد میں اور ماوردی بھی لکھا ہے وہی مذہب امام شافعی کا ہے کہ اگر
 اس بارہ میں صحت کو ساتھ وار د ہو چکی ہیں اور شافعی نے نفس کیا ہے کہ وہ صحیح ہے اس لیے کہ اونکو احادیث صحیحہ کی
 پہنچی اور اگر یہی بخیر تو وہ بھی اس کے قائل ہو کہ وہ نماز عصر اس لیے کہ اصل مذہب کا اتباع احادیث ہے اور ایک گروہ اس میں
 گیا ہے کہ وہ نماز صبح اور یہ منقول ہے میں خطائب معاذ بن جبل اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر اور عطاء اور عمر

اور مجاہد اور بیچ بن انس اور مالک اور شافعی اور محمد بن شافعی وغیرہم سے اور ایک گروہ کہ گناہی کہہ دے
 ہے اور یہ منقول ہے زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور ابی سعید خدری اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبد اللہ بن
 شہر آشور اور ایک روایت ابو حنیفہ سے بھی ایسی ہی آئی ہے اور قبیعہ بن ذریع کہہ دے مغرب ہو اور کسی کہہ
 ان لوگوں کے سوا کہ وہ عشاء ہو اور کسی نے کہا کہ وہ نماز چکا نہ ہو کوئی نماز سمجھتا ہے کہ ہم کو اسکا علم نہیں اور بعض
 نے کہا بائچون نمازین فصل بین نفل کے یہ قاضی عیاض نے اور بعضوں نے کہا وہ نماز صحیح ہو اور صحیح ان سب
 قولوں سے دو قول ہیں ایک صبح و دوسری عصر اور صحیح ترجمہ ہے پیسب و دوا حدیث صحیحہ میں کہ اور جس نے جمعہ
 کہا کہ حدیث نہایت نیکست اور ترجمہ کیا ہے بن نفلین تو ضعیف کیا کہ غلط ہے عن ہذا حدیث الانسار ترجمہ بھی اور یہ گروہ
 صحیح علیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الآخر اربعون ناعن صلوة الوسیطۃ حتی ان الشمس تیکون
 فیہم فادویونہم اربعون ناعن صلوة البیوتۃ البیوتۃ ترجمہ بھی جو اوپر گذرنا حسن فتادہ بہذا
 الانسار و قال یومئذ یومئذ یومئذ و ذکرہ یسئل ترجمہ فتادہ کی روایت میں بیوت اور تبور کا لفظ
 وارد ہوا اور اسی کو نہیں ہے حسن علیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم
 الآخر اربعون ناعن صلوة البیوتۃ البیوتۃ ترجمہ بھی جو اوپر گذرنا حسن فتادہ بہذا
 الشمس ملامۃ اللہ فیکون یومئذ یومئذ و ذکرہ یسئل ترجمہ بھی جو اوپر گذرنا حسن فتادہ بہذا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزاب کون ایہ غزوہ شہرہم ہجرت کہ چوبیس سال ہوا ہی اور بعضوں نے کہا
 بائچون سال ہوا ہے ایک ایک ستمہ بخندق کے بیڑی تھے اور فرماتے تھے کہ ان کا فردن نے باز رکھا ہو
 نماز وسطے سے یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا اور اکی قبروں اور گھر و گاہ فرمایا قبرین اور پٹین کر آگ سے ہو
 صحیح علیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الآخر اربعون ناعن صلوة البیوتۃ
 الوسیطۃ البیوتۃ البیوتۃ ترجمہ بھی جو اوپر گذرنا حسن فتادہ بہذا
 المعمرین البیوتۃ البیوتۃ البیوتۃ ترجمہ بھی جو اوپر گذرنا حسن فتادہ بہذا
 ان کا فردن نے ہو نماز وسطے سے نماز عصر سے اللہ تعالیٰ بہر دو انکے گہروں اور قبروں کو آگ سے ہو پڑا آپ
 نماز عصر کو مغرب یا غن کے پیر میں گفت یہ تاخیر ہوا ہوئی اور نہ مانا گیا یہ بسبب اتعال و دشمن کے قبل صلوة
 خیرت باقی رہا اب اگر اشتغال عدو کے ساتھ ہو تو صلوة خوف پڑنا چاہیے اور تاخیر بردار نہیں اور بخاری
 میں ہے کہ فقط نماز عصر فوت ہوئی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہی ایک نماز فوت ہوئی اور ہوٹھا

میں ہے کہ ظہر اور عصر دونوں فوت ہوئی اور اگر کتب میں ہے کہ چار دن نمازین ملا کر پچیس ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور
تطبیق اسمین پین ہے کہ واقعہ اخراب کا کئی روز رہا تھا اس میں کئی بار ایسا اتفاق ہوا
ایک بار ایسا ایک بار دیا **عکس** عبد اللہ قال جلس المشركون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
صلوة العصر حتى احمروا الشمس او اصفرت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم شغلونا عن
الصلوة الوسطى صلوة العصر ملكا الله اجوا فصمروا قودهم ناراً اوحشى الله اجوا فصمروا قودهم
ناراً ترجمہ عبد اللہ نے کہا روک یا مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز عصر سے بہا تاکہ کہ روک
ہو گیا آفتاب یا زرد ہو گیا سو فرمایا آپ نے کہ انہوں نے روک دیا ہم کو نماز وسطی نماز عصر سے اس کے کچھ بیٹوں میں اور
قبروں میں آگ بہر دی یا فرمایا حشی اللہ منی دونوں کے ایک پین **عکس** ابو یونس مولى عائشة أنه قال
أمرتني عائشة أن أكتب لها مصحفاً وقالت إذا بلغت هذه الآية ناولني حافظوا على الصلوات
والصلوة الوسطى قال فلما بلغت أذنتها فأممت على حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى
وصلوة العصر وقوموا لله فالتبتم قالت عائشة سمعناها من رسول الله صلى الله عليه وسلم
ترجمہ ابی یونس جو بوسہ بن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یعنی غلام آزاد انہوں نے کہا مجھے یہ فرمایا حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایک قرآن میں کہند اور فرمایا کہ جب تم اس آیت پر پہنچو حافظوا علی الصلوات اور
مجھے خبر دو پھر جب میں وہاں پہنچا میں نے انکو خبر دی انہوں نے مجھ بتلایا کہ دین مکہ حافظوا علی الصلوات
والصلوة الوسطى وصلوة العصر وقوموا لله فالتبتم یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور نماز وسطی اور نماز
عصر کی اور کھڑے ہوا اس کے آگے ادب سے اور فرمایا کہ ایسا ہی سننا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عکس**
البراء بن عازب قال نزلت هذه الآية حافظوا على الصلوات وصلوة العصر فقرا نوحاً ما
شأن الله شكره شفعاً الله فنزلت حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى فقال رجل كان
جالساً عند شقيق له هو إذا صلوة العصر فقال البراء قد أخبروك كيف نزلت وكيف
لكنه ما الله والله أعلم ترجمہ برابر بن عازب نے کہا اترسی یہ آیت حافظوا علی الصلوات
وصلوة العصر (یعنی حفاظت کرو نمازوں پر اور نماز عصر پر) اور پڑھو یہ ہم اس کو جب تک اللہ چاہے یہ سنو
ہو گئی اور اترسی حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطى یعنی حفاظت کرو نمازوں پر اور یہی نماز پر تو ایک
شخص بیٹا تھا شقیق کے پاس غرض اس نے کہا کہ اب تو صلوة وسطی ہی نماز عصر سے برابر ہے کہا میں تو تم کو

[illegible]

ترجمہ ابوہریرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ فرمایا فرشتے آتے جاتے ہیں تمہاری باس آتے
 حدیث تک مثل روایت ابی الزنادکی (جو ابھی اور گزری) **عَنْ جَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ كُنَّا**
جَاوِزًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ أَمَّا أَنْتُمْ
مَنْ دُونَكُمْ مَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَصْنَعُونَ فِي دُخَانٍ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَقْلَبُوا
عَلَى صَلَاحٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْخَبَرَ ثُمَّ قَدَّ جَدِيرٌ فَسَبَّحَ بِحَمْدِ
رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ترجمہ ہر کہتے تھے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باس بیٹے
 تھے کہ آپ اچھوڑ دیں رات کو چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ بیشک تم دیکھو گے انہی پروردگار کو جس پر وہ
 ہو اس چاند کو ہرگز ایک دو سر کی آڑ میں نہ ہو گے اور دیکھنے میں پہر اگر تم سے ہو کہ تو نہ مارو سوچ سکنے کے
 قبل کے نماز میں اور سورج غروب ہوئی نماز میں بیٹے فجر اور عصر میں پہر ٹھہری طہیر نے یہ آیت فصیح (یعنی بالکل)
 اپنے رب کی تعریف کے ساتھ قبل طلوع آفتاب کو اور قبل غروب کو کہا مسلم نے اور روایت کی کہ ہم سے ابھر
 ابی شیبہ نے انہوں نے عبد اللہ بن زید اور ابواسلمہ اور کعب سے اس اسناد سے اور اس میں یہ ہے کہ آپ
 فرمایا تم پیش کیے جاؤ گے انہی پروردگار کے آگے پہر دیکھو گے اس کو جیسا دیکھو تو اس چاند کو اور کہا کہ پھر ٹھہری
 آیت اور ہرگز کا نام نہیں لیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رویت بابت تعالیٰ کی جانب فوق بن
 اور یہی وجہ ہوگی کہ کوئی کسی کے آڑ میں نہ ہوگا اور بغیر جانب فوق کے نہیں ہو سکتا پس وہو گیا اس میں نزل
 ناپاک کا جو شکر ان فوق میں اور نودی نے لکھا ہو کہ دیدار الہی خاص ہے ساتھ مومنین کے عوض کفار
 محروم رہیں گے اور ایسی ہی منافقین بھی اس قہارے کو نہ دیکھیں گے اسی پر میں جمہور اہلسنت سکون
بِرُؤْيَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَكُنَّ النَّارُ أَحَدًا صَلَّى قَبْلَ
الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْعَصْرَ فَقَالَ لَهُ نَحْلُ مِنْ أَهْلِ الْبَصَرِ أَأَنْتَ سَمِعْتَ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثَ قَالَ الرَّجُلُ رَأَيْتَا أَشْجَدَ أَوْ سَمِعْتَ مِنْ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتَ أَذْنَايَ دَوَّجَاهُ قُلْتُ ترجمہ عمارت نے کہا سنا میں رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہ داخل ہوگا کہیں وہ شخص روزخ میں جس نے نماز ادا کی قبل طلوع
 کے اور قبل غروب آفتاب کو یعنی فجر اور عصر کی سوا ایک شخص نے بصر کو والوں میں سے کہا کہ تم نے سنا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے کہا مان اس نے کہا اور میں ہی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سانسے میرے کانوں نے اور یاد رکھا ہے میرے دل نے **سُحُن**
 عُمَارَةَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِيكَ الشَّارِدُ مَنْ مَلَكَ قُلُوبُكَ
 التَّمَسُّسُ قَبْلَ عُرْوَةٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنَ الشَّيْخِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَشْتَعِدُّ بِهِ عَلَيْهِ قَالَ وَأَنَا أَشْتَعِدُّ لَقَدْ سَمِعْتُ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِالْمَكَانِ الَّذِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ تَرْجُمُهُ عَارِضٌ كَمَا رَوَى كَبِيرُ بْنُ كَبِيرٍ
 سَلَّمَ فِي مَا يَدْفَعُ فِيهِ وَدَفْعٌ مِنْ جِبْرِائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْتَابُ كَلْبٍ كَلْبٌ كَلْبٌ كَلْبٌ كَلْبٌ كَلْبٌ
 آدمی تھا بصرے والوں میں سے اور اسے کہا کیا تم نے سنا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے
 کہا ہاں میں گواہی دیتا ہوں اس پر کہ میں نے یہ آپ سے سنا ہے کہا اس پر یہی کہ میں ہی گواہی دیتا ہوں
 کہ میں ہی سنا ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایسے مکان کو کہ میں سنتا تھا اس بات کو ان
 سے **سُحُن** ابْنُ بَكْرِ بْنِ أَبِيهِ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبُرْجَ بَيْنَ دُخْلَ
 الْحِجَّةِ تَرْجُمُهُ إِلَى مَكْرَمَةٍ أَيْ بَابِ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ
 نمازین ادا کرے داخل ہو کر جب میں فی یومین اور عرس **سُحُن** تَرْجُمُهُ إِلَى مَكْرَمَةٍ أَيْ بَابِ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ
 وَفِي الْمَرْجِعِ عُرْوَةُ التَّمَسُّسِ أُولَئِكَ مَغْرِبُ عَرَبٍ نَمَسُ بَعْدَ بَابِ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَادَّتْ بِالْحِجَابِ تَرْجُمُهُ
 سلمے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز مغرب پڑھا کرتے تھے جب آنتاب ڈوب جاتا تھا اور پردہ سبز
 چھپ جاتا **سُحُن** دَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدًا بَاوَدَةً كَيْبَعًا مَوَاقِعَ نَبِيهِ تَرْجُمُهُ رَافِعٌ كَتَبَ تَهْ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ كَبِيرٍ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہنچتے اور ہر ایک ہم میں سے دیکھ سکتا تھا اپنے تیر کرنے کے جگہ کو (یعنی اتنی
 روشنی ہوتی تھی) **سُحُن** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فوراً بعد مغرب آنتاب نماز مغرب شروع ہو جاتی تھی۔
سُحُن ابْنُ النَّجَّاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي دَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ بِحُجُومِ تَرْجُمُهُ دَافِعُ
 جواد پر گذرنا **بَابُ** رَفِئَةُ الْعَفَّارِ وَتَاخِيْدُهَا عَنْكَ كَرَمَتِ اور اس میں تاخیر کرنے کا بیان **سُحُن**
 عَائِشَةُ زَوْجِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَلَّتْ أَعْيُنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَيْلِكَ
 مِنَ الْكِيَالِي بِصَلَاةِ الْعَفَّارِ وَبِهِ الْيَتِي تَدْعِي الْعَتَمَةَ وَ لَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[illegible]

سَمَاعِلُ جَبْرِ حَتَّى تَكُنْ لَعْنَةُ مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَا يَنْظُرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ أَنْ يَنْفَعُ عَلَى
 أُتِيَ لَصِيْقَتُ يَوْمِ هَذَا السَّاعَةِ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَدِّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلَّى **ترجمہ** عبد اللہؑ کہا ہے
 رسول اکرمؐ ایک دن انتظار کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز عشا کیوں طویل ہو چکے آپ ہماری طرف
 سب گزر گئی تھائی رات یا بعد اوس کے پہنچیں جانتے تھے کہ آپ کو کچھ کام ہو گیا تھا اپنے گہرین بائچہ اور
 تھا پہر فرمایا آپے جب تک کہ تم انتظار کرتے تھے ایسی نماز کا کہ کوئی دین والا تمہارا ہو اسکا انتظار نہیں
 کرتا تھا اور اگر بار نہ ہوتا میری اہست پر تو میں ہمیشہ انکے ساتھ اسی وقت یہ نماز پڑھا کرتا چہرسم فرمایا مؤذن
 کو اور آقامت کہی اوس اور نماز پڑھی آپے **سُحُلُ** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتَّى رَفَعْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ
 خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكَرْبِ الْيَكْلَةَ بَنِي
 الصَّلَاةِ فَخَبَرْتُكُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عشا کی نماز کی وقت
 کشمکش میں مشغول ہو گئے اور اس میں دیر کی یہاں تک کہ ہم سو گئے سجد میں اور پہر جا گئے پہر سو گئے اور پہر
 جا گئے پہر نکلے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کوئی زمین والوں کی آج کی رات اس نماز
 کی انتظار میں نہیں ہے سو تمہارا **عَنْ** ثَابِتٍ أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ عَنِ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ الْيَكْلَةِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ
 أَوْ دَايِدَ هَبْ شَطْرَ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَأَقَامُوا وَأَنَّهُ لَمْ يَزَلُوا فِي صَلَاةٍ مَا
 أَنْظَرْتُ الصَّلَاةَ قَالَ أَسْأَلُكَ عَنِ الظُّلْمِ الْبَاطِلِ خَاتِمِهِ مِنْ فَتْنَةٍ رَفَعَ أَصْبَعَهُ الْيُسْرَى
 بِإِصْبَعِهِ **ترجمہ** ثابتؓ نے کہا اگر لوگوں نے اس سے پوچھا حال حضرت کی انگوٹھی کا تو انہوں نے کہا ایک رات
 کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا میں نصف شب تک یا قریب تھا کہ نصف شب ہو جاوے پہر آئے
 آپ اور فرمایا لوگ نماز میں پڑھ رہے اور تم جب تک نماز کے منتظر ہو گویا نماز میں ہو رہے نواب کی
 وجہ سے اب کہا اس نے گویا میں اب دیکھتا ہوں آپ کی انگوٹھی کیچک کو جو چاندی کی تھی اور انہوں نے
 بائیں ہاتھ کی نیکیا سے اشارہ کیا رہنے انگوٹھی اسی انگلی میں تھی **فَا** اس حدیث کو چاندی کی
 انگوٹھی پہننا رو معلوم ہوا اور آپ پر اجماع ہے سلمین کا **عَنْ** التِّرْمِذِيِّ مَالِكٍ قَالَ نَظَرْنَا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً حَتَّى كَانَ قُرَيْبًا مِنْ نَقِصَةِ الْيَكْلَةِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ

عَلَيْكُمْ أَجْمَعِينَ فَكَأَنَّمَا انْظُرُوا إِلَى رَسُولِي كَأَنَّهُمْ فِي يَدِي مِنْ فَخْصَةٍ تَرْجِمُهُ إِلَيْكُمْ أَنَا
 کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شب یہاں تک کہ ادھی رات کو قریب ہو گئی پہر آپ تشریف لائے
 اور نماز ادا کی اور ہماری طرف متوجہ ہو کر گویا کہ میں اب نظر کر رہا ہوں انکی انگوٹھی کی چمک کر اذن کے اندر
 میں اور وہ چاندنی کی تھی **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر گذر اگر اس میں ہمارے طرف متوجہ ہو کر دیکھ کر نہیں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
 كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدْ مَوَّاهِي فِي السَّيْفَةِ تَرُدُّونَا فِي بَيْتِ نَجِشٍ لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وسلم بالليل فَوَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ صَلَوةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ تَمْرٍ
 مِنْهُ حَرَّ قَالَ أَبُو مُوسَى فَوَقَفْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَكَانَ بَعْضُ الشَّعْخِ
 أَمْرًا حَقًّا أَعْتَمَ بِالْقُلُوبِ حَتَّى أَبْهَارَ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
 فَلَمَّا قَضَى صَلَوةً قَالَ لِمَنْ حَضَرَ عَارِضًا لَكُمْ أَهْلَكُمْ وَابْتَغُوا أَنْ تَمْنَعُوا اللَّهَ عَلَيْهِ كَرَمًا
 أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ يَصِلُ إِلَى هَذِهِ السَّاعَةِ غَيْرَ كَرَمٍ وَأَقَالَ مَا كَانَ هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ
 عَدُوًّا كَرَمًا نَدْرَسَ أَتَى الْكَلَامَتَيْنِ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَرَجَعْنَا فِرْعَانَ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجِمُهُ أَبُو مُوسَى لَمْ يَكُنْ يَدْرِي أَنَّ هَذَا كَرَمٌ هُوَ
 تھے نگرانی زمین میں بقیع کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین میں تھے اور ایک جماعت ہم میں کی ہوتی
 باری روز آتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عشاء کے وقت سوا ایک آن میں چند بارون کے
 ساتھ حاضر خدمت ہوا اور آنحضرت کو کچھ کام تھا کہ اس میں مشغول تھے یہاں تک کہ دیر ہوئی اٹھائیں اور رات
 قریب نصف کو ہو گئی پہر نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نماز پڑھی سب کے ساتھ پہر چار بجے ہو کر تو ان
 سے فرمایا درائیں وہیں تک خبر دیتا ہوں اور بشارت ہے تم کو کہ اس کا احسان تمہاری اور یہ تھا کہ کوئی آدمی اس
 سو گناہاری نماز نہیں پڑھتا تھا یا فرمایا نماز پڑھی اس وقت کہیں سو گناہاری راوی کہتا میں نہیں جانتا
 کہ کون سی بات کہی ان دونوں میں سے کہا ابو موسیٰ نے کہ پہر پھر ہم خوشی خوشی اس بات کے سن کر سب
 سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **عَنْ** ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءِ ابْنِ حَبِيبٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ قَالَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ قَالَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ
 عَنِ النَّاسِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي يَوْمَئِذٍ أَعْتَمُ أَمَّا مَا دَخَلُوا فَالْسَّاعَةَ ابْنَ حَبِيبٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنِ النَّاسِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي يَوْمَئِذٍ أَعْتَمُ أَمَّا مَا دَخَلُوا فَالْسَّاعَةَ ابْنَ حَبِيبٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ
الْبَيْتِ

الْبَيْتِ

بَابُ
الْبَيْتِ

ہے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس امت میں اور اگر تم پر بارگدڑی یا لوگوں پر بار ہو اور تم ان کے امام ہو
 ادا کیا کرو اس کو متوسط وقت میں نہ جلدی نہ دیر کر کے **ف** سہرہ یا نہر کہ نبی کی ہیبت جو ابن جریج
 نے دریافت کی یہ محض محبت اور عشق کی بات تھی اور اس امت کو خصائص اور فضائل میں یہ بات ہرگز نبی
 نبی کے احوال کو ضبط رکھتی ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يُخْرِجُ صَلَواتُ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ترجمہ جابر بن سمرہ سے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاخیر کیا کرتے تھے
 نماز عشاء میں **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَواتِ**
خَوَاتِمَ صَلَواتِهِ كَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلَواتِهِ تَكْرُشِدًا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَوةَ دُفَى رَدَايَةَ
ابْنِ كَامِلٍ يُخَفِّفُ ترجمہ جابر سے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مثل نماز پڑھتے تھے اور عشاء
 کی نماز میں تمہاری بنسبت ذرا دیر کیا کرتے تھے اور نماز تکلی ٹپہ تھے اور ابوالکامل کی روایت میں بخففت
 کا لفظ ہے معنی اس کو بھی وہی ہیں **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَغْلِبَنَّكُمْ كُمَا الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَواتِكُمْ الْآخِرَةِ الْعِشَاءِ
وَهُمْ يُجَرِّمُونَ بِالْأَبْدَلِ ترجمہ عبد اللہ سے کہہ کہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے تھے نماز
 نہوں تپہ گنوار لوگ کہ مساوین تمہاری نماز عشاء کے نام کو اس لیے کہ وہ دیر کیا کرتے ہیں اوٹھوں کے دودھ
 دہننے میں اپنے سپرد ہو وہ عشاء کو عتمة کہتے ہیں **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبَنَّكُمْ كُمَا الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَواتِكُمْ الْآخِرَةِ الْعِشَاءِ فَإِنَّ فِي
كِتَابِ اللَّهِ الْوَسْطَاءِ إِنَّكُمْ تَجْعَلُونَ بِهَا لَيْلٍ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا غالب نہوں تپہ گنوار لوگ عشاء کی نماز کے نام پر اس لیے کہ وہ اس کی کتاب میں عشاء ہے اس لیے کہ وہ دیر
 کرتے ہیں اوٹھیں کے دودھ میں **ف** یعنی عشاء کی نماز کہ عشاء ہی کہو عتمة نہ کہو جس کو گنوار لوگ عتمة کہتے
 ہیں اور اصل لغت میں عتمة دیر کرنے کو کہتے ہیں چنانکہ گنوار لوگ دودھ دہننے میں اوٹھوں کے دیر کرتے تھے
 اس لیے وہ عشاء کی نماز کو عتمة کہتے ہیں **بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّسْبِيحِ بِاللُّبَنِ فِي الْأَوَّلِ وَفِيهَا وَهُوَ الْقَوْلُ**
وَبِكَيْلٍ قَدَارِ الْقُرْآنِ فِيهَا سُوْرَةٌ جب صبح کی نماز کے لیے اور اس کی قرأت کو بیان میں **عَنْ عَمْرِو**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ سَاءَ الْمَوْمِنَاتِ كُنَّ يُصَلِّينَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ
يَرْجِعْنَ مُتَلَفِعَاتٍ بِمِرْطَلَحٍ لَا يَخْرُجْنَ أَحَدٌ ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

باب

باب

باب

باب

باب

سے روایت ہے کہ عورتیں جو سات نماز پڑھتی تھیں صبح کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلو نشینی تھیں
اپنی چادروں میں لپٹی ہوئیں کہ نہ بچا سکتا تھا اور نہ کوئی (یعنی بعد نماز کو ایسا اندھیرا ہوتا تھا) **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فجر کی نماز نہایت اول وقت اندھیری میں پڑھنا صحیح اور یہی مذہب ہر امام کا
اور شافعی اور احمد اور جہود کا اور اس حدیث سے حاضر ہونا عورتوں کا بھی ثابت ہوا اگرچہ فوتِ نیت کا نہ ہو
عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ مُحَمَّدًا يَتَشَهَّدُ
الْفَجْرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَلَفَعَاتٍ مَرُّوْطَ طَهْنٍ كَحَرِّ قَذْلَيْنِ إِلَى بَيُوتِ نَعْتٍ
وَمَا يُعْرِفَنَّ مِنْ تَقْلِيْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُلُوْبِ مَرَّحِمِهِ ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بیان کیا حاضر ہوئی تھیں نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی
چادروں میں لپٹی ہوئیں اور پہلو ٹ جاتی تھیں اپنے گہروں کو اور نہ بچاں ٹ پڑتیں تھیں اسبابِ سویر پڑنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کو **عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النَّسَاءُ مُتَلَفَعَاتٍ مَرُّوْطَ طَهْنٍ مَا يُعْرِفَنَّ مِنَ الْفَلَسِ
قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ مُتَلَفَعَاتٍ مَرَّحِمِهِ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز صبح ادا کرتے تھے اور عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی جا تھیں تھیں اور
اندھیرے میں بچاں نہ پڑتیں تھیں اور انصاری نے اپنی روایت میں متلفعات کہا معنی اسکو ہی وہی پڑ
لپٹی ہوئیں **عَنْ حَبَابَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْعَاجِزَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَرْبِ إِذَا دَجِبَتْ وَالْعِشَاءُ أَحْيَاءُ نَاجِيَةً
وَأَحْيَاءُ نَاجِيَةً كَانِ إِذَا رَأَاهُمْ قَدْ اجْتَمَعُوا عَجَلٌ وَإِذَا رَأَاهُمْ قَدْ أَبْطَأُوا أَسْرَدٌ وَالصُّبْحُ
كَأَنَّهُمْ إِذَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْفَلَْسَ مَرَّحِمِهِ جابر نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی دوپہر کے وقت اور نہایت گرمی میں (یعنی بعد زوالِ شمس) پڑھ کر تے تھے
اور عصر ایسے وقت میں کہ آفتاب صاف ہوتا اور مغرب جبکہ آفتاب ڈوب جاتا اور شام میں کہہتی تھیں
کرتے اور کہہتی اول وقت پڑھتے جب دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے اول وقت پڑھ لیتے اور جب دیکھتے
کہ لوگ ویر میں آئے تو دیر کرتے اور صبح کی نماز ادا کرتے تھے اندھیرے میں **ف** اسکی ثابت
ہوا کہ ظہر اول وقت ادا کرنا صحیح ہے اور مغرب مجروح و خوب آفتاب اور شام میں جماعت کی حضور اور انکی

وَالصَّلَاةِ سَلَّمَ لَا يَأْتِي بَعْضَ تَاخِيرِ مَلُوءَةِ الْعِشَاءِ إِلَّا نَصَفَ اللَّيْلِ وَكَانَ لَا يَخْرُجُ فِي الزَّهْمِ قَبْلَهَا
وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا قَالَ شَعْبَةُ شَرَفَتْهُ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ أَوْدَدْتُ اللَّيْلَ حَرْبًا

بلی بزنہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ زکوٰۃ اگر عشائین آدھی رات تک تاخیر نہ کر لیں اور اس کے قبل سونے کو اور اس کے بعد باتون کو برا جانتے شعبہ نے کہا کہ مین اورن جو بہر ملا تو انہوں نے کہا تہاں زنا

مات سکرہ اٰی برزخۃ الہی رقی اللہ عنہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤخر

العشاء إلى الثلث الليل ويكفي التوهم قبلها وأحد يث بعد ها وكان يقدّر صلواته الفجرين
اليائسة إلى السنتين وكان ينصرف حين يعرف بعضنا كجبه بعض ترجمه ابی بزره کہ تہ مجھ کو سلا
الصلی علیہ وسلم عشاء کو پڑھتے تھے تہائی رات میں اور اس کو آگے سوئے کو اور اسکی بعد باتوں کو

براجانتے اور نماز پڑھنے میں سوائیوں سے ساتھ تک پڑھتے اور فارغ ہوتے ایسے وقت کہ ایک دوسرے کا منہ بچان لیتا **بَابُ** كَمْ اَهْتَمَرْنَا خَيْرَ الصَّلَاةِ مِنْ وَفْقِهَا الْحَتَا رَوَا مَا يَفْعَلُهُ الْمَأْمُومُ

اِذَا اَتَخَذَهَا الْاِمَامُ عمدہ وقت نماز کی تاخیر کروہ ہے اور جب امام لیا کرے تو لوگ کیا

كريم اسكياين **عَنْ** ابْنِ دُرَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كُنْتَ عَلَيْكَ أَمْرًا يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَفْقِهَا أَوْ يَمِيلُونَ الصَّلَاةَ
عَنْ وَفْقِهَا قَالَ قُلْتُ نَمًا تَأْمُرُنِي قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قِفَ فَإِنْ أَدْرَكَتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنْ

[illegible]

پراوا کر لینا سپہرا کر دن کے ساتھ ہی اتفاق ہو تو سپہرہ لینا کو وہ تمہارا سے لیے نقل ہو جائیں
اور ظف جبرادی ہے اوس نے عن وفتح کا لفظ روایت نہیں کیا **ف** نووی نے کہا کہ ناظر
سے عمدہ وقت سے تاخیر کرنا مراد ہے یعنی جب امام عمدہ وقت سے تاخیر کرین تو شام کیلئے پڑھ لو سپہرا اگر حجاب

میں جانا ہوں دوبارہ ادا کرو کہ جماعت میں پہنچتے پہنچتے اور لوٹ لٹنہ کی نہ آؤ کہ اور پھر اور پھر سے یہ
دوبارہ اعادہ نہ کرے اس لیے کہ ان کے بعد فضل جانے نہیں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرض بھی ہے
پہلے ادا کی **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا

باب النبي محمد بن عبد الصلوة عن ربه

دکتر

۲. مؤرخین نے ہندوؤں کی تاریخوں میں

ذَرَارَتِهِ سَيِّئَةً وَنَبِيٍّ مُبِينٍ الشُّكُوكَ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ فَإِنَّ صَلَاتَكَ لَكُنْ
 بِمَنْتَ لَكَ نَافِلَةٌ قَالَا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ تَرْجُمُهُ ابْنِ ذَرْنِ كَمَا رَسُلَ اسْمِ
 مَعْنَى اسْمِهِ سَلَّمَ نَجَسَ فَرِيَا يَكْرَهُ ابُو ذَرٍّ مِيرَ عَدَايَ حَاكِمَ بَوْنِ كَعْدَهُ نَاذِرُ دَالِينَ كَعْدَهُ
 اَخْرَجَتْ تَرْجُمُهُ اَوْ تَرْجُمُ بَنِي نَزَا بَنِي دَقْتُ بِرَبِّهِ لِيَا كَرَامًا بَرَّا اَنْهَوْنَ نَعْدَةً بِرَبِّهِ تَرْجُمُهُ
 نَاذِرُ بَنِي كَعْدَهُ تَرْجُمُهُ دَقْتُ بِرَبِّهِ دَقْتُ بِرَبِّهِ دَقْتُ بِرَبِّهِ دَقْتُ بِرَبِّهِ دَقْتُ بِرَبِّهِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اِنْ تَخَلَّيْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اِنْ تَخَلَّيْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اِنْ تَخَلَّيْ
 مَا كَانَ لَصَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ فَإِنَّ اَذْكُوكَ الْقَوْمَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَكَ
 كَانَتْ بَنِي نَافِلَةٌ تَرْجُمُهُ ابْنِ ذَرْنِ كَمَا رَسُلَ اسْمِ مَعْنَى اسْمِهِ سَلَّمَ نَجَسَ فَرِيَا
 وَصِيَّتْ كِي كَمِينَ حَاكِمَ كِي بَاتِ سَنُونَ اَوْرَاكُ كَمَا نَاوُونَ اَلْاَبَاكَ غَلَامَ تَرْجُمُهُ كَعْدَهُ اَوْرَاكُ كَمَا نَاوُونَ
 مِينَ بَنِي دَقْتُ بِرَبِّهِ اَلْاَبَاكَ مِينَ لَوْنِ كُو كَعْدَهُ تَرْجُمُهُ كَعْدَهُ تَرْجُمُهُ كَعْدَهُ تَرْجُمُهُ
 دَقْتُ بِرَبِّهِ لِيَا نَقْلَ بَوْنِ كَعْدَهُ جَوْدَ بَارَهُ اَوْنِ كَعْدَهُ سَاثِمَ تَرْجُمُهُ لَوْنِ كَا عَكْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَا نَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَّبَ خِيْنِي كَيْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِيَتْ فِي قَوْمٍ يَخْرُجُونَ
 الصَّلَاةَ عَنْ دَقْتُ بِرَبِّهِ قَالَا مَا نَا مَوْفَا صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ فَخَرَّبَ اَنْتَ اِذَا بَقِيَتْ فِي قَوْمٍ يَخْرُجُونَ
 الصَّلَاةَ وَانْتَبَى فِي تَرْجُمِهِ ابْنِ ذَرْنِ كَمَا رَسُلَ اسْمِ مَعْنَى اسْمِهِ سَلَّمَ نَجَسَ فَرِيَا
 مِيرَ رَا بَنِي كَمَا يَكْرَهُ كَعْدَهُ رَا بَنِي كَعْدَهُ رَا بَنِي كَعْدَهُ رَا بَنِي كَعْدَهُ رَا بَنِي كَعْدَهُ
 تَرْجُمُهُ نَعْدَةً كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ
 كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ
 اَخْرَجَتْ زِيَادَ الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ فَخَرَّبَ اَنْتَ اِذَا بَقِيَتْ فِي قَوْمٍ يَخْرُجُونَ
 لَكُمُ مَنَعُ بَنِي دَقْتُ بِرَبِّهِ خَرَّبَ خِيْنِي كَيْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِيَتْ فِي قَوْمٍ يَخْرُجُونَ
 دَقْتُ بِرَبِّهِ لِيَا نَقْلَ بَوْنِ كَعْدَهُ جَوْدَ بَارَهُ اَوْنِ كَعْدَهُ سَاثِمَ تَرْجُمُهُ لَوْنِ كَا
 الصَّلَاةَ مَعَ خَرَّبَ خِيْنِي كَيْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِيَتْ فِي قَوْمٍ يَخْرُجُونَ
 نَعْدَةً كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ كَعْدَهُ
 اَوْرَاكُ كَمَا نَاوُونَ اَلْاَبَاكَ غَلَامَ تَرْجُمُهُ كَعْدَهُ اَوْرَاكُ كَمَا نَاوُونَ
 دَقْتُ بِرَبِّهِ لِيَا نَقْلَ بَوْنِ كَعْدَهُ جَوْدَ بَارَهُ اَوْنِ كَعْدَهُ سَاثِمَ تَرْجُمُهُ لَوْنِ كَا

نَاذِرُ بَنِي

عَلَى خِيْنِي

خصوصاً اور میری ران پر ہاتھ مارا کہ میری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہاں
 ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے جیسے تم نے مجھے پوچھا تو آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا جیسے میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا اور
 فرمایا کہ نماز پڑھ لیجیے تو اپنے وقت پر پہرے اگر تھکے اور ان کے ساتھ ہی نماز پڑھیں تو پھر ان کے ساتھ پڑھیں
 اور یہ کہ ان کے میں پڑھ چکا ہوں اب نہیں پڑھتا کہ اس میں جماعت میں پہوٹ پڑیگی (عَنْ ابْنِ
 ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ أَوَّلَ مَا كُنْتُ أَكْتُبُ فِي دَفْتَرِي يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ
 عَنْ رُفْعِهَا فَفَصَّلَ الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ شَرُّهُنَّ أَفِيَمَتِ الصَّلَاةُ فَفَصَّلَ مَعَهُمْ فَأَتَاهَا زِيَادَةُ خَيْرٍ مِمَّا
 ابی فرماتے کہا کیا ہوگا جب باقی رہے گا تو ایسے لوگوں میں جو دیر کرتے ہیں نماز میں اپنے وقت سے
 تو پڑھ لینا تم نماز کو اس کے وقت پر پہرے اگر تھکے ہو تو لوگوں کے ساتھ ہی پڑھ لے اس میں نیکی
 کی زیادتی ہے (عَنْ ابْنِ أَبِي شَلَالَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّاهُ
 يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَلَفَ امْرَأَةً يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ قَالَ فَضَرَبَ فَنِي فِي خُرْبَةٍ أَوْ جَعَنِي وَقَالَ سَأَلْتُ
 أَمَّا ذَرٍّ عَنْ ذَلِكَ فَضَرَبَ فَنِي فِي ذَلِكَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ
 صَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قُتِلَ رَأْسُكُمْ لَمْ تَصَلُّوا كُنْزُكُمْ مَعَهُمْ فَإِنَّهُ قَالَ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذِكْرٌ لِي أَنَّ نَبِيَّ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ فَنِي أَوْ ذَرٍّ رَحِمَهُ ابْنُ الْعَالِيَةِ سَلَّمَ كَمَا مِثْلُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُكٍ
 کہا جمعہ کے دن نماز پڑھتے ہیں جاگوں کہے چھوڑ دو نماز کو اخیر وقت ادا کرنے میں اس لیے لعنہ ہے
 کہا کہ عبد اللہ نے میری ران پر ایک ہاتھ مارا کہ میرے درمیان لگا اور کہا میں نے ابو ذر سے پوچھا اس بات
 کو تو انہوں نے میری ران پر ایک ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس
 بات کو تو آپ نے فرمایا نماز پڑھ لیا کہ وہ اپنے وقت میں ان کے ساتھ ہی نماز کو نقل کروا کر دیا کہ
 سنا کہ عبد اللہ نے کہا کہ اگر مجھ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ابو ذر کی ران پر ہاتھ مارا
 وَأَمَّا فَفَصَّلَ صَلَاةَ الْجَمَاعَةِ وَبَيَّنَّ الشَّارِبِي فِي الصَّلَاةِ كَمَا هُوَ الْكَوْفُ الْكَافِيَةُ نَزْدِ بَعَثَ كَيْفَ بَعَثَ
 اور اس کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر مجھ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ابو ذر کی ران پر ہاتھ مارا
 انجساعتہ افضل من صلوات احد فخر وحدا بخمسة فاعلم حزن جزاء رَحِمَهُ ابُو بَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 حذ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جماعت کی اکیلے شخص کی مانند ہے پچیس رجب پڑھ کر ہے

فَالْ

رَضِيَ
 ابُو جَعْنِي

رَضِيَ
 ابُو جَعْنِي

اللہ تعالیٰ

سید ادیبی بن سید محمد کا اور اس پیش منی شقت انہا کہ سجدین انما ثبت ہوا ہے **صلی اللہ علیہ وسلم**
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّكَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيُحِبَّ النَّاسَ وَلْيُحِبَّ الصَّلَاةَ وَحَيْثُ كَانَ
 يَخْلُقُ فَإِنَّ اللَّهَ سَرَّكَ لِيُنَبِّئَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ الْهَدْيَ لَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بَيْتِي
 كَمَا يُصَلِّي هَذَا الشَّعْبُ فِي بَيْتِي نَزَلَتْ ثُمَّ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ وَكَلَّمَكُمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ
 كَذَا لَمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَخْلُقُ خَيْرًا مِنَ الْخَيْرِ وَكَثُرَ يَحْمِلُ إِلَى مَسْجِدِي هَذَا السَّاجِدِ الْأَكْبَرِ
 اللَّهُ لَهُ كُلُّ حَقٍّ يَخْلُقُهَا حَسَنَةً وَكَثُرَ يَحْمِلُهَا دَجَّةً فِي يَحْمِلُ عَنْهَا سَائِبَةٌ وَلَقَدْ آتَانَا
 وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَوْمِرٌ الْفَاقِرُ وَلَقَدْ كَانَ اللَّهُ جَلَّ جُودِي بِهِ فَجَعَلَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ
 حَقٌّ يَفْقَهُ فِي الصَّفِّ ثُمَّ رَجَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ فِي كَمَا جَعَلَ غُزْشُ لَكِ كَمَا سَمِعَ مَلَائِكَاتُ كَرَّ قِيَامَتُ كَرُونِ سَلَمِ
 ہو کر تو ضرور ہو کہ حفاظت کرے ان نمازون کی جہان اذان ہوتی ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے
 نبی کے لیے طریقہ ہدایت کو مقرر کر دیا اور یہ نمازین ہی انہیں میں ہیں اور اگر تم نہیں ہو انکو گہر دن میں یہی
 فلاں جماعت کا چوڑے والا اپنے گھر میں پڑتا ہے تو بیشک چوڑ دیا تمہی طریقہ اپنے نبی کا اور اگر چوڑ
 تم نے طریقہ اپنے نبی کا تو بیشک تم گمراہ ہو گئے اور کوئی ایسا نہیں ہے کہ علمارت کرے اور اچھی طرح چہا
 کرے پہر ارادہ کرے کسی سجدہ کا ان سجدوں میں سو مگر اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم پر کہ وہ رکھتا ہو ایک نیکی
 لکھتا ہے اور ایک رجب مل کر رہتا ہے اور ایک بدی لکھتا ہے اور ہم اپنے تین ایسا دیکھتے تھے کہ نہیں
 غیر حاضر ہوتا تھا جماعت ہو مگر منافق جس کا لفاق کہلاتا تھا اور آدمی دو شخصوں کے کا نہ ہوں پر ہاتھ کہہ
 کے چلا یا جاتا تھا بہت تک کہ لکھ کر دیا جاتا تھا صف میں **صلی اللہ علیہ وسلم** اس قدر بیا کر کہ
 جماعت میں **ابن الشَّعْبِ** قَالَ كُنَّا نَقُودُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ يَمْنَى فَأَتَتْهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَصَرٌ وَجَبَتْ
 خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا هَذَا فَقَدْ خَصَى يَا الْقَاسِمُ **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَهُ ابْنُ الشَّعْبِ اسے کہا ہم سجدین بیٹھے تھے ابو ہریرہ کے ساتھ کہ موزون نے اذان دی اور
 ایک شخص سجد سے اٹھا اور جانے لگا تو ابو ہریرہ اسکو دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ باہر چلا گیا تب ابو ہریرہ
 نے کہا کہ اس شخص نے منافق کی اہوائی اسم علیہ وسلم کی **عَلَيْهِ** ابْنُ الشَّعْبِ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ
 أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَأَى رَجُلًا يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ خَارِجًا بَعْدَ الْأَذَانِ فَقَالَ أَمَا هَذَا

باب النکرة الخیر من الخیر الذی اذن المؤمن

جہنم میں جہنم کے لوگوں میں ہی وہی حضور ہے مگر وہی میں ڈالنے کا ذکر نہیں **بَاب**
 الرَّحْمَةِ فِي الْخَلْقِ عَنْ الْجَعَةِ لِعَدْرِ عَدْرِ سَبَّ جَمَاعَتِ كَامَاتِ مَوَاسِكِنَ عُنْبَانِ
 ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْخِهِ بَدَأَ
 مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ أَكْرَمْتُ
 بَصَرِي أَنَا أُمِّي لَقَوِي وَإِذَا كَانَتْ الْأَمْطَارُ سَالَتْ الْوَادِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَلَكِنْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَمُوتَ
 مَبْعُودٌ هُمْ فَأُمِّي لَقَوِي وَوَدَّعْتُ أَفْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْتِي قُصْلِي فِي مَصْلِي أَلْتَجِدُ كَمَا مَعْلُوقٌ قَالَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عُنْبَانُ فَقَدْ أَرْسَلَ اللَّهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْوَكِيلَ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عِنْدَ حَيْرٍ أَنْ تَقَعَ الثُّغَارُ فَاسْتَأْنَتْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلَتْ لَهُ فَلَمْ يَجِدْ حَيْثُ دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ آيَنَ
 تُحِبُّ أَنْ أُمْلِكَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَاتَّخَذْتُ إِلَى نَاحِيَةِ بَيْتِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَأَلَ قَالَ وَحَبْسَنَا عَلَى خَيْرِ صُنْعِنَا
 لَهُ قَالَ فَتَنَابَ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَتَّى اجْتَمَعُوا فِي الْبَيْتِ جَالِدُونَ دُعَاؤُهُ فَقَالَ قَائِلٌ الدَّارُ
 مِنْهُمْ آيَنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَشِينِ فَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُ لَهُ ذَلِكَ الْكَثْرَةَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرِيدُ بِاللَّهِ
 وَجْهَهُ اللَّهُ قَالَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَفَعَلَهُمْ قَالَ فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَلَيْسَتْهُمُ الْمَنَافِقِينَ قَالَ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَكَمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 يَدْخُلُ بِذَلِكَ وَجْهَهُ اللَّهُ قَالَ أَبُو بَرْزَةَ قَالَ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحَصِينَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ
 أَحَدُ بَنِي سَالِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلْتُ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَبَنِي رُبَيْعٍ فَصَدَّقَ بِذَلِكَ حَرَمِهِ
 عُنْبَانُ جَوْصَالِي بَيْنَ نَجْدِ الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَرْزَةَ بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالْمَدِينَةِ بَيْنَ الْمَدِينَةِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ حَدَّثْتُمْ بَيْنَ حَاضِرِهِمْ وَأَوْعِظْتُمْ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 طَائِفِي بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالْمَدِينَةِ بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالْمَدِينَةِ بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالْمَدِينَةِ بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالْمَدِينَةِ
 بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالْمَدِينَةِ بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالْمَدِينَةِ بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالْمَدِينَةِ بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالْمَدِينَةِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ حَدَّثْتُمْ بَيْنَ حَاضِرِهِمْ وَأَوْعِظْتُمْ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

من
 فاذا
 فاخذ
 فاخذ

من
 فاذا
 فاخذ

من
 فاذا
 فاخذ

مقرر کردن تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھا میں ایسا ہی کروں گا اگر اللہ نے چاہا
 ختبان نے کہا پھر جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریف لاکو اور ابو بکر بی آپ کے ساتھ تھے جب کچھ
 دن چڑھا اور آواز دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تے اور میں نے آپ کو بتایا اور آپ جب گھر
 میں آئے تو بیٹے نہیں اور فرمایا تم کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں تھا۔ دیکھ میں کہا انہوں نے کہ میں
 نے ایک کو بتایا اور آپ نے کہہ سے ہو کہ اللہ اکبر کہا اور ہم سب آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور آپ نے رکعت
 پڑھ کر سلام پیرا اور ہم نے آپ کو روکے کہا تھا گوشت کی کڑی کھانے کو آپ کے پیچھے کھانی تھی اور عہد کے لوگ
 بھی آگے بھاٹک لگے کسی آدمی جمع ہو گئے کہ میں بن ہوا ایک شخص نے اون میں سے کہہا کہ مالک بن خشف کہاں
 ہے تو کسی نے کہا وہ منافق ہے اللہ اور رسول کو دوست نہیں کہتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ
 دیکھو او سکوت نہیں کیجئے کہ وہ لاکہ الا اللہ کہتا ہے چاہتا ہے اس کلمہ سے و منافق ہی اللہ کی لوگوں نے کہا اللہ اور
 رسول اس کا خوب جانتا ہے پھر کہا ایک شخص نے کہ ہم اس کے توجہ اور خیر خواہی منافقوں کے ساتھ دیکھتے ہیں
 تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اگ پر او سکوت کہہ لاکہ الا اللہ اور چاہتا
 ہے اس کہنے سے رضامندی اللہ کی ابن شہاب نے کہا پھر میں نے حصین بن محمد انصاری سے پوچھا اس روایت
 کو اور وہ نبی سالم میں کے سردار میں جو روایت کی محبوب بن ربیع نے موثق حدیث کی انہوں نے ہستے
 اسی پیش میں کہی گئی ہے میں ایک یہ کہ جب کسی کا وعدہ کرے تو انشاء اللہ کہ دو سر برکت دے ہونا کیون
 کے ساتھ اور ان کی نشانیوں اور عقابوں سے پیشتر ہی نماز ادا کرنا کیون کے نماز کی جگہ میں چھوٹی
 افضل شخص کا وعدت قبیل کرنا اور اپنی سے کم درجہ والے کو گھر جانا یا کچھ میں معاف ہونا جماعت کا عذر
 کے سبب سے چھوٹی امام اور عالم کے ساتھ جانا او سکوت میں کا ساتوین اجازت چاہنا بہر سے انہوں
 نا گھر والے سے آہوین یہ کہ پہلے عہدہ اور دین کے کام شروع کرے چنانچہ پہلے آپ نے نماز ادا کی نوین
 نقل کا جماعت سے ادا کرنا دسویں دن کے نماز ہی دو دو رکعت افضل ہونا مثل اس کی نماز کے اور شافعیہ
 کا یہی مذہب ہے اور جبہ کا گیارہویں حب ہونا اسکا کہ محلہ میں جب کوئی شخص نیک آدمی تو اس کو ملنے کو
 آوین اور اس کی زیارت سے شرف ہوں اور اسکی صحبت سے فیض اٹھا دین اور یہی حق ہے ہر عالم دیندار کا
 تمام مسلمانوں پر بارہویں گھر میں نماز کی جگہ سے متحر کرنا جائز ہے بخلاف مسجد کے تیرہویں ربو ذکر سے
 کسی کے لوگوں کو روک دینا چودھویں یہ کہ لاکہ الا اللہ کا قائل صنفی دل سے دوزخ میں ہمیشہ رہے گا سا

اسکے اور بہی بہت سے فرائض میں جو بوقت طل معوض تحریر میں نہ آ سکے (نور دینی) **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ
عَنْ عُبَيْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُنْبِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَأَلَ الْحَدِيثَ
بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ عَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ أَمَّا مَالِكُ بْنُ الدُّنْشَرِ أَوِ الدُّنْشَرِيُّ وَذَلِكَ فِي
الْحَدِيثِ قَالَ مُحَمَّدٌ كُنْتُ نُسْتُ بِطَرِكِ الْحَدِيثِ لَمَّا رَأَيْتُ فِيهِمْ أَجَابُوا يُونُسَ أَكْثَرًا مِنْ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتُ قَالَ لَمْ تَكُنْ رَضِيَ
الرَّعْتَابَانِ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ مَرَجَعْتُ إِلَيْهِ وَفُوجِدْتُ شَيْئًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ أَكْبَرُ
فَقَوْمِهِ لِحَسْبِ الْإِجْتِهَادِ فَسَأَلْتُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَدْ تَنَبَّأَ كَمَا حَدَّثَ ثَنِيَّةً أَوَّلَ مَنْ فِي
قَالَ التَّهَرِيُّ ثُمَّ تَرَكْتُ بَعْدَ ذَلِكَ كَوَاتِرَ وَامُودَ كَرَّحَاتٍ أَلَا مَرَاتِمِي لِيَكْفَانِي
اسْتَطَاعَ أَنْ كَافَتْ فَلَا يَفْتَنُ مَرَجِمُهُ مُحَمَّدٌ رَوَايَتِ كِي كَمَا يَأْمُرُ سَلِ
امه صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کی روایت یونس کی ہم منے دینے جو اور پرانہ کر رہی تھی مگر اتنی بات
زیادہ تھی کہ ایک شخص نے کہا کہ ان میں مالک بن خوشن یا کہ اذنیس اور یہی زیادہ کیا کہ محمد نے کہا یا
کی میں نے یہ روایت چند شخصوں میں کہ ان میں ابوالیوب انسانی ہی تھے تو انہوں نے کہا میں نہیں
گمان کرتا ہوں کہ رسول امہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہو جو تم کہتے ہو سو میں نے قسم کھائی کہ
میں پھر جا کر عتبان سے پوچھوں گا سو میں اسکے پاس گیا اور انکو بہت بڑا پایا کہ انہیں جاتی رہی نہیں
اور وہ اپنی قوم کے امام تھے سو ہم ان کے بازو پر جا بیٹھے اور میں نے ان کو یہی حدیث پوچھی تو
انہوں نے دیکھی ہی بیان کر دی جیسے مجھ سے پہلے بیان کی تھی نہ میری نے کہا کہ اس کے بعد اور چیزیں فرض
ہوئیں اور بہت سی احکام انھی اور تری کہ جنکو ہم جانتے ہیں کہ کام اور ختم ہو گیا پھر جو یہ بتا کہ ہر کا کتابا تو فرمود
ہر کہ ہر کا ہر کا **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُنْبِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَأَلَ
الْحَدِيثَ قَالَ مُحَمَّدٌ كُنْتُ نُسْتُ بِطَرِكِ الْحَدِيثِ لَمَّا رَأَيْتُ فِيهِمْ أَجَابُوا يُونُسَ أَكْثَرًا مِنْ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتُ قَالَ لَمْ تَكُنْ رَضِيَ
الرَّعْتَابَانِ أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ مَرَجَعْتُ إِلَيْهِ وَفُوجِدْتُ شَيْئًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ أَكْبَرُ
فَقَوْمِهِ لِحَسْبِ الْإِجْتِهَادِ فَسَأَلْتُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَدْ تَنَبَّأَ كَمَا حَدَّثَ ثَنِيَّةً أَوَّلَ مَنْ فِي
قَالَ التَّهَرِيُّ ثُمَّ تَرَكْتُ بَعْدَ ذَلِكَ كَوَاتِرَ وَامُودَ كَرَّحَاتٍ أَلَا مَرَاتِمِي لِيَكْفَانِي
اسْتَطَاعَ أَنْ كَافَتْ فَلَا يَفْتَنُ مَرَجِمُهُ مُحَمَّدٌ رَوَايَتِ كِي كَمَا يَأْمُرُ سَلِ
امه صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کی روایت یونس کی ہم منے دینے جو اور پرانہ کر رہی تھی مگر اتنی بات
زیادہ تھی کہ ایک شخص نے کہا کہ ان میں مالک بن خوشن یا کہ اذنیس اور یہی زیادہ کیا کہ محمد نے کہا یا
کی میں نے یہ روایت چند شخصوں میں کہ ان میں ابوالیوب انسانی ہی تھے تو انہوں نے کہا میں نہیں
گمان کرتا ہوں کہ رسول امہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہو جو تم کہتے ہو سو میں نے قسم کھائی کہ
میں پھر جا کر عتبان سے پوچھوں گا سو میں اسکے پاس گیا اور انکو بہت بڑا پایا کہ انہیں جاتی رہی نہیں
اور وہ اپنی قوم کے امام تھے سو ہم ان کے بازو پر جا بیٹھے اور میں نے ان کو یہی حدیث پوچھی تو
انہوں نے دیکھی ہی بیان کر دی جیسے مجھ سے پہلے بیان کی تھی نہ میری نے کہا کہ اس کے بعد اور چیزیں فرض
ہوئیں اور بہت سی احکام انھی اور تری کہ جنکو ہم جانتے ہیں کہ کام اور ختم ہو گیا پھر جو یہ بتا کہ ہر کا کتابا تو فرمود

نے ہمارے صحابہ کو ڈال کر تہی اور محمود نے کہا روایت کی مجھ سے عقابان نے کہا انہوں نے عرض کی
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دی عبارت کم ہو گئی ہے اور بیان کی حدیث یہاں تک کہ کہا
 عقابان نے کہ دو رکعت چڑھی اپنے ہمارے ساتھ اور روک رکھا ہم نے آپ کو ایک کہا نے کے لیے جس کا
 جثیشہ کہتے ہیں کہ وہ ہم نے آپ کو یہ بکا یا تھا اور اس کے بعد کا ذکر نہیں کیا جیسے یونس اور معمر نے ذکر کیا
 ہے **ف** جثیشہ یہ ہے کہ گھوڑوں کا باریک اٹا لیا اور اس میں گوشت ڈال کر بچایا یا کھجور ڈال کر اور بچایا
 کی روایت میں مذکور ہے کہ محمود نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیر سے موہنہ پر چلی کی اور ام
 روایت سے جو از نکلا ملاحظت اور فراج کا ٹکڑوں کے ساتھ اون کے دل خوش کرنے کو اس لیے کہ بچوں
 کا دل ایسی باتوں سے بہت خوش ہوتا ہے اور آپ نے ارادہ کیا کہ اس خوشی کے سبب ہمارے فیض سے بہت
 کو یاد رکھیں گے پانچویں باب **جَوَابُ الْجَمْعَةِ فِي التَّائِيْدَةِ الصَّلَاةِ عَلَى حَيْزِرٍ وَخَيْرٍ**
وَذَوَيْهِ عَائِدٍ مِّنَ النَّبَاِ هَدَايَةِ نَفْلِ مِّنْ جَمَاعَتِ اَبْرَبُورِيَةِ وَغَيْرِهِ بَرْبُورِيَةِ كَابِيَانِ مَحْسَنِ
الْمَرْبُورِيَةِ اَنَّ جَعَلَ اللَّهُ مَلِيكَةً رَّحِيمَةً اللَّهُ عَنْهَا دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَطْعَامٍ صَنَعَتْهُ فَكُلَ كُلٌّ مِنْهُ شُكْرًا قَالَ قَوْمُوا اِنَّا صَلَّيْنَا لَكُمْ قَالِ الْكُفْرُ بِنَبِيِّنَا لَا يَلِي
تَاَخَّرَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُمْتُ اِلَى حَيْضِي اَنَا قَدْ اسْوَدَّتْ مِنْ طَوْلٍ مَّا لَيْسَ لَكُمْ عَلَيْكُمْ بِمَا فُقَامَ عَلَيْكُمْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّتْ اَنَادَا لِي يَتِمُّ وَاَدَاكَ الْعَجُوزُ مِنْ قَدِّ اِنَّا فَصَلَّى اَنَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبْتَيْنِ نَحْنُ اَنْفَرَكُ تَرْجُمَةُ النَّسِ لَهَا كَمَا اَوْنِ كَمَا اَوْنِ
 نے جب کا نام ملیکہ تھا بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کہانے کے لیے جو انہوں نے بکا یا تھا
 پھر حضرت نے اس میں رکھا یا اور فرمایا کہ کھڑے ہو میں تم پر برکت کی لیے نماز پڑھوں انس نے کہا کہ میں ایک
 بوریا کو کھڑا ہوا جو بہت بچانے سے کالا ہو گیا (یعنی متعل تھا) اور اس پر میں نے پانی چھڑکا اور حضرت
 اس پر کھڑے ہو اور میں نے اور ایک شہیم نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور بوڑھی ہی ہم ہمارے پیچھے
 کھڑی ہو میں پھر نماز پڑھائی آپ دو رکعتیں اور سلام پیرا **ف** اس حدیث سے ثابت ہوا قبول
 کرنا دعوت کا اگرچہ وہ یہ نہ ہو اور جماعت میں نفل نماز پڑھنا اور جائز ہوا برکت لینا ساتھ نماز میکوں
 اپنے گھر میں اور شاہد آپ کو ان کی تعلیم سے ہی منظور ہوئے ان خصوصیت کی کہ عورتیں مسجد میں آپ کی
 ہیئت نماز کو بخوبی نہیں دیکھ سکتی تھیں اس وجہ سے کہ پیچھے رہتی تھیں اور ثابت جو نماز پڑھنا اور یوں

بَابُ الْجَمْعَةِ فِي التَّائِيْدَةِ الصَّلَاةِ عَلَى حَيْزِرٍ وَخَيْرٍ وَذَوَيْهِ عَائِدٍ مِّنَ النَّبَاِ هَدَايَةِ نَفْلِ مِّنْ جَمَاعَتِ اَبْرَبُورِيَةِ وَغَيْرِهِ بَرْبُورِيَةِ كَابِيَانِ مَحْسَنِ الْمَرْبُورِيَةِ

و نیز در چوبیض پاک ہو اگر چه مستعمل ہو اور یہی معلوم ہو کہ امام کے سوا جب در اقصیٰ ہوں تو وصف
 امام کے پیچھے باندہ لین اور عورت پیچھے کٹری رہے اگر چه اکیلی ہو اور پانی چٹر کنا بور یہ پراو کی نرم کرنے
 کے لیے تھا اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ شبک نجاست کو سبب پانی چٹر کا مگر صحیح وہی ہے جو ہم نے
 پہلے کہا ہے **حَسْبُنَا مَالُكَ وَفِيكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَرُبَّمَا تَخَضَّرَ الصَّلَاةُ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا نَاكُ نَاكُ بِالْبَسَاطِ الْإِنْفِي تَحْتَهُ فَيَكْسُ
يُتَبَخَّرُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا نَاكُ وَكَانَ يَسَاطُفُهُمْ
حِينَ جَدَّ يَدُ الْتَحْلِي تَرْجِمُهُ انس ایک کہنے بیٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کا
 زیادہ اچھے تر اخلاق میں اور کہہ ہی آپ کو نماز کا وقت آجائے اور آپ ہمارے گہر میں ہوتے تو حکم کرتے
 ہمارے بچہ ہونے کو جو آپ کے پیچھے ہوتا کہ اس کو جہاڑ دیتی پہر پانی چٹر کا دیتی پہر راست کرتے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اور ہم لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے اور ہمارے ساتھ آپ نماز پڑھتے اور آپ کا بچہ ہونا
 کچھور کے پتوں کا تھا **فَإِنَّهُ أَشَبَّ كَلْفِي أَنْبِيَا كِي نَابِتْ هُوِي حَسْبِي** **أَتَرْتَهُ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ أَوْ مَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَاجْتَنِي وَأَمْرٌ حَدِيدٌ مَخَا
فَقَالَ قُلْ مَا لَكَ كَيْفَ يَكْفُرُ غَيْرِي قَدْ صَلَّوْهُ فَصَلَّى بِنَا نَقَالَ رَجُلٌ لَنَا بَيْتٌ لَيْزٌ جَعَلَ
النَّاسَ مَيْتَةً قَالَ جَعَلَهُ عَلَى بَيْتِهِ لَكُمْ دَعَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بِكُلِّ خَيْرٍ مِنْ خَيْرِ الْبَيْتِ لَنَا
وَالْآخِرُ فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خُودِي مَلِكٌ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ قَدْ عَارَى بِكُلِّ خَيْرٍ
وَكَانَ فِي الْخَيْرِ مَا دَعَا بِي وَكَأَنَّ قَالَ اللَّهُمَّ اكْشِفْ عَنْ مَالِكٍ عَيْنَ الْكَفْرِ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ وَحَسْبِي
 انس نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گہر اور گہر میں ہیں تھا اور میری ماں اور میری خالہ اور
 آپ کو نماز یا کھڑے ہو میں تمہارے لیے نماز پڑھوں اور اس وقت کسی نماز فرض کا وقت نہ تھا پہر آپ کو
 نماز پڑھی اور ایک شخص نے ثابت سے پوچھا کہ حضرت نے انس کو کہا کہ کھڑا کیا انہوں نے کہا اپنے دینی
 طرف پہر دعا بخیر کی ہم سب گہر والوں کے لیے سب بہترین کی خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی سو عرض
 کی میری ماں نے کہ اے اللہ کے رسول یہ آپ کا چھوٹا خادم ہے (یعنی انس) اس کے لیے آپ
 دعا فرمادیں سو آپ نے میرے لیے ہر چیز مانگی اور انیس میں اس دعا کی عرض کی کہ یا اللہ اس کا
 مال زیادہ کر اور اولاد زیادہ دے پہر اس میں برکت عنایت فرما **حَسْبِي** **أَتَرْتَهُ مَالِكُ دُضَاتُ**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال قال فاما منی عن فیمینہ انکم
 انکم لا خلفنا ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اور میری ماں یا خالہ کو نماز پڑھا
 رہتی تھی اس کی (اور مجھ اور اپنی دہنی طرف کھڑا کیا اور عزت کو ہمارے پیچھے رکھا) تمہیں نہ کچھ
 الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیٰ ناکلاً اذا
 دہرکم اصابہ ثوبہ اذا سجد وکان یصلیٰ علی حمار ترجمہ سیونہ ام المؤمنین پر ہی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رادی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور میں ایک بار حاضر
 تھی اور کہی آپ کا ہر ایک جو لوگ جاتا تھا جب سجدہ کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے آپ بوریے پر سکن
 ابو سعید الخدریؓ کہنے لگے کہ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدہ یصلیٰ علی حصید
 یسجد علیہ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
 ہوا اور آپ کو دیکھا کہ نماز پڑھتے ہیں آپ بوریے پر اور اسی پر سجدہ کرتے ہیں یا کلب فقیر
 الصلوۃ الکبیرۃ فی جمعۃ نماز میں جماعت ادا کرنے کی فضیلت کا بیان سکن
 انہ دیکھ کر صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الرجل فی جماعۃ
 تزید علی صلوۃ فی بیتہ و صلوۃ فی سوقہ و صلوۃ فی دوحۃ و درجۃ فی ذلک ان احدکم
 اذا توضا فاحسن الوضوء ثم اذ السجد لا یخضع لک الا الصلوۃ لا یرید الا الصلوۃ فاکرم
 یخط خطوۃ الا یرفع لہ بها درجۃ و یطعنہ بها خطیۃ حتی یدخل المسجد فاذا دخل
 المسجد کان فی الصلوۃ ما کان فی الصلوۃ ہی تحبہ و المملکۃ یمضون علی احدکم
 ما دام فی مجلس الذی فی فیہ یقولون اللھم ارحمہ اللھم اغفر لہ اللھم یرب علیہ
 ما لہ کون فی فیہ ما لہ یحدث فیہ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 نماز آدمی کی جہالت اس کا گھر اور بازار کی فحاشی میں پرکھی درجہ افضل ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ آدمی
 نے جب وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر سجدہ کیا تو ایسا نہیں ادا کیا اور اگر نماز نے اور نہیں ادا ہوا
 اس کا نماز کی تو کوئی قدم نہیں کہتا ہے وہ مگر بلند کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عوض میں اس کا ایک
 درجہ اور کھاتا دیتا ہے ایک گناہ یہاں تک داخل ہوتا ہے وہ سبب میں پھر سبب میں لگیا تو اگر زیادہ نماز
 ہی میں ہے جب تک نماز اس کا بروک رہی ہے اور فرشتے اس کے لیے دعا کے خیر کر رہے ہیں جب تک

ترجمہ

ما یروونہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رفع اللہ

ہر کو کہ وہ ان سے اس خوشی نہ ہوئی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَطَ فِي بَيْتِهِ شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ لِيَقْنَى فَرِيضَتَهُ مِنْ نَدَى اللَّهِ كَانَتْ سَخَطَاتِهِ إِحْدَاثُ مَا عَطَّ طَخِيضَتُهُ وَخَشَرَتُهُ رَفَعَ دَرَجَتَهُ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو طہارت کرے اپنے گھر میں بہر جا دیکر کسی اللہ کے گھر میں کہ او کرے کسی فرض کو اللہ کے فرضوں میں سے تو اس کو قدم ایسے ہوں گے کہ ایک سو تو بریا یا ان اور تین گئی اور دوسرے وجوہ میں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَدِيثٍ بَيْنَ يَدَيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ فَهْرًا بِأَبَابِ أَحَدِكُمْ يَفْتَتِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَنْفَعِي مِنْ دَرَجَتِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَنْفَعِي مِنْ دَرَجَتِهِ شَيْءٌ قَالَفَ ذَلِكَ مَثَلُ الصُّلَّاتِ الْخَمْسِ يُحَوُّ اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر کو کہ اگر کسی کے دروازے پر ایک ہر ہو کہ وہ اس میں ہر روز پانچ بار ہوتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہیگا صحابہ نے عرض کی کہ نہیں فرمایا یا مثال ہے پانچ نازون کی کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت ہو گناہوں کو صاف کر دیتا ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ حَبَّابٍ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الصُّلَّاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ فَهْرٍ جَارٍ عَلَى بَابِ أَحَدِكُمْ يَفْتَتِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَفَ الْحَسَنُ وَمَا يُنْفَعِي ذَلِكَ مِنْ الدَّرَجَاتِ **ترجمہ** جابر نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نازون کی مثال مانند بہتی گہری نہر کی ہے کہ کسی کے دروازے پر ہوا اور وہ اس میں ہر روز پانچ بار ہوتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا اس پر کچھ میل **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَدَّ إِلَى السُّجْدَةِ أَوْ دَاخَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ نَزْلًا كَمَا عَدَّ آفَ رَاحَ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو یا شام کو گیا مسجد میں اللہ تعالیٰ نے اس کی ضیافت طیار کی ہر صبح اور شام میں **بَابُ فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مَجْلِسِ الْغَدَاةِ** **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ مَجَالِسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ الْيَوْمُ مِنْ مَصَلَاةِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحُ أَرَادَ الْغَدَاةَ

قال لا تجزئوني آية من مكان سلكنا سلكا ترجمہ ابو سعید نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا قوم کی امامت وہ کہ جسے جو قرآن زیادہ جانتا ہو اگر قرآن میں برابر ہوں تو جو سنت
 زیادہ جانتا ہو اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے ہجرت پہلی کی ہو اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جو
 اسلام پہلے لایا ہو اور کسی کے حکومت کی جگہ میں جا کر اس کی امامت نہ کرے اور نہ اس کے گھر میں اس کی
 سند پر بیٹھے مگر اس کے حکم سے شجر نے اسلام کی جگہ عمر کو ذکر کیا یعنی جس کی عمر زیادہ ہو عن عائشہ
 کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جو ابوبکرؓ سے پہلی تھیں کہ ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم القوم اقام
 ہجرت لکتاب اللہ واقد محمد قراؤۃ فانکانت قراؤۃ محمد سواء فلکما تمہم اقلہم
 ہجرت فان کانوا فی العجدة سواء فلکما تمہم اکر برہم سناکۃ یومئذ الرجل الذی
 فی اہلہ ولا فسطاط ولا یجلیس علی نخل منہ فی بیکتہ الا ان یتاخذنک اویادہم ترجمہ
 ابی سعید کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا امامت کرے لوگوں کی وہ جو قرآن زیادہ
 جانتا ہو اور خوب قرآن پڑھتا ہو اگر قرأت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو اگر ہجرت میں برابر ہوں
 تو جو سن میں بڑا ہو اور کسی کے امامت نہ کر اس کے گھر میں اور نہ اس کی حکومت کی جگہ میں اور نہ بیٹھ
 اس کی سند پر اور اس کے گھر میں جب تک وہ تجھ کو اجازت نہ دی یا فرمایا اس کی اجازت سے عن عائشہ کہ
 الخویرت قال اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن شبہة متقاربون فاکتبتنا
 عندک عشرین لیلۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً رقیفاً فلن انما
 قد اشتقنا اہلنا کما کنا عمن نریک کما من اہلنا فلکبرنا کما قتال اجمعوا الی اہلکم
 فاقیموا فیہم وعلموہم وروہم فاذا حضرک المصلوۃ فلیؤذن لکم کما کما
 تشریکو مکرم اکبرکم ترجمہ مالک بن حویرث نے کہا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس آئے اور جو ان سے ہم سن اور ہمیں دن آپ کی خدمت میں رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نہایت مہربان اور نرم دل تھے آپ نے معلوم کیا کہ ہم لوگ وطن کے مشاق ہو گئے تو یوں چاہا آپ نے
 کہ کن کن لوگوں کو تم اپنے وطن میں چھوڑ آئے اپنے عزیز و اقارب میں سے اور خبر دی ہم نے آپ کو تب
 فرمایا آپ نے لوٹ جاؤ تم اپنے وطن کو اور وطن رہو اور لوگوں کو اسلام کی باتیں سکھاؤ بتاؤ پھر
 جب نماز کا وقت آوی تو ایک شخص ہم میں کا اذان دے اور امامت کرے جو ہم میں سے ہو عمر بن

فانکانت

ولا یجلیس

ولا یجلیس

اور نجات دی ضعیف لوگوں کو مومنوں میں سے کہنے جو مکہ والوں کے ہاتھ میں پڑے ہیں یا اللہ
 سخت کر اپنے روندن بھڑے اور ڈال دے اور ان پر قحط مثل نہ مانے بدعت علیہ السلام کی (یعنی جیسے عصر
 میں سات برس ملا تھا) یا اللہ لعنت کر بحیان اور رعل اور ذکوان اور حصیبہ کو جنہوں نے نافرمانی
 کی اللہ کی اور اسکے رسول کی یا ہر ہم کو خبر ہو چکی کہ آپؐ یہ بدر عاشقوت کی جب یہ آیت اتری لیس
 لکے لینے اگر نبی تم کو اس کام کا کچھ اختیار نہیں اللہ چاہے اُنکی توبہ قبول کرے چاہے انہی عذاب
 کرے کہ وہ ظالم ہیں **ف** نوری نے کہا اس حدیث سے انتخاب قنوت کا دائر ثابت ہوا اور محل اسکا
 بعد رکوع رکعت اخیر کے معلوم ہوا اور اس انتخاب جہر کا بھی ثابت ہوا جیسا کہ مذہب ہر شافعی کا اور کثرت
 امام شافعی کا یہی ہے کہ قنوت مسنون ہے نماز صبح میں علیہ السلام باقی رہیں اور نمازین اس میں تین
 قول میں صحیح اور مشہور یہ ہے کہ جب کوئی بلاے عام نائل ہو جیسے غلبہ اعدائے دین کا یا قحط و وبا تو
 تمام نمازوں میں امام قنوت پڑھے اور نہین تو نہین اور دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں حال میں قنوت
 پڑھے یعنی دو بار وغیرہ ہو یا نہ ہو **تیسرا** قول یہ ہے کہ کسی حال میں نہ پڑھے مگر صحیح وہی قول اول
 ہے اور نفع بدین اس میں تحب ہو اور نہ ہو بعد ختم قنوت کو یا تہ نہ پیرے اور بعضوں نے یا تہ
 پیرے یا تہی تحب کہا ہے اور صدر پر یا تہ پیرے کو رکے مکر وہ کہا ہے اور ادعیات ماثورہ میں
 جو دعا جی چاہے پڑھے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اے
 قولہ **وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ كِسْفًا مِّنَ النَّارِ** کہ دیکھو کہ ترجمہ ابی ہریرہ رضی
 اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت بیان کی کہ **ابی ہریرۃ** کہ اور اس کے بعد کہ ذکر نہیں کیا
عن ابی سکہۃ النخعی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال **بَعْدَ**
الرُّكْعَةِ فَمِنْ صَلَوةٍ شَهْرًا اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَ کہ یقول **وَمِنْ صَلَوةٍ شَهْرًا**
اَلْوَلَدُ بْنُ اَلْوَلَدِ اَلْاُمُّ مِّنْ سَلَمَةَ بَرِّ هِشَامِ اَلْاُمُّ مِّنْ عِيَاشِ بْنِ اَبِي رَيْحَةَ اَلْاُمُّ مِّنْ
خِ السَّخَعَفَيْنِ مِنَ اَلْاُمَمِينَ اَلْاُمُّ مِّنْ اَشْدُدِ دُرَّ طَاوَلِ عَلِيٍّ مِّنْ اَلْاُمَمِ اَحْمَدُ اَحْمَدُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ کہ **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَ** کہ **رَسُوْلُ اللّٰهِ** کہ **رَسُوْلُ اللّٰهِ** کہ
عَلَيْهِ سَلَامٌ تَرَكَ الدُّعَاءَ بَعْدَ نَقْلَتِ اَزَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہ
الدُّعَاءَ لِمَنْ قَالَ فَبَقِيَ مَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوا کہ **رَسُوْلُ اللّٰهِ** کہ **رَسُوْلُ اللّٰهِ** کہ

ترجمہ ان کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چھوٹے لشکر کے لیے ہتھیار عرصہ ہوتے کہیں
 نہیں دیکھا جب قدران سر صحابیوں کے لیے آپ عرصہ ہوئے جو بیرون مین کام آئے کہ انہیں تانیا
 کہتے تھے اور آپ ایک ماہ کا برابر ان کو قاتلوں پر دغا کرتے رہے عن انس بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث الخدیث فی
 یرید بعضهم علی بعض عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قُتِلَ مَہْرًا ثَلَاثَ رَعْلًا وَذُکُوَانٍ وَعَصِيَّةٍ عَصَا وَهَلْ
 دُفِنَ عَنْ انس بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انکا اور کسی بارگاہ جکا عن انس ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم قُتِلَ شَہْدًا یَدْعُو عَلٰی اَحْيَاءٍ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَہُ ترجمہ
 انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہمینہ تک قنوت پڑھا اور کسی گھر انون پر عرب کی بادیہ
 کی پہر چھوڑ دیا حکین البنا برب عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یَقْنُتُ
 فی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ ترجمہ بارے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب میں قنوت پڑھتے
 تھے عن البنا برب عنی اللہ عنہ قال قُتِلَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سَکَرٍ فی الْعَجْرِ
 وَالْمَغْرِبِ ترجمہ اسکا اور سوچکا حکین خُفَاتُ بْنُ اِیْمَاہُ الْخَفَارِیِّ رَفِیَ اللہ عنہ قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّوْا عَلَیْہِمُ الْاَلْحَمْدُ اَلْحَنُّ بِخِیَاتٍ وَرَعْلًا وَذُکُوَانٍ
 وَعَصِيَّةٍ عَصَا وَهَلْ دُفِنَ عَنْ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ خُفَاتُ بْنُ اِیْمَاہُ الْخَفَارِیِّ
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی نماز میں یا اللہ لعنت کر بنی لحیان اور رعل اور ذکوان اور
 عصیہ کو کہ اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اور غفار کی اللہ مغفرت کرے اور سالم کو آفتون سے بچا دے ۔
 حکین الْحَارِثُ بْنُ خُفَاتٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ خُفَاتُ بْنُ اِیْمَاہُ رَفِیَ اللہ عنہ رَکْعَ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ رَکْعَ رَاسَہُ فَقَالَ غِفَارٌ غَفَرَ اللہ لہَا دَا سَلَّمَ سَالِمًا اللہ
 وَعَصِيَّةُ عَصَا اللہ وَرَسُولُہُ الْاَلْحَمْدُ اَلْحَنُّ بِخِیَاتٍ وَرَعْلًا وَذُکُوَانٍ ثُمَّ
 دَفِنَ سَاحِدًا اَنَّا لَخُفَاتُ فُجِعْتُ لَعْنَةُ الْکُفْرِ مِنْ اَجْلِ ذَلِکَ ترجمہ حارث نے
 کہا کہ خُفَاتُ بْنُ اِیْمَاہُ رَفِیَ اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر سر اٹھایا اور کہا کہ غفار کو اللہ بخشو
 اور اسم کو بچا دے اور عصیہ نے اللہ اور اسکو رسول کی نافرمانی کی یا اللہ لعنت کر بنی لحیان کو اور رعل
 اور ذکوان کو پہر سجدہ میں گئے خُفَاتُ بْنُ اِیْمَاہُ رَفِیَ اللہ عنہ کہ اسی دعا کے سبب کفار ملعون ہو گئے حکین
 خُفَاتُ بْنُ اِیْمَاہُ رَفِیَ اللہ عنہ لَمَّا قُتِلَ لَعْنَةُ الْکُفْرِ مِنْ اَجْلِ ذَلِکَ ترجمہ

خفاف و وہی روایت مذکور ہے مگر اس میں یہ فقرہ نہیں کہ کفار اسی سے ملعون ہوئے **یَا أَيُّهَا**
الصَّلَوةُ الْفَائِتَةُ وَاسْتَبَابَ تَجْمِيلِ قَضَائِهَا مَنَازِكِ قَضَائِهَا بَيَانِ عِلَلِ ابِیْہِرِ بِرِکَہِ اَنْ رَّسُولَ
 اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَیْنَ قَفَلَ مِنْ غَدْوَةٍ خَیْبَرِ سَارَ لَیْلَہُ حَتّٰی اِذَا اَدْرَکَہُ اَلْکَرَامِ
 عَزَّسَ وَقَالَ لِیَلَالِ اَنْ کَلَمَا اَللَّیْلَ فَصَلَّی بِیَلَالٍ مَا قَدَّرَ لَہُ وَنَامَ رَّسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَحَمَّاجَہُ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَسْنَدَ بِیَلَالٍ اِلَی رَاجِلَتِہِ مُوَاجِہَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْ بِیَلَالَہُ
 عَیْنَہَا کَہْ رَہْمُ مَسْتَنِدٍ اِلَی رَاجِلَتِہِ فَلَمَّا کَرَّیْتُ یَقِیظُ رَّسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَکَا یَلَالٍ وَکَا
 اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِہِ حَتّٰی خَرَبَتْ حُرُ الثَّمَنِ فَکَانَ رَّسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَذْکَرُ حُرُ الثَّمَنِ
 فَقَفَزَ رَّسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَ اَنْیَ یَلَالٍ فَقَالَ یَلَالٍ اَخَذَ بِنَفْسِی الَّذِیْ اَخَذَ بِاَیِّ
 اَنْتَ وَاسْأَلِ رَّسُولَ اللہِ بِنَفْسِکَ فَقَالَ اَتَادُوا فَاَتَادُوا فَادَا رَاجِلَتُہِ حُرُ شَیْئًا ثُمَّ تَوَضَّأَ رَّسُولُ اللہِ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَمَا مِنْ یَلَالَہُ کَا قَامَ الصَّلَوةُ فَصَلَّی بِحِجْرِ الصُّبْرِ فَلَمَّا فَتَى الصَّلَوةُ قَالَ مَنْ
 لَّشِی الصَّلَوةُ فَلِیَصْلِحَ اِذَا ذَکَرَهَا کَانَ اللہُ تَعَالٰی قَالَ اَوْحَدَ الصَّلَوةُ لِیَنْکَرُہَا قَالَ یُوْنُسُ
 وَکَانَ اَبُو شَیْخَابٍ یَقْرَأُ حَا لَیْلَہُ کُوْنِی مَرَّحِمَہُ ابِیْہِرِہِ نَہِ کَہَا رَّسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَبِیْبُ
 نَعْرَہُ خَیْبَرِ سَہْلٍ اَیَّکَ اَنْتَ کُوْنِی اَنْتَ کَہَا رَّسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَبِیْبُ
 ہمارا پیرا دلچ کی رات تو بلال نماز پڑھتے رہے جتنی اذبحی تقدیر میں تھی اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سو گئے اور آپ کے اصحاب بھی پیر جب صبح قریب ہوئی بلال نے اپنی اذنیٰ پر کپسہ لگا یا مشرق کی
 طرف منہ کر کے اور انکی آنکھ لگ گئی پھر بجا گئے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور نہ بلال انکوئی اور شخص
 آپ کے اصحاب پہناتک کہ اوپر دوپٹ پڑی پھر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب کے اوپر پہرے
 اور فرمایا اے بلال تو بلال نے عرض کی کہ میری جان کو بہی ادھی نے پکڑ لیا جس نے آپ کی جان کو پکڑ لیا
 مانباپ ندا ہوں آپ پر اسے رسول اللہ کے آپ فرمایا اوشون کو مانگو پھر مانگا تو پڑی دور اوشون کو
 پھر وضو کیا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اور حکم کیا بلال کو اور تکبیر کہی نماز کی اور صبح کی مناز
 ادا کی پیر جب نماز پڑھ چکے فرمایا جو پہل جاوے نماز کو پڑھ لیوے جب یاد آوے اس لیوے کہ اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے قَامَ کُوْنِی مَرَّحِمَہُ ابِیْہِرِہِ نَہِ کَہَا رَّسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَبِیْبُ
 الصَّلَوةُ لِلَّذِیْ رَکَّعَ سَیْنِہُ قَامَ کُوْنِی مَرَّحِمَہُ ابِیْہِرِہِ نَہِ کَہَا رَّسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَبِیْبُ

سند
ابن
قال

مَعَ رَبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْقِطْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلِمَ رَأْسُكُمْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِهِ أَحَلَّتْهُ فَإِنْ هَذَا أَمْرٌ لَكُمْ فَخَصَرْنَا فِيهِ وَالشَّيْطَانُ قَالَ فَقَدْ نَدَانَا
 لَكُمْ دَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ فَخَرَّ سَجْدَةً سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ مُتَوَكِّفٌ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ صَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 لِي كَمَا أَكْتُبُ بِهِمْ آخِرَاتِ بَيْنِ تَرْتِي بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ تَسْمُوهُ جَاكِي بِهَاتَاكَ كَسُوجِ كُلِّ
 آيَاتِ بِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْمَ فَرَمَا يَكُ مَرْتَضٍ أَوْ ثَلَاثِينَ كَيْ يَكُونُ كَيْ يَكُونُ كَيْ يَكُونُ كَيْ يَكُونُ كَيْ يَكُونُ
 أَيْسَارِي كَمَا رَأَيْتُمْ أَسْوَاقَ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ
 يَقُولُ سَجْدَةً كَمَا يَكُونُ كَيْ يَكُونُ كَيْ يَكُونُ كَيْ يَكُونُ كَيْ يَكُونُ كَيْ يَكُونُ كَيْ يَكُونُ كَيْ يَكُونُ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطْبَاكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَشِيرُونَ عَشِيَّةَ كُنْتُمْ
 وَلَيْسَ كُنْتُمْ وَفَاتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَدًا فَإِنَّا نَطْلُقُ النَّاسَ لِيَكُونَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ قَالَ أَبُو تَمَادَةَ
 فَبَيَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ يَكُونُ حَتَّى أَتَاهُ اللَّيْلُ وَأَنَا الرَّحْبِيَّةُ قَالَ فَتَنَسَّ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَ عَنْ رَأْسِهِ فَأَتَيْتُهُ فَنَدَمْتُ مِنْ غَيْرِي أَنْ أَوْفَقْتُ
 حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى رَأْسِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَحْتُ نَهْرَ اللَّيْلِ مَا لِي عَنْ رَأْسِهِ قَالَ فَنَدَمْتُ مِنْ غَيْرِي أَنْ أَوْفَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى
 رَأْسِهِ قَالَ ثُمَّ سَارَحْتُ إِذَا كَانَ مِنْ رَأْسِهِ السَّحَرِ كَالْمَيْلَةِ هُمْ أَشَدُّ مِنَ الْمَيْلَةِ كَالْمَيْلَةِ هُمْ أَشَدُّ مِنَ الْمَيْلَةِ
 فَرَمَ رَأْسَهُ فَقَالَ مِنْ هَذَا أَتَيْتُ أَبُوتَامَادَةَ قَالَ هَتَّى كَانَ هَذَا مَسِيرِي هَتَّى قُلْتُ مَا زَالَ هَذَا مَسِيرِي مَسِيرِي
 اللَّيْلَةَ قَالَ حَتَّى نَفَسْتُ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتُكَ بِهَاتَاكَ ثُمَّ قَالَ هَلْ زَاكَ خُفِّي عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ هَلْ نَزَعْتُ
 مِنْ أَحَدٍ قُلْتُ هَذَا أَرَاكَ كَيْ يَكُونُ هَذَا أَرَاكَ كَيْ يَكُونُ هَذَا أَرَاكَ كَيْ يَكُونُ هَذَا أَرَاكَ كَيْ يَكُونُ
 قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوا
 عَلَيْكُمْ صُلُوبَكُمْ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ اسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِي ظِلِّهَا
 قَالَ فَقُمْنَا فَرَيْنَ كُنْ قَالَ أَرَاكُمْ بَوَاكِرَ كُنْ فَسَرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ بِهَيْضَاتٍ
 كَانَتْ مَعَهَا فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وَوَضَعَهَا وَوَضَعَهَا وَوَضَعَهَا وَوَضَعَهَا وَوَضَعَهَا وَوَضَعَهَا
 مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ لَا بِي قَتَادَةَ احْفَظُوا عَلَيْكُمْ مَيْصَاتَكُمْ فَيَكُونُ لَهَا تَبَاتُكُمْ ثُمَّ أَذِنَ
 بِذَلِكَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ
 كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبْنَا مَعَهُ

قال نعم

قال بئس ما فعلت يا ايها الناصي ما كذرت ما صنعت يا بئس ما فعلت قال اما لكم في
 اسوة ثم قال ان الله ليس في القوم لغير طاعتها الله يطعن من لم يعمل الصلوة حتى يحسب
 الصلوة الا عسر فمن فعل ذلك فليصلها حين ينسب لها فاذا كان الخذل فليصلها عند
 وقتها ثم قال ما ترون الناس صنعوا قالوا اصبر الناس فقدوا انبياءهم فقال ابو بکر
 رضي الله عنه ما رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدكم لم يكن ليخلفكم و قال الناس
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بين ايديكم فان لم يسمعوا ابا بکر فعمس رضي الله عنه
 يوشكوا و قال فابتهجنا الى الناس حين امتك الله ارحمى كلفهم و هم يقولون يا رسول
 الله هلكنا عطشنا فقال لا هلك عليكم كرم قال اطلقوا لي عمري قال ودعنا يا ايها
 فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصيب و اقول تاذ لا يستقيم لكم فكم بعد ان ذاب الناس
 ما في البضاعة كما كانوا عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احسنوا الملة كلكم
 سيدري انال تقعوا الجمل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصيب و استقيم حتى ما
 بقي غيري و قد روي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان صلب رسول الله صلى الله عليه
 ما لم فقال لا شرب فقلت لا اشرب حتى تشرب يا رسول الله قال ان ساق القوم
 اخبرهم قال تشربت و شرب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فاتي الناس الماء
 جاتين و اء قال فقال عبد الله بن رواح اني لا احب ان هذا الحديث في مصيد الجميع
 اذ قال عمران بن حصيد انظر ايها الفقه كيف غلبت فاتي احد الركبت تلك الليلة
 قال فقلت كانت اعلم بالحديث قال ممن انت قلت من اقصار قال حدثت كانت
 اعلم بحديثك ثم قال فحدثت القوم فقال عمران لقد شهدت تلك الليلة و ما
 شعرت ان احد اخفطه كما حفظتم ترجمه بوقمانه نے کہا خطبہ پر اس پر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اور فرمایا تم جلد کے آج زوال کے بعد اور اپنے ساری رات اور پونچھ گئے بانی پر اگر خدا
 نے جانا تو کل صبح کو سوچ لو کہ اس طرح کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ نہ ہوتا بوقمانہ نے کہا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تو یہاں تک کہ آدھی رات ہو گئی اور میں ایک بار وہاں پر تھا اور آپ نے گھر
 لگے اور اپنی سواری پر سے جھک کر (یعنی غلبہ خواب سے) اور میں نے اگر آپ کو یہ لکھا دیا یعنی تاکہ اگر

الناصی

لا حاد الناس

فقلت

نہ ٹپین) بغیر اسکے کہ میں آپ کو جگاؤں یہاں تک کہ آپ پہر سکیں یہو کہ بیٹھ گئے پہر چلے یہاں تک کہ جب
 بہت رات گذر گئی پہر آپ جبکہ اور میں نے پھر نیک دیا بغیر اس کے کہ آپ کو جگاؤں یہاں تک کہ پہر آپ
 سید ہو کر بیٹھ گئے پہر چلے یہاں تک کہ آخر وقت سحر ہوا پہر ایک بار بہت جبکہ اگلے دو بار سہری ہی
 زیادہ کہ قریب تھا کہ ٹپین پہر تین آیا اور آپ کا کہنا بن گیا پہر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا کہ یہ کون ہے
 میں نے عرض کی ابو قتادہ آپ نے فرمایا کہ تم کب سی سیر کے ساتھ اسطرح چل رہے ہو میں نے عرض کی کہ
 میں رات ہی آپ کے ساتھ اسطرح چل رہا ہوں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جیسے
 تمہنے اس کے نبی کی حفاظت کی پہر آپ نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو دم کو کہ ہم چپے ہوئے ہیں لوگوں کی
 نظروں سے پہر آپ نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کسی کو میں نے کہا یہ ایک سوار ہے پہر کہا یہ ایک اور سوار
 ہے یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راہ سے ایک طرف الٹا ہوا
 اور اپنا سر زمین پر رکھا یعنی سونیکہ اور فرمایا خیال رکھنا تم لوگ ہماری ناکارہ یعنی نماز کی وقت جبکہ
 دینا پہر پہلے جو جاگے وہ رسول اللہ ہی تھے اور آفتاب آپ کی پیٹھ پر لگیا پہر ہم لوگ گھبرا کر اٹھ کر اور
 آپ نے فرمایا سوار ہو پھر چلے یہاں تک کہ جب دھوپ چڑھ گئی اور آپ اتڑی اپنا وضو کالوٹا منگوایا کہ
 میرے پاس تھا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا پہر آپ نے اس سے وضو کیا (جو اور وضوؤں سے کم تھا
 یعنی بہت قلیل پانی سے بہت جلد) اور اس میں فقوڑا سا پانی باقی رہ گیا پہر ابی قتادہ سے فرمایا کہ
 ہمارے لوٹے کو رکھ چھوڑ دو کہ اس کے ایک کیفیت عجیب ہوگی پہر اذان کہی بلال نے نماز کی اور عنان
 ٹپہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پہر فرض نماز صبح کی ادا کی اور ویسہی ادا کی جیسے ہر
 روز ادا کرتے ہیں اور آپ ہی سوار ہو اور ہم ہی آپ کے ساتھ پہر ایک ہم میں سے چپے چپے کہتا تھا
 کہ آج ہماری اس قصور کا کیا انما رہو گا جو ہم نے نماز میں قصور کیا تب آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں کا پیشوا
 میں نہیں ہوں پہر فرمایا کہ سونے میں کیا قصور ہے قصور تو یہ ہے کہ ایک آدمی نماز نہ پڑھے یہاں تک
 کہ دوسرا وقت نماز کا آجادی (یعنی جاگئے میں قصدا کر دے) پہر جو ایسا کرے (یعنی نماز ادا کی قصدا
 ہو جاوے) تو لازم ہے کہ جب ہشیار ہو ادا کرے پہر جب دوسرا دن آوے تو اپنے اوقات متعینہ پر نماز ادا کرے
 (یعنی یہ نہیں کہ ایک بار قضا ہو جانے سے نماز کا وقت ہی بدل جاوے) پہر فرمایا کہ تم کیا خیال کرتے ہو کہ
 لوگوں نے کیا کیا ہو گا پہر فرمایا کہ لوگوں نے جب صبح کی تو اپنے نبی کو نہ پایا تب ابو بکر اور عمر نے کہا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری پیچھے ہو گئے آپ اس پر نہیں کہ نہیں پیچھے چڑھا دیں اور لوگوں نے کہا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے آگے ہیں یہ وہ لوگ الکر ابوبکر اور عمر کی بات مانتے تو یہ بھی اپاتے رہیں
 خبر اپنے معجزہ کے طور پر دیدی اسادی نے کہا کہ یہ ہم لوگوں تک پہنچ رہا تھا کہ دن چڑھ گیا اور ہر چیز
 گرم ہو گئی اور لوگ کہنے لگے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو میرے اور پیارے ہو گئے آپ فرمایا نہیں تم نہیں
 سر سے پہن فرمایا کہ ہمارا چڑھنا چاہیے لاؤ اور وہ لوٹا منگوایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی ڈالنے لگے
 اور ابوقتہ لوگوں کو پلانے لگے پہر جب ہی لوگوں نے دیکھا کہ پانی ایک لٹا ہی بہہ تو لوگ گری بہہ
 (یعنی شرف کرنے لگا کہ بانی تھوڑا ہے کہ میں بن محمد نہ جاؤں) اب اپنے فرمایا اچھی طرح آہستگی
 سے چلتے رہو تم سب میرے چاؤ گے غرض پہر لوگ اطمینان سے چلنے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم پانی ڈالتے تھے اور میں پلانا نہا یہاں تک کہ کوئی نہ باقی رہا میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے سوا کہراؤ کہنے کہ پہر ڈالا اور فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیو میں نے عرض کی کہ میں
 پیو نہ گاہ جب تک آپ نہ پین اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ آپ فرمایا قوم کا پلانے والا سب کے آخر میں پیتا
 ہے پہر میں نے پیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا کہراؤ کی نے کہ پھر پھر لوگ بانی پر خوش خوش
 اور آسودہ کہراؤ کی نے کہ کہا عبد اللہ بن ربیع نے کہ میں لوگوں سے یہی حدیث روایت کرتا تھا جا
 مسجد میں کہ عمران بن حصین نے کہا کہ غزوہ کربلا جو ان پہر کہ تم کیا کہتے ہو اس پر کہ میں ہی اس رات
 کا ایک سو اترہا تو میں نے کہا تم خوب واقف ہو گے اس بات کی انہوں نے کہا کہ تم کس قوم سے ہو
 میں نے کہا میں انصار میں ہوں انہوں نے کہا تم خوب جانتے ہو اپنی حدیثوں کو پہر میں نے بیان
 کی پوری روایت لوگوں کو تب عمران نے کہا میں ہی اس رات حاضر تھا مگر میں نہیں جانتا کہ جیسا
 تم نے یاد رکھا ایسا اور کسی نے یاد رکھا ہوا تو وہی نے کہا اس حدیث میں کہی معجزے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوئے ایک تو خبر دینا آپ کا کہ اس کو نے عجیب کیفیت
 ظاہر ہو گی اور دیکھا ہی ہے کہ سیکڑوں آدمی اس سے سیراب ہوئے دوسری تہوڑی بانی کا
 بہت ہو جانا تیسری آپ کا یہ فرمایا کہ سب سیراب اور آسودہ ہو جاؤ گے اور دیکھا ہی ہے چوتھی
 آپ کا یہ خبر دینا کہ ابوبکر و عمر نے بون کہا اور لوگوں نے یہ کہا اور دیکھا ہی ہے کہ تینا چاروں آہستے
 خبر دی کہ آج کی رات رات بہر جلو گے اور صبح کو پانی پر پود بچ گئے اور دیکھا ہی ہے کہ

ابْنُ حَصِينٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ نَادٍ جَاءَ
 لِيَكُنَّا حَتَّى إِذَا كَانَ فِي نَجْوَى الْعُجْبِ عَرَسْنَا فَعَلَبْنَا أَعْيُنَنَا حَتَّى بَزَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ آتِلَ
 مِنْ أَسْتَقِظَ مِنَّا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَأَنَّهُ قَطِبَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قُنَا صَاحِبًا إِذَا
 نَامَ حَتَّى لَا يَتَقَيِّظَ ثُمَّ اسْتَقَيِّظَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَامَ عِنْدَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاسْكَمَ فَبَعَلَ بِلَيْلٍ رَفَعَهُ صَوْتٌ حَتَّى اسْتَقَيِّظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ
 رَأْسَهُ دَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَعَتْ فَقَالَ ارْتَحِلُوا فَاسَارِكُوا حَتَّى إِذَا ابْهَضَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَسَلَّ
 بِنَا الْغَدَاةَ فَأَعْتَزَلَ بَجَلٍ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يَصِلْ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذُلَّانَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَصَابَتْكُمُ جَنَابَةٌ فَأَمَرَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَيَسَّرَ بِالطَّرْعِ فَصَلَّى ثُمَّ تَحَلَّيْنِي فِي رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيَّ يُطْلَبُ
 الْمَاءُ وَقَدْ عَطِشْنَا شَدِيدًا يَدُ ابْنَيْكَ تَحْتَ مَنْبُتٍ مِنَ الْخَرِّ بِأَمْرٍ أَوْ سَادَةٍ رَجُلَيْهَا
 بَيْنَ مَرَاتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ إِنَّمَا هَاتِ ائْتِجَاتِ لَا مَاءَ كُنْهُ قُلْنَا لَمْ نَكُنْ
 أَهْلُكَ رَدِينًا قَالَتْ مَسِيرُهُ يَوْمٌ وَلَيْسَ كُنْهُ قُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْهُ مَلِكًا مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا
 حَتَّى انْطَلَقْنَا بِهَا فَأَسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ بِمِثْلِ
 الَّذِي أَخْبَرَنَا وَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا مُؤَمِّتَةٌ لَهَا صَبِيحَانِ أَيَّامٌ قَامَتْ بِرَأْسِهَا فَانْجَحَتْ لَحْمٌ
 فِي الْخَرِّ وَبَيْنَ الْعُلْيَا دَبْنٍ ثُمَّ بَعَثَ بِرَأْسِهَا فَشَرِبْنَا وَخَرْنَا أَرْبَعُونَ لَجَلًا عَطِشًا حَتَّى
 رَزَيْنَا وَمَلَأْنَا كُلَّ قَرْبَةٍ مَعْنَا وَإِدَاوَةٍ وَغَسَلْنَا صَاحِبَنَا عَدِيدًا نَاكَمَ رَجُلٌ بِنَا
 هِيَ نِيكَاةٌ تَصْرُجُ مِنَ الْمَاءِ يَغْنِي الْمَرَاتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَالِكُوا مَا كَانَ عِنْدَكُمْ فَبَحَثْنَا
 مِنْ كَسِيرٍ وَنَحْنُ ذَهَبٌ لَهَا حُرَّةٌ فَقَالَ لَهَا أَذْهَبِي فَأَطْعِمِي هَذَا عِيَالَكَ وَأَعْلَمِي أَنَّ
 لَكَ نَزْلًا مِنْ مَنَابِلِ شَيْءٍ فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقَدْ لَقِيتُ أَسْعَدَ الْبَشَرِ وَأَوَّلَهُ لَيْسَ
 كَمَا دَعَمَ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ دَيْتٌ وَدَيْتٌ فَمَدَى اللَّهُ ذَلِكَ الْخَرْمَ بِرَيْثِكَ الْإِنْسَانُ قَالَتْ
 دَأَسَلَكُوا ثُمَّ جَمَعَهُ ابْنُ حَصِينٍ لَهَا كَمَا مَنَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلَتْهُ سَأَلَتْهُ
 رَأْسَ شَبَابٍ كَمَا جَمَعَهُ ابْنُ حَصِينٍ لَهَا كَمَا جَمَعَهُ ابْنُ حَصِينٍ لَهَا كَمَا جَمَعَهُ ابْنُ حَصِينٍ لَهَا

إِذَا

عَطِشًا

ذَلِكَ

نکل آئی سرسبک پہلے ابو بکر جاگے اور ہماری طاوت تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند سر نہیں جگاتے تھے
 کہ شاید وحی نہ اوترنی جو حجت تک کہ آپ خود نہ جاگین پھر حضرت عمر جاگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 کہڑے ہو کر امیر اکبر بلند آواز سے کہنے لگے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے پھر حجب آپ نے
 سر اٹھایا اور سورج کو دیکھا کہ نکل آیا تب فرمایا کہ چلو اور ہمارے ساتھ آپ بھی چلے یہاں تک کہ جب دھوپ
 صاف ہو گئی نماز پڑھی ہمارے ساتھ صبح کی اور ایک شخص چاحت ہوا گا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ
 نماز نہیں پڑھی جب آپ نماز شروع فرمائیے اس کے فرمایا کہ تم کیوں ہمارے ساتھ نماز کے ادا کرنے
 سے باز رہے اس نے عرض کی کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جنابت ہو گئی ہے سو حکم دیا اور سکونبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ اس سے تیمم کیا خاک پر اور نماز پڑھی پھر مجھے آگے دوڑایا آپ چند سواریوں کے ساتھ کہ ہم
 پانی ڈھونڈیں اور ہم بہت پیاسہ ہو گئے تھے پھر ہم چلے جاتے تھے کہ ایک عورت کو دیکھا کہ اپنے دو دو
 پیر ٹٹکائے دو دیکھا لون پر بیٹھی چلی جاتی ہو (یعنی اونٹ پر) تو ہم نے اس کے کہا کہ پانی کہاں ہے
 بہت دور ہے بہت دور ہے تم کو پانی نہیں مل سکتا ہم نے کہا کہ تیرے گھر والوں سے پانی کتنی دور ہے
 اس نے کہا ایک رات دن کا رستہ ہے پھر ہم نے کہا چل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس نے
 کہا رسول اللہ کیا میں عرض ہم اسے مجبور کر کے لے گئے آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ
 نے اسکا حال پوچھا سو میں نے انکو خبر دی اور اس کے حال سے جیسے اس نے خبر دی تھی اور کہا میں نے کہ وہ
 یتیموں والی ہے اور اسکو کوئی بچے بن باپ کو میں عرض آپ نے فرمایا کہ اونٹ اسکا ہٹھایا جاوے سو
 وہ ہٹھایا گیا اور آپ اس کے بکھاروں کے اوپر کے وٹانون میں بکلی کی اور اونٹ کو بچھ کر رکھا دیا پھر ہم سب
 پانی پیا اور ہم سب جا لیں آدمی سے بہت پیاسے یہاں تک کہ ہم سب آسودہ ہو گئے اور اپنے ساتھ
 کی سب مشکین مہر لیں اور چھٹا گلین اور جس شیع کو جنابت تھی انکو بھی انہو آیا کہ کسی دانت کو پانی
 نہیں پلایا اور اسکی بیکہالین دیسی ہی پانی سے پٹی پڑتی تھیں پھر فرمایا جسکے پاس تم میں سے کچھ مولانا
 سو جمع کیا ہم بہت خوش گردن اور کچھ گردن کو اور ایک پوٹلی اسکی اپنے باندھی اور فرمایا اور سب
 سخت ہو کہ یہ لیجا اور اپنے بچوں کو کہلا اور جان لے کہ ہم نے قیر پانی کچھ نہیں اٹھایا پھر حجب وہ اپنے گھر
 پہنچی کہنے لگی کہ آج میں اس کے چادگر آدمی سے ملی یا بیشک وہ نبی ہے جیسا دعویٰ کرتا ہے
 اور آپ کا سارا معجزہ بیان کیا کہ ہم ہم گدرا سو اللہ تعالیٰ نے اس کا خون بہر کو اس عورت

کیوجہ سے ہم اہیت کی اور وہ بھی اسلام لائی اور گائون والے بھی اسلام لائے **ف** اس حدیث میں
 بڑا معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نرم دلی اور سخاوت آپ کی اور جو اترتیم کا وقت نہ ملنے پانی
 کے اور یہ بھی جنب کو جب پانی ملے غسل کرے خواہ نماز کا وقت ہو یا نہ ہو **عَنْ** عَمْرِو بْنِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمَرَّ بِمَاءٍ لَدُنْهُ حَتَّى
 إِذَا كَانَ مِنْ أَحَدِ الْيَلِ قَبِيلِ الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوُقْعَةَ الَّتِي لَا دَفْعَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ لِحُلُولِ مِثْلِهَا
 أَيَقْظَنُ الْأَحَدُ الشَّمْسُ سَاءَ الْجَدِيدِ يَتَخَوَّحُ حَدِيثُ سَلَمِ بْنِ زَيْدٍ فَإِذَا دَوَّقَ نَقَصَ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ
 فَلَمَّا اسْتَيْقِظَ عَمْرُو بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَدَرَى مَا أَصَابَ النَّاسَ كَانَ أَجْوَدَ جَلِيدًا
 فَكَتَبُوا دَفْعَ صَوْنَهُ بِالْكَسْبِ حَتَّى اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِدَّةِ
 صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوَا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ضَيْرَ أَرَحُّوهُ وَأَقْتَصِرُوا الْحَدِيثَ تَرْجُمَهُ عُمَرُ بْنُ
 حَمِيْدٍ كَمَا كَانُوا يَكْنُ حَتَّى اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوا يَكْنُ حَتَّى اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَبَحَ قَرِيبَ هَوْنٍ تَوَلَّى رُجُلَيْهِ وَأَسْطَرَّ رُجُلَيْهِ مِنْ مَسَافِرِهِ كَوْنِ لَيْسَ مِنْ دَارِ نَهْدِنَ بَشَرٍ كَمَا يَسْمَعُونَ كَرْدُ هَوْنٍ كِي كَرْمِي
 نے اور بیان کی روایت مثل روایت سلم بن زید کی (یعنی جو ابھی اوپر گذری) اور امیر نے یہی ہے
 کہ جب حضرت عمر جاگے اور لوگوں کا حال دیکھا اور وہ بڑی آواز دالے قوی تھے غرض انہوں نے
 اللہ اکبر کہا شروع کیا اور آواز بلند کی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاگے اور نیکے بلند آواز سے
 یہ جواب آپ جاگے لوگوں نے اپنا حال عرض کیا آپ فرمایا کچھ حرج نہیں چلو اور آخر تک روایت بیان
 کی **عَنْ** النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
 تَنَبَّأَ صَلَوَةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَ هَلَاكَ فَادْعُ لَهَا كَذَلِكَ قَالَ تَتَادَعُوا وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ
 لِذِكْرِ نِي تَرْجُمَهُ النَّسَبُ كَمَا كَانُوا يَكْنُ حَتَّى اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوا يَكْنُ حَتَّى اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 آؤی بھی اس کا کفارہ ہے تبادہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور تمام کرتو نماز میرے یاد کرنے کو۔
عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَكَرَ هَلَاكَ فَادْعُ لَهَا
 اَلَا ذَلِكَ تَرْجُمَهُ النَّسَبُ كَمَا كَانُوا يَكْنُ حَتَّى اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوا يَكْنُ حَتَّى اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَنَبَّأَ صَلَوَةً فَلْيُصَلِّهَا وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اسے فرض کی نماز
دو رکعت پہنچا دی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اتنی ہی رکعتیں سفر میں جتنے پہلے فرض ہو تی تھی **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَاةَ الْخَصْرِ قَالَ الزَّهْرِيُّ فَقُلْتُ لِمَ دَعَا مَا بَالَ عَائِشَةَ تُكْتَفَى فِي الشَّهْرِ قَالَ رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ
كَمَا تَأْكُلُ عُمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ترجمہ اسکا وہی جواب پگڈرا کہا نہ ہری نے کہ میں نے عروہ
سے پوچھا کہ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر میں پوری نماز کیوں پڑھتی تھیں دینے ان کے نزدیک نے
وہی رکعت فرض تھی تب انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو وہی اول کی جواب دہی کی حضرت
عثمان نے (یعنی وہ بھی پوری پڑھتے تھے جیسا ہم ابھی اور پر کہہ آئے ہیں) **عَنْ يَكْلُ بْنُ أُمَيَّةَ**
قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَيْسَ عَلَيْكَ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرَ وَامْرَأَتُكَ الصَّالِوَةُ
إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتَنَ كَوْمُ الدِّينِ كَعَدُوِّ أَفْقَدَ أَمِيرَ النَّاسِ فَقَالَ عَجِبْتُ مَا عَجِبْتُ مِنْهُ
فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ مَدَدَهُ لَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا
عَلَيْكُمْ كُمْ فَاقْبَلُوا مَدَدَتَهُ ترجمہ یعلی بن اسیہ نے کہا کہ میں نے حضرت عمر سے پوچھا کہ اے اللہ تعالیٰ
تو فرماتا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر قصر کرو تم نماز میں اگر خوف ہو تم کو کہ ستاویں کافر لوگ اور اب
تو لوگ امن میں ہو گئے (یعنی اب قصر کیا ضرور ہے) تو انہوں نے کہا کہ مجھے بھی یہی تعجب ہوا جیسے
تم کو تعجب ہوا تو پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اب بات کو تو آپ نے فرمایا کہ یہ اس نے تم کو قصہ
دیا تو اسکا صدقہ قبول کرو (یعنی بغیر خوف کو بھی سفر میں قصر کرو) **ف** یہ ادن لوگوں کی دلیل
ہو جو قصر کو افضل یا واجب کہتے ہیں **عَنْ يَكْلُ بْنُ أُمَيَّةَ قَالَ لَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَنْكُرُوا فِي الْخَصْرِ أَرْبَعًا وَفِي الشَّهْرِ دَعَيْنَ فِي الْخَوْفِ دَعَا
ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ اے اللہ تعالیٰ تو تمہارے نبی کی زبان سے حضرت میں چار رکعت مقرر
کر دی اور سفر میں دو اور خوف میں ایک **ف** نووی نے کہا کہ ایک گروہ نے سلف کے قول
پر عمل کیا ہے کہ خوف کی وقت ایک رکعت اور ایک ہے چنانچہ حسن اور ضحاک اور سہیق بن راہویہ کا
یہی مذہب ہے اور امام شافعی اور مالک اور جہم اور کا مذہب یہ ہے کہ صلوۃ خوف صلوۃ امن کے برابر
ہے یعنی حضرت میں چار اور سفر میں دو رکعات اور ایک رکعت ان لوگوں کی نزدیک کسی حال میں

وہی رکعت فرض تھی تب انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو وہی اول کی جواب دہی کی حضرت عثمان نے

(یعنی وہ بھی پوری پڑھتے تھے جیسا ہم ابھی اور پر کہہ آئے ہیں)

روانہیں اور انہوں نے اس قول کا جواب یہ دیا ہے کہ ایک کثرت سمراد وہ رکعت ہو جو امام کے ساتھ
 اور ہوتی ہے اور دوسرا کثرت لیا جی پر جیسا روایات صحیحہ میں نہاد خوف کا انداز رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے مروی ہے اور اس دلیل سے تطبیق ہو جاتی ہے اور حدیثوں میں اور اس قول میں سکون
 ابن عباس قال ان الله تعالى فرض الصلوة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم
 على المسافرين ركعتين وعلى المقيم اربعاً وفي الخوف ركعتين ترجمہ دی ہے جو اور پر مذکور
 سکون موسیٰ بن سنان اھذا قال سالت ابن عباس کیف اصل اذا كنت بمكة
 اذا لم اصل مع ابي امام فقال ركعتين سنة ابي القاسم صلى الله عليه وسلم ترجمہ
 موسیٰ بن سلمہ موسیٰ ہے کہ میں نے پوچھا ابن عباس سے کہ جب میں کہ میں ہوں (یعنی سفر میں)
 اور امام کے ساتھ نماز نہ ہو تو انہوں نے فرمایا کہ دو رکعت ادا کرنے سنت ہو ابو القاسم صلی اللہ علیہ
 وسلم کی ابو القاسم کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر قتادہ بعد ازاں حدیث ترجمہ دی ہے جو اور پر مذکور
 قال صحبت ابن عباس في طريق مكة قال فضلى لنا الظهر ركعتين ثم اقبل راكباً معه حتى جاء
 رحله فجلسنا معه فحانت منه النفاة فحوحيت صلى فرأى ناساً قداماً فقال
 ما يصنع هؤلاء فقال يسبحون قال فركنت مسبحاً انتم جملوني يا ابن ابي ابي صليت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم في الشرف فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله تعالى
 وصحبت ابا بكر فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله تعالى وصحبت عمراً فلم
 يزد على ركعتين حتى قبضه الله ثم صحبت عثمان فلم يزد على ركعتين حتى قبضه الله
 وقال قال الله تعالى قل كان لكم في رسول الله اسوة حسنة ترجمہ حصص نے کہا کہ میں عبد اللہ ابن عمر کے
 ساتھ تھا کہ کسی راہ میں تو انہوں نے یہاں نظر کی دو رکعت پڑھ لی پھر آئے اور ہم بھی ان کے ساتھ
 گئے یہاں تک کہ اپنے اترنے کی پہونچی اور بیٹھ گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے تو انکی نگاہ
 اس طرف پڑی جہاں نماز پڑھی تھی تو کچھ لوگوں کو کھڑے دیکھا پوچھا یہ کیا کرتے ہیں میں نے کہا منتہی
 پڑھنے میں انہوں نے کہا جیسے سنت پڑھنا ہوتی تو میں نماز ہی نہ پوری پڑھتا (یعنی فرض
 پوری کرتا) پھر کہا اے میرے بہنوئی میں صحبت میں رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفیر
 تو انہوں نے دو رکعت سے زیادہ نہ پڑھیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وفات دی اور ابو بکر

(نماز میں رکعتیں پڑھنا)

کے ساتھ رہا تو دور کوست سے زیادہ نہ پڑ ہی انہوں نے یہاں تک کہ اللہ ان کو یہی وفات دی اور حضرت
 عمر کے ساتھ رہا تو انہوں نے یہی دور کوست نہ پڑی یہاں تک کہ اللہ نے ان کو یہی وفات دی اور ساتھ رہا
 میں حضرت عثمان کے تو انہوں نے دوسری زیادہ نہ پڑی یہاں تک کہ اللہ نے ان کو یہی وفات دی اور ساتھ
 نے فرمایا ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی چال اچھی ہے **ف** اس روایت سے معلوم ہوا کہ سنن
 کا پڑھنا سفر میں سنت نہیں ہے بلکہ علمائے اسوہ کو یہ کہا ہے چنانچہ ابن عمر کا مذہب یہی ہے اور اور
 علماء کا اور امام شافعی اور جہ ہونے کے لیے کہا ہے کہ سفر میں سنت کا حکم نفل کا ہو جاتا ہے اور عبد اللہ بن عمر
 نے یہ جو کہا کہ حضرت عثمان نے آخر عمر تک دور کوستوں سے زیادہ نہیں پڑی حالانکہ دوسری روایت
 میں دار و موافق ہے کہ وہ پوری نماز پڑھتے تھے سفر میں سو تفصیل اس کی یہ ہے کہ ایک روایت میں آیا
 ہے کہ چہر برس کے بعد اپنے خلافت کے پر پڑھنے لگے نماز کو اور ایک روایت میں آٹھ برس مروی ہو
 میں اور یہ پورے پڑھتے اذکار میں تہا باقی غیر میں وہ ہی وہ پڑھتے رہے پس عبد اللہ بن عمر
 نے شاید تمہاری کہ غیر میں وہی پڑھتے رہے **ح** **حَقَّقُوا عَنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرَّضْتُ مَرَّضًا**
نَحْنُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمَا يَحْوِي قَالَ سَأَلْتُ عَنْ الشَّيْخَةِ فِي الشَّعْبِ فَقَالَ حَبِطَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّعْبِ كَمَا رَأَيْتُ يَسْجُدُ لَوَكَيْتُ مَرَّضًا لَا مَرَّضًا
وَقَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ
 ایجاب یہاں ہوا اور ابن عمر سری یہاں چوسی کو آپ کے تو میں نے اون سے سنن کا پڑھنا سفر میں اچھا
 انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا سفر میں ان کو یہی سنت پڑھ کر مذہب
 اور اگر مجھے سنت پڑھنا ہوتا تو میں فرض ہی پڑھے نہ کرتا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے لیے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال اچھی ہے **ع** **عَنِ ابْنِ زَكَوِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَدْبَارًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِرِجَالٍ جُلُفٍ رَكَعَتَيْنِ رَجَعَهُ ابْنُ
 کہتے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں ظہر چار رکعت پڑھی اور فواکھلیہ میں عصر دو رکعت
ف اور الحلیہ مدینہ سے چہر میل ہے اور بعضوں نے رات میل کہا ہے اور اہل ظاہر کا یہی مذہب
 ہے کہ سفر خواہ چوڑا ہو خواہ بڑا ہو قصر روا ہے اور جہ ہور کا مذہب یہ ہے کہ جب تک دو منزل کا فاصلہ
 نہ ہو قصر روا نہیں اور ابوسنیہ کا اور ایک گروہ مذہب یہ کہ تین منزل کا سفر قصر روا ہے اور انہوں نے

ابن عمر کا مذہب یہ ہے کہ سفر میں سنت پڑھ کر مذہب
 ابن عمر کا مذہب یہ ہے کہ سفر میں سنت پڑھ کر مذہب
 ابن عمر کا مذہب یہ ہے کہ سفر میں سنت پڑھ کر مذہب

ترجمہ حیرنے کہا میں نے شعیل بن سطلک کے ساتھ ایک گاون کو لیا کہ ستر ہوا اٹھارہ میل تھا تو انہوں نے دو رکعت پڑھیں اور
کہا کہ میں نے حضرت عمر کو دیکھا کہ انہوں نے دو رکعت میں دو رکعت پڑھی اور میں نے ان کو دیکھا کہ انہوں نے کہا میں نے یہی کرنا ہوں
جیسا کہ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے **عَنْ** شُعْبَةَ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَكَه
لَيْسَ شُعْبَةُ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَقَالَ لَهَا دُفَيْنَ مِنْ جَوْشَنَ عَلَّاسٍ ثَمَّ نَبِيَّةٌ عَنْهُ رَمَلًا حَرَجِيَّةً شُعْبَةُ أَرَادَ
ہذا وہی روایت کی اور کہا کہ روایت ابن عباس اور نام نہیں لیا شعیل کا اور کہا کہ وہ گویا ایک نبی ہیں اور اس
دو میں کہتے ہیں اور وہ جس اٹھارہ میل ہے زمر اور یہ کہ وہ ان تصر کہا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا فَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي
عَنْ كَرَحِيَّةٍ أَسْنَى كَمَا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَحِيَّةً مَعَهُ كَرَحِيَّةً مَعَهُ كَرَحِيَّةً مَعَهُ كَرَحِيَّةً مَعَهُ
میں نے کہا کہ میں نے کہا کہ اسے کہہ دے اور یہی ہے جو ابھی تاجی دھڑلے میں ہے اور
پانچویں چوبیس سو تین کو وہ ان سے اور انہوں نے کوئی کو روانہ ہو اور نوین کو عرفات پہنچے اور سوین پہنچے میں نے
آکر اور گیا میں نے اب میں کو وہ ان سے اور انہوں نے کوئی کو روانہ ہو اور نوین کو عرفات پہنچے اور سوین پہنچے میں نے
میں نے اسے دو قیام تھا اور خاص کہ میں نے اسے ثابت ہوا کہ جب چاروں کو مسافر کہیں قیام کرو تو قصر
ہی پڑتا ہے جو کہ جب تک اور داخل ہو گا دن گھنٹہ مدت اقامت مکہ میں ہی دن ہوتی ہے اور یہی مذہب جو امام شافعی
اور جہر کا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِلَّةِ نَبِيِّهِمْ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ بَيْتِ كَعْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا فَلَمْ يَكُنْ يَدْرِي عَنْ كَرَحِيَّةٍ أَسْنَى كَمَا سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِلَّةِ نَبِيِّهِمْ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ بَيْتِ كَعْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
سالم بن عبد اللہ عن ابیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہُ صَلَّی صَلَوةً مَعَهُ رَكْعَتَيْنِ وَرَكَعَتَيْنِ وَرَكَعَتَيْنِ
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَذْبَعَا حَرَجِيَّةً سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سفر کی پڑھی تو وغیرہ میں دو رکعت اور ابو بکر اور عمر عثمان
سب دو رکعتیں اور کہیں اور عثمان نے اپنی ابتدائی خلافت میں وہی رکعتیں پڑھیں پھر یہی پڑھنے لگو چار رکعت **عَنْ**
الْهَرَجِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَه لَيْسَ شُعْبَةُ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَقَالَ لَهَا دُفَيْنَ مِنْ جَوْشَنَ عَلَّاسٍ ثَمَّ نَبِيَّةٌ عَنْهُ رَمَلًا حَرَجِيَّةً شُعْبَةُ أَرَادَ
کا ذکر نہیں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِلَّةِ نَبِيِّهِمْ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ بَيْتِ كَعْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ
صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِلَّةِ نَبِيِّهِمْ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ بَيْتِ كَعْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ

ابوبکر بعد از عمر و ابوبکر و عثمان صدرا و تاریخ لافیت ثم ان عثمان صلی بعد
 اربعاً کان ابن عمر رضی اللہ عنہما اذا صلی مع الامام صلی اربعاً اذا صلی واحد
 صلی رکعتین ترجمہ نافع نے عبد بن عمر سے روایت کی کہ انہوں نے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے منی میں دو رکعتیں اور ابوبکر نے آپ کے بعد اور عثمان نے اپنی ابتداء کی خلافت میں پھر عثمان
 چار رکعت پڑھنے لگے تو ابن عمر جب امام کے ساتھ پڑھتے تو چار پڑھتے اور جب ایک پڑھتے تو دو رکعت پڑھتے
 حکم عبد اللہ بن ابی اسحاق ترجمہ ہی پر اگر گناہ غنیمت فاک صلی اللہ علیہ وسلم ہی صلوٰۃ المسافر
 و ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم ثم کان یسبغون او قال سبغین قال حصص
 کان ابن عمر رضی اللہ عنہما یصلی بعد رکعتین ثم یأتی فیرأشہ فقلت اکیس
 لوصلت بعد ہا رکعتین قال لو فعلت لاتممت الصلوۃ ترجمہ عبد بن عمر کہا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منی میں نماز فرمائی پڑھی اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے بھی اٹھ برس تک یا کہا
 کہ چھ برس تک حصص نے کہا کہ ابن عمر نے منی میں دو رکعتیں پڑھنے اور اپنے بھونے پر آجاتے
 تو میں نے کہا اگر میرے چچا کا شر کے آپ کے بعد فرض کے دو رکعت اور پڑھتے سنت کی انہوں نے
 فرمایا اگر مجھ یا اگرنا ہوتا تو میں اپنے فرض ہی پورے کرتا عین شعبۃ یطاد الاسعاد و کہ یقیناً
 فی الحدیث یسبغون ابوبکر و عثمان و عمر رضی اللہ عنہم ترجمہ شعبہ نے اسی اسناد سے روایت کی انہوں نے منی
 کا لفظ نہیں کہا لیکن یہ کہ نماز پڑھی سفر میں عبد اللہ بن عمر بن زید یقول صلی اللہ علیہ وسلم
 رضی اللہ عنہ یعنی اربع رکعات فقیل ذلک لعبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ترجمہ
 ثم قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین و صلیت مع ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم
 رضی اللہ عنہ رکعتین و صلیت مع عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رکعتین
 فقلت حظی من اربع رکعات رکعتان متفقاً کان ترجمہ عبد الرحمن نے کہا نماز پڑھی ہمارے
 ساتھ عثمان نے منی میں چار رکعت اور کسی نے اسکا ذکر عبد اللہ بن مسعود سے کیا تو انہوں نے کہا انا عبد اللہ
 الیراجون پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ منی میں دو رکعت پڑھی اور ابوبکر کے ساتھ دو رکعت
 منی میں اور پڑھی منی سے عمر بن خطاب کے ساتھ منی میں دو رکعت تو میں آرزو کرتا ہوں کہ چار سو دو
 رکعتیں مقبول پڑھی ہو منی میں بہتر تھا ف لہی نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود کو یہ مخالفت حضرت

عثمان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بری معلوم ہوئی باوجود اس کے عبد اللہ بن مسعود کے نزدیک پوری
 ٹہرنا روا ہے مگر مخالفت آنحضرت کی اور ابو بکر و عمر کی انکو پسند نہیں آئی مگر حجیم اس روایت سے معلوم
 ہوا کہ صحابہ کرام خلفاء راشدین کے فعل کو سنت نہیں سمجھتے تھے ورنہ خلفاء کے فعل پر معترض نہ ہوتے
 حالانکہ بکثرت صحابہ سے ایسا مور مذکور ہیں اور پہلی مرتبہ ہے پہلو کہ سنون ہونا افعال کا یہ خاصہ ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ جو حدیث میں مذکور ہے علیکم بسنتی و سنتہ الخلفاء راشدین یہاں سنت
 خلفاء سے وہی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہے کہ بطرح خلفاء اوس کے پابند رہیں اور پیرو
 اسی طرح تم ہی پابند رہو نہ یہ کہ اولیٰ کا فعل ہم پر سنت ہو جاوے ورنہ صحابہ کا انکار ایسے امور پر جو خلفاء
 راشدین کو پہلے ہی کہتے تھے صحابہ کرام نے انکار کیا تھا کہ ترجمہ دی جو بدکردار حسن بن حارثہ بن زہب
 اللہ تعالیٰ عنہ قال صلیک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی امی لکان الناس واکتفا
 رکعتین ترجمہ حارثہ بن زہب کے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منی میں دو
 رکعتیں حالانکہ لوگ اطمینان کرتے تھے اور کثرت سے لینے کے خوف نہ تھا **عَنْ حَارِثِ بْنِ زُهَبٍ**
الْحَدَّثَنِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحِجَہِی قُلُومًا
اَكْبَرُ مَا كُنَّا فَصَلَّی رُكْعَتَيْنِ فِي حِجَّةِ الْوُدَّاعِ قَالَ مُسَدَّدُ حَارِثِ بْنِ زُهَبٍ الْحَدَّثَنِی
هُوَ اَخُو عُبَیْدِ اللہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ حِیْ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَکَلَّمْتُهُمْ تَرْجُمَہُ حَارِثُ بْنُ زُهَبٍ
 نے کہا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے منی میں دو رکعت اور لوگ آپ کے ساتھ بہت
 پہر آپ حجۃ الوداع میں وہی رکعتیں پڑھی **سَلَّمَ** نے کہا کہ حارثہ بن زہب خزاہی یہاں میں عبید اللہ بن
 عمر بن خطاب کے اور عبید اللہ اور حارثہ کی ماں ایک ہیں **بَابُ الصَّلَوةِ فِي الرَّجَالِ فِي الْمَكْظَرِ**
 مدینہ میں گہروں میں نماز پڑھنے کا بیان **عَنْ** تابعی ابن عمر رضی اللہ عنہما اذَنْ
 بِالصَّلَوةِ فِي لَيْلٍ كَذَاتِ بَرْدٍ قَالَا اَكْصَلُوا فِي الرَّجَالِ قُلُومًا كَانَتْ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الْمَوَدَّ اِذَا كَانَتْ لَيْلًا كَذَاتِ بَرْدٍ قَالَا اَكْصَلُوا فِي الرَّجَالِ
 الرَّجَالِ تَرْجُمَہُ نافع نے کہا کہ ابن عمر نے اذان دی نماز کی ایک رات تین کہ سر وی اور آندہ ہی
 کی رات تھی تو کہا کہ نماز پڑھ لو اپنے اپنے گہروں میں پہر کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حکم دیا کرتے تھے موزن کو کہ جب رات سردی آئی اور یہ پہلے کی ہو تو بعد اذان کے کہہ دیا کرو

وہ سنت جو افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے

بکار کر لیا نہ کہ گردن میں بنا دے ہر طرف اس بات سے معلوم ہوا کہ عذر کے سبب ترک جماعت روا ہے اور جب عذر نہ ہو تو ترک اسکا جائز نہیں **عن** ابرہہ عن عائشہ کہ کادی بالصلوۃ فی النکاح ذات کبر و نہ یخرج فی مکمل فقال فی آخرہ ذاتہ الاصلوا فی النکاح انتم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمر بالکودۃ اذا كانت لیکم باردة اذ ذات مضر فی السفر ان یقول الاصلوا فی بیاتکم رحمہ عبد اللہ اذان نماز کی اس بات میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بیوی اور سیدہ تہا پر اذان کے آخر میں کہہ دیا کہ اپنے گھر میں نماز پڑھ لو اپنی گھر میں نماز پڑھ لو پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سوزن کو حکم دیتے تھے جب سردی کی اور سیدہ کی رات ہوئی سفر میں کہ پکار دیو کہ لوگو اپنے خیموں میں نماز پڑھ لو **عن** نافع بن ابی جابر عن ابرہہ عن عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الاصلوا فی بیاتکم و لم یعد ثانیۃ الاصلوا فی النکاح من فکحل ابن عمر عن حمہ ابن عمر نے اذان دینی نماز کی خیموں میں بہر بیان کیا جیسے اور بکدر اگر اس میں الاصلوا فی رجاکم صرف ہر دو سر اہل بیت **عن** جابر قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فمطرنا فقال لیصل من شاء منکم فی ریحہ ترجمہ طبر کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں اور سیدہ ربیعہ نے فرمایا جابجائی چائی اپنی ستر نماز پڑھ کر **عن** عبد اللہ بن عباس کہ کہہ حال میں تھے کہ یہ کہہ دیا اذ ذاتہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمۃ ان کلمۃ ان کلمۃ ان کلمۃ فلا تقل حی علی الصلوۃ قل صلوا فی بیوتکم قال ان کلمۃ الناس استنذک من اذ اللک فقال ان تجبون من ذاق فعل ذامن هو خیر منی ان الجمعیۃ عذمتہ و انی کدھت ان احوجکم فتمشوا فی الطین الذحض ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے اپنے سوزن سے کہا جس دن میں یہاں کہ جب تم شہادتیں کہہ چکو تو حی علی الصلوۃ نہ کہو بلکہ یہ کہو نماز پڑھ لو اپنے گھر میں تو لوگوں کو یہہ نئی بات معلوم ہوئی انہوں نے کہا کہ تم کو اس سے تعجب ہو اب یہ تو اس سے کیا ہے جو مجھ سے بہتر ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اگر یہ وجہ ہے مگر مجھے برا معلوم ہوا کہ میں تمہی تکلیف دوں اور تم کہ پھر اور یہ بیان میں جلو **عن** عبد اللہ بن الحارث قال خطبنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فی یوم دعی ریح فی سائر الحدیث بمعنی حدیث ابن عباس علیہ السلام کہ یذکر الجمعیۃ قال قد فعلہ هو خیر منی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ عبد اللہ بن حارث نے کہا کہ خطبہ پڑھا ہے عبد اللہ بن عباس کے کیونچر بانی کے دن اور حدیث بیان کی مثل حدیث ابن عباس کی (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی) اور جمعہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ کہہا کہ یہ کام تو کیا ہے انہوں نے

ابو جابر

ابو جابر

ابو جابر

کہ سواری سے نہ اترتی اور قبلہ کی طرف ادا کرے یہ ایک اجماعی بات ہے مگر نہایت خوف کو وقت اگر
 قبلہ کی طرف نہ نہ کرنا اور قیام اور رکوع و سجود ایسے سواری پر ہو کہ جس پر کھڑا ہو سکے تو فریضہ بھی
 ہے مثلاً ایسی سواری ہو کہ اوپر سو درج ہو اور یہ صحیح مذہب ہے شافعیہ کا بھرا گروہ سواری روانہ ہو
 تو صحیح روایت شافعی کی یہ ہے کہ فرض اوپر پروا نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ اگر وہ جیسے کشتی میں
 نماز روا ہے بالاتفاق کہ اوپر لگا گیا ہو تمام فقہانے اور نووی نے کہا ہے کہ اگر ایسی سواری کے
 ساتھ ہو کہ اتر کر قنوں کے ساتھ ہی چھوٹ جاوے اور اسکو حضور پونجی تو ہماری اجماع ہے کہا ہے کہ فرض
 سواری پر پڑھ لے بحسب امکان نیز جو طرح ممکن ہو اور اعادہ اسکا لازم ہے اسلیو کہ یہ عذر نادر ہے
 مگر حکم کہتا ہے کہ ریل ہی نظام میں کشتی کی مانند ہو اور چونکہ اب ہمارے زمانہ میں بہت رائج ہو گئی ہے
 اور اور ترک رکنا ادا کر لے میں بہت بڑی بڑے ضرر واقع ہوتے ہیں پس اگر اوپر فرض ادا کرین
 تو یقین ہے کہ روا ہو اور استقبال قبلہ ہی اگر ممکن ہو تو نماز کے ابتدا کی وقت ادا ہو نہ کر لین اور
 چونکہ اب یہ زمانہ در نہیں رہا بلکہ اکثر مسافروں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے لہذا اسکا اعادہ بھی ضرور
 نہیں اسلیو کہ ہمارے زمین حرج ہینز اور جہان باقی میسر نہ ہو دامن شیم سے ادا کرین اور ہرگز نقصان نہ ہو
 حکمہ ابن عباس ان اللہ علیہ وسلم کان یصلی علی راحلہ حیث
 شجعت یہ ترجمہ عبدالصمد بن عمر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے سواری
 پر جب وہ منہ کرے **سُحْبَانَ** ابن عباس رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ کان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یصلی وھو مضطرب فقلت لعلی راحلہ حیث کان وجھہ
 فاکر دینہ فزلت فایتما کولوا فکرم دجہ اللہ ترجمہ عبدالصمد بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور آپ کہ سے مدینہ کو آتے تھے جب ہر اسکا مونہ ہوتا ابن عمر نے کہا کہ اسی منہ
 میں اتری ہے آیہ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ہر تم منہ کرو اور ہر مونہ ہو اللہ کا **فیسو** اس آیت
 سے بھی ایسی انداز کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے اور اس آیت سے بیٹھے جانان جیہ استدل کرتے
 ہیں اس امر پر کہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ ذات سے موجود ہے حالانکہ یہ انکی سفاست ہے اسلیو کہ پوری آیت
 یون ہے **وَلِللّٰهِ الشَّرْقُ وَالْمَغْرِبُ** فایتما تو لکھو **لَقَدْ رَضِیَ اللہُ بِنَبِیِّہِ** اسے ہی کا ہے مشرق اور مغرب جب ہر تم
 کرو اور ہر اسکا مونہ ہے پس اس آیت میں مشرق اور مغرب دو حدین جو نہ کوہ ہو بین وہ آسمان

اسی پر مبن نہ زمین پر اس کے پہنچنا کہ اس زمین پر ذات موجود ہے ایسی ہی بات جو حسیہ زمین کو آسمان
 یا آسمان کو زمین جانتا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
 عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُوجَّهٌ إِلَى الْخَيْبِ ثُمَّ رَجَعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ كَيْفَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَمَا أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِرَأْسِ الْخَيْبِ وَهُوَ يَرْكَبُ الْخَيْبَ فِي طَرَفِهَا **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ
 قَالَ كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِطَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ فَلَمَّا خَشِيتُ أَنَّ
 نَزَلْتُ فَأَوْرَثْتُ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ أَيُّ كُنْتَ قُلْتُ لَهُ خَشِيتُ الْفَقْرَ
 فَنَزَلْتُ فَأَوْرَثْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْيَسَّ لَكَ فَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ
 فَقُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ عَلَى الْبُعْثِ مَرَّحِمَةً
 سفید یار کے بیٹوں نے کہا کہ میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ کہ کیراہ میں جاتا تھا چوبیس سو جانے
 کا خیال ہوا تو میں نے اوڑھ کر دوڑ پڑی اور ادنیٰ جی جاتا تب ابن عمر نے کہا کہ تم کہاں گئے تھے میں
 نے کہا کہ صبح کے خیال ہو اوڑھ کر دوڑ پڑی مجھ سے عبد اللہ نے کہا کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے چال کیا اچھی نہیں میں نے کہا کیوں نہیں قسم اللہ کی تب انہوں نے کہا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر دوڑ پڑا کرتے تھے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ أَقْوَجَتْ بِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دُبَيْرٍ
 كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفْعَلُ ذَلِكَ مَرَّحِمَةً عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نماز پڑھتے تھے
 اپنی سواری پر چہرہ اسکا مونہہ ہو عبد اللہ بن دینار نے کہا کہ ابن عمر ہی ایسا ہی کیا کرتے تھے **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ
 مَرَّحِمَةً عَبْدُ اللَّهِ كَيْفَ بِيٹے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوڑ پڑا کرتے تھے اپنی سواری پر **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى
 الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَنْ يَجْعَلَ نَوْجَهُ وَيُؤْتِرَ عَلَيْهِمَا عَيْنَ اللَّهِ لَا يُصَلِّي عَلَيْهِمَا الْمَدَّةَ كُنُوبَةً مَرَّحِمَةً
 عبد اللہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھا کرتے تھے سواری پر چہرہ ہر دو مونہہ کرتی اور یہی
 پر دوڑ پڑتے مگر فرض اس پر پڑھتے تھے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِجِيَّةَ الْخَيْبِ أَنَّ

أَخْبَرَنَا أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ السُّجْدَةَ بِالْكَفِّ فِي السَّجْدَةِ عَلَامًا
 دَاخِلِيَّةً وَخَبَرْتُ تَوَجُّهْتُ تَرْجُمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كُرَابٍ خَبَرَنِي أَنَّ هُنَّ نِسَاءً دُكِيَّهًا
 أَسَدٌ عَلَيْهِ سَلَمٌ كَمَا رَأَتْ كَوْفَلٌ بِرَبِّهِ تَبَيَّنَ لَهَا أَنَّ سَوَادِي بِرَجْدِهِمْ أَسَدٌ مَوْجِدٌ فِي النَّارِ
 قَالَ تَلَقُّنَاكَ النَّاسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا قَدِيمُ الشَّامِ قَتْلَقِينَا لَا يَعْنِي
 يَصِلُ عَلَى حِمَارٍ وَوَجَّهْتُ ذَاكَ الْجَانِبَ وَأَوْحَى هَهُنَا عَجَبًا أَلَوْ كُنَّا نَقْلُكَ
 نَصْلِي لَغَيْرِ الْقَبِيلَةِ قَالَ لَوْ كُنَّا لَرَأَيْنَاكَ أَيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْعَلُكُمْ كَيْفَ
 تَرْجُمُهُ النَّاسُ سِيرِنَ كَيْفَ يَطْرُقُونَ كَمَا هُمْ عَلَى النَّاسِ كَمَا كُتِبَ سِرْجُ بَدِ وَهْ شَامِ سَوَاكَ تَوَلَّاتُ كَيْفَ هُمْ
 نَعْنِ النَّاسُ سِيرِنَ (كَمَا أَيْكَ مَقَامُ كَانَا هِيَ) أَرَدَ دُكِيَّهًا أَلَوْ كُنَّا نَزِدُّ بِرَبِّهِ تَبَيَّنَ لَهَا أَنَّ سَوَادِي بِرَجْدِهِمْ أَسَدٌ مَوْجِدٌ فِي النَّارِ
 كَمَا اسْطَرَفَتْ تَبَيَّنَ أَرَدَ شَارَهُ كَمَا يَهَامُ لَمْ تَقْلُ كَيْفَ بَابَيْنِ حَرْفُ تَبَيَّنَ نَعْنِ أُنْ سَوَاكَ كَمَا كُنَّا قَبْلَهُ كَمَا سَوَاكَ
 أَرَدَ طَرَفُ نَزِدُّ بِرَبِّهِ تَبَيَّنَ لَهَا أَنَّ سَوَادِي بِرَجْدِهِمْ أَسَدٌ مَوْجِدٌ فِي النَّارِ كَمَا يَهَامُ لَمْ تَقْلُ كَيْفَ بَابَيْنِ حَرْفُ تَبَيَّنَ نَعْنِ أُنْ سَوَاكَ كَمَا كُنَّا قَبْلَهُ كَمَا سَوَاكَ
 كَبِيَّ أَيْسَا كَرْنَا بَابِ حَوَادِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصُّلُوكَيْنِ فِي الشَّقْرِ بَابِ سَفَرَيْنِ نَزَادُونَ كَمَا
 جَمْعُ كَرْنَا كَمَا بَيَانُ سَكُنَ ابْنُ عُصَمَاءَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجَلَ
 بِرِ السَّيْرِ جَمْعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ تَرْجُمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَمَا كُنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَمٌ كَوْجِبَ جَلْدِي جَلْبَانًا هُوَا تَوَمَّغْرِبَ أَرَدَ شَارَهُ كَمَا يَهَامُ لَمْ تَقْلُ كَيْفَ بَابَيْنِ حَرْفُ تَبَيَّنَ نَعْنِ أُنْ سَوَاكَ كَمَا كُنَّا قَبْلَهُ كَمَا سَوَاكَ
 قَوْلُ كَمَا سَفَرَيْنِ ظَهَرَ أَرَدَ عَصْرَ كَمَا جَمْعُ كَرْنَا وَهُوَ جَابِ ظَهَرَ كَمَا جَمْعُ كَرْنَا وَهُوَ جَابِ ظَهَرَ كَمَا جَمْعُ كَرْنَا وَهُوَ جَابِ ظَهَرَ كَمَا جَمْعُ كَرْنَا وَهُوَ جَابِ ظَهَرَ
 مِينَ أَرَدَ هِيَ طَرَفُ مَغْرِبَ أَرَدَ شَارَهُ كَمَا يَهَامُ لَمْ تَقْلُ كَيْفَ بَابَيْنِ حَرْفُ تَبَيَّنَ نَعْنِ أُنْ سَوَاكَ كَمَا كُنَّا قَبْلَهُ كَمَا سَوَاكَ
 حَوَابِي أَيْ فَرْدُ كَاهِ مِينَ هِيَ أَوْ كَوْنُ فَضْلٍ هِيَ كَمَا جَمْعُ تَقْدِيمُ كَرْنَا لَيْغِي ظَهَرَ أَرَدَ عَصْرَ كَمَا جَمْعُ كَرْنَا وَهُوَ جَابِ ظَهَرَ كَمَا جَمْعُ كَرْنَا وَهُوَ جَابِ ظَهَرَ
 كَرْنَا كَمَا جَابِ لَكَا أَرَدَ جَوْرَاهِ مِينَ هُوَا أَرَدَ أَيْكَ وَهُوَ جَابِ ظَهَرَ كَمَا جَمْعُ تَقْدِيمُ كَرْنَا لَيْغِي ظَهَرَ أَرَدَ عَصْرَ كَمَا جَمْعُ كَرْنَا وَهُوَ جَابِ ظَهَرَ
 دَوْتِ مِينَ وَدُونِ نَزَادُونَ كَمَا جَمْعُ كَرْنَا وَهُوَ جَابِ ظَهَرَ كَمَا جَمْعُ تَقْدِيمُ كَرْنَا لَيْغِي ظَهَرَ أَرَدَ عَصْرَ كَمَا جَمْعُ كَرْنَا وَهُوَ جَابِ ظَهَرَ
 مِينَ جَمْعُ تَقْدِيمُ رَوَا سَبْ بِظِلَا تَبَيَّنَ جَمْعُ تَاخِيرُ كَرْنَا لَيْغِي ظَهَرَ أَرَدَ عَصْرَ كَمَا جَمْعُ كَرْنَا وَهُوَ جَابِ ظَهَرَ
 مِينَ أَرَدَ أَيْكَ كَرْنَا بِكَ بَارِشَ كَمَا سَبْ بِظِلَا تَبَيَّنَ جَمْعُ تَاخِيرُ كَرْنَا لَيْغِي ظَهَرَ أَرَدَ عَصْرَ كَمَا جَمْعُ كَرْنَا وَهُوَ جَابِ ظَهَرَ
 أَحَدُ كَرْنَا بِكَ أَرَدَ أَيْكَ جَمَاعَتُ شَاخِي كَرْنَا لَيْغِي ظَهَرَ أَرَدَ عَصْرَ كَمَا جَمْعُ كَرْنَا وَهُوَ جَابِ ظَهَرَ
 كَرْنَا بِكَ عَرَفَاتُ كَرْنَا مِينَ جَمْعُ دَرَسَتْ نَهْنِينَ أَرَدَ مَذْهَبُ الْكَخْلَاتِ أَحَادِيثُ صَحِيحَةٌ هِيَ أَوْ صَحِيحِينَ

اور ابو ذر وغیرہ کی روشنی میں اور محبت میں اور عبادت خلات حدیث یہود قابل عمل اور لا اثر
 القات نہیں **حک** نافع ان ابی بن رضى الله عنهما كان اذا اجلس به السائر يجمع
 بين المغرب والعشاء فقال ان يغيب الشفق ويقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 كان اذا اجلس به السائر يجمع بين المغرب والعشاء ترجمہ نافع نے کہا کہ عبد اللہ بن عمر کو
 جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے بعد غروب شفق کے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے **حک** سأل عن أبيه رضى الله
 عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع بين المغرب والعشاء اذا اجلس
 به السائر ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو جب جلدی چلنا ہوتا تو مغرب اور عشاء ملا کر پڑھتے **حک** سأل عن عبد الله ان
 ابا رضى الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اجلس به السائر في
 الشفق يؤخر صلوٰۃ المغرب حتى يجمع بينهما وبين صلوٰۃ العشاء ترجمہ سالم نے
 اپنے باپ سے سنا کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب آپکو جلدی چلنا ہوتا سفر میں تو
 مغرب میں دیر کے عشاء کے ساتھ پڑھتے **ف** یہ جمع تاخیر ہونی **حک** ان ابن مالك
 رضى الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يخرج التمسك
 اخذ الظهر الى وقت العصر ثم نزل جمع بينهما فان زاعت الشمس قبل ان يخرج
 صلى الظهر ثم ركب ترجمہ انس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کوچ
 کرتے آفتاب دہن سے پہلے تو ظہر میں دیر کرتے عصر کے وقت تک پہر اور ترکہ و نو کو ملا کر پڑھتے اور
 اگر کو چہ پہلے آفتاب دہل جاتا تو ظہر پڑھ کر سوار ہوتے **حک** انس قال كان النبي صلى
 الله عليه وسلم اذا اراد ان يخرج بين الصلوتين في السفر اخذ الظهر حتى يدخل
 اول وقت العصر ثم يجمع بينهما ترجمہ انس نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت
 تھی کہ جب ارادہ کرتے نمازوں کے اٹھا کر نیک سفر میں ظہر میں دیر کرنے کے اول وقت عصر کا
 آفتاب دہلے لیتے **حک** انس عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يخرج
 في السفر يؤخر الظهر الى اول وقت العصر فيجمع بينهما ويؤخر المغرب حتى يجمع

بِرَبِّكَ اَوْ مِمَّنْ اَنْزَلَ كِتَابَكَ فَيُضِلُّكَ الشَّقِيقُ مَرْجُمًا اَوْ يَنْسِيكَ اَوْ يَنْسِيكَ اَوْ يَنْسِيكَ اَوْ يَنْسِيكَ
 ہوئی ظہر میں دیر کرتے کہ عصر کا اہل وقت آجائے اور دونوں کو جمع کرتے اور غریب میں دیر کرتے کہ جمع کرنا
 ہو سکوتا کہ ساتھ حجب شفق اور غروب شفق وہ سہمی ہے جو آفتاب ڈوبنے کے بعد آسمان پر
 ظاہر ہوتی ہے اور کھڑکھڑانے کی وقت عشا کا وقت آجائے اور مغرب کا وقت تمام ہو جاتا ہے
حکم ابن عباس قَالَ رَوَى اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا
 وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي شَرْحِ خُتْبَةٍ قَالَ سَفِيْرُ مَرْجُمٍ ابْنُ عَبَّاسٍ كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظَهْرٍ أَوْ عَصْرٍ مَّا كَرِهُتُ فِيهِ أَوْ عِشَاءً أَوْ غُرُوبًا أَوْ بَغِيْرَ ذَلِكَ
 اسکا بیان مفصل آخر میں باب کہ آویگا انشاء اللہ تعالیٰ **حکم ابن عباس** رَوَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَوَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خُتْبَةٍ قَالَ سَفِيْرُ
 قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ سَعِيدَةُ اَلْمَدِينَةِ فِي ذَلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا
 سَأَلْتُ فِي ذَلِكَ اَدَاةً اَنْ لَا يُخْرِجَ لِحْدَيْنِ مِنْ اُفْتَتِي مَرْجُمٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ كَمَا كُنَّا نَرَى
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی ملا کر مدینہ میں بغیر خُتْبہ اور سفر کے ابوالزبیر نے کہا کہ میرے
 سیکر چچا کہ آپ کیوں ایسا کیا انہوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن عباس سے یہی پوچھا جیسا تم
 مجھ سے پوچھا انہوں نے کہا کہ حضرت نے جانا کہ آپ کی امت میں کو کسی کو تکلیف نہ ہو سکے
 سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ سَاعَةً سَاعَةً فِي غَدَاةٍ فَبَوَّكْتُ جَمْعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
 الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي ذَلِكَ قَالَ اَدَاةً
 اُفْتَتِي مَرْجُمٍ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ كَمَا كُنَّا نَرَى كَمَا كُنَّا نَرَى كَمَا كُنَّا نَرَى كَمَا كُنَّا نَرَى
 نازون کہ ایک سفر میں میں اب غزوہ تبوک کو گئے تھے غرض ملا کر پڑھی ظہر اور عصر اور
 عشا سعید نے کہا کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا انہوں نے کہا
 امت کو تکلیف نہ ہو سکے **مَعْنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَهُ رَوَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ فَبَوَّكْتُ جَمْعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ جَمِيعًا
 الْعِشَاءَ جَمِيعًا مَرْجُمٍ مَعَاذَ اللَّهِ كَمَا كُنَّا نَرَى كَمَا كُنَّا نَرَى كَمَا كُنَّا نَرَى

ظہر اور عصر ملائے اور مغرب اور عشاء ملائے **مسئلہ** معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوة تبوک بین الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء قال فقلت ما سمکت علی ذلک قال فقال اذ ان لا یخرج اُمتہ ثم یمحیہ معافے کہا کہ جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو میں نے کہا (یہ قول ہے عامر بن واثمہ کا) کیوں کیا آپ نے ایسا معافے کہا ارادہ کیا آپ نے کہ آپ کی امت کو تکلیف نہ ہو **مسئلہ** ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء بالمدينة فی غزوة خیوف وکعبہ قال قلت لابن عباس رضی اللہ عنہما ما لم تفعل ذلک قال لا یخرج اُمتہ فی حدیث وکعبہ قال قلت لابن عباس رضی اللہ عنہما ما اذ ان لا یخرج اُمتہ ثم یمحیہ معافے کہا کہ جمع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر خوف اور مہینہ کے وکعبہ کی روایت میں ہے کہ ابن عباس سے کہا آپ نے یہ کیوں کیا انہوں نے کہا تاکہ ان کی امت کو حرج نہ ہو اور ابی جابر کی روایت میں ہے کہ ابن عباس سے کسی نے کہا کہ کس ارادے سے آپ نے یہ کیا انہوں نے کہا چاہا کہ تکلیف نہ ہو آپ کی امت پر **مسئلہ** ابن عباس قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانین جمعاً وسبعمائین قال قلت یا ابا الشعثاء اظنہ أحد الظهر وعجل العصر وأخّر المغرب وعجل العشاء قال وانا اظن ذلک ثم یمحیہ ابن عباس کہنا نماز پڑھی سو بیس نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ آٹھ رکعتیں اٹھا کر کے (یعنی ظہر اور عصر ملا کر) اور سات رکعتیں اٹھا (یعنی مغرب اور عشاء ملا کر) میں نے کہا ای ابو الشعثاء میں گمان کرتا ہوں کہ آپ (ظہر میں تاخیر کی اور عصر اول وقت پڑھا اور مغرب میں تاخیر کی اور عشاء اول وقت پڑھے انہوں نے کہا میں ہی ہی گمان کرتا ہوں **مسئلہ** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی بالمدينة سبعاً وثمانین الظهر والعصر والمغرب والعشاء ثم یمحیہ ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی مدینہ میں سات رکعت ملا کر اور آٹھ رکعت ملا کر ظہر اور عصر ملا کر اور مغرب اور عشاء ملا کر **مسئلہ** عبد اللہ بن شقیق قال خطبنا ابن عباس رضی اللہ عنہما یوم ما بعد العصر من غزوة بدر الشمس ویکدبت الخوض فجعل الناس یصلون الصلوة قال فما اخرج رجل من بیئنا فیمحیہ لیس فی ذلک

دینی

ذلک

وَلَا يَكُنْ فِي الصَّلَاةِ الْمَقْلُوبَ فَقَالَ بَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالْمَقْلُوبِ لَا تَرَكُ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجْمَعًا بَيْنَ الْخُضْرَاءِ وَالْعَصْرَاءِ أَنْخَرَتْ الْعِشَاءُ قَالَ عَجَلُ
 ابْنِ شَيْثَانَ خَالَكَ فِي صَلَاتِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَأَنْتَبَهْتُ أَبَاهُ رِيحًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ
 مَقَالَاتُ مَرْحُومِهِ عَبْدِ اللَّهِ شَيْخِ كَيْفَ نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي
 بعد جب آفتاب ڈوب گیا اور نماز نہ رکھ آئے اور لوگ کہنے لگے نماز نماز پہر ایک شخص تیرے لیے نہیں کہہ
 نہ دم لیتا تھا نہ باز رہتا تھا بارگاہی جانا تھا نماز نماز اب ابن عباس نے کہا تو مجھے سنت سکھانا ہی
 تیری مان مرے پہر کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جمع کیا اپنے ظہر اور عصر کو اور نماز
 اور عشاء کو عبد اللہ بن شقیق نے کہا کہ میری دل میں غلطی ہی تو میں ابو ہریرہ کے پاس گیا اور ان
 سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ قبل ابن عباس کے سچا ہے حکم عَنِ ابْنِ شَيْثَانَ خَالَكَ فَقَالَ
 قَالَ رَجُلٌ لَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا الصَّلَاةُ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةُ فَسَكَتَ
 ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةُ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ لَا أَمَّا لَكَ أَفْعَلْنَا بِالصَّلَاةِ كُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاةَيْنِ
 عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحُومِهِ عَبْدِ اللَّهِ نے کہا کہ ابن عباس کے پاس ایک
 شخص نے کہا نماز پہر آپ چپ رہو پہر اوس کے کہا نماز پہر آپ چپ رہو پہر اوس کے کہا نماز پہر آپ چپ
 ہو گئے پہر کہا اس ابن عباس نے تیری مان مرے کہو تو نماز سکھاتا ہے ہم جمع کیا کرتے تھے دو
 نمازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فحش نووی نے کہا یہ رب رویتین صحیح
 امین اور مسلم میں آجکی میں اور علما کی اس میں کہی تاویلین اور کئی انداز میں اور ترمذی نے اپنی کتاب
 کے آخر میں لکھا کہ میری اس کتاب میں کوئی حدیث ایسی نہیں جسکو اسری امت فرچوڑ دیا ہو مگر حدیث
 ابن عباس کی مدینہ میں دو نمازیں جمع کرنے کی بغیر خوف اور سیئہ اور حدیث قتل شمارب خمر کی جو چوتھی
 بار مشراب پیو اور ترمذی کا یہ قول جو شمارب خمر کے باب میں ہے بہت ٹیک ہے کہ اجماع کے روستو
 وہ منسوخ ہو چکی ہے یہی حدیث ابن عباس کے اسکی عمل ترک کرنے پر اجماع نہیں ہوا
 مگر جم کہتا ہے حقیقت میں جب ابن عباس کے یہ مروی ہے عبد اللہ بن شقیق کی روایت ہے کہ ہم جمع کیا
 کرتے تھے دو نمازیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو اب یہ کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ اس کے
 عمل ترک کرنے پر اجماع ہے اور جو چیز کا آپ کے زمانہ بارگاہ میں صحابہ کرام قبول بہا ہوا اسکو سارا

مَرْحُومِهِ عَبْدِ اللَّهِ

زمانہ مگر کیونکر چھوڑا سکتا ہے **فت** بلکہ کسینو یہ تاویل کی کہ آپ نے بارش کی وجہ سے جمع کیا اور یہ تاویل
بڑے بڑے متقدمین سے مروی ہوئی ہے مگر وہ ضعیف ہے اس لیے کہ اوپر کی روایتوں میں بقیہ حروف اور
میں کے ذکر آچکا ہے اور کسینو یہ تاویل کی کہ یہ واقعہ بدلی میں ہوا کہ آپ نے ٹھہر ٹپھی پر جب بدلی پہل
گئی معلوم ہوا کہ عصر کا وقت آچکا تو عصر ہی ٹپھ لی اور یہ ہی باطل ہے اگرچہ احتمال ہو سکتا ہے کہ یہ
از ظہر اور عصر میں ہو مگر مغرب اور عشاء میں نہیں ہو سکتا **فت** اسکی بطلان کی اور یہی ایک وجہ ہے
کہ ابن عباس نے جب معظ کو دن مغرب میں دیکر جب بدلی کہاں تھی اگر بدلی ہوتی تو اور لوگ جو نماز کو
متقاضی تھے انکو وقت کیونکر معلوم ہوتا دوسری سہین صاف مذکور ہے کہ نماز کو نکل آئے **فت** اور
تے یہ تاویل کی کہ ایک نماز کو ایسے آخر وقت ٹپھ مگر جب اس سے فارغ ہوئے دوسری نماز کا وقت آگیا اور
دونوں نماز بن ظاہر میں جمع معلوم ہوئیں حقیقت میں دونوں ایک وقت میں نہ تھیں **فت** چنانچہ
حقیقی بہائی جو مذاق حدیث سے واقف نہیں ایسی ہی تاویل کرتے ہیں **فت** اور یہ تاویل بھی ضعیف
بلکہ باطل ہے اس لیے کہ یہ مخالف ظاہر ہے اور ایسی مخالفت کبھی ہوتی ہے کہ ہرگز اس تاویل کا ٹھیک ہونا خیال
میں نہیں آتا اس لیے کہ صاف منہ فعل ابن عباس کل وعظ کے دن اور دلیل پچھنا انکا اس حدیث سے اپنے
فعل کے صواب بخیر پر اور سچا کہنا ابو ہریرہ کا انکو اور انکار نہ کرنا اور سپر ابو ہریرہ کا اس تاویل کے چیرے اڑانا
ہے **فت** اور کسینو یہ تاویل کی کہ بفضل آپ کا مرض یا اور کسی عذر کے سبب تک تھا جو عذر اور ضرورت
مرض کی مانند ہو اور یہ قول احمد بن حنبل کا ہے اور قاضی حسین کا شافعیہ سے اور پٹنہ کیا اسکو خطابی
نے اور متولی اور رویانی نے اصحاب شافعیہ سے اور یہی قول پسندیدہ از ظاہر حدیث کی روش اور
ابن عباس کے تاخیر کرنے کے یہی اور ابو ہریرہ کی موافقت کو لحاظ سے اور یہ وجہ سے بھی کہ مرض میں یا
بعض ضرورتوں میں جو غسل مرض کے ہوں **فت** یعنی حسین آدمی مجبور ہو جاوے جسکو بعض لوگ پاد
یا بعض خانگی امور کہ اس میں اختیار نہیں **فت** مہینہ سے زیادہ شقت ہو اور ایک جماعت اماموں
کی اسطورت گئی ہے کہ حج کرنا حضور میں کسی حاجت کی وجہ سے روا ہے جب اسکی عادت نہ کرے اور یہی
قول ہے ابن سیرین اور شافعی اور حکایت کیا ہے اسکو خطابی نے فقال اور شافعی کہ میرے جو
شافعیہ میں ہے میں ابی اسحق مروزی سے انہوں نقل کیا ہے ایک جماعت اصحاب حدیث کی
اور پٹنہ کیا اسکو ابن منذر نے اور وہ یہ ہے اس قول کا ابن عباس کا یہ کہنا کہ حضرت سلی علیہ

وسلم نے چاہا کہ اپنی ہمت کو تکلیف نہ ہو عرض ابن عباسؓ کسی مرض بخیر کو اسکی علت نہیں پتہ رہا
ف ایسی معلوم ہوا کہ محض اسے اسانی است کہ یہ امر ہوا خواہ مرض ہو یا نہ ہو یا کوئی اور ضرورت
 ہر یا نہ ہو اور جو اسانی ہمارے نبیؐ نے ہمارے لیے جاہی وہ ہست کہ لوگ کہہ نہ کر دو کہہ سکتے ہیں مگر جیسے پہلے آسانی
 ان روایتوں سے ثابت ہوئی وہی یہی عادت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حدیثوں سے ثابت ہوئی
 کہ پانچون نمازون کو ہمیشہ اپنی وقت پر ادا کرتے تھے اور جمع کی عادت نہ کرتے تھے پس متبع سنت کو دونوں
 بات کا لحاظ ضرور ہے **بَابُ جَوَازِ الْأَصْرَاتِ مِنَ الصَّلَاةِ عَنِ النَّبِيِّ وَالشَّعَائِلِ نَمَازِ طَرَفِ**
 کے واسطے اور بائیں دو طرف پہلے نماز اور اسکا بیان **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا يَجُوزُ أَنْ يَجْعَلَ أَحَدُكُمْ**
لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا وَلَا يَرَى إِلَّا أَنَّ حَقَّ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ أَكْثَرُ
حَدَّثَنَا أَبُو رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ شِمَالِهِ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ كَمَا كُوْنِي
 اپنی ذات میں سے شیطان کو حصہ نہ دے یہ سچ ہے کہ چھپرے واجب ہو دہنی ہی طرف پہلے نماز نہ کر کے بعد اکثر نیز
 دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف ہی پھرتے تھے **ف** جب اثنائین اپنی جانب
 سے شیطان کا حصہ ہوا تو اب جو جاہل لوگ بائیں سوین یا چپڑی چلے یا بسم اللہ کے تعین اپنی جانب سے قرار دے
 ہیں وہ تو پوری شیطان کے حصہ میں آگئے نفوذ بائیں مضر **عَنْ** **أَبِي كَعْبٍ عَنْ أَبِي كَعْبٍ**
مِثْلَهُ تَرْجَمَهُ أَشْرَفُ ہی ہی مروی ہے اسی سند سے **عَنْ** **الْبُخَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ**
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَيْفَ أَنْصَرِفُ إِذَا أَصَلْتُ عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ شِمَالِي قَالَ أَمَا أَتَاكَ ذَاكَ قَدْ مَرَّ مَا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ تَرْجَمَهُ سَدِيُّ عَنْ كَمَا مَرَّ
 اس سے چہا کہ میں نماز پڑھ کر کہ ہر طرف اور ان دہنی طرف یا بائیں طرف انہوں نے کہا کہ میں نے تو
 اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دہنی طرف پھرتے دیکھا ہے **عَنْ** **السُّنْدِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ**
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ تَرْجَمَهُ سَدِيُّ عَنْ كَمَا مَرَّ روایت کی
 کہ دہنی طرف کھڑا ہوتا سچ ہے اسکا بیان **عَنْ** **أَبِي كَعْبٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ**
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونُ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبَلُ عَلَيْهِ بِجَوْهَرٍ
قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعُثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ تَرْجَمَهُ

ثابت لا یفترق عن النبی والفقہاء من الصحابة

ج ۱ ص ۱۰۰

براہِ رسد ہی ہے کہ انہوں نے کہا ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوڑتے رہیں تو کہہ دینی
 طرف کھڑے ہوں (یعنی نازنین) کہ حضرت ہماری طرف موڑنے کے پیشین اور میں نے سنا کہ کہہ
 نہیں رہے یہ آخر تک بغیر اسے رہنے کا چھاپنے عذاب ہو جس دن اٹھاوے تو یا فرماتے جمع کرے تو
 اپنے بندوں کو **ف** ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ یہی حضرت داہنی طرف پہر کر بیٹھتے تھے یہی ان
 طرف اور جس **ا** اوی نے جو دیکھا بیان کر دیا **ح** **وَسَمِعْتُ بَعْثًا الْأَسْنَادُ وَكَذَلِكَ كُنْتُ يَنْقُلُ**
عَلَيْكَ أَجْزَاءُ ترجمہ صحیح سے اسی اسناد سے یہی روایت کی اور میں نے پہر کر ہماری طرف بیٹھنے
 کا ذکر نہیں کیا **ف** اکثر روایتوں سے داہنی طرف پہر کر بیٹھنا افضل معلوم ہوتا ہے مگر اسکو
 واجب جاننا وہی شیطان کا حصہ ہے **بَابُ** **كَرَاهَةِ الشَّرْجِ فِي نَافِلَةِ بَعْدَ شَرْجِ الْمُؤَدَّةِ**
فِي آتَمَةِ الصَّلَاةِ فرض شروع ہونے بعد نقل سکھو ہو نیک بیان **ح** **ابْنُ هُدَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ**
عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ عَمَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ
 ترجمہ ابورہ سے روایت ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تکبیر ہو نماز فرض کی تو کوئی نماز نہ پڑھنا
 چاہیے سوا فرض کے **ح** **رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْأَسْنَادُ مِنْهُ** ترجمہ نہ کرنا ہے ہی اسی
 اسناد سے یہی عثمان روایت کیا **ح** **عَطَاءُ بْنُ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ**
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِهِ قَالَ حَمْدُكُمْ لَيْفَتُمْ عَمَّا خَلَّيْتُمْ بِهِ وَلَا تَدْفَعُوهُ ترجمہ
 عطاء بن یسار ابورہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا حماد نے کہا
 کہ بہترین عمر سے طاہر انہوں نے ہی اسی روایت کی مگر حضرت تک نہیں ہو بخائی **ح** **عَبْدُ اللَّهِ**
ابْنُ أَبِي الْبَرْجِ حَبِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَلِيلٍ يَصِلُ
وَقَدْ أُقِمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ نَكَالَهُ يَتَوَلَّى كُنْدًا رَضِيَ مَا هُوَ فَاكِنَا انْصَرَفْنَا أَحْطَانُ نَقُولُ
مَاذَا نَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَالَ قَالَ لِي يُؤْشِرُكَ أَنْ يُصَلِّيَ أَحَدًا كَرِهَ
الصُّبْحَ أَرْبَعًا قَالَ أُنْفِئْتَنِي عَبْدُ اللَّهِ مِنْ الْبَابِ جَحِيمَةَ حَرِّ أَيْسَرِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ وَقَوْلُهُ
عَنْ أَبِي سِيرٍ فِي هَذَا الْكُدَيْثِ خُفَاءُ ترجمہ عبد اللہ ناک کر بیٹھے نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ایک شخص کے پاس سے نکاح تکبیر ہو چکی تھی صبح کی نماز کی اور کہہ کہا کہ ہم کو معلوم نہ ہوا ابورہ
 جب ہم نماز سے فارغ ہوئے اسکو کہہ لیا اور کہنے لگے کہ کیا کہا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ صَلَاةِ الْإِسْلَامِ

حکومت

لَا تُحْسِنُ كِتَابَتَهُ

نے اسے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ اب تم میں کوئی چار رکعت پڑھو گے گا صبح کی قہنی ہے کہا عبد اللہ بن مالک
 بن جحیفہ روایت کرتے ہیں اپنے باب ابو الجحین سلم نے کہا انکا یہ کہنا کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باب
 سے یہ جو کہ ہر **سجدہ** **ابن جحیفہ** **رضی اللہ عنہ** قال **أَقِيمْتُ صَلَوةَ الصُّبْحِ فَرَاى رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يَقِيمُ فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرَبْعًا مَرَّجَمَهُ ابْنُ جَحِيْفَةٍ
 کہا بخیر ہوئی صبح کی نماز اور دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھتا ہے اور مؤذن
 تکبیر کہہ رہا ہے تو فرمایا تم صبح کی چار رکعت پڑھو **عبد اللہ بن مسعود** **رضی اللہ عنہ**
 قال **دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَوةِ الْغَدَاةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي**
جَانِبِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا فَلَانُ إِنِّي الصَّلَوَاتَيْنِ اعْتَدَدْتُ أَنْ صَلَوَاتِكَ رَحَدًا أَنْ صَلَوَاتِكَ
مَعْنًا مَرَّجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ سحر کے بیٹے نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 صبح کے فرض پڑھتے تھے تو اس نے دو رکعت سنت پڑھی مسجد کے کنارے پہرہ شریک ہو گیا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہرہ جب آپ سلام پہرہ فرمایا اسے فلا نے تم نے فرض نماز کس کو گنت
 آیا وہ جو اکیسلی پڑھی یا وہ جو ہماری ساتھ پڑھی **ف** ان سب روایتوں میں معلوم ہوا کہ فرض پڑھنے
 وقت سنتوں کا پڑھنا مکروہ ہے نووی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے کہ بعد اقامت کے
 نفل یعنی سنت وغیرہ نہ پڑھے اگرچہ اسکو یقین ہی ہو کہ مجھے امام کے ساتھ نماز ملجاوے گی اور اس
 روایت سے اسکا قول رد ہو گیا جو کہتا ہے کہ سنت پڑھنا وہ ہے جب جان لے کہ پہلی رکعت امام کرنا
 ملجاوے گی یا یہ خیال ہووے کہ دوسری رکعت ضرور ملجاوے گی **مترجم** کہتا ہے جیسے بعض خفیون کا
 قول ہے جبکہ مذاق حدیث نہیں **بَاب** **مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ** مسجد میں جانے کی
 دعاؤں کا بیان **عبد بن حنیبل** **أَوْعَنَ ابْنُ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْخِرْ لِي أَجْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ **مترجمہ** ابی حمید یا ابی اسید کہہ کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آوے تو کہے یا اللہ کہو کہ میرے لیے دروازہ اپنی
 رحمت کو اور جب نکلے تو کہے یا اللہ میں مانگا ہوں تیرا فضل یعنی رزق اور دنیا کی نعمتیں **مسلم**

ابن جحیفہ

باب ما يقال إذا دخل المسجد

نے کہا میں نے سیکھے بن سیکھے سو کہ کبھی تمہارے کہی میں نے یہ حدیث سلیمان بن بلال کی کتاب سے اور کہا انہوں نے کہ مجھے خبر ہو چکی ہے کہ سیکھے حمانی کہتے تھے روایت ہے ابو اسحاق کہ اس نے روایت کی ہم سر حامد بن بکر اور نے اون کو بشہ نے اون کو عمارہ نے اون کو ربیعہ نے اون کو عبد الملک نے ان کو ابی حمید نے ابی اسحاق انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ یہی جو اور گدڑا **فَإِذَا** اسے باری خدیجہ السجدة رکعتیں تحمید مسجد کا بیان **فَلَمْ** قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُسَ تَرْجُمہ ابوقادہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسجد میں آوے تو دو رکعت نماز پیشہ کرے پہلے اور اگرے **سُكْرًا** اِنی فتادہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا بَيْنَ ظَهْرَيْنِ النَّاسِ قَالَ تَجَلَّسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَخْلُسَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ جَالِسًا النَّاسُ جُلُوسٌ قَالَ فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَخْلُسُ حَتَّى يَرْكَعَهُ رَكْعَتَيْنِ تَرْجُمہ قنادہ نے کہا جو صحابی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے تو میں بھی بیٹھا گیا آپ نے فرمایا کہ اس نے روکا تو دو رکعت پڑھنے سے قبل بیٹھنے کے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے دیکھا (تو میں بھی بیٹھا گیا) آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آوے تو جب تک دو رکعت نہ پڑھے نہ بیٹھے۔ **سُكْرًا** حابر بن عبد اللہ قَالَ كَانَ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَكَانَ دَيْنِي وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَالْمَسْجِدَ فَقَالَ لِي صَلِّ رَكْعَتَيْنِ تَرْجُمہ جابر نے کہا میرا کچھ قرض تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں انکے پاس مسجد میں گیا تو مجھے فرمایا دو رکعت پڑھ لو **سُكْرًا** حابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَسْتُ تَدْرِي وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ إِفْرَاقِكَ أَقْدِمَ الْمَدِينَةَ أَمْرًا أَنْ أَرَى الْمَسْجِدَ فَأَصْلَى رَكْعَتَيْنِ تَرْجُمہ جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا اور جب مدینہ میں آ کر تو فرمایا کہ تم مسجد میں آؤ اور دو رکعتیں پڑھو **ف** ان سب سے معاوم ہوا کہ جب مسجد میں داخل ہو سوجد ہو کہ دو رکعت ادا کر کے بیٹھے بعض نادان پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر ادا کرتے یہ محض

بسم اللہ

عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فی المسجد

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نَادَانِي بِبَابِ اسْتِجَابَةِ كَعْتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ لِيَكُنَ قَدَمٌ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ قَدَمٍ
 سَافِرٌ كَرِهُتُ سَبِيحِينَ كَرُورِ كَعْتِ تَحِبُّهُ اسْمَا بَيَانِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ نَابِطَانِي جَعَلَنِي
 أَعْيَاكُمْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَزَاةِ فَعُثْتُ
 الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ أَكُلَانِ حِينَ قَدِمْتُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ قَدْ دَعَى
 جَمَلَكَ نَادَحُلْ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ قَالَ قَدْ خَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ لَحِجْتُ مَرْجُمَةً جَابِرِ
 كَمَا كَرِهَ مِنْ حَضْرَتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَ سَاطِهَ اِكْ لَرَانِي مِيْن كِيَا اُوْر مِيْرَا اُوْر لُوْر لَكَا لِي
 اُوْر تِهْ كَ كِيَا پِيْرَا اُوْر رُوْل اِيْمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْهُوْرِيْلِي اُوْر مِيْن دُوْر كِي دُن سَجْدِي بِرِيْجَا
 اُوْر اَب كُوْر سَجْدِي كِي دُوْر اُوْر پَرِيَا اَب نِي فَرِيَا تَم اِهِي اُوْر مِيْن نِي كَمَا نَان اَبِي فَرِيَا اُوْر
 كُوْر جُوْر كُوْر سَجْدِي مِيْن جَاو اُوْر دُوْر كَعْت اُوْر كُوْر پِيْر مِيْن كِيَا اُوْر دُوْر كَعْت پُر كُوْر پِيْر اَسْكُن
 اِيْن مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْدُمُ مِنْ سَفَرٍ
 اِلَّا اَنْفَاكَ اَفِي الصُّحَّةِ فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ مَرْجُمَةً
 كَعْبِ اَلَا كِي بِيْشِي نِي كَمَا كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي عَادَتِ هِي كُوْر جَبِ سَفَرِي اُوْر پِيْر
 دُن خَبَرِي دَاخِلِ هُوْرِي اُوْر پِيْر سَجْدِي مِيْن جَاتِي اُوْر دُوْر كَعْت پُرِيْتِي پِيْر پِيْر سَجْدِي مِيْن بَابِ
 اسْتِجَابَةِ صَلَوَاتِ الصُّحَّةِ نَمَازِ جَاشَتِ كَا بَيَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِمَ اِيْتَى
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى كَانَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي الصُّحَّةَ ثَلَاثًا اِلَّا اَنْ يَجِيئَ مِنْ
 مَغْشِيَةٍ مَرْجُمَةٍ عَدَا اِيْمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سِيْرِي جَاو اُوْر رُوْل اِيْمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاشَتِ كِي نَمَازِ پِيْر اِيْمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيَا اِيْمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 اِيْن شَيْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِمَ اِيْتَى كَانَ الَّذِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي الصُّحَّةَ ثَلَاثًا اِلَّا اَنْ يَجِيئَ مِنْ
 اَنْ يَجِيئَ مِنْ مَغْشِيَةٍ مَرْجُمَةٍ اُوْر كُنْزَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اَلْثَلَاثُ مَا
 دَا يَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي الصُّحَّةَ اَلْثَلَاثُ اِلَّا اَنْ يَكُنْ رُوْل اِيْمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي دَعَى الْعَمَلِ دَهُوْرِي اَنْ يَكُنْ يَخْشِيَةُ اَنْ يَكُنْ يَكُنْ
 اَلْثَلَاثُ يَكُنْ عَلَيْهِ مَرْجُمَةً حَضْرَتِ عَائِشَةَ سَمَاعُونَ كِي اَنْ فَرِيَا مِيْن كُوْر مِيْن

نودی نے کہا حاصل ان سب دایتوں کا یہ ہے کہ چاشت کی نماز سنت ہو اور کم سے کم ادا کی
در رکعات ہیں اور پوری آٹھ رکعات اور متوسط چار رکعات یا چھ رکعات اور جو کہ حضرت کہی
پڑھی اور کہی نہ پڑھی اسلیں جنہوں نے مذکور کیا انہوں نے انکار کیا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنها کا یہی فرمانا ایسا ہی ہے اور ابن عمر سے جو مروی ہوا ہے کہ انہوں نے بدعت کہا اور اہل
سے یہ ہے کہ مسجد بن میں دکھاوا کر کے پڑھنا بدعت ہے جیسا لوگ کرنے لگے تھے اسلیں کہ اس نفل کا
پڑھنا گہم میں ہے یا موطبت اور ہمیشگی اس پر بدعت ہے اس لیے کہ حضرت ابراہیم مدامت میں
کی اور ہمیشگی نہ کرنا آپ کا اس عذر سے تھا کہ خوف تھا فرض ہو جائیگا اور اب یہ خوف نہیں اور
اور سختی نہ ہمیشگی کا ہمارے حق میں ثابت ہو چکا ہے ابی دردار اور ابہریرہ کی روایت
جو آگے آتی ہیں اسباب میں اور ابن عمر کو شاید اب کا نفل نہیں پہونچا اور آپ کے حکم کرنے
کی خبر نہیں ہوئی اور جمہور علماء اس کے سخت ہوئے قائل ہیں اور ابن مسعود اور ابن عمر کے
نوفت ہی مذکور ہے **عَنْ ابْنِ دُرَيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُضَيِّعُ الرَّجُلُ**
عَلَى كُلِّ سَلَاةٍ مِنْ أَحْبَابِكُمْ مَدَقَّةً تَكُلُّ شَجِيرَةً مَدَقَّةً وَكُلُّ تَحْمِيْدٍ مَدَقَّةً
وَكُلُّ تَعْلِيْلَةٍ مَدَقَّةً وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ مَدَقَّةً وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ مَدَقَّةٌ وَنَهْيٌ عَنِ
الْمُنْكَرِ مَدَقَّةٌ وَيُجْزَى مِنْ ذَلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكُوعُهُمَا مِنَ الصُّحُفِ مِثْرَ حِمْبٍ ابو ذر نے
کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی پر صبح ہوتی ہے تو اس کے سر جوڑ پر ایک صدقہ واجب
ہوتا ہے پھر ہر سجدہ میں ایک صدقہ اور ہر بار الحمد صدقہ ایک صدقہ ہے اور ہر بار لا الہ
الا اللہ صدقہ ایک صدقہ اور ہر بار اللہ اکبر صدقہ ایک صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا ایک صدقہ
ہے اور بُری بات سے منع کرنا ایک صدقہ اور ان سب کا کافی ہو جاتی ہیں دو رکعتیں چاشت کی ہر
کو دو پڑھ لیتا ہے **عَنْ ابْنِ دُرَيْجٍ قَالَ أَوْصَانِي بِخَيْرِ بَشَلَاتٍ يَصِيحُ بِهَا ثَلَاثَةٌ آيَاتُ الْقُرْآنِ**
كُلُّ شَيْءٍ فَكَّرْتُكَ بَعَثَ النَّبِيُّ وَأَنْ أَدْرُقَ قَبْلَ أَنْ أَدْفَنَ ابہریرہ نے کہا کہ سیرے درست
نے ہجو وصیت کی (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) تین چیزوں کی تین روزہ کی ہر مہینہ
میں اور دو رکعت چاشت کی اور دو پڑھ لینے قبل سونے کے **ف** جبکہ تہجد کے وقت تہجد
کا قنین نہ ہو اس کو اول ہی وقت میں پڑھنا اور **عَنْ ابْنِ دُرَيْجٍ**

باب الأوصية بصلاته التي

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ تَرْجِمَهُ ابُو هريره وسوسرى سند سے دہی مضمون
 مروی ہوا **عَنْ** ابْنِ رَافِعٍ الصَّافِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رِيَّةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ تَرْجِمَهُ ابُو هريره
 نے دہی مضمون ابو هريره وسوسرى روایت کیا **عَنْ** ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الدَّرداءِ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خَبِيرِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَنْ أَدْعُهُنَّ مَا عَشْتُ
 بِصِيَامٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَعْرٍ وَصَلَوَةٍ الطَّحِي وَبَانِ لَا أَنَا حَتَّى أَتُرْجِمَهُ
 ابی مرہ نے ابودراسر روایت کی کہ انہوں نے کہا وصیت کی جھگھو میرے پیارے تین چیزوں
 کی کہ نہ چھوڑوں گا میں انکو جب تک جیوں گا تین روزے ہر مہینہ میں اور نماز چاشت کی اور نہ
 سونا بغیر وتر پڑھے **بَابُ اسْتِحْبَابِ كَعْنِيَّةِ النَّبِيِّ وَالْحَثِّ عَلَيْهِمَا سُنَّتُ خَيْرُ**
كِي فَطِيلَتٍ وَخَيْرُهُمَا بَيَانُ عَمْرِو بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَكْتِ الْمُؤَدِّنُ مِنْ
الْأَذَانِ لِيُصَلِّيَ الصُّبْحَ وَبَدَأَ الصُّبْحَ رَكَعًا رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُقَامَ الصَّلَاةُ
 تَرْجِمَهُ عبد اللہ عمر بن خطاب کے صاحبزادے نے کہا کہ خبر دے انکو سلمانوں کی مان حنفہ رضی
 اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب سوزن صبح کی اذان دیکر چپ ہر
 جاتا اور صبح ظاہر ہو جاتی دو رکعتیں بلکی پڑھتے تیسیر فرم کے پہلے **عَنْ** ثَلَاثٍ بَعَثَ
 الْأَسْنَادُ كَمَا قَالَ مَالِكٌ تَرْجِمَهُ نافع سے نقل روایت مالک کی اسی اسناد وسوسرى ابوالخیر
 جو روایت اور گزردہ **عَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطْلَمَ
 الْفَجْرَ لَا يَصْرُخُ بِالْأَذَانِ رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ تَرْجِمَهُ حنفہ رضی اللہ عنہا سلمانوں کی مان سے فرمایا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر نکل آتی تو نہ پڑھتے مگر دو رکعت بلکی **عَنْ** شُعْبَةَ بَلَدِ الْبَلَاءِ
 مِثْلَهُ تَرْجِمَهُ شعبہ سے یہی اسی سند سے مضمون مروی ہوا **عَنْ** سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ
 حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَطْلَمَ الْفَجْرَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ
 تَرْجِمَهُ سالم نے اپنے باپ سے انہوں نے حنفہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 جب صبح چاک جاتی دو رکعت ادا کرتے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

نفاذ شدہ

نفاذ شدہ

نفاذ شدہ

ہوئی ہے غصہ کیا سنا میں نے ام حبیبہؓ کو فرمائی تھیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کہ فرماتے تھے جس نے چڑھی بارہ رکعت رات اور دن میں بنایا جاوے گا اوس کے لیے ایک گھر حنت
 میں ام حبیبہؓ نے کہا جب سو میں نے پستار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون رکعتوں کو نہیں چھوڑا
 غصہ کیا کہا جب میں نے سنا یہ ام حبیبہؓ ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا عمرو بن اوسؓ نے کہا جب سو میں نے
 پستار غصہ کیا میں نے انکو نہیں چھوڑا نعمان بن سالمؓ نے کہا جب سو میں نے پستار عمر بن اوسؓ
 سے اون رکعتوں کو نہیں چھوڑا **سُئِلَ النَّعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتْلُو**
عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ تَطَوُّعًا بَنِي كَهْ بَيْتٍ فِي الْحِجَّةِ فَرَجَّحَهُ نَعْمَانُ بْنُ سَالِمٍ إِلَى سَنَةِ مَرَدِيٍّ
كَمْ جِئْنَا مِنْ هَذِهِ بَارَةً رَكَعَاتٍ کی ادس کے لیے ایک گھر بنایا جاتا ہے حنت میں **عَنْ**
أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ تَبَيَّنَ لَهِ كَلِمَةٌ يَوْمَ يُنْفَخُ عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ تَطَوُّعًا غَيْرَ فِيهِ حِجَّةٌ إِلَّا بَنَى اللَّهُ
لَهُ بَيْتًا فِي الْحِجَّةِ أَوْ الْآخِرِ كَلِمَةً بَيْتٍ فِي الْحِجَّةِ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تَبَيَّنَتْ أَصْلَابُ حَتِّ بَعْدَ
وَقَالَ بَعْدَ بَيْتٍ مَا بَرِحَتْ أَصْلَابُ حَتِّ بَعْدَ وَقَالَ عُمَرُ مَا بَرِحَتْ أَصْلَابُ حَتِّ بَعْدَ وَقَالَ
النَّعْمَانُ مِثْلَ ذَلِكَ **فَرَجَّحَهُ** ام حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی سلمہؓ کی مان نے
 سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں کہ اللہ کے واسطے مروں میں بارہ رکعت
 پڑھی خوشی سے سوا فرض کے مگر بنا کر ہے اللہ تعالیٰ اوسکو واسطے ایک گھر حنت میں یا فرمایا بنایا جاتا ہو
 اوس کے لیے ایک گھر حنت میں ام حبیبہؓ نے فرمایا میں اور میں ہمیشہ پڑھتی ہوں رہا غصہ
 کہا میں ہی اس دن سے ہمیشہ پڑھتا ہوں اور نعمان نے بھی ایسا ہی کہا **عَنْ** ام حبیبہؓ رضی
 اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ قَوَّضًا فَاسْبَغَ
 الْوُضُوءَ دُخْتُهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ **فَرَجَّحَهُ** ام حبیبہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ مسلمان ایسا نہیں کہ اس نے وضو پورا کیا اور پھر اللہ کے لیے ہر روز
 اور پھر مثل اور پکی مداومت کے بیان کیا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الظُّحْرِ سَجْدَتَيْنِ وَبَعْدَهُمَا سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ سَجْدَتَيْنِ
 وَبَعْدَ الْعِشَاءِ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ سَجْدَتَيْنِ كَأَمَّا الْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ وَالْجُمُعَةُ

در باره نماز و صلوات و غیره

توسعه اور رکوع سے ہی بیٹھتے ہوئے کرتے اور جب فجر تکلیفی تو دو رکعت پڑھتے **عَنْ**
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ
 لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا صَلَّى فَأَتَمَّ نَارَ كَعَمَ فَأَتَمَّ نَارَ إِذَا صَلَّى فَأَعَدَّ ارْكَعَ فَأَعَدَّ ارْكَعَ
 حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹہری ٹہری راتیں
 تک نماز پڑھتے پھر جب کھڑے ہو کر پڑھتے تو رکوع ہی کھڑے کھڑے کرتے اور جب بیٹھتے
 کر پڑھتے تو رکوع ہی بیٹھ کر کرتے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ
 شَافِعًا بِمَدِينَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَدَّ ارْكَعَ عَزَّ وَجَلَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهَا فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ لَيْلًا طَوِيلًا
 فَأَتَمَّ نَارَ كَعَمَ فَأَتَمَّ نَارَ إِذَا صَلَّى فَأَعَدَّ ارْكَعَ فَأَعَدَّ ارْكَعَ
 بیمار ہوا تھا اور بیٹھ کر نماز پڑھا کرتا تھا (پھر جب مدینہ میں آیا) حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ٹہری رات تک نماز بیٹھ کر پڑھتے اور آخر تک حدیث ذکر کرتے (یعنی جو اوپر مذکور ہوئی)۔
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيُ لَيْلًا طَوِيلًا فَأَتَمَّ نَارَ كَعَمَ فَأَتَمَّ نَارَ إِذَا صَلَّى
 إِذَا أَقْدَمَ فَأَتَمَّ نَارَ كَعَمَ فَأَتَمَّ نَارَ إِذَا أَقْدَمَ فَأَتَمَّ نَارَ كَعَمَ فَأَتَمَّ نَارَ إِذَا أَقْدَمَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ لَيْلًا طَوِيلًا
 وَأَتَمَّ نَارَ كَعَمَ فَأَتَمَّ نَارَ إِذَا أَقْدَمَ فَأَتَمَّ نَارَ كَعَمَ فَأَتَمَّ نَارَ إِذَا أَقْدَمَ
 عبد اللہ نے کہا میں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کھڑے ہی نماز پڑھتے تھے اور اکثر بیٹھے ہی پھر
 جب شروع کرتے کھڑے کھڑے تو رکوع ہی کرتے کھڑے اور جب شروع کرتے بیٹھے ہی کرتے
 تو رکوع ہی کرتے بیٹھے ہوئے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا دَرَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدِرُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَوةٍ بِاللَّيْلِ حَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ بَرَزًا حَالًا حَتَّى

مناکات

نماز میں

حَتَّىٰ إِذَا بَقِيَ مِنَ السُّجُودِ ثَلَاثُونَ أَوْ اَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ هُنَّ شَمْرُكُمْ ثُمَّ رَجَعَتْ
 عائشة رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ قرأت کرتے ہوں نماز
 میں ٹھیک پر جب دوپڑے ہو گئے بیٹھ بیٹھے قرأت کرتے یہاں تک کہ جب رہ جاتی سورہ میں تیس یا
 چالیس آیتیں کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع کرتے **فائدہ** اس سنو ثابت ہوا کہ ایک ہی رکعت
 میں کچھ بیٹھ کر پڑھتے کچھ کھڑے ہو کر **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا قَلِيلًا ثُمَّ قَامَ فَكَرَأَ آيَةً مِنْ قُرْآنِهِ قَدْ رَمَا يَكُونُ
 ثَلَاثِينَ أَوْ اَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَكَانَ كَمُ رَكْعَةٍ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكْعَةِ
 الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ **ترجمہ** حضرت عائشہ مسلمانوں کی ماں رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے بیٹھ ہوئے اور قرأت کرتے بیٹھ بیٹھے پھر جب رہ
 جاتیں تیس یا چالیس آیتیں کھڑے ہو کر قرأت کرتے پھر رکوع کرتے اور سجدہ پھر دوسری رکعت پڑھ
 ہی ایسا ہی کرتے **ف** و دونوں روایتوں سے ایک رکعت میں کچھ کھڑا رہنا کچھ بیٹھا ثابت
 ہوا اور یہ جائز ہے امام شافعی اور امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک اور عامہ علماء کے آگے
 کہ برابر ہے پہلے کھڑا ہو پھر بیٹھ جائے یا پہلے بیٹھا ہو پھر کھڑا ہو جائے اور بعض سلف نے اسکو
 منع کیا ہے مگر منع کرنا انکا غلط ہے اور قاضی نے ابو یوسف اور امام محمد شافعی گردان ابو حنیفہ سے
 اور اور دوسرے فقہاء سے نقل کیا ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر پھر بیٹھ جانا مکروہ ہے اور اگر نیت
 کی کھڑے ہو کر پھر بیٹھ گیا تو شافعیہ کے اور جبہور کے نزدیک جائز ہے اور ابن قاسم مالکی بھی اسے
 جائز کہتے ہیں اور شہب منعم کرتے ہیں مگر حرم کہتا ہے بیٹھ کر اڑھنا اور اڑھ کر بیٹھنا دونوں
 احادیث صحیحہ میں وارد ہو اسے پھر منع کرنا کسی ایک کا سر یا خلاف ہے اور قابل التفات نہیں
 اسکو کہ شیعہ دہی ہے جو نبی سے ثابت ہو نہ راوی اور قیاس کی کا علی الخصوص جب مخالفت نبی
 ہو اگرچہ سارا جہان اسکا قائل کیوں نہ ہو **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ وَهُوَ قَائِمٌ فَإِذَا ارَادَ أَنْ يُرَكِّعَ قَامَ قَدْ رَمَا يَقْرَأُ اِنْشَاءً اَوْ بَيْنَ
 آيَةٍ ثُمَّ رَجَعَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ ہوئے
 قرأت کرتے پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا کھڑے ہوتے اتنی دیر کہ آدمی اوس میں چالیس

بیان حکم مخالفت قیاس با حدیث

ز
 لا یزال

میں ایک یا دو سال رہ کر **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَلَمْ يَمُتْ حَتَّى صَلَّى قَاعِدًا **أَنَّ** ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز
 نہیں ہو جب تک آپ بیٹھ کر نماز نہ پڑھ لیں **عَنْ** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال
 حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا الرِّضْفُ الصَّلَوةُ
 قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي جَالِسًا فَأَوْضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ
 بِنِ عَمْرٍو قُلْتُ حَدَّثَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلَوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا أَعْلَى رِضْفِهِ الصَّلَوةُ
 وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا فَأَنَا أَجَلُّ وَلَكِنِّي لَكُنْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا
 مجھ کو کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بیٹھے ہوئے نماز آدمی نماز کے برابر ہو
 تو میں آپ کے پاس آیا اور آپ کو پایا کہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں اور میں نے آپ کو سر پر ہاتھ
 رکھا آپ نے فرمایا کیا ہو اے عبد اللہ میں نے کہا کہ مجھے پہونچا ہے کہ آپ فرماتے ہیں اے رسول
 اللہ کے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنا آدمی نماز کے برابر ہے اور آپ بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں آپ فرمایا کہ مان
 سچ ہے مگر میں تم لوگوں کے برابر نہیں ہوں **فائدہ** یعنی آپ کو بیٹھ کر نماز کے ادا کرنے میں
 یہی دیا یہی ثواب ہو جیسے کھڑے ہو کر نفل ادا کرنے میں اور یہ آپ کے خصائص میں سے یا کوئی
 عذر کے سبب ہو اگر آپ بیٹھ کر تو سعذ و رکوع اور ثواب ہو مگر یہ قول آپ کا خصائص پر زیادہ مال ہے
 واللہ اعلم بالصواب **بَابُ صَلَوةِ اللَّيْلِ وَعَدَدُ رَكَعَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فِي اللَّيْلِ رَأَى الْوُتْرَ رَكَعَةً **نماز شب اور وتر کے ایک رکعت ہونیکا بیان** **عَنْ** عَائِشَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً
 يَدْرُسُ مِثْلَ دَرَجَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا أَصْبَحَ عَارِضًا لَهَا لَيْلِيَةً حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّي
 رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ
 رات کو گویا دو رکعت پڑھتے اور ایک رکعت اسپن سرد ترکی ہوتی تھی بہر جب بڑھ چکے دوسرے گروہ
 لیٹ جاتے بہانگ کہ مؤذن آتا تب دو رکعت تک پڑھتے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا بَيْنَ أَنْ يَقْرَأَ
 مِنْ صَلَوةِ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْوَيْلُ عَوَالِئُ الْحَمَةِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً **ترجمہ**

رَوَى
 عَنْ
 عَائِشَةَ

رَوَى
 عَنْ
 عَائِشَةَ

کُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَبَيِّنُوا أَحَدَهُ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَوةٍ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْغَبْرُ وَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ
فَادْفَعُوا رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ أَصْلَحْهُ عَلَى شَيْءٍ لَا يَمُرُّ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز سو چار تک گیارہ رکعت
پڑھتے سلام پھیرتے ہر دور رکعت کو بعد اور ایک دو پڑھتے تھے یہ حسبِ مؤذن فجر کی اذان دے چکا اور
ظاہر ہو جاتی اون پر صبح اور مؤذن آتا کہ ہر دو رکعت تک ادا کرتے یہ پڑھتے کروٹ پرست جا
یہاں تک کہ مؤذن تکبیر کہنے کو آتا کہ **ابن شہاب** یہذا الاستناد وساق حذمکۃ الحدیث
یمنہ علیہ السلام کہ یزید بن کثیر نے کہا کہ التجر وجاءہ المؤمن ولم یذکر رکعة واحدة
وساوی الحدیث یمنہ الحدیث عمود وسوا ترجمہ ابن شہاب زہری نے اسی اسناد و روایت
کی اور حرمیہ نے حدیث روایت کی مثل حدیث اوپر کی اور اس میں صبح کے ظاہر ہو جانے کا ذکر نہیں کیا
اور نہ مؤذن کے آتے کا نہ تکبیر کا اور ساری حدیث بزرگی روایت کے مطابق بیان کی **عن عائشہ**
رضی اللہ عنہا قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة
ركعة يوتر من ذلك خمسين لا يجلس في شيء الا في آخرها ترجمہ حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت پڑھتے پانچ اون میں سے وتر ہو تین
کہ نہ بیٹھتے مگر اون کے آخر میں **ف** وتر ایک رکعت ہر لگا کے گیارہ اور تیرہ رکعتوں تک
مسنون اور بخار نے یہ مگر فضائل ہی ہے کہ ہر دور رکعت پر سلام دیتا جائے اور حالانکہ سب رکعتوں
کے اخیر میں ایک سلام دینا ہی روا ہے مگر مشہور وہی ہے دو دور رکعت پر سلام کہا مسلم نے روایت
کی ہم سے ابو بکر نے اون سے عبدہ نے اور روایت کی ہم سے ابو کریبہ دونوں نے کہا روایت کی
ہم سے یزید نے اور ابواسامہ نے کہ روایت کی ہشام سے ہی اسناد سے **عن عائشہ**
رضی اللہ عنہا قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي
ثلاث عشرة ركعة يوتر من كلتي الفجر ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت پڑھتے تھے مع دو رکعت سنت فجر کے **عن ابن مسعود**
رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كانت صلوة رسول الله صلى
الله عليه وسلم في رمضان قالت ما كان يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى

ابن مسعود
ابن شہاب

ابن مسعود
ابن شہاب
ابن مسعود
ابن شہاب

کہ یہ لفظ صرف ایک فعل کے وقوع پر دلالت کرتا ہے کہ زمانہ یا جہی میں واقع ہوا چنانچہ دوسری روایت
 میں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ کُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُلَّةٍ تَبْدِلُ
 أَنَّ يَكُونَتْ يَئِنِّي مِنْ خَوْضِ لُغَاتِي تَهَيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كُنْتُ لِنَظَرِ
 طَوَاتِ افَاغِهِ كَمَا كُنْتُ نَظَرُهَا فِي رَأْسِهَا فَكَانَتْ عَائِشَةُ كِي صَحْبَتِهَا بَعْدَ حَضْرَتِهَا فِي بَارِجٍ كَمَا يَفِي
 حُجَّةِ الْوَدَاعِ أَوْ بَيْتِ رَوَاتِيُونَ مِنْ دُرِّهِدِ اسْتَبَدَّ كَمَا كُنْتُ نَظَرُهَا فِي رَأْسِهَا فَكَانَتْ عَائِشَةُ كِي
 كَمَا كُنْتُ نَظَرُهَا فِي رَأْسِهَا فَكَانَتْ عَائِشَةُ كِي صَحْبَتِهَا بَعْدَ حَضْرَتِهَا فِي بَارِجٍ كَمَا يَفِي
 عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثٍ يَنْجِي مَا نَسَمَ وَكَانَتْ
 فَامَّا يَوْمَئِذٍ مِنْهُنَّ تَرْجِمُهُ الْبِسْمَ لَمْ يَمُتْ دَاوِيتُ أَوْ بِيَانِ كَمَا مَرَّ اسْمُهَا نَظَرُهَا فِي رَأْسِهَا
 رَكَعَتِ ثَلَاثِينَ كَمَا تَرَى فِي بَيْتِهَا سَكَنَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ
 أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ أَيُّ أَمْرٍ أَخْبَرْتَنِي عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ
 بِاللَّيْلِ مِنْهَا رَكَعَتَانِ الْفَجْرِ تَرْجِمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لُبَيْدٍ سَأَلَ الْبِسْمَ سَوَّاهُ كَمَا كُنْتُ حَضْرَتِهَا
 الْمَوْنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِي حَضْرَتِهَا مِنْ أَوْ عَرْضِ كِي كَمَا مَرَّ مِيرَى بَانِ خَيْرِ بِيَجِي حُجَّةِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي نَظَرُهَا فِي رَأْسِهَا فَكَانَتْ عَائِشَةُ كِي صَحْبَتِهَا بَعْدَ حَضْرَتِهَا فِي بَارِجٍ
 رَاتِ كَمَا كُنْتُ نَظَرُهَا فِي رَأْسِهَا فَكَانَتْ عَائِشَةُ كِي صَحْبَتِهَا بَعْدَ حَضْرَتِهَا فِي بَارِجٍ
 عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ كَانَتْ صَلَوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ
 عَشْرَ رَكَعَاتٍ يَوْمَئِذٍ بِسَجْدَةٍ وَرَكَعَتَيْنِ الْفَجْرِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ عَشْرَ رَكَعَاتٍ
 تَرْجِمُهُ قَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ كَمَا كُنْتُ نَظَرُهَا فِي رَأْسِهَا فَكَانَتْ عَائِشَةُ كِي صَحْبَتِهَا بَعْدَ حَضْرَتِهَا فِي بَارِجٍ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي رَاتِ كَمَا كُنْتُ نَظَرُهَا فِي رَأْسِهَا فَكَانَتْ عَائِشَةُ كِي صَحْبَتِهَا
 بِسَبِّهِ رَكَعَتَيْنِ مِنْ بَيْنِ رَكَعَتَيْنِ كَاوْتَرُ أَوْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ بَيْنِ رَكَعَتَيْنِ كَاوْتَرُ
 عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ وَكَانَ
 اللَّيْلِ كَمَا كُنْتُ نَظَرُهَا فِي رَأْسِهَا فَكَانَتْ عَائِشَةُ كِي صَحْبَتِهَا بَعْدَ حَضْرَتِهَا فِي بَارِجٍ
 كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ إِذَا كَانَ قَدْ رَفَعَ وَكَانَ اللَّهُ مَا قَالَتْ قَامَ فَأَنَاصَ عَلَيْهِ الْمَلَكُ

بِسْمِ

بِسْمِ

بِسْمِ

بِسْمِ

رَأَيْتُهُ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَرَأَى أَعْلَمُ مَا تَرَى وَإِنْ كُنْتُمْ يَكُونُ جَسَدًا تَوَضَّعًا وَصَوْرًا لِكُلِّ بِلَصُورَةٍ
 ثُمَّ صَلَّى الْكَفَّتَيْنِ تَرْجَمَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ نَعَى كَمَا يُرْوَى مِنْ لَدُنْهُ اسْوَدَّ بَنِي إِسْرَافِيلَ انْ حَاضِرُونَ كَوْحُ حَضْرَتِ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَعَى أَنَّهُمْ نَعَى سَنَى هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي نَازَكَ كَيْ مَقْدُونِ بَيْنَ تَوَانِهِمْ
 نَعَى كَمَا كَحَضْرَتِ عَائِشَةَ لَعَى فَرَمَا كَيْ أَتَى سَوْرَتِهِ أَوَّلَ رَاتٍ مِينَ أَوْرَجَا كَتَعَى آخِرَ رَاتٍ مِينَ بِهَرَا كَرَأَى كَو
 حَاجِبَتِ هَوْتِي ابْنِي بِي بِيُونَ سَعَى تَوَحَّجَتِ رَوَا كَتَعَى بِهَرَا سَوْرَتِهِ بِهَرَا حَبِيبِي إِذَا نَعَى هَوْتِي (لَعِنَ صَبِيحِ
 كَعَى وَرَقَتِ كِي إِذَا نَعَى) تَوَحَّجَتِ أَوْرَجَلِ پُڑَتَعَى اَوْرَتَمَ سَعَى اَلَكِي كَعَى أَنَّهُمْ نَعَى يَهَنِينَ كَمَا كَعَى كَهْطَرَعَى
 هَوْتَعَى بِهَرَا تَعَى لَعِنَ اَوْرَ پَانِي اَوْرَتَمَ سَعَى اَلَكِي يَهَنِينَ كَمَا كَعَى نَهَا تَعَى (لَعِنَ) جَوْلَفَتِ اَدْنَهُمْ نَعَى
 فَرَمَا دَهِي جَعَى يَادَهِي) اَوْرَمِينَ خُوبَ جَانَا هَوْنِ جَوَأَى كِي سَرَا دَهِي (يَهِي) سَلِيكِي كَمَا كَعَى شَرَمَ كِي بَاتِ اَهَا
 اَوْرَا كَرَجَبِ نَهْ هَوْتَعَى تَوَضُّو كَرَتَعَى جَعِسَ لَوَكِ نَازَكَ كَعَى لَعِنَ وَضُّو كَرَتَعَى مِينَ بِهَرَا دَوْرَ كَعَتِ پُڑَتَعَى
 (لَعِنَ) سَلَمَتِ صَبِيحِ) سَكَنَ اَوْرَا سَحَابَ عَنَ اَلَا سَوْدَرَعَنَ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى يَكُونَ أَخَذَ صَلَوَاتِ الْوُتُو تَرْجَمَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ اسْوَدَّ
 سَعَى رَاوِي مِينَ وَهَامُ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَعَى كَعَى أَنَّهُمْ نَعَى فَرَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاتٍ كَو نَازَكَ پُڑَتَعَى بِهَرَا تَكَا كَعَى آخِرَ مِينَ دَوْرَ مَوَاتِ اسْمُ سَعَى مَعْلُومُ هُوَا كَعَى دَوْرَ كَعَى
 لَعِبَدَ دَوْرَ كَعَتِ بَلِيطَهْ كَرَهِي شَهِي نَهَنِينَ پُڑَتَعَى تَهِي جِيَا سَمِ اَوْرَ پُڑَا كَرَا عَيْنِينَ مِينَ سَكَنَ مَسْرُورِ قَالَتْ
 سَاكَنَتِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنَ عَدِيلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَالَتْ كَانَ
 يُحِبُّ الدَّائِمَ قَالَ قُلْتُ أَيْ حِينَ كَانَ يُصَلِّي نَقَالَتْ كَانَ إِذَا سَمِعِيَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى
 تَرْجَمَهُ سَرُورِ نَعَى كَمَا مِينَ نَعَى حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَوْرَتِهِ بِهَرَا حَبِيبِي اَلَكِي اَلَكِي اَلَكِي
 عَمَلِ كَوَأَى نَعَى فَرَمَا كَعَى دَوْرَتِ كَعَتَرَتَعَى وَهَمِي شَهِي كَو عَمَلِ كَو بِهَرَا مِينَ نَعَى كَمَا كَبِ نَازَكَ پُڑَتَعَى تَهِي كَعَى كَعَى حَبِ
 سَتَعَى مَرْغِي كِي اَدَا زَكَهْطَرَعَى هُوَا كَر نَازَكَ پُڑَتَعَى سَعَى مَرْغِ اَلَا تَهِي رَاتِ كَو لَعِبَدَ بُولَا شَرُوعِ كَر مَرْغِ
 سَكَنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَتَّحَدُّ
 اَلَا عَمَلِ وَبَيْنَهُ اَوْرَعِيدِ اَلَا نَا مَكَا تَرْجَمَهُ حَضْرَتِ عَائِشَةَ اَمُ الْمُؤْمِنِينَ نَعَى فَرَمَا مِينَ رَسُولُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَرَا سَعَى كَهَرَمِينَ يَا فَرَمَا اَلَكِي بِهَرَا سَعَى بَا بِهَرَا لَعِنَ لَعِبَدَ تَهِي سَوْرَتِ عَمَلِ
 عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ السَّيِّئُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكَعَتِي الْفَجْرِ

باب مائة

باب الاضطراب في الصلاة

اِذَا صَلَّيْكَ صَلَوةً اَحَبَّ اَنْ يَدَّ اَوْعَمَ عَلَيْكَ دَكَانَ اِذَا غَلَبَكَ نَوْمٌ اَوْ وَجَعَ عَرَقٌ قِيَامَ اللَّيْلِ صَلَّ
 مِنَ النَّجَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً وَلَا اَعْلَمُ نَبِيًّا اَللّٰهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأَى الْقُرْآنَ كُلَّهُ
 وَبَيَّنَّهُ وَلَا صَلَّ لَيْلَةً اِلَّا الصُّبْحَ وَالْعَصَا شَهْرًا كَامِلًا لَا غَيْرَ مَضَى قَالَ مَا لَطَلْتُكَ اِلَّا بِعَجَابٍ
 فَكُنْتُ تُشْعِرُهُ بِعَدِيَّتِهِ فَقَالَ صَدَقْتُ لَوْ كُنْتُ اَقْرَبُهَا اَوْ اَدْخُلُ عَلَيْهِمْ لَا يَنْتَحِيحُ حَتَّى تَسْأَلَهُ
 بِهِ قَالَ قُلْتُ لَوْ عَلِمْتُ اَنْتَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ مَا حَذَرْتُكَ حَدِيثُهَا **اَلْحَرَجُ** قتاده سمرقانی
 ہے کہ زرارہ بن سعد بن ہشام بن عامر نے چاہا کہ اس کی راہ میں جہاد کرے اور مدینہ کو آئے اور چاہا
 کہ اپنے باغ و زمین وغیرہ بیچ دے اہلین اور اس سے متیار اور گھوڑے خریدیں اور نصاریٰ سے لڑنے
 مرنے کے وقت تک پہرچ مدینہ میں آئے اور مدینہ والوں سے ملے انہوں نے انکو منع کیا یعنی بالکل
 کاروبار دنیا اور ضروریات بشری چھوڑ کر ایسا نہ کرنا چاہیے اور خبر دی کہ چہا آدمیوں نے اسکا
 ارادہ کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو آپ نے انکو منع کیا اور فرمایا کہ کیا تمہارے
 لیے میری راہ اچھی نہیں پہرچ لوگوں نے اون سے یہ کہا تو انہوں نے اپنی بیوی سے رجعت
 کی (یعنی جبکہ طلاق دیدیا تھا) اور انکو طلاق دیدیا تھا اور ان کی رجعت پر گواہ کر لیا لوگوں کو پہر
 وہ ابن عباس کے پاس آئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا حال پوچھا انہوں نے
 کہا میں نکو ایسے شخص کو بتا دوں کہ جو ساری زمین کے لوگوں سے حضرت کے وتر کا حال بہتر جانتا
 ہے انہوں نے کہا وہ کون ہے ابن عباس نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سو تم ان کے پاس
 جاؤ اور ان سے پوچھو پہر میرے پاس آؤ اور انکے جواب سے خبر دو پہر میں انکے پاس چلا اور حکیم بن اسلم
 کے پاس آیا اور ان سے چاہا کہ وہ مجھے حضرت عائشہ کو پاس لے چلیں انہوں نے کہا میں انکے
 پاس نہیں جاتا اس لیے کہ میں نے انکو روکا تھا کہ وہ ان دونوں گروہوں کے بیچ میں کچھ نہ بولیں
 (یعنی صحابہ کی آپس کی لڑائیوں میں) مگر انہوں نے ٹھاننا اور جلی گئیں زرارہ نے کہا کہ میں نے
 حکیم کو قسم دی غرض وہ آئے اور ہم سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف چلے اور ان سے اطلاع
 کی انہوں نے اجازت دی اور ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تب انہوں نے فرمایا کیا یہ حکیم
 ہیں انہوں نے کہا ہاں غرض حضرت عائشہ نے انکو پہچان لیا (یعنی آواز وغیرہ سے پردہ کی آڑ
 سے پہر انہوں نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ کون ہے حکیم نے کہا میرے ساتھ سعد بن ہشام ہیں

انہوں نے فرمایا ہشام کون سے حکیم نے کہا عامر کے بیٹے تب اونپر بہت مہربانی کی اور قتادہ نے کہا
 وہ جنگ احد میں شہید ہوئے تھے پھر میں نے عرض کی کہ اے مسلمان کی مان مجھے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے اطلاق سے خبر دیجیے انہوں نے فرمایا تم نے قرآن نہیں پڑھا میں نے کہا کیوں نہیں انہوں
 نے فرمایا حضرت کا خلق دہنی تھا جبکہ قرآن میں حکم ہے انہوں نے کہا پھر میں نے چلنے کا ارادہ کیا اور
 چاہا کہ سوت کو وقت تک اب کسی کو کوئی چیز نہ پوچھوں۔ پھر مجھے خیال آیا تو میں نے عرض کی کہ خبر دیجیے
 مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کو اٹھنے سے پہلے انہوں نے فرمایا کیا تم نے یٰٰثُمَّ الْقُرْآنُ نہیں پڑھا
 میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرض کیا رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کو اس سورہ
 اول میں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کا سب رات کو نماز پڑھتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ
 کا خاتمہ بارہ مہینے تک آسمان پر روکے رکھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس سورہ کا آخر آگاہ اور اس میں
 تخفیف فرمائی (یعنی تہجد کی فرضیت معاف کر دی مسنون ہونا باقی رہا) پھر ہو گیا رات کا نماز پڑھنا
 خوشی کا سودا بعد اسکے کہ فرض تھا پھر میں نے عرض کی اے مسلمانوں کی مان خبر دیجیے مجھے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی تب انہوں نے فرمایا کہ ہم آپ کو مسواک اور وضو کا پانی طیار رکھتے تھے
 اور اللہ تعالیٰ آپ کو حب چاہتا تھا اٹھاتا تھا رات کو پہر آپ مسواک کرتے تھے اور وضو پہر نہ رکھتے
 پڑھتے تھے اور میں سگر اٹھوین رکعت کے بعد اور یاد کرتے کہ اللہ کو اور اس کی حمد کرتے اور دعا
 کرتے یعنی تہجد پڑھتے (پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے اور فوجین رکعت پڑھتے پہر پڑھتے
 اور اللہ کو یاد کرتے اور اس کی تعریف کرتے اور اس کے بعد بیٹھے بعد سلام پہرتے کہ ہم کو
 سنا دیتے (تاکہ سوتے جاگ اٹھیں) پہر دو رکعت پڑھتے اور اسکے بعد بیٹھے بعد سلام کے عرض
 یہ کیا رہ رکعت ہوئی اے میرے بیٹے پہر جب آپ کا سن زیادہ ہو گیا اور بدن میں گردش آگیا سات
 رکعت وتر پڑھنے لگے اور دو رکعتیں ویسی ہی پڑھتے جیسے اوپر ہم نے بیان کیں غرض یہ سب نو
 رکعتیں ہوئیں اے میرے بیٹے (یعنی سات وتر و تہجد کی اور دو بعد وتر کے) اور آپ کی عادت تھی
 کہ جب کوئی نماز پڑھتے اوپر پیشگی کرتے اور جب آپ پر فیند یا کسی درد کا غلبہ ہوتا کہ رات کو نہ اٹھ
 سکتے تو دن کو بارہ رکعت ادا کرتے (یعنی وتر نہ پڑھتے اس کو ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہیں)
 اور میں نہیں جانتی کہ گہی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات میں پڑھ لیا ہو۔

اس کو یک شبہ قرآن کا دعوت ہونا ثابت ہوا (نہیہ جاتی ہوں کہ ساری رات آپ نے نماز پڑھی
 صبح تک (یعنی دنسا ہی نہ سو گئے آہم لیا ہوں) اور نہ یہ کہ سارا مہینہ روزہ رکھا ہو سوا رمضان کے پھر
 میں ابن عباس کے پاس گیا اور ان کو یہ ساری حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ بیشک حضرت عائشہ
 نے سچ فرمایا اور کہا کہ اگر میں اون کے پاس جاتا ہوتا تو یہ سب مہینہ در مہینہ بتا دیتا مگر
 اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ ان کے پاس نہیں جاتے ہیں تو میں کہی ان کی بات آپ کے نہ کہنا مسلم
 نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن شہر نے اون سے معاذ اون کو ہشام نے جو معاذ کے باپ ہیں ان
 سے قنادہ نے اون سے زرارہ نے اون سے سعد بن ہشام نے کہ سعد نے طلاق دیا اپنی بیوی کو
 اور مدینہ گئے تاکہ اپنی زمین وغیرہ فروخت کریں پھر یہی مضمون لکھا اور مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے
 ابو بکر بن ابی شیبہ نے اون سے محمد بن بشر نے اون سے سعید بن ابی عروبہ نے اون سے قنادہ نے
 اون سے زرارہ بن اوس نے اون سے سعید بن ہشام نے کہا سعد نے کہ میں عبد اللہ بن عباس کے
 پاس گیا اور ان سے وثر کو پوچھا اور سارا فقہ حدیث کا بیان کیا اور اسی میں یہی ہے کہ حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہشام کو ان ہی انہوں نے کہا عامر کے بیٹے انہوں نے فرمایا ذہ کیا
 خوب شخص ہے اور عامر شہید ہوئے جنگ احد میں **ف** اس حدیث میں بہت فراید میں اول
 یہ کہ ابن عباس نے جو حضرت عائشہ کو بتایا کہ اون سے دیکھا حال پوچھو اس کو معلوم ہو کہ عالم کو
 مستحب ہے کہ جب کوئی شخص اپنے سے زیادہ جانتا ہو تو سائل کو اس کی طریت رجوع کر دے اس سیر
 دین کی خیر خواہی اور سائل کی بہتری ہے دوسری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو جواب
 دیا کہ خلق حضرت کا قرآن تھا اس سے علوشان اور وفود علم اور کثرت فہم اور کثرت اور اک
 حضرت ام المؤمنین کا معلوم ہوتا ہے کہ کتنی ٹپے دریا کو ایک کونڈہ میں کر لیا اور ایسی جامع اور جامع
 تعریف آپ کے خلق کی کر دی کہ سائل کو خیال ہوا کہ اب ساری عمر کسی سے اس بارہ میں سوال
 نہ کرے سبحان اللہ کیون انہوں آخر محبوب محبوب خدا میں رضی اللہ عنہا وعن ابیہا و خدائہا
 بیسری یہ جو فرمایا کہ تعجب فرض تھا پھر خوشی کا سودا ہو گیا اس کو معلوم ہوا کہ حضرت صلوات اللہ
 علیہ وسلم پر ادب پر سب پر نفل ہو گیا مگر بہت پر نفل ہوئے میں تو اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کے لیے شافعیہ کے نزدیک فرضیت ساقط ہو گئی چوتھی حبیبیہ قننا ہوتا صبح کو ادا فرماتے

اس ثابت ہو کہ اور اور وظائف کی احتیاط ضرور ہوگی باوجودین ثابت ہوا کہ وتر کی قضا نہ پڑھتے
سُكُنْ زَادَ رَأْيُ أَفِي أَنْ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارَهُ مَا خَذِرَهُ أَنَّهُ طَلَقَ امْرَأَتَهُ وَ
 اقْتَضَى الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ وَفِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَمِيرٍ قَالَتْ نَعَمْ
 الْمَرْءُ كَانَ أُصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَفِيهِ فَقَالَ حَكِيمُ بْنُ
 أَفْلَحٍ أَمَّا زَوْجِي فَلَمَّا عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْنَا مَا أَتَيْنَاكَ بِعِدَّتِنَا تَرَجِمَهُ زَارَهُ بَنُ أَوْسَى
 سے روایت ہو کہ سعد بن ہشام ان کے ہم سایہ تھے پس انہوں نے خبر دی کہ طلاق دیا انہوں نے
 اپنی بیوی کو اور حدیث بیان کی جیسو سعید کی روایت ہو اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ نے
 پوچھا کہ کون سے ہشام انہوں نے کہا عامر کے بیٹے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مان وہ کیا خوب
 آدمی تھے شہید ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد کے دن اور اس میں یہ بھی ہے
 کہ حکیم بن اسلم نے کہا کہ اگر میں جانتا کہ تم ان کے پاس نہیں جاتے تو میں انکی حدیث کو تم کو خبر
 نہ دیتا **سُكُنْ** عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا
 قَامَتْهُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ مِنْ قَحْجٍ أَوْ خَيْرٍ صَلَّى مِنَ التَّجَارَاتِ عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ تَرَجِمَهُ
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب کی بھی جب قضا ہو
 جاتی کسی در دو غیر کے عذر سے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے **سُكُنْ** عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَتَبَتَهُ نَ كَانَ إِذَا
 قَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ صَلَاتِهِ مِنَ التَّجَارَاتِ عَشْرَةَ رَكَعَاتٍ وَمَا دَأَبَتْ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لَيْلَهُ حَتَّى الصُّبْحِ وَمَا صَامَ مُتَتَابِعًا إِلَّا مَرَضًا تَرَجِمَهُ
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اسے
 ہمیشہ کیا کرتے اور جب رات کو سو جاتے یا بیا رہ جاتے تو دن کو بارہ رکعت پڑھ لیتے اور میں نے
 نہیں دیکھا کہ کہی آپ ساری رات صبح تک جاگے ہوں اور کہی ایک ماہ برابر روزے کر رہا
 میں **سُكُنْ** عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ قَامَ عَزْ جَزْءٍ أَوْ عَزْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَ لَا فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّحْرِ كَتَبَ
 لَهُ كَأَنَّهُ قَرَأَ أَلَا مِنَ اللَّيْلِ تَرَجِمَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَتَبَتْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِزَوْجِهِ
 زَادَ رَأْيُ أَفِي أَنْ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ كَانَ جَارَهُ مَا خَذِرَهُ أَنَّهُ طَلَقَ امْرَأَتَهُ وَ
 اقْتَضَى الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سَعِيدٍ وَفِيهِ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قَالَ ابْنُ عَمِيرٍ قَالَتْ نَعَمْ
 الْمَرْءُ كَانَ أُصِيبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ وَفِيهِ فَقَالَ حَكِيمُ بْنُ
 أَفْلَحٍ أَمَّا زَوْجِي فَلَمَّا عَلِمْتُ أَنَّكَ لَا تَدْخُلُ عَلَيْنَا مَا أَتَيْنَاكَ بِعِدَّتِنَا تَرَجِمَهُ زَارَهُ بَنُ أَوْسَى

نے جو سگیا اپنے وظیفہ سے کسی چیز کو چھوڑ کر اور پڑھ لیا اوس کو فجر اور ظہر کے بیچ میں تو مکہ تھا ہے اسکو
 امد ایسا کہ گویا پڑھ لیا اوس نے رات کو **عَنْهُ النَّاسُ الشَّيْبَانِيَّ ابْنُ زَيْدٍ ابْنُ اَوْقَسٍ رَضِيَ اللَّهُ**
عَنْهُ رَأَى قَوْمًا يُصَلُّونَ مِنَ اللَّحْمِ فَقَالَ اَمَا لَقَدْ عَلِمُوا اَنَّ الصَّلَاةَ فِي خَيْرِ حِلَّةٍ النَّاسُ
اَفْضَلُ اِنْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَالِ صَلَاةٍ اَلَا قَالُوا بَرٍّ حَتَّى تَرْمَضَ الْفَصَالُ
 ترجمہ قاسم شمیمانی سوادیت کہ زید بن ارقم نے لوگوں کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا رہی
 ابھی دن خوب نہیں چڑھا تھا تو انہوں نے کہا کہ لوگ خوب جان چکے ہیں کہ نماز اس کے سوا اور گھڑی
 میں افضل ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز رجوع کرنے والوں کو زبردن کی جب
 ہے کہ اونٹ کے بچوں کے پیر گرم ہو جاویں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ چاشت دن چڑھتے پڑھنا
 افضل ہے اگرچہ طلوع شمس سے بڑاں تک جائز ہے مگر عمدہ وقت یہ ہے کہ دھوپ ہو ریت گرم ہو جاوے
 اور اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں اور اسی کو صلوۃ الاولین ہی کہتے ہیں **عَنْ زَيْدِ بْنِ**
اَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ قُبَاٍ ذَهَبَ فُصَلُونُ
فَقَالَ صَلَاةُ الْاَوَّلِينَ اِذَا رَمَضَتِ الْفَصَالُ ترجمہ زید ارقم کے بیٹے نے کہا اے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قبا والوں کی طرف اور دیکھا کہ وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ صلوۃ
 الاولین کا وقت جب ہو کہ اونٹ کے بچوں کے پیر جلنے لگیں **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا**
اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي فَاِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً
وَأَحَدًا قَوْلُكَ مَا قَدْ صَلَّى ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا رات کی نماز دو رکعت ہو پھر جب خیال ہو
 کہ صبح ہو چکی تو ایک رکعت پڑھ لے کہ وہ طاق کر دے گی ساری نماز کو جو اوس نے پڑھی **عَنْ**
سَلَامَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ
فَقَالَ مَثْنِي مَثْنِي فَاِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَاَوْزِدْ رَكْعَةً ترجمہ سالم اپنے باپ سے روای ہیں
 کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا رات کی نماز کو تو آپ نے فرمایا دو دو رکعت
 پڑھ پھر جب صبح سے ڈرے تو ایک رکعت و تراویح **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَطَّابِ**

بار صلوۃ الاولین

بار صلوۃ الاولین

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ قَامَ نَجْلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا اخْتَفَتِ الصُّبُورُ فَأَوْزِدُوا بِحَدِيثِهِ تَرْجَمَهُ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَمَا أَيْكَ شَخْصٌ كَثُرَ هَوَاهُ أَوْ اسْخَرْنِي عَرْضَ كِي كَمَا زَيْدٌ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ نَجْلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَاءً أَلَيْسَتْهُ رَيْنُ
 السَّائِلِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا اخْتَفَتِ الصُّبُورُ
 وَكُفَّةً فَاجْعَلْ أَحَدَ صَلَاتِكَ دُتْرًا لَمْ يَسْأَلْهُ رَجُلٌ عَلَى نَاسِ الْحَوْلِ وَأَنَا بِذَلِكَ الْمَكَانِ
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَذْرِي هُوَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ لَهُ
 وَنَحْنُ ذَلِكَ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَمَا أَيْكَ شَخْصٌ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُوْجَاهُ دَرَمِينَ اسْكَ
 أَوْ حَضْرَتِ كَيْ سِجْمِينَ تَهَا أَوْ سَنَ عَرْضِ كِي كَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ كِي رَاثِ كِي نَاظِرٌ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ
 فَرَايَا دُرُودَ رَكْعَتِ بِهَرَبِ تَجْمُودِ هُوَ مِصْبُوحٌ كَا تَوَايِكَ رَكْعَتِ بِهَرَبِ لَمَ أَوْ خَيْرِ نَاظِرِ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ
 اِيكَ سَالِ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ
 يَا أَوْ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ
 رَجُلٌ يَرْبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِشَيْءٍ وَكَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ
 سَأَلَ نَاسِ الْحَوْلِ وَمَا بَعْدَهُ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَمَا أَيْكَ شَخْصٌ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَوْ رَاثِ كِي حَدِيثِ دُونَ رَاثِ يُونِ نَاشِلِ أَوْ بِكِي حَدِيثِ كِي مَكْرَاثِ كِي رَوَايَتِ مِينَ سَالِ بِهَرَبِ
 بَعْدِ بِهَرَبِ بِهَرَبِ كَا ذَكَرَ اسْكَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَادُوا وَالثَّبْتُ بِالْوُتْرِ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَمَا أَيْكَ شَخْصٌ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاشِلِ أَوْ بِهَرَبِ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ
 عَنْهُمَا قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ أَحَدَ صَلَاتِهِ دُتْرًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ كَانَ بِأَمْرِ بِذَلِكَ تَرْجَمَهُ نَافِعُ بْنُ كَمَا كَا ابْنُ عُمَرَ كَمَا أَيْكَ شَخْصٌ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَبْكَ كَا مِينَ أَوْ كَا سَلِيمُ كَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَرَبِ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْعَلُوا أَحَدَ صَلَاتِكُمْ لِلَّيْلِ دُتْرًا تَرْجَمَهُ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَمَا أَيْكَ شَخْصٌ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَايَتِ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ كَيْفَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

اَهُو

فَذَكَرَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

كَانَ يَقُولُ مَنْ مَنَعَ النَّبِيَّ أَنْ يَصَلِّيَ الْفَرِيضَةَ وَتَرَكْتُ الْقَوْمَ كَذَلِكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِمْ بِمَنْزِلَةٍ
 وَهِيَ جَوَادِرُ كَزَامِحِينَ أَوْ بَرَسِيسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُجُوهُ رُكْعَةٌ مِنَ الْخَيْرِ النَّبِيُّ تَرْجِمُهُ مَسْبُوبِينَ عَنْهُ
 كَمَا كَفَرُوا بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكُوا كَيْفَ كُنْتُمْ مِنْ عَمَلٍ أَبُو عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 الْوُجُوهُ رُكْعَةٌ مِنَ الْخَيْرِ النَّبِيُّ تَرْجِمُهُ مَسْبُوبِينَ عَنْهُ كَمَا كَفَرُوا بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكُوا كَيْفَ كُنْتُمْ مِنْ عَمَلٍ أَبُو عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رُكْعَةٌ مِنَ الْخَيْرِ النَّبِيُّ تَرْجِمُهُ مَسْبُوبِينَ عَنْهُ كَمَا كَفَرُوا بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكُوا كَيْفَ كُنْتُمْ مِنْ عَمَلٍ أَبُو عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَنْهُمَا سَ وَجَوَادِ تَرْجِمُهُ تَوَاهُونَ نَ كَمَا سَنَامِينَ نَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سلم سے کہ وہ ایک رکعت سے آخر شب میں **عَمَلٍ** ابوعمر رضی اللہ عنہما حدیث کہ تھا کہ ان
 رجلاً کا دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی المسجد فقال یا رسول اللہ کیف
 أدتی صلوة الیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکل من صلی فلیصل منی منی
 فان احسن ان یتیم سجدة سجدة فاکتوت له ما صلی ترجمہ عبد اللہ عمر لوگون سے بیاز
 کیا کہ ایک شخص نے پکارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ مسجد میں تھے اور عرض کی کہ اے
 رسول اللہ کے کین کر طاق کروں میں اپنی رات کی نماز کو آپ نے فرمایا جو نماز پڑھے دو دو رکعت
 پڑھتا رہے ہر جب صبح کی پہلیک پاوے ایک رکعت پڑھ لیں کہ وہ سب کو طاق کر دیگی **ف**
 ان حدیثوں سے ایک رکعت و پڑھنا ثابت ہوا جیسا مذکور ہے اور اکثر محدثین کا اور یہ
 حدیثیں محبت میں متفق ہیں اور ثابت ہوا کہ آخر شب میں و پڑھنا صحیح ہے **عَمَلٍ** الترمذی
 سہرین قال سالت ابوعمر رضی اللہ عنہما قلت ارايت الركعتين قبل صلوة
 الغداة اخیل فیہما القداسة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلن
 من الیل منی منی ویوتریکعۃ قال قلت ارايت عن هذا اساک قال انک
 لظنم لاند عن استقری لک الحدیث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصل
 من الیل منی منی ویوتریکعۃ ویصلن کعتین قبل الغداة کا ان الاذان
 یکنیہ قال خلفنا رايت الركعتين قبل الغداة وکلمتین ترجمہ ابن
 سیرین کہا میں نے ابن عمر سے پوچھا مجھے خبر دیجیے دو رکعتوں سے جو صبح کی نماز سے پہلے ہے
 اس میں قرار طویل پڑھتا ہیں عبد اللہ بن عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات

باب ثانی

اللیل

ترجمہ

کو دو رکعت پڑھاتے تھے اور وتر ایک رکعت پڑھتے تھے ابن سیرین نے کہا میں یہ نہیں
 دیکھا عبد اللہ نے کہا تم سوٹے آدمی ہو یعنی سوٹے عقل والے کہ بیچ میں بول اُٹھے اجماع و نصبت
 مذی کہ میں پوری حدیث تم سے بیان کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو رکعت پڑھتے
 تھے اور وتر ایک رکعت ادا کرتے تھے اور دو رکعت قبل فرض کے ایسے وقت پڑھتے کہ کعبہ ان
 کے کان میں ہوتی رہنے قریب تکبیر پڑھتے اور ظاہر ہے کہ اس وقت نماز جو ہوگی نہایت خفیف
 ہوگی اخلف (اپنی روایت میں) اُراہیت کہا اور نماز کا ذکر نہیں کیا **عَنْ** النَّسَائِي بْنِ سَبْرٍ
 قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَثَلِهِ وَذَكَرْتُ رُكْعَةً مِنْ الْخَيْرِ الْبَيْلِ وَ
 رُبِّيهِ فَقَالَ بَيِّنْهُ إِنَّكَ كَفَضْتُمْ ترجمہ ابن سیرین نے کہا میں نے ابن عمر سے
 پوچھا اور مثل اوپر کی روایت کو بیان کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ وتر ایک رکعت پڑھی آخر شب
 میں اور اس میں یہ بھی ہے کہ ٹہیر و ٹہیز و تم سوٹے آدمی ہو **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا الْبَيْلَ مَثْنِي مَثْنِي فَإِذَا رَأَيْتُمْ
 أَنَّ الصُّبْحَ يَدْرُكُكُمْ فَادْعُوا أَحَدَهُ قَبْلَ الْآخَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا مَثْنِي مَثْنِي
 قَالَ كُنْتُمْ فِيكُمْ رُكْعَتَيْنِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو رکعت ہو پھر جب تم معلوم ہو کہ صبح آن پہنچی تو ایک رکعت پڑ
 ٹہ لے پھر ابن عمر سے پوچھا کہ دو رکعت کو کیا معنی انہوں نے کہا دو رکعت کہ بعد سلام
 پھر تاجا وے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 أَوْتَرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا ترجمہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا وتر پڑھو صبح سے پہلے **عَنْ** ابْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُمْ أَنَّكُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَنِ الْوُتْرِ فَقَالَ أَوْتَرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ ترجمہ ابوسعید نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جب آپ سے وتر کو پوچھا کہ وتر پڑھ لیا کہ صبح سے پہلے **عَنْ** جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنَ الْخَيْرِ الْبَيْلِ فَلْيُوتِرْ
 أَوَّلَهُ وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ أَخَذَهُ نَوَاسِرُ الْخَيْرِ الْبَيْلِ فَإِنْ صَلَّوْهُ أَخِيرَ الْبَيْلِ مَشْهُودَةٌ
 وَذَلِكَ أَفْضَلُ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ كَحَضْرَاةٍ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول

نَائِلُ

ابن سیرین

الصلی علیہ وسلم فرمایا جبکہ وہ کہہ کر آخر شب میں اٹھ گیا تو ترپڑہ اول شب میں (یعنی بعد نماز) اور جبکہ آرزو نہ ہو اٹھ گیا آخر
شب تا چاہے کہ ترپڑہ آخر شب میں اٹھ گیا کہ نماز آخر شب کی ایسی ہے کہ اس میں ہر شے حاضر ہو تو میں اور وہ نفل ہے اور ابو سعید نے
مخصوصہ کہا منہ و نو کے ایک میں **عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
أَيْسَبُّ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُؤْتِرْ لَكُمْ لِيَكُونَ دَمْنٌ وَتَقُوفِيكُمْ مِنْ اللَّيْلِ
فَلْيُؤْتِرْ مِنْ آخِرِهِ فَإِنْ قَدِ انْتَهَى آخِرُ اللَّيْلِ مَخْضُوعَةً فَذَلِكَ أَفْضَلُ ترجمہ جابر نے کہا سنا میرے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی ڈرے کہ اوٹھ نہ سکیگا آخر رات میں تو چاہے کہ تر
پڑہ لے بہر سو جاوے اور جبکہ یقین ہو رات کو اٹھ نہ کا وہ ترپڑہ ہے آخر میں اس لیے کہ قرار رات
آخر رات کی ایسی ہے کہ اس میں ہر شے حاضر ہوتے ہیں اور یہ نفل ہے **عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقَنُوتِ ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ
نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازوں میں بہتر وہ ہے جس میں دیر تک کھڑا رہنا ہو
عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْضَلُ طُولُ الْقَنُوتِ
ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ جاکون سی نماز افضل ہے کہ جس میں دیر تک
کھڑا رہنا ہو **عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
إِنْ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
إِلَّا أَطَاعَهُ أَيْكَلُ ذَلِكَ كُلِّ لَيْلَةٍ ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے **ساعت میں** ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس وقت مسلمان آدمی جو اللہ تعالیٰ سے
دنیا اور آخرت کی خیر مانگے اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے اور یہ ہر رات میں ہوتی ہے **عَنْ**
جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ لَا
يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ أَيْكَلُ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات میں ایک گھڑی ہوتی ہے کہ اس وقت بندہ مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو کچھ
وہ مانگے اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْفِقُ ثُلُثُ اللَّيْلِ
الْأُولَى يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

تاویض الصلوات وفضل القنوت

بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ وَالْخَيْرِ فِيهِ

سَاعَةٌ

وَالْأُولَى يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبُ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تم اسے پروردگار ہمارا برکت والا بلند ذات والاہر رات دنیا کے آسمان پر جب رہ جاتی ہے اخیر کی تہائی رات اور فرماتا ہے کون ہے کہ مجھ سے دعا کرے میں قبول کروں کون ہے کہ مجھ سے مانگے میں اؤسکو دوں کون ہے کہ مجھ سے شرف میں سے بخشوں **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یُنزل اللہ تبارک وتعالیٰ الی السماء الدنیا کما یرسل الیکہ حنین یمعنی نزلت الیک الازل فیقول انا الملک انا الملک من ذالذی یدعوونی فاستجب لہ من ذالذی یحکم فاعطیک من ذالذی یتغفر لہ فاعف لہ فلا یزال کذلک حتی یطیئ العجس ترجمہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اور تم اسے بلند ذات والاہر رات دنیا کی طرہ ہر رات میں جب تہائی رات اول کی گزر جاتی ہے اور فرماتا ہے میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں کون ہے جو مجھ سے دعا کرے کہ میں قبول کروں کون ہے کہ مجھ سے مانگے کہ میں اسے دوں کون ہے کہ مجھ سے مغفرت مانگے کہ میں اسے بخشوں غرض ایسا ہی فرماتا رہتا رہتا کہ پہنچ رہے ہوں ہر رات میں **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ مضی شطر الیکل اوتلکاکہ یُنزل اللہ تبارک وتعالیٰ الی السماء الدنیا فیقول ہل من سائل یُعطی ہل من داج یستجاب لہ ہل من مستغفر یغفر لہ حتی ینفخ الصبۃ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آدھی رات یا دو تہائی گزر جاتی ہے اور تم اسے بلند ذات والاہر رات دنیا کے آسمان کی طرہ اور فرماتا ہے کوئی مانگنے والا ہے کہ وہ تم سے دعا کرے کوئی دیکھ کر دعا کرے کوئی دعا قبول کیجاوے کوئی بخشش چاہنے والا ہے کہ وہ بخشا جاوے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُنزل اللہ تبارک وتعالیٰ فی السماء الدنیا لشنط الیکل اوتلکاکہ الیکل الاخر فیقول من یدعوونی فاستجب لہ اذ یکالینی فاعطیکہ ثم یقول من یغفر لہ غیر عبد یموت ولا حلو ثم ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور تم اسے بلند ذات والاہر رات دنیا کی طرہ آدھی رات کو یا بجلی

[illegible]

ترجمہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رات کو رمضان کی نماز پڑھی ایمان اور
 ثواب کی راہ سے اس گناہ بخشو جاوین **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْعِبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِثْلَ يَوْمِ هَمَزٍ فِيهِ بَعْزُ نَبِيٍّ
 يَقُولُ مَنْ تَمَّ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَتَتَوَقَّعُ رُسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَاكَ مَرَّعًا ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ
 وَصَدَدَ الْأَمْرُ خِلَافَةَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى ذَلِكَ **ترجمہ ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی**
اللہ علیہ وسلم رمضان میں تراویح پڑھنے کی ترغیب دیتی تھی اس کے کہ تاکید یہ حکم کرین یا رون کو
اور فرماتے جو نماز پڑھے رمضان میں ایمان کے درست کرنے کو اور ثواب حاصل کرنے کو بخشو جاوے
گئے اور اس کے لگے گناہ پہر اتھال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی طریقہ رہا پہر ابوبکر
کی خلافت میں یہی طریقہ رہا پہر حضرت عمر کی شروع خلافت میں یہی طریقہ رہا یعنی جس کا
جی چاہتا رات کو نماز پڑھتا **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ تَامَ
لَيْلَتَهُ الْقَدْرَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ **ترجمہ ابو ہریرہؓ نے لوگوں کے**
بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کا روزہ رکھا ایمان اور ثواب کی
نظر سے بخشو جاوین گئے اور اس کے لگے گناہ **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ كَيْفَ وَنَفْعُهَا أَدَاةً قَالَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ
لَهُ **ترجمہ ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب میں جاگت**
عبادت کرتا ہو اور جان لے یہ کہ مقدر ہے گمان کے زمانوں میں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب
کی نظر سے وہ بخشا جائیگا **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْجِدُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى بَصُلُوسٍ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ فَكَثُرَ
النَّاسُ ثُمَّ أَجْمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّلَاثَةِ أَوِ الْبَارِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجِ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ تَذَرَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ تَمْنَعْنِي مِنَ
الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَيْ خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيَّ كَوْمَ قَالَ وَذَلِكَ فِي مَضَاهِ تَرْجُمَةً

ترجمہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رات کو رمضان کی نماز پڑھی ایمان اور ثواب کی راہ سے اس گناہ بخشو جاوین

ھا

ترجمہ ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب میں جاگت عبادت کرتا ہو اور جان لے یہ کہ مقدر ہے گمان کے زمانوں میں کہ آپ نے یہ فرمایا کہ ایمان اور ثواب کی نظر سے وہ بخشا جائیگا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی
 مسجد میں ایک رات اور آپ کو ساتھ چند لوگ تھے پھر دوسرے دن لوگ زیادہ ہو گئے پھر تیسری یا
 چوتھی رات تو لوگ بہت جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف نہ بکلی پر جب صبح ہوئی
 آپ فرمایا میں تمہارا حال دیکھتا تھا اور میں نہ بکلا مگر اسوجہ سے کہ مجھے خوف ہوا کہ (یہ نماز تراویح) آپ
 تم پر فرض نہ ہو جاوے **عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرُّبَيْعِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ حُجُوفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى رِجَالٌ يُصَلُّونَ
فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَخْتَلِفُونَ بِذَلِكَ فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ كَرَّةً ثَانِيَةً فَصَلُّوا يُصَلُّونَ فَأَصْبَحَ النَّاسُ يَذْكُرُونَ ذَلِكَ فَكَثُرَ
أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلِ كَرَّةً ثَالِثَةً فَخَرَجَ فَصَلُّوا يُصَلُّونَ فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلُ الرَّابِعَةَ خَرَجَ
السَّيِّدُ عَنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَخْرُجِ الْخَيْرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ رِجَالٌ
مِنْهُمْ يَقُولُونَ الصَّلَاةُ لَكَ خَرَجَ الْخَيْرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَرَجَ
يُصَلُّونَ الْخَيْرُ فَلَمَّا قَضَى الْخَيْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ تَنَحَّيْتُ فَقَالَ أَمَا بَعْدُ كَأَنَّهُ لَمْ
يَخَفْ عَلَى نَفْسِهِ لَيْلَهُ الْيَكْلُفُ وَكَثُرَ خَشْيَتُهُ أَنْ يُقْرَضَ عَلَيْهِ كُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَخَذَرُوا
 عنہا تمہارے عروہ رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم تک رات کو اور مسجد میں نماز پڑھی اور چند لوگوں سے آپ کو ساتھ نماز ادا کی پھر صبح کو لوگ اسکا
 ذکر کرنے لگے اور دوسرے دن اس کو زیادہ لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بکلی
 ہر آپ کے ساتھ نماز ادا کی اور لوگ اسکا ذکر کرنے لگے صبح کو پھر تیسری رات میں مسجد والے لوگ بہت
 ہو گئے اور حضرت نکلے اور آپ کو ساتھ لوگوں سے نماز ادا کی پھر جب چوتھی رات ہوئی مسجد لوگوں سے بہر
 ان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلے پھر لوگ بچارے لگو نماز نماز اور آپ نہ نکلے یہاں تک کہ صبح
 نماز کو آئے پھر جب نماز پڑھ چکے تو لوگ کی طرف موندہ کیا اور تشہد پڑھا اور کہا بعد حمد و صلوٰۃ کے
 الحمد ہو کہ تمہارا حال مجھ پر کچھ پریشانیدہ نہ تھا آج کی رات مگر میں نے خوف کیا کہ تم پر فرض نہ ہو جاوے
 نہ رات کی اور تم اس کے اوپر سے عاجز ہو جاؤ **فَإِنَّ** ان سب حدیثوں سے ضحیت
 ننان میں رات کی نماز کی ظاہر ہوئی اور ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میں نے

فِي هَذَا الْحَدِيثِ هِيَ السَّيِّئَةُ الَّتِي أَمَرَ نَبِيَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ
 حَدَّثَنِي بِهَا صَاحِبُ الرَّعْنَةِ تَرْجُمَهُ ابْنُ سَعْدٍ كَمَا وَاسِعُ بْنُ سَعْدٍ الْقَدَرُ كَوْنًا مَهْدُونَ كَدَهُ أَسَى
 رَاتٍ مِثْلَ مَا حَكَمَ كَيْسَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَانِبِهِ كَأَنَّهُ وَاسِعُ بْنُ سَعْدٍ رَاتٍ مِثْلَ مَا حَكَمَ
 كَوْنًا مِثْلَ مَا حَكَمَ كَيْسَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَانِبِهِ كَأَنَّهُ وَاسِعُ بْنُ سَعْدٍ رَاتٍ مِثْلَ مَا حَكَمَ
 نَعَى كَدَهُ مِثْلَ مَا حَكَمَ كَيْسَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَانِبِهِ كَأَنَّهُ وَاسِعُ بْنُ سَعْدٍ رَاتٍ مِثْلَ مَا حَكَمَ
 سَعَى عَجِيدُ اللَّهِ بْنِ مَعَاذٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ
 كِيٍّ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ
 أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ
 نَمَازٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَامَ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَأَتَتْ حَاجَتَهُ ثُمَّ غَسَلَ بَعْضَهُ
 رِيْدِيَهُ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْغُرْبَةَ فَأَهْلَكَ شَيْئًا فَهَاتَمَ تَوَضُّعًا وَتَوَضُّعًا بَيْنَ الْوُضُوءِ وَ
 لَمْ يَكُنْ وَقَدْ أَبْلَغَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَهَمَّتْ فَهَمَّتْ كَرَاهِيَةً أَنْ يَرَى أَنَّكَ كُنْتَ
 أَنْتَبَهُ لَهُ تَوَضُّعَاتٍ فَقَامَ فَصَلَّى فَهَمَّتْ عَنْ سَارَةٍ فَخَذَنِي بِيَدِي نَادَى ابْنِي عَرَبِيَّةً
 فَتَنَّمَتْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً
 ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ إِذَا نَامَ لَفَ فَنَادَاهُ بِدَلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَادْنَاهُ
 بِالْمُصَلَّوَةِ فَقَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي
 بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي يَدَيَّ نُورًا وَفِي رِجْلَيَّ نُورًا وَفِي فَمِي نُورًا وَفِي
 نُورًا وَفِي أَمَامِي نُورًا وَفِي خَلْفِي نُورًا وَفِي عَظَمِي نُورًا قَالَ كَرِيمٌ وَتَسْبَعًا فِي التَّائِبَاتِ لَكُنَّ
 بَعْضُ وَلَكِنَّ الْعَبَّاسَ مَا ضَمِنَ اللَّهُ عَنْهُمْ لَفَ كُنَّ بَعْضُ فَذَكَرَ عَصِيْبَةَ الْحُجِيِّ وَدَعَا
 سَعْدِي وَتَبْنِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ كَمَا أَيْكَ رَاتٍ مِثْلَ مَا حَكَمَ
 مِثْلَ مَا حَكَمَ كَيْسَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَانِبِهِ كَأَنَّهُ وَاسِعُ بْنُ سَعْدٍ رَاتٍ مِثْلَ مَا حَكَمَ
 رَاتٍ مِثْلَ مَا حَكَمَ كَيْسَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَانِبِهِ كَأَنَّهُ وَاسِعُ بْنُ سَعْدٍ رَاتٍ مِثْلَ مَا حَكَمَ
 كِيٍّ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ أَدْنَى سَعَى ابْنِ أَبِي سَعْدٍ

بِأَنَّ صَلَوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي اللَّيْلِ تَرْجُمَهُ ابْنُ سَعْدٍ كَمَا وَاسِعُ بْنُ سَعْدٍ الْقَدَرُ كَوْنًا مَهْدُونَ كَدَهُ أَسَى

بہت کم گرایا ہر مجھے ہلایا تو میں اٹھا اور باقی روایت مثل روایت مالک کے ہے (یعنی جو اوپر مذکور ہو)
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما **أنه** قال **نمت** عند ميمونة زوج النبي صلى
 الله عليه وسلم **ورسول الله صلى الله عليه وسلم** عند تلك الليلة فتوصل
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قام فصل فقامت عن يسارهم فاحدني فجعلني
 عن يمينه فصل في تلك الليلة ثلاث عشرة ركعة ثم نام رسول الله صلى
 الله عليه وسلم حتى نكح وكان إذا نام لفح ثم أنا المودون فخرج فصل لم يتوصلا
 قال عمر وقد كنت به فكذب بن أكاشية فقال حدثني كذبت بذلك ترجمه عباس
 بن عباس مروی ہے کہ میں ایک دن ميمونة نام المؤمنین جو بی بی امین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ان کے گھر سویا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہیں تھے پر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا سو مجھے پکڑ کر وہی طرف
 کر لیا اور اس ات تیرہ رکعت پڑھی پھر سو رہے یہاں تک کہ خراٹو لینے لگے اور آپ کی عادت
 تھی جب سوجھانے لینے پھر آپ کے پاس موزن آیا اور آپ نکلے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں
 کیا عمرو نے کہا میں نے یہ حدیث بکیر سے بیان کی تو انہوں نے کہا کریجے بھی مجھ سے بیان کی ہے
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما **قال** **يكلمك** عند خالتي ميمونة بنت الحارث
 رضي الله عنهما **فقلت** لها **إذا قام رسول الله صلى الله عليه وسلم** فاقضيني فقام
 رسول الله صلى الله عليه وسلم **فقممت** الجنبه **ألا يسرفا** فخذ بيدي فجلست من
 شقه الأيمن فجلست إذا أعفيت يأخذ شحمه أدنى قال فصل إحدى عشرة ركعة
 ثم احتبى حتى أتني **لا سمع** نفسه **راودا** فكلتا تبين له **الفجر** صلى ركعتين
 خفيفتين ترجمہ عباس بن عباس کے کہا میں ایک رات رہا اپنی خالہ ميمونة بنت حارث کے گھر
 اور میں اؤن سے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھیں تو مجھے جگا دیا اور رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اوٹھے اور میں آپ کی بائیں طرف کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی
 طرف کر لیا اور جب میں ذرا اذگاہ جاتا تو آپ میرے کان کی لو پکڑ لیتے پھر گیارہ رکعت پڑھی پھر
 آپ لیٹ رہے یہاں تک کہ میں آپ کے خراٹے سونے کی سنتا تھا پھر جب فجر ہوئی تو آپ نے

بَابُ ثَمَانِي

ودر رکعت یکی پڑھی **سُحْرانِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا** فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَرِّ مِعْوَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَفِيفًا قَالَ وَصَفَتْ وَضُوءَهُ وَجَعَلَ يَحْفَظُهُ وَيَقُولُ قَالَ أَبُو عَبَّاسٍ فَقُمْتُ وَهَضَعْتُ فَصَلَّيْتُ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جُئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي بِجَعْلَتِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَصْطَبِعُ نَافَاسًا حَتَّى تَفْجُرَ حُمُوكَ أَتَاكَ يَدَاؤُكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَاذْنُ بِالصَّلَاةِ فَخَدَّيْهِ فَصَلَّى الصُّبْحَ لَمْ يَمُوتَا قَالَ سَطِينُ وَهَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لَكَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاكَ وَلَا يَأْمُ قَلْبُهُ
 ترجمہ عبد البر بن عباس ایک ات اپنی خالہ میمونہ کے پاس ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات سو اٹھے اور وضو کیا ایک پرانی مشک سے ہلکا وضو پہر بیان کیا ان سے وضو کا کہ وہ بہت ہلکا تھا اور تھوڑے سے سو پانی سے کیا تھا ابن عباس نے کہا میں کبڑا ہوا اور میں نے وہی کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر نماز پڑھی اور لیٹ رہا اور سو گئے یہاں تک کہ خیراتے لینے لگے پہر نکال آئے اور ایک نماز کے لیے اگاہ کیا اور نکلے اور صبح کی نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا سفیان نے کہا کہ یہ (یعنی سونے سے وضو نہ ٹھنما) خاصہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لیے کہ ہم کہہ کر پوچھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سو جاتی تھیں اور دل نہ سوتا تھا **سُحْرانِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَاتَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بَقِيَّتْ كَيْفَ يُصَلِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَامَ فَمَا لَمْ تَغْسِلْ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْفَرَسِ فَأَطْلَعَ رِجْلَاهُ ثُمَّ صَبَّ فِي الْجُمُوءَةِ أَوْ الْقَصْعَةِ نَاسِبَةً يَدَيْهِ عَلَيْهِمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَ أَحْسَنَاءِ بَيْنِ الْوَضُوءَيْنِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَجُئْتُ إِلَيْهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَصَلَّيْتُ مَا خَلَفَنِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَسَكَّمْتُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتَّى لَفَّ وَهَضَعْتُ فَعَرَّكَ إِذَا نَامَ يَنْفَخُ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى لِيَقُولَ فِي صَلَاتِهِ أَكْفِي سُبُوحَ اللَّهِ أَجْعَلْ لِي قُدًّا كَفِي سَمِعِي قُدًّا أَكْفِي بَصِيرَةً قُدًّا وَهَرَنَ قِمِيَّتِي قُدًّا وَعَنْ شِمَالِي قُدًّا وَأَمَامِي قُدًّا وَخَلْفِي قُدًّا وَفَوْقِي قُدًّا وَتَحْتِي قُدًّا أَجْعَلْ لِي قُدًّا أَوْ قَالَ أَجْعَلْ لِي قُدًّا**

بَابُ ثَمَانِي

ترجمہ عبداللہ بن عباسؓ کہ مین ایک اتارنا اپنی خالہ بیوہ کے گھر اور خیال رکھتا تھا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر نماز پڑھتے ہیں اور آپ اٹھیں اور پیشاب کیا اور بونہد دھویا اور دونوں
 ہتھیلیاں دھوئیں پھر سوکر پھر اٹھیں اور شک کر پاس گئے اور اسکا بندہ بن کھولا اور کھڑے پایا
 پیالے مین پانی ڈالا اور اسکو اپنے ہاتھ سے چھکا یا اور وضو کیا بہت اچھا در وضوؤں کے سچا
 (یعنی نہ بہت ہلکا نہ سبب لگے) پھر کھڑے ہوئے نماز پڑھنے لگے پھر مین ہی آیا (یعنی وضو کر کے)
 اور ان کے بازو بائیں طرف کھڑا ہوا تو مجھ کو کھڑا اور دائیں طرف کھڑا کیا پھر پوری نماز آپ
 کی تہرہ رکعت ہوئی پھر سو گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگو اور ہم آپ کے سو جانے کو خراٹے
 ہی سے بچاتے تھے پھر نماز کو نکلے اور نماز پڑھ ہی اور اپنی نماز مین یا مسجد کے مین کھڑے تھے یا اللہ
 کر دے میرے دل مین نور اور میرے کان مین نور اور میرے آنکھ مین نور اور میرے دانے
 نور اور میرے بائیں نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور میرے اور نور اور میرے
 نیچے نور اور کر دے میرے لیے نور یا کبتر مجھے نور کر دے **عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ كُنْتُ**
عِنْدَ خَالَتِي حَيْمَوْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَخَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
بِشَيْءٍ حَدَّثَنِي عَنْ رَقٍّ قَالَ وَاجْعَلْنِي نَدًا كَقَدِّشْتَ ترجمہ ابن عباسؓ وہی حدیث
 مروی ہے جیسا غندر سے ابھی اوپر مروی ہوا مگر اس مین ہے یا اللہ مجھے نور کر دے اور اس مین
 راوی نے ٹوک نہیں کیا **عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ حَدَّثَنِي خَالَتِي حَيْمَوْنَةُ**
وَأَقْصَى الْحَدِيثِ وَكَرَيْتُ كَرَعُ الْوَجْهِ وَالْكَفَيْنِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْفَرَسَ
حَلَّ شَنَا قَحًا تَوَضَّأَ بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ أَتَى فِدَاثًا ثُمَّ قَامَ قَامَ قَوْمَهُ أُخْرَى
ثُمَّ أَتَى الْفَرَسَ حَلَّ شَنَا قَحًا تَوَضَّأَ قَوْمَهُ وَتَوَضَّأَ هُوَ الْوُضُوءُ وَقَالَ أَغْطِمْ لِي فَوَدَّ أَنَّهُ بَدَّلَ
وَاجْعَلْنِي نَدًا ترجمہ ابن عباسؓ وہی مضمون جو اوپر گذر اسیان کیا مگر سنہ اور تہہ ہیلیان دھو کر
 ذکر نہیں کیا صرف اتنا کہ کھڑے آپ شک کر پاس آئے اور اسکا بندہ بن کھولا پھر در میان دو دلا
 وضوؤں کے وضو کیا پھر اپنے خواب گاہ پر آئے اور سوئے پھر کھڑے ہوئے دوسری دفعہ اور
 کے پاس آئے اور اسکا بندہ بن کھولا اور وضو کیا کہ وضو وہی تھا اور دعا مین یہ کہ یا اللہ
 مجھے نور اور در حقیقتی نور کا لفظ نہیں کہا **عَنْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَنَّ اَبِي عُبَيْدٍ**

تَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاختِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
لَا يَتَّي وَلَا وَلِيَّ الْأَنْبَاءِ فَقَدْ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ
فَأَطَالَ فِيهِمَا الْعِيَامَ وَالزُّكُوفَ وَالسُّجُودَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى تَلَفَّحَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِسَبْتِ رَكَعَاتٍ كُلِّ ذَلِكَ يَسْأَلُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
ثُمَّ أَتَى بِسَبْتِ ثَلَاثَ نَافِثَاتٍ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي
نُورًا تُرْفِي لِسَانِي نُورًا أَجْعَلَ فِي سَمْعِي نُورًا أَجْعَلَ فِي بَصَرِي نُورًا أَجْعَلَ مِنْ
خَلْقِ نُورٍ أَوْ مِنْ نُورٍ أَوْ أَجْعَلَ مِنْ نُورِي نُورًا أَوْ مِنْ نَحْيِي نُورًا اللَّهُمَّ اعْطِنِي نُورًا
ترجمہ عبد اللہ بن عباس ایک رات سورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ جاگے
مساک کی اور وضو کیا اور وہ یہ آیتیں پڑھتے تھے ان فی خلق السموات ہی سے آخر سورۃ ملک پہر
کھڑے ہوئے اور دو رکعت پڑھی اور اس میں قیام بہت لंबا کیا اور رکوع ہی اور سجدہ ہی پر سو
ہے بہا تک کہ فرماتے ہیں لگے غرض اسی طرح میں بار کیا اور چہرہ رکعت پڑھی ہر بار مساک
کرتے اور وضو کرتے اور ان آیتوں کو پڑھتے پہر تین رکعت دتر پڑھی اور مؤذن نے اذان دی
اور پہر آپ نماز کو مکمل اور یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یا اللہ میری مدد میں نور اور میری
زبان میں نور اور گردے میرے کان میں اور میری آنکھ میں نور اور میرے پیچے نور اور میرے آگے
نور اور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور یا اللہ دے مجھے نور **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ يَبْتَ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
مَتَوَعَّعًا مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْقُرْبَةِ فَتَوَضَّأَ فَقَامَ فَصَلَّى
فَقُمْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ مَنَعَ ذَلِكَ فَتَوَضَّأْتُ مِنَ الْقُرْبَةِ ثُمَّ قُمْتُ إِلَى شِقَّتِ الْاَيْسَرِ
فَاخْتَنَ بِيَدِي مِنْ قُبْلِ اِيْظْفَرِهِ يُعَلِّمُنِي كَذَلِكَ مِنْ وَدَادِ ظَهْرِهِ إِلَى الشَّقِّ الْاَيْمَنِ
فَلَمَّا أَفَى السَّطُوعُ كَانَ ذَلِكَ قَالَ لَحَسَّ ترجمہ اسکا وہی ہے جو اوپر کی روایتوں میں
کئی بار گذرا اتنی بات زیادہ ہے کہ راوی نے جو چاہا ابن عباس سے کہ پہر رہی یعنی ماہمہ بکڑے بائیں
سے دہنہ کر لینا (نفل میں تھا انہوں نے کہا ان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا
بَعَثَنِي الْعَبَّاسُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ ذَبْتُ

پہر کھڑے ہو گئے اور ایک کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھتے رہے جس کو اپنے کنارے کو بائیں طرف اور بائیں
 کو دائیں طرف ڈال دیا تھا اور میں آپ کو بھیجے ٹھہرا ہوا آپ نے میرا کان پکڑ کر دائیں طرف کر لیا
 سَکَنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ
 مِنَ اللَّيْلِ لِلصَّلَاةِ افْتَتَحَ صَلَواتَهُ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز شروع کرتے تو پہلے دو رکعت ہلکی پڑھتے
 سَکَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُ
 كُمُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَحْ صَلَواتَهُ بِرُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ جی اللہ عنہ
 سے روایت کی کہ آپؐ فرمایا جب کوئی کپڑا ہو تو اپنی دو رکعتوں سے شروع کرے سَکَنَ
 ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا قَامَ
 إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَ
 الْأَرْضِ مَنْ فِيهِمْ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَ
 الْحِجَابُ حَقٌّ وَالْمَنَادُ حَقٌّ السَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ اسَلِّمْتُ بِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ
 تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبِّئُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَدَّمْتُ
 وَآخَرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ الْغَنِيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ترجمہ ابن عباسؓ نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کو اٹھتے تو اللہ سے آخر تک کہتے یعنی یا اللہ سب خوبیاں
 تیرے ہی لیے ہیں تو آسمان اور زمین کی روشنی ہے اور تعریف تجھی کو ہے تو آسمان و زمین
 کا تھام سونے والا ہے مجھ ہی کو تعریف ہو تو آسمان و زمین اور جواں بین میں سب کا پالنے
 والا ہے تو سچا ہے تیرا وعدہ سچا ہے تیری بات سچ ہے میری ملاقات سچی ہے جنت سچ ہے
 دوزخ سچ ہے قیامت سچ ہے یا اللہ میں تیری بات ماننا سہوں تجھ پر ایمان لانا سہوں تجھ پر
 بہرہ ور سا کرنا سہوں تیری طرف جھکتا سہوں تیرے ساتھ ہو کر ادروں سے جھگڑتا سہوں اور
 تیرے ہی سے فیصلہ چاہتا سہوں سو تجھ کے تو میرے انکار چھوٹے چھوٹے گناہوں کو یا
 اللہ تو ہی میرا معبود ہے سوا تیرے کوئی معبود نہیں سَکَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

لَهُ دِينَ لَكَ أَمَرْتُ يَا أَيُّهَا السَّالِطِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا
 عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْدَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُ عَنِّي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
 إِلَّا أَنْتَ وَأَهْدِنِي لِحَسَنِ الْخَلَاقِ وَلَا يَقْدِرْ عَلَيَّ إِلَّا حَسَنٌ إِلَّا أَنْتَ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي
 يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ
 إِلَيْكَ أَتَايَكَ وَالْإِيكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ وَإِذَا رَأَيْتُمْ قَالِ
 اللَّهُمَّ لَكَ رُكْعَتُ رَبِّكَ أَمْسَتْ فَكَانَ سَكَنُكَ خَشَعُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَحُجِّي وَحُجَّتِي
 عَصِيي وَإِذَا رَفَعْتَ قَالِ اللَّهُمَّ يَا لَكَ الْحَمْدُ يَا لَكَ السُّمُّ يَا لَكَ الْبُكَ يَا لَكَ الْيَتَامَى وَمِلَا
 مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ وَإِذَا سَجَدَ قَالِ اللَّهُمَّ لَكَ سَجْدَتُ رَبِّكَ أَمْسَتْ فَكَانَ سَكَنُكَ
 سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَفَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ يَا ذَاكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ
 ثُمَّ يَكُونُ مِنْ رَأْسِهِ مَا يَقُولُ بَيْنَ الشُّعُوبِ وَالْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَنُوتُ وَمَا أَخُوْتُ
 وَكَأَسْرَدْتُ وَمَا أَغْلَنْتُ وَكَأَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ حُجَّجَ حَضْرَتُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِرُءُوسِ رُسُلِ اللَّهِ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ جِبْ نَمَازُكَ كَثُرَ هَوْنُكَ وَجِئَتْ سِرُّكَ وَتَوْبُ إِلَيْكَ تَأْكُثُ بِتَيْغِ مِثْلِ نَفْسٍ فِيهِ
 كَبِيرُفَ جِسْمِ آسَمَانِ وَزَمِينِ بَنِي أَيْكَ حُرُفَ كَاهِرُكَ أَوْرَمِينَ مَشْرُكُونَ مِينَ نَهْمِينَ هَوْنِ أَوْرَسَمَانُ
 مِينَ هَوْنِ يَا سَدُ تَوْبَا وَشَاهِدُ كَوْنِ مَعْبُودِهِمْ مَكَرُ تَوَسِيمِ بَالِئِهِ وَالْأَسَافَةُ أَوْرَمِينَ تَمِيرُ أَعْلَامُ هَوْنِ
 مِينَ نَفْسِ ابْنِ بَهَانِ بِرُظْلَمِ كَيْفَ أَوْرَافِئِهِ كُنَّا هَوْنِ كَا أَوْرَافِئِهِ سَبْ كُنَّا هَوْنِ كُوْنَجِدُفِ اسْمِ لَبُورِ
 كُغْنَا هَوْنِ كُو كُوْنِي نَهْمِينَ ثَبَاتُ مَكَرُ تَوْرَسْ كَهَادِي مَهْمُكَ اِجْمَعِي عَادَتِينَ كُ نَهْمِينَ سَكَهَانَا نُوْكَرُ تَوْرَادُورِ
 دَوْرُ كَهْمُ جِهْمِ مَبْنِي عَادَتِينَ كُ دَوْرُ نَهْمِينَ كُنْ سَكْتَا اَوْنُكَ مَكَرُ تَوْرَافِئِهِ مِينَ تَبْرِي خَدِصَتْ كُ لَبِئِهِ اَوْرِ
 فَرَامِبِ دَارِ هَوْنِ تَمِيرُ اَوْرَسَارِي خُبْنِي تَمِيرُ مَاهَوْنِ مِينَ هَوْرِ اَوْرِ مَشْرَعِ تَزْوِيْكَ حَاصِلِ نَهْمِينَ هَوْنِ سَكْتِي
 طَرَفِ تَبْرِي (بَا مَشْرَاكِلا تَبْرِي طَرَفِ مَسُوبِ نَهْمِينَ هَوْنِ مَسْلَا نَهْمِينَ كَهَا جَا نَا خَالِقِ الْقَرْدَةِ وَالتَّخَانِزِيَا
 يَا نَهْمِينَ كَهَا جَا تَابَا بِرَبِّ شَدِيدِ تَبْرِي طَرَفِ ثَمَرِ نَهْمِينَ جِهْمِ كَلْبِ طَيْبِ اَوْرِ عِلِّ صَالِحِ جِهْمِ مِينَ بَا
 تَبْرِي وَاسْطَرُ كُوْنِي مَخْلُوقِ مَشْرُ نَهْمِينَ اَلْكَرْجِ هَمَارِ كُ لَبِئِهِ مَشْرُ هَوْنِ كُ لَبِئِهِ مَشْرُ مِينَ اسْمِ لَبُورِ كُوْنِي حَكَمَتْ كُ
 سَاهَمِ بَنِي يَاسَمِ) مَبْرِي تَوَشِيقِ تَبْرِي طَرَفِ سَمِ هَوْرِ اَوْرِ مَبْرِي التَّجَا تَبْرِي طَرَفِ هَوْرِ تَبْرِي بَرَكْتَ وَاللَّهُ

تو اور بلند ذات والا ہو تو میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیرے لطیف چمکتا ہوں اور جب کہ کوع کرنے
 اللہ سے عصبی تک پڑھتے یعنی یا اللہ تیرے لیے چمکتا ہوں میں اور تجھ پر یقین رکھتا ہوں اور تیرے فرمان
 بردار ہوں جبکہ گویا تیرے لیے کان میرے اور آنکھیں میری اور سفر میرا اور ٹہ پان میری اور پہلے
 میرے اور جیسے ہر اٹھاتے اللہ سے من شے بعد تک پڑھتے یعنی یا اللہ اے پروردگار ہمارے تجھ کو حمد ہی
 آسمانوں بہر اور زمین بہر اور ان کے درمیان بہر اور اس کے بعد یقینی تو چاہے اس بہر اور جب سجدہ کرتے
 اللہ سے خالقین تک کہتے یعنی اے اللہ تیرے لیے میں نے کیا اور تجھ پر یقین لایا اور تیرا فرمان بردار ہوں
 سجدہ کیا میرے موبہ نے اس کے لیے جس نے اسے بنایا ہے اور تقویٰ کہنچی ہے اور اس کے کان اور
 آنکھوں کو جیسا تیری برکت والے اللہ سب بناؤ اور ان سے چاہا بہر آخر میں شہد اور سلام کے سچ کہتے
 اللہ سے آخر تک یعنی یا اللہ تجھ کو جو معین آگے کیا اور جو پیچھے کیا اور جو چاہا یا اور جو کہولا اور جو
 حد سے زیادہ کیا اور جو تو جانتا ہے مجھ سے بڑا کہ تو سب کو آگے تھا اور سب کو بعد رہیگا کوئی سجدہ نہیں ہے
 مگر تو **عَلَنْ** اَلَا عَرَجَ بَعْدَ الْاِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 اقْبَضَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ وَجْهْتُ لِحُجَّتِهِ وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ الْمُسْلِمِ وَقَالَ
 وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَقَالَ وَصَوَّوْا
 فَأَحْسَنَ صَوْتَهُ وَقَالَ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدْ مَنَنْتَ عَلَيَّ الْخَيْرَ الْحَمْدُ يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَقُولَ
 يَنْبَغِي لِلشَّيْخِ وَالشَّكْرِ لِحُجَّتِهِ عَرَجَ لِي اِسْنَادُ سَمِعْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَّ نَارَ
 مشرور کرتے اللہ اکبر کہتے اور وجہت دہی پڑھتے اور انا اہل المسلمین کہتے اور جب اپنا سر اٹھاتے
 رکوع سے تو کہتے مسم اللہ یسنا اللہ جس نے اس کی تعریف کی اے رب ہمارے اور تیرے ہی لیے ہے سب
 تعریف اور کہا وصورہ فاحسن صورۃ اور جب سلام کہتے کہتے اللہ اغفر لی ما قد مننت علی الخیر الحمد یبغی
 تک اور شہد اور سلام کا ذکر نہیں کیا **بَابُ اسْتِخْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ**
 تہجد میں نبی قرأت کا مستحب ہونا **عَلَنْ** حَدَّثَنَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَنْتَحَيْتُ لِقِرَّةٍ فَقُلْتُ بَرَكْتُ عَنْ الْمِائَةِ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يَسِّرْ لِي يَهَافِي
 رَكَعَةً فَمَضَى فَقُلْتُ يَكْمُرُ بِهَا ثُمَّ اَنْتَحَيْتُ النَّسَاءَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ اَنْتَحَيْتُ اِلَى عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا
 يَقْرَأُ مَرَّةً سَلَا إِذَا مَرَّ بِأَبَةٍ فِيهَا تَكْبِيرٌ وَسَبْحٌ إِذَا مَرَّ بِوَالٍ سَأَلَ إِذَا مَرَّ بِعَوْدٍ عَوَّذَ

روایت
 باب اسْتِخْبَابِ تَطْوِيلِ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَفِيهِ
 تہجد میں نبی قرأت کا مستحب ہونا

کے پاس ایک کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہے (یعنی تہجد کو نہیں اٹھتا) آپ نے فرمایا اس کو کانیز
 یا دونوں کان میں شیطان جاتا ہے **ف** یا تو یہ ہتھارہ ہے یعنی وہ شیطان کا فرمانبردار
 یا شیطان نے اس کو خراب کر رکھا ہے یا ذلیل و حقیر کرتا ہے یا حقیقت ہو کہ جس سے شرع نے خبر دی
عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَرَفُهُ وَطَرَفُهُ وَطَرَفُهُ
 فَقَالَ الْأَصْلَحُونَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُنْصِتْنَا بَيْدَ اللَّهِ فَإِذَا سَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا
 فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ
 يَقْرُبُ فَخَدَّكَ وَيَقُولُ كَانَ الْأَنْبَاءُ أَكْثَرَ شَيْءٍ خَلَاكَ تَرْجَمَهُ حَصْرَتُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تشریف لائے اور نبی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا
 کو دیکھ کر کو اور فرمایا کہ تم لوگ نماز نہیں پڑھتے (یعنی تہجد) کی تو میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ
 کے ہماری جانبین اللہ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے ہمیں چھوڑتا ہے تو لوٹ گئے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جب بین نے یہ کہا اور میں نے سنا کہ آپ فرماتے تھے ادب اپنی ران پر ہاتھ مارتے
 تھے (یہ عرب کا قاعدہ ہے افسوس کیونکہ) اور فرماتے تھے کہ انسان سب چیزوں سے زیادہ چمکدار
 ہے **ف** آپ کو اون کا یہ جواب پسند نہیں آئی اس جگہ پر اپنے قصور کا اقرار اور عذر و درکار رہا
 اسی پر آپ نے یہ آیت پڑھی اس حدیث سے ترغیب تہجد ثابت ہوئی اور حکم کرنا آدمی کا اپنے نفس کو
 کو اور خبر گیری امام کی اپنے لوگوں کے لیے اور رعایت کرنا مصالح دین و دنیا میں اور معلوم ہوا
 کہ جب ناصح کی نصیحت کوئی قبول نہ کرے تو اس پر عتاب نہ کرے اور کنارہ کرے مگر یہ کہ عتاب میں
 کوئی اور صحت دیکھو **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا لَمْ يَعْزِزْ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدٍ كَمْ ثَلَاثَ عَقَدٍ إِذَا نَامَ بِكُلِّ عَقْدَةٍ يَكْفُرُ
 عَلَيْهِ كَيْلًا كَوِيلًا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عَقْدَةٌ وَإِذَا تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عَقْدَةٌ
 عَقْدَتَانِ فَإِذَا صَلَّى انْحَلَّتْ الْعَقْدُ فَأَصْبَحَ نَقِيضًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَالْأَصْبَحُ خَيْرٌ مِنَ النَّفْسِ
 کے ستران تہجد ہر روز اس خبر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے اور آپ نے
 فرمایا شیطان ہر ایک کی گردن پر تین گریبن لگاتا ہے جب وہ سو جاتا ہے ہر گریہ پر ہونک دیتا ہے
 کہ ابھی رات بہت ہو چر جب کوئی جاگا اور اس نے اللہ کو یاد کیا ایک گرہ کھل گئی اور جب دھنوکا

بِکُلِّ طَوِيلٍ
 بِکُلِّ طَوِيلٍ
 بِکُلِّ طَوِيلٍ

فَجَعَلَ النَّاسُ يَصْلَوْنَ وَيُصَلُّونَ بِبَيْتِهِ بِالْمَقَامِ فَذَابَتْ لَيْكَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
 عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيعُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُ حَتَّى تَمْلُكُوا وَإِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ
 مَا دُومَ عَلَيْهِ وَإِنْ قُلْ وَكَانَ إِلَهُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْمَلُوا عَمَلًا أَتَبْنَا
 ترجمہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بوریا تھا کہ آپ اسکو گھیر لیا کرتے تھے رات کو اس میں نماز پڑھا کرتے تھے اور
 لوگ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے اور دن کو اسکو بچھا لیتے تھے پھر لوگوں نے ایک دن ہجوم
 کیا آپ نے فرمایا اے لوگو! امتناع کرو جتنی تمکو سہرا ہو سلیقہ کہ اللہ اب دینے سے نہیں ہکتا
 تم عمل سے تھک جاؤ گے اور پیارا اللہ کے آگے وہ عمل ہے جسکو ہمیشہ کیا کریں اگرچہ تھوڑا بہار
 آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی قاعدہ تھا کہ جب کوئی کام کریں اسکو ہمیشہ کیا کریں **عَنْ**
عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ
إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قُلْ ترجمہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے مروی
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون سا عمل بہت پیارا ہے اللہ کو اپنے فرمایا ہمیشہ
 ہو اگرچہ تھوڑا ہو **عَنْ** **عَلْقَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ**
قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ
يُخْصُ شَيْئًا مِنْ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً نَأْيَكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُولُ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُسْتَطِيعُ ترجمہ علقمہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا کیا حال تھا آیا کسی دن کو خاص فرماتے تھے کسی
 عبادت کر لیتے انہوں نے فرمایا کہ نہیں انکی عبادت ہمیشہ کی تھی اور تم میں سے کون انکی کسی
 عبادت کر سکتا ہے جو وہ کرتے تھے **عَنْ** **عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قُلْ قَالَ وَكَانَتْ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا عَمِلَتْ الْعَمَلِ لَنْ مَتَهُ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ پیارا عمل اللہ کے آگے وہ ہے جو
 ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو اور اسی نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ جب کوئی عبادت

بَابُ أَحَبِّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى أَدْوَمُهُ

کر میں پہلے اس کو لازم کر لیں **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حَلِيَّةً وَكَلِمَةً وَحَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا لِرَأْسِكَ نَصْلٌ
 فَإِذَا احْكَمْتَهُ أَوْ فَكَّرْتَهُ امْسَكَتَ بِهِ فَقَالَ حَلَوَةٌ يُصِلُ أَحَدُكُمْ شَاطِئَهُ فَإِذَا اكْتَسَلَ
 أَوْ فَتَرَ تَعَدَّ فِي حَدِيثٍ نَحْوِهَا فَلْيَقْعُدْ تَرْجَمَهُ النَّبِيُّ كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَ
 مِنْ نَأَى أَدْرَاكٍ سَيِّدُكُمْ مَبْنُونِ كَسِبَ بَيْنَ لُغَتِي وَبَيْنِي كَمَا يَهِيَ لُغُونُ نِي عَرْضِ كِي يَرْسِي
 زَيْنَبُ كِي سَهْ أَوْ رُوهُ نَازِظُ بَشِي بِشِي مِينَ بِرَحِبِ سَتِ هُوَ جَانِي مِينَ يَانِيَكِ جَانِي مِينَ اسْكُو كَيْ بَشِي
 مِينَ آتِ الشُّكْرُ كَهُولُ دُلُو جَاهِي كَمْ تَمِينَ سَهْ رَاكِبِ ابْنِي غُشِي كَسَ سَوَاقِ نَازِظُ سَهْ بِرَحِبِ سَتِ
 هُوَ جَادُ يَانِيَكِ جَادُ وَبِشِي رَسِي أَدْرَ زَمِيرُ كَسَ رَوَايَتِ مِينَ يَهِي كَسَ جَاهِي كَسَ مَبْنُونِ رَسِي سَهْ كَسَ
 أَدْرَ بِيَانِ كِي مَسِي بِرَوَايَتِ شَمِيَانِ بِنِ فَرُوحِ نَعَى أَدْرَ سَعْدِ الْوَارِثِ أَدْرَ سَعْدِ الْغَزِي نَعَى أَدْرَ
 النَّبِيِّ نَعَى مَبْنُونِ نَعَى نَبِي صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عَنْ** عَزْوَةَ بِنِ الْأَكْبَرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ الْحَوْلَةَ بِنْتُ تُوَيْمٍ بِنِ حَبِيبِ بْنِ أَسَدٍ
 بِنْتِ حَبِيبِ الْغُرَّى مَرَّتْ بِهَا وَعِنْدَ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ هَلْ هِيَ الْحَوْلَةُ
 بِنْتُ تُوَيْمٍ وَذَعَمُوا أَنَّهُ لَا تَنَامُ اللَّيْلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَامُ
 اللَّيْلُ حَذَقِي مِنَ الْعَمَلِ مَا يُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَسَامُ اللَّهُ حَتَّى تَسَامُوا تَرْجَمَهُ عَزْوَةُ وَكَوْضَرَتْ
 عَالِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَعَى خَبْرِي كَحَوْلَا زَيْنَبُ تُوَيْمِ أَوَّلُ بَاسِ رُكْنِي أَدْرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ائْتَى زَوْدُكَ تَشْرِيفُ رَكْبَتِي تَبِي تُوَيْمِ نَعَى حَضَرَتْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَوْضِ كِي كِي حَوْلَا زَيْنَبُ تُوَيْمِ
 مِينَ ائْتَى لُوكِ كَبْتِي مِينَ كِي بِهْ رَايَتِ بِهْ رُوْتَمِينَ مَبْنُونِ تُوَيْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى كِي بِهْ سَوْتَمِ
 مَبْنُونِ رَايَتِ كُو بِهْ رَايَا ائْتَمَارُكَ وَعَمَلُكَ حَقِيقُكَ مَبْنُونِ طَاقَتِ هُوَ أَدْرَ قَسَمِ هُوَ كِي تَمَّ تَهْكَ جَادُ كَسَ
 أَدْرَ ائْتَمَارِ مَبْنُونِ تَهْ كِي **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي أَنَّكَ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقُلْتُ أَمْرَأَةٌ لَا تَنَامُ نَصْلِي قَالَ
 عَلَيْكَ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمْلُكُ اللَّهُ حَقًّا قَبْلَهُوَ وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيَّ
 مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ابْنِ أَسَمَةَ أَنَّهُ أَمْرَأَةٌ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ تَرْجَمَهُ
 حَضَرَتْ عَالِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَعَى كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهْ بِاسِ تَشْرِيفِ لَانِ أَدْرَ بِهْ

۷
 بِهْ بِاسِ تَشْرِيفِ لَانِ أَدْرَ بِهْ

۷
 بِهْ بِاسِ تَشْرِيفِ لَانِ أَدْرَ بِهْ

اس ایک حدیث بیسی ہی آپؐ پہنچا کہ یہ کون ہے میں نے کہا یہی عورت ہے جو سوتی نہیں اور نماز
 پڑھتی رہتی ہے آپؐ فرمایا عمل اتنا کرو جتنی تم کو طاقت ہو قسم ہے اللہ کی کہ اللہ لوایہ دینے سے نہیں
 چکے گا اور تم تک جاؤ گے اور حضرت کو دین کی عبادتوں میں سے وہی پسند نہیں جو ہمیشہ ہو اور ابوسامہ
 کی روایت میں یہ ہے کہ یہ ایک عورت ہے نبیؐ اس کو قبیہ کی ۔ **باب** اکبر من غصب فی صلواتہ
 اَوِ اسْتَجَبَ عَلَيْهِ الْقُلَانُ اَوِ الذِّكْرُ اِنْ تَرَدُّدًا اَوْ يَفْعَدُ حَتَّى يَنْهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ اَوْ كَيْفَ كَيْ
 وقت نماز تمام کر کے سو رہنے کا بیان ۔ **عن عائشة رضى الله تعالى عنها** ان النبي صلى
 الله عليه وسلم قال اذا نَسَسَ احدكم في الصلوة فليذكر قد حلت يده عن التمام كارت
 احدكم اذا صلى وهو فاعسى لعله يذهب يستغفر فيسب نفسه ترجمہ حضرت عائشہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک کہ تم میں سے کوئی لوگہ آ جاوے
 نماز میں تو چاہیے کہ سورہ ہر بات تک کہ فیند او سکی جاتی رہے اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی لوگہ آ جاوے
 گتا ہو تو گمان ہو کہ وہ منفرت مانگو کا ارادہ کرے اور اپنی جان کو گویا آئینہ دینے لگے **عن**
حکام بن مہذب قال هذا ما حدثنا ابو هريرة رضى الله تعالى عنه عن محمد بن رسول الله
 صلى الله عليه وسلم قد كرا حديث منها وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
 قام احدكم من الليل فاستجبت القران على لسانه فليذكر وما يقول فليصلي ترجمہ ہم میں
 میں نے کہا کہ یہ وہ حدیثیں ہیں کہ ابوسہیرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں اور میں نے
 ایک یہ ہے کہ آپؐ فرمایا جب کوئی تم میں سے کرات کو نماز پڑھتا ہو اور قرآن میں آئے گویا زبان اس کی کہ
 (فیند کے طور پر) بجاتا ہو کہ کہا کہتا ہے تو چاہیے کہ لیٹ رہے ۔ **باب** اکبر من غصب
 القرآن قرآن کی نگہبانی کرنے کا **باب** **عن عائشة رضى الله تعالى عنها** ان النبي صلى الله عليه وسلم
 وسلم سمع رجلا يقول من الليل فقال برحمة الله لعل اذكرني كذا وكذا آية كنت استغفرت بها
 من سورة كذا او كذا ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص نے قرآن
 پڑھتا ہو جب میں سنتا تو یہ اپنی فرمایا اللہ اوس پر رحمت کرے مجھے اس نے غلامی آیت یا ودادی جی کہ
 غلامی سورت پڑھتا تھا **عن عائشة رضى الله تعالى عنها** قال كانت كانت النبي صلى الله عليه وسلم
 يسمع رجلا يقول في السجدة فقال برحمة الله لعل اذكرني آية كنت استغفرت بها ترجمہ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو قرآن پڑھنا سہل میں سنتر تھے
 نبأ پڑھنا یا اسد او سپر رحمت کرے مجھ اس ایک آیت یاد دلادی جو میں پہلا دیا گیا تھا۔ **سُحُر**
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ
 كَمَثَلِ الْأَبْلِ الْمُتَعَلِّقِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهِمَا أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَطْلَقَهُمَا ذَهَبَتْ
 قُرْحُ بَعْدَ عِدَّةٍ مِنْ عَمْرِؤِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفِخُوا فِي الْقُرْآنِ يَادِرُكَ نِوَالُ
 مِثَالِ هِيَ جَبِيسُ أَوْ اسِ اؤْثُ كِي جَبَا اِيك پير بند ہو کر اگر اسکی مائکٹیں اسکا خیال رکھا تو وہ اور اگر
 چھوڑ دیا تو بھل دیا۔ **سُحُر** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَمْضِي حُلِيَّتَ مَالِكٍ وَرَدَّ فِي حُلِيَّتِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ دَاكِرًا قَامَ صَاحِبِ الْقُرْآنِ
 فَقَرَأَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ دَكْرًا دَاكِرًا لَمْ يَنْقُصْ بِهِ شَيْئًا تَرْجُمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 حَدِيثُ اِيك كِي رَوَاتُ لَمِيا اور اس میں موسیٰ بن عقبہ کی روایت سے یہ زیادہ کیا ہے کہ قرآن یاد کرنے
 والا جب اوٹھ کر رات کو اور دن کو پڑھتا رہتا ہے اور اگر نہ پڑھتا رہتا
 تو بھول جاتا۔ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالْأَحَدِ كَيْفَ
 يَقُولُ لَيْسَتْ آيَةٌ كَيْتٌ وَكَيْتٌ بَلْ هُوَ نَسِيٌّ اسْتَنْ كَرَّ طَلُّ الْقُرْآنِ فَكَلِمَاتُكُمْ تَقْوِيًّا
 مِنْ صَدْرِهِ الرِّجَالُ مِنَ النَّعْمِ بِعَقْلِهِمَا تَرْجُمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 بہت بڑا کہ کوئی تم میں کا یہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ پہلا دیا گیا اور پھر آواز
 کا خیال اور یاد دہشت رکھو کہ وہ لوگوں کے سینوں سے ان جبار پائون سے زیادہ بہا گئے والا ہے جسکی ایک
 ٹانگ بندھی ہو۔ **فَاطِل** اکثر اونٹ کے آگے کا پیر پیٹنے والا یا نہ پٹتے ہیں اور وہ
 تین پیر سے بھی چل سکتا ہے اسی کو عقل کہتے ہیں اور بھول گیا کے کہنے کو آپ نے مکر وہ
 جانا کہ اس میں کہنے والے کی بے پرواہی اور غفلت نکلتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فزون کے واسطے فرماتا
 اِنَّكَ اَيَاتُنَا فَانَسِيْنَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَىٰ سِنِي تَرْجُمَةُ بَاسِ ہمارے آئین اور تو
 اسکو بھول گیا اس طرح آج پہلا یا جاوے گا اور یہ کہ اہمیت ستر ہی ہے۔ **سُحُر** شَقِيقٌ قَالَ لَمَّا
 عَبْدُ اللَّهِ تَعَاهَدُ وَاهِدُكَ الْمَصَاحِفَ وَرَبَّمَا قَالَ الْقُرْآنَ فَكَلِمَاتُكُمْ تَقْوِيًّا مِنْ صَدْرِهِ
 الرِّجَالُ مِنَ النَّعْمِ مِنْ عَقْلِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَهْتَمُّ

اَحَدُكُمْ سَمِعْتُ اَيْتُكَ كَيْتُ كَيْتُ بَلْ هُوَ كَيْتُ ترجمہ شقیق نے کہا عبد اللہ نے کہا قرآن کا خیال
 رکھو اس لیے کہ وہ سینوں کو اون چار یا پون سے جلد بہا گئے والے ہے جبکہ ایک زانو بند نہ سہاؤد کہا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی تم میں کوئی نہ کہے کہ فلان فلان آیت میں یہاں کیا بلکہ
 یوں کہے یہاں دیا گیا **سُحْن** شقیق نے سنا کہ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقُولُ بِقَسَمِ اللَّهِ لَوْ أَنَّ ابْنَ تَيْفُوكَ لَشِئْتُ سُوْرَةَ كَيْتُ
 وَكَيْتُ اَوْ لَشِئْتُ اَيَّةَ كَيْتُ وَكَيْتُ بَلْ هُوَ لَشِئْتُ ترجمہ شقیق نے کہا میں ابن مسعود سے سنا
 کہ کہ تو تم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے آدمی کو یہ کہنا کہ میں فلان فلان
 آیت یہاں گے بہت برا ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ یہاں دیا گیا **سُحْن** ابی موسیٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقَاهُ الْقُرْآنُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْهِ لَعَنُوا شَيْئًا تَقَلَّتْ أَثْقَالُ الْكَارِ
 فِي عَقْلِهِمَا ترجمہ ابی موسیٰ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیال نہ کرو اس قرآن کا اس لیے
 کہ جان محمد کی جس کے ماتھے میں ہے اس کی قسم ہے کہ وہ اونٹ سے زیادہ بہا گئے والے ہے اپنے منہ پر
بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْقِيقِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کا
سُحْن ابی ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَدْنَى
 اللَّهُ لَشَيْءٍ مَا أَدْنَى لَشَيْءٍ حَسَنَ الصَّوْتِ يَتَعَلَّى بِالْقُرْآنِ ترجمہ ابو ہریرہ اسکو نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم تک پہنچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسی محبت سے کہیں جو کہ نہیں سنا جی نہیں خوش
 آواز کو جو خوش آوازی سے قرآن پڑھے **ف** اذن اور سماع دونوں کے معنی نوبت میں
 سننے کے ہیں اور یہ ایک صفت ہے پروردگار تعالیٰ کی کہ مومن کو اُسے پہر بلا کیفیت مثل اور صفات
 کی ایمان لا ناظر و نہر **سُحْن** ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہ سنا کہ قَالَ كَمَا يَأْذَنُ لِنَبِيِّ يَتَعَلَّى
 بِالْقُرْآنِ ترجمہ ابن شہاب نے یہی ہی روایت اسی اسناد پر ذکر کی مگر اس میں یہ لفظ میں جو
 مذکور ہوئے مضمون دونوں کا ایک **سُحْن** ابی ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ مَا أَدْنَى مَا أَدْنَى لَشَيْءٍ مَا أَدْنَى لَشَيْءٍ حَسَنَ الصَّوْتِ يَتَعَلَّى
 بِالْقُرْآنِ ترجمہ ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس طرح
 کسی چیز کو نہیں سننا جس طرح خوش آواز نبی کی آواز سنتا ہے جو قرآن پڑھتا ہو پکار کر

بَابُ الْقُرْآنِ

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَحْقِيقِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

عَنْ ابْنِ الْهَادِ حَدَّثَنَا الْأَسَدُ مِثْلَهُ سَوَاءً وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَانَ يُقَالُ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى سَمْعُ شَلِّ أَسَى كِي رَوَيْتُ كِيَا أَوْ سَمْعُ كَالْفَرْطِ نَهْنِ
 كَمَا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
 أَكْبَرَ اللَّهُ لِيُخَوِّجَ كَذَا كَذِبَهُ لِيُخَوِّجَ بِالْقُدْرَانِ بِحُجْرَتِهِ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي
 مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي كَمَا أَوْ رَوَيْتُ كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي
 كَمَا رَوَيْتُ كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي
 أَوْ نَهْنِ كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي
 مِينَ كَذَا كَمَا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَمَا كَانَ عَبْدُ اللَّهِ كَيْسَ أَوْ لَا شَعْرَتِي أَعْطَى مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً
 بِرَبِّهِ نَعَى كَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى كَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَوْ نَهْنِ كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ عَبْدُ اللَّهِ كَيْسَ أَوْ لَا شَعْرَتِي أَعْطَى
 الْبَارِئَةَ لَقَدْ أُوتِيَتْ مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً مَرَّةً
 أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي
 كِي رَأَتْ كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي
 سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي
 عَامَ الْفَتْحِ فِي مَسِيرٍ كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي
 لَوْ أَنَّ أَحَدًا كَبُرَ أَنْ يَجْعَلَ عَلَى النَّاسِ حَكِيمًا لَكُنْتُ قَدْ أَكْتُفَى مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي
 كَبُرَ كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي
 فَتَحْنَا أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي
 نَهْنِ كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي
 رَزَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي
 سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي كَمَا سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ هَادٍ أَسَى كِي

لَا تَكُونُ

بَابُ الْقِيَامَةِ فِي الْقِيَامَةِ

حقائق مناق کے آواز سے پڑھنا ہے اہل بیت علیہم السلام عبد اللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ يَقْرَأُ سُورَةَ
 الْفَتْحِ قَالَ فَقَرَأَ ابْنُ مُعْقِلٍ وَدَجَّ فَقَالَ مُعْوِيَةُ كَوَلَا النَّاسُ كَخَذْتُ لَكُمْ بِلَا لِكْ
 الَّذِي فِي ذَلِكَ ابْنُ مُعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ عبد اللہ بن معقل نے کہا
 دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن ان کی اونٹنی پر آپ سورہ فتح پڑھتے
 تھے اور ابن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا اور آواز کو دوسرا یا معویہ نے کہا اگر لوگوں نے سنے تو
 میں بھی ویسی ہی قرات شروع کرنا جیسے ابن معقل نے ذکر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ**
شُعْبَةَ بْنِ الْأَسَدِ وَهُوَ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ عَلِيٌّ رَأَيْتُ
 النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ فَتَحِ مَكَّةَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ ترجمہ شعبہ بن اسد اسکی مروی ہوا اور خالد بن حارث
 کی روایت میں ہے کہ آپ اپنی سواری پر سوار تھے اور سورہ فتح پڑھتے جاتے تھے **بَابُ تَرْجُمَانِ**
السَّكِينَةِ لِقَاءِ الْقُرْآنِ قُرْآنِ کی برکت سے سکینہ کی **عَنِ** **الْبُخَارِيِّ**
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَعِنْدَهُ فَدَسٌ مَرْبُوعٌ لِسُطْنَيْنِ
 فَغَشَّيْتُهُ بِحَابَةِ بَعْلَجٍ فَجَعَلَتْ تَدُودٌ وَتَدُودٌ وَجَعَلَ فَدَسُهُ يَنْفِرُ مِنْهَا نَكَامًا أَصْبَحَ إِلَى النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَرَكْتُ الْقُرْآنَ ترجمہ بخاری نے کہا
 ایک شخص سورہ کہف پڑھتا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا بندھا تھا وہ نبی کریم میں ہوا اس
 پر ایک بلی آنے لگی اور وہ گھوڑے سے لگی اور قریب آنے لگی اور اسکا گھوڑا اسکو دیکھ کر بھاگنے
 لگا پھر جب صبح ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اسکا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا
 یہ تسکین ہے کہ اوتوئی ہے قرآن کی برکت سے **وَفِي** سکینہ کے کسی معنی میں مختار اور عمدہ اس میں یہ ہے
 کہ وہ ایک شے ہے اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی کہ اس میں اطمینان اور رحمت ہو اور اس کے ساتھ فرشتے
 امین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس میں کا ایک آدھ آدمی فرشتوں کو دیکھ سکتا ہے اور
 فضیلت قرات کی اور سب نزل رحمت ہونا اس کا اور حضور ملک کا وقت قرات
 کے ثابت ہوا **عَنِ** **الْبُخَارِيِّ** يَقُولُ قَدْ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ آتَتْهُ
 فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَظَنَّا لَهَا أَصْبَابًا أَوْ حَابَةً قَدْ غَشَّيْتُهُ قَالَ فَذَلِكَ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَفَرَأَيْتُمْ فَلَانٌ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ تَنْزَلَتْ عِنْدَ الْقُرْآنِ وَأَنْزَلَتْ
 بِالْقُرْآنِ ترجمہ باری کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سورہ کہف پڑھی اور گھر میں ایک جانور بندھا
 تھا اسودہ بہا گئے لگا جب اس نے نظر کی تو دیکھا کہ ایک بلی ہے کہ اس نے اسکو ڈانکس لیا یہی پیر اور
 ذکر کیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب نے فرمایا پڑھی جاؤ فلان اسکو کہ یہ تمہیں ہے کہ اتنی ہی
 قرآن کی قرأت کے وقت یہ **عَلَمٌ** اِنِّیْ تَحَاکُ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ یَقُولُ فَذَلْکَ عَمَّا عَلِمْنَا فَهَذَا تَفْصِیْلُ ترجمہ ابی اسحاق نے کہا سننا میں نے باری
 سے کہ وہ کہتے تھے پیر ذکر کی حدیث مانند اس کی مگر اسے کہ انہوں نے متفرک لفظ کہا۔ **عَلَمٌ**
 اَسْمَاءُ بَنِ حَضْرٍ بَلَّغُوا هُوَ لَکَ لَیْسَ اَنْفِیْ مَدَّ بَدَّ اِذْ جَالَتْ فَدَسَّهَ نَفْسَ اَکْ ثُمَّ جَالَتْ
 اُخْرٰی فَقَرَأَتْ جَالَتْ اَيْضًا قَالَ اَسْنِدُ خَفِیْتُ اَنْ تَطَا حَمِیْ فَقُمْتُ اِلَیْهَا فَادَامْتُ اَمِثْلُ الظِّلَّةِ
 فَوَقَدْ اَسْمَعْتُ فَبِهَا اَمَّا الشَّرْحُ عَرَجَتْ فِی الْوَحْشِ مَا اَرَاهَا قَالَ فَذَلْکَ رَدُّ عَلٰی رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَّغُوا اَنَا الْبَارِحَةُ مِنْ جَوْفِ الْکَلْبِ اَقْرَأْنِیْ مِنْ بَلِّ
 اِذْ جَالَتْ فَرَأَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَأْ اَبْرَحُصْبِیْ قَالَ فَقَرَأَتْ
 ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَأْ اَبْرَحُصْبِیْ قَالَ فَقَرَأَتْ
 ثُمَّ جَالَتْ اَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَأْ اَبْرَحُصْبِیْ قَالَ فَانْصَرَفَتْ
 وَکَانَ رَجُلٌ فِی قَرْيَةٍ خَشِیْتُ اَنْ تَطَا فَدَرَأْتُ مِثْلَ الظِّلَّةِ فِیْهَا اَمَّا الشَّرْحُ عَرَجَتْ
 فِی الْوَحْشِ مَا اَرَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَلَكَةُ کَانَ
 یَسْتَوْحِ لَکَ وَلَوْ خَدَّاتِیْ لَاجَبَجَتْ بِهَا النَّاسُ مَا شَتَّتْنِیْ مِنْهُمْ ترجمہ اس میں جنہیں
 اپنی کھجور کی کھریاں میں ایک شب قرآن پڑھتے تھے کہ ان کا گھوڑا کودنے لگا اور وہ پڑھتے
 جاتے تھے اور وہ پیر کو دھاتا پیرہ پڑھنے کے پیرہ کودنے لگا تو انہوں نے کہا میں ڈرا کہ کہیں سمجھ
 کو چل نہ ڈالے سو میں اس کے پاس جا کھڑا ہوا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان سامنے سے میری
 ہے کہ اس میں چراغ سے روشن ہے اور وہ اوپر کو چڑھ چلا ہوا تنگ میں نے اس کو پیرہ دیکھا پیرہ میں
 صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ شب کو اپنی
 کھریاں میں قرآن پڑھتا تھا کہ ایک بارگی میرا گھوڑا کودنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

چڑھی جا اور ابن حنیئر انہوں نے عرض کی کہ میں چڑھی گیا پہرہ کو دے لگا پہرہ فرمایا آپ کہ چڑھی جا
 اور ابن حنیئر انہوں نے کہا پہرہ میں چڑھی گیا پہرہ ایسا ہی کو دے لگا پہرہ آپ فرمایا چڑھی جا اور
 ابن حنیئر انہوں نے کہا جب میں فارغ ہوا اور کچھ گھوڑے کے پاس ہوتا تب مجھے غوث ہوا کہ میں
 پیچھے کو کچل نڈالے اور میں نے دیکھا ایک سائبان سا کہ اس میں چراغ سے روشن تھی اور وہ اور پر کہ
 چڑھ گیا بہانک کہ میں اسے نیکہتا تھا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرشتے تھے کہ
 مٹا رہی قرأت سن رہے تھے اور تم چڑھی جاتے تو صبح کرتے اس طرح کہ لوگ انہوں کو کہتے اور وہ انکی نظر
 سے پوشیدہ رہتے **ف** معلوم ہوا کہ فرشتوں کو دیکھنا محال نہیں **عن ابی موسیٰ کہ** **عَنْ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ
مَثَلُ الْأَرْجَاءِ يَرْجُو حَبِيبٌ وَطَعْمُهَا حَبِيبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ
الْمَسْكِينِ لَا رِيحَ لَهُمْ وَطَعْمُهَا خُلٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الذِّبْخَانَةِ
يَرْجُو حَبِيبٌ وَطَعْمُهَا مُمٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْخَنَازِكَةِ
لَيْسَ لِقَارِيهِمْ وَطَعْمُهَا مُدٌّ ترجمہ ابی موسیٰ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے
 اس مؤمن کی جو قرآن پڑھتا ہے ترجیح کی سی ہے کہ خوشبو اسکی عمدہ اور مزا اسکا اچھا ہے اور کہ ہمارے
 اس مؤمن کی جو قرآن نہیں پڑھتا کچھور کی سی ہے کہ اس میں بو نہیں مگر نرا میٹھا ہے اور کہ ہمارے
 اس منافق کی جو قرآن پڑھتا ہے مانند ہول کی ہے کہ بو اس کی اچھی ہے اور مزا اسکا کڑوا ہے اور
 کہ ہمارے اس منافق کی جو قرآن نہیں پڑھتا اور اندر اس کی سی ہے کہ اس میں خوشبو ہی نہیں اور
 نرا کڑوا ہے **عَنْ** **قَتَادَةَ** **بَعَثَ الْأَمْسَادُ مِثْلَهُ خَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثٍ هَذَا أَنَّ**
الْمُنَافِقَ الْفَاجِرَ ترجمہ تھوڑے ہی یہ روایت اسی اسناد سے مروی ہوئی مگر ہمارے روایت
 میں منافق کے بدلے فاجر ہے **كَافٍ** **فَمِثْلُهُ حَافِظُ الْقُرْآنِ حَافِظُكَ مَضِيَّتِ كَالْيَمِّ**
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ
مَعَ السَّفَرَةِ الْكِبَرِ الْبَدِيَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَى شَأْنٍ
لَهُ أَجْدَانِ ترجمہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا مشاق (اُس سے حافظ مراد ہو سکتا ہے) اور بزرگ فرشتوں کے ساتھ

مثلاً مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن

مثلاً مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن

نہیں اور امین نے کہا تیری خرابی ہو اسکی قسم میں نے تو یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے
 پڑھی ہے اور اس کا بغیر غرض میں اس سے بات کر ہی رہا تھا کہ شراب کی بو اس کیطرت سے آئی تو
 میں نے کہا تو شراب پیتا ہے اور اسکی کتاب کو جھٹلاتا ہے تو جانے نپا یہ گاجب تک میں تجھے
 حد نہ مار لوں گا پہر میں نے اوس کوڑے مارے **سُحَرَاءُ** اَلْعَمَمِشِ بِطَنَ الْاَرَسَاذِ ذَلِیْنِ فِیْ حَدِیْثِ
 اَبِیْ مُعَاوِیَہَ فَقَالَ لَوْ اَحْسَنْتُ تَرْجُمَہُ اَمْسَی سَمِیْہَ رَوَاہُ رَوٰی ہُوَیْ اَدْرِ اَبُو سَاوِیَہ
 کی روایت میں حسد کا ذکر نہیں ہے **بَابُ** فَضْلِ قِرَاۃِ الْقُرْآنِ فِی الصَّلٰوۃِ وَتَعْلِیْقِ
 لَمَازِیْنِ قُرْآنِ پڑھنے اور اسکی فضیلت کا بیان **سُحَرَاءُ** اَبِیْ ہَدِیْرَہُ دَفِیْ اللہ عَنْہُ فَقَالَ
 رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَیُّحِبُّ اَحَدٌ کُرَّ اِذَا رَجَعَ اِلَیْ اَهْلِہٖ اَنْ یَّجِدَ فِیْہِ
 ثَلَاثَ خَلِیْفَاتِ عِظَامِ سِمْاَنِ قُلْنَا لَکُمْ قَالَ ثَلَاثُ اَیَّاتٍ یَقْرَأُ بَعْثُ اَحَدُ کُمْ
 فِی صَلَوٰتِہِ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ ثَلَاثِ خَلِیْفَاتِ عِظَامِ سِمْاَنِ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے جاہتا ہے کہ جب گھر لوٹ کر آوے تو تین اونٹیان جاہتا ہو
 کہ نہایت فرہم ہوں بڑی بڑی سمیٹنے کہا بیتک آپ نے فرمایا پس تین آیتیں کہ اَلْاَوْدَیْ اَمَّا زَیْرُ
 پڑھتا ہے بہتر ہے اسکی تین اونٹنیوں سے جو بڑی اور موٹی ہوں **ف** یہ تیشیہ صرف
 دنیا کے لوگوں کی فرمائش کے لیے آپ نے فرمائی ورنہ قرآن کی آیتیں آخرت کی عمدہ نعمتیں اب
 الٰہیاد رہنمائی والی ہیں رب العرش و السموات کی بارگاہ عالی میں درجات عالیات پڑھائی واپس
 جنت کو بلند درجوں پر چڑھانے والیں بخلاف دنیا کی نعمتوں کے کہ وہ سیرج الزوال فنا ہو جاتے
 والی ہیں **سُحَرَاءُ** عُبَّۃُ بَرِّ عَامِسَ رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ وَخَرَجَ فِی الصَّفَةِ فَقَالَ اَلِیْکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَقْرَأَ وَکَلِمَہٗ اِلَیْ جُحَانَ اَوَّیْلِ الْعَمِیْقِ
 فَاِیَّیْ مِنْہُ یَنَافَتِیْنِ کَوْ مَادِیْنِ فِی عَمَلِیْنِ اِنَّہُمْ وَکَلِمَہٗ رَجُلٍ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللہ کُنَّا
 یُحِبُّ ذَاکَ قَالَ اَنَّا یَقْرَأُ وَاحِدٌ کُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَبِعَلَمُ اَوْ یَقْرَأُ اَیَّتَیْنِ مِنْ کِتَابِ
 اللہ فَکَانَ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ ثَلَاثَیْنِ وَثَلَاثَ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ ثَلَاثِ وَاَدْبَعُ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَدْبَعُ
 مِنْ اَعَدَّ اِدْہَقَ مِنْ الْاَرِیْلِ ترجمہ عقبہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اور ہم لوگ
 دیوان خانہ میں تھے تو آپ نے فرمایا تم میں سے کون جاہتا ہے کہ روز صبح کو طحان یا عقیقہ کرے

خَلَاکَ
 سے

جادوی رہے دونوں بازار میں نہیں مدینہ میں اور وہاں سے دو اونٹنیاں بڑی بڑی کوٹان کے لادنے پر
 کسی گناہ کے اور بغیر اسکے کہ کسی تاجر کی حق تلفی کرے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سب اسکو
 جاتے ہیں اور آپ نے فرمایا ہر کیوں نہیں جاتا ہے تم میں سے ہر ایک سب کو اور کیوں نہیں سکھاتا یا
 انہیں پڑھتا دو آیتیں اللہ کی کتاب کی جو بہتر ہوں اس کے لیے دو اونٹنیوں سے اور تین بہتر پڑ
 تین اونٹنیوں سے اور چار چار سو اور اس طرح جتنی آیتیں ہوں اتنی اونٹنیوں سے بہتر **باب**
فصل فی تفسیر القرآن و سورۃ البقرۃ قرأت قرآن اور سورہ بقرہ کی فضیلت کا بیان **عن ابن**
الہادی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقرؤ القرآن
 فانہ یأتی بکم الفیئۃ شفیعاً لا یخایبہ اقرؤوا الزہد اویں البقرۃ و سورۃ ال عمران فانہما
 یأتیان یوم القیمۃ کا انھما غما ممان اذکا انھما غیا بمان اذکا انھما فداکان من حلیم
 صواف عجا جان عن انھما اقرؤ و سورۃ البقرۃ فان اخذھا برکۃ و ترکھا
 حسرۃ و لا یستطیعھا البطلۃ قال معاویۃ بلغنی ان البطلۃ السحرة ترجمہ الی امامہ
 بابی نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے قرآن پڑھو اس لیے کہ وہ قیامت کو
 دن اپنے پڑھنے والوں کا سفارش ہو کر آوے گا اور دو سو تین کچھ پڑھو سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران
 اس لیے کہ وہ میدان قیامت میں آئیں گے کو یاد دہا دل ہیں یاد دہا سا بیان ہیں یاد دہا بیان ہیں اور تھے
 جانوروں کی نجات کرتی ہوئی آئیں گی اپنے لوگوں کی طرف سے اور سورہ بقرہ پڑھو کہ لینا اسکا برکت ہو
 اور چھوڑنا اسکا حسرت ہو اور اسکا مقابلہ نہیں کر سکتے جادوگر لوگ **عن**
مسئلہ غیر ائہ قال ذکا انھما قال ذکا لیھما ذکا ین کن قول معاویۃ بلغنی ترجمہ
 معاویہ نے بھی اس سند سے مثل اسکی روایت کی صرف اتنا ہی کہ انہوں نے دونوں جگہ دیکھا کہا ہے اپنے او
 کی جگہ صرف دوا کہا اور قول معاویہ کا نہیں دیکھا **عن**
اللہ عنہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یؤن بالقرآن یوم القیمۃ
 و اھلہ الذین کانوا یعملون بہ تقدّمہ سورۃ البقرۃ بال عمران و ذکرہ انھما
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ امثال ما نسیتھن بعد قال کا انھما غما
 اذک ان سوداوان بیئھما شرف اذکا انھما فداکان من حلیم صواف عجا جان عن صاجیہما

باب فی تفسیر القرآن و سورۃ البقرۃ

باب فی تفسیر القرآن و سورۃ البقرۃ

صواف

مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَ هُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَنَاهُ مُرَحِّمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَمْ يَكُنْ مِنْ
 ابْنِ سَعْدٍ كَعَبْدِ ثَمَرِ بْنِ كَرَابَسٍ مَا اور میں نے کہا مجھ کو ایک حدیث نہاری نہانی پہونچی ہے سورہ
 البقرہ دو آیتوں کی فضیلت میں انہوں نے کہا کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
 سورہ البقرہ کی دو آیتیں جو رات کو پڑھے اسکو کافی ہیں **فَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ** اسکو کافی ہیں یعنی تہجد کے
 بدلے یا شیطاں سے بچنے کو کافی ہیں یا اور آیتوں سے بچنے کو یعنی **مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَنَاهُ** اور اگر نہ پڑھے
الْبَقَرَةِ الْاُخْرَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مِنْ
 آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَنَاهُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لَيْسَ بِكَ تَيْبٌ أَبَا سَعْدٍ وَكَهْوَ يَطْوُو
 بِالْبَيْتِ فَكَانَتْهُ لَحْدَتَيْنِ رَوَاهُ عَنْ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَحِّمُهُ ابْنِ سَعْدٍ نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دو آیتیں آخر سورہ البقرہ کی پڑھے اسکو رات بھر کفایت کریں گی
 عبد الرحمن نے کہا کہ پھر میں ابْنِ سَعْدٍ کو طواف کرتے تھے سو میں نے اون سے
 پوچھا اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہی بیان کیا **فَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ** پہلے عبد الرحمن کو
 یہ حدیث ابْنِ سَعْدٍ سے پہلے کسی آدمی کے پہونچی تھی اس لیے انہوں نے چاہا کہ بلا واسطہ
 ہی اون کے سن لیں تاکہ سنی اپنی عالی درجات کی حد میں کہہ بیان اس سند عالی کا بڑا خیال
 ہوتا ہے اور یہ ایک بڑی نعمت ہے اس آیت میں کہ کسی استاذ کو شیعہ نہیں ہو سکتا
 ابْنِ سَعْدٍ عَنْ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ ابْنِ سَعْدٍ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 سے مثل اسی روایت کو بیان کیا **عَبْدُ الرَّحْمَنِ** ابْنِ سَعْدٍ نے ابْنِ سَعْدٍ سے روایت کیا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ ابْنِ سَعْدٍ نے ابْنِ سَعْدٍ سے روایت کیا ابْنِ سَعْدٍ نے ابْنِ سَعْدٍ سے روایت کیا
 فَعَنْ سُورَةِ الْاُخْرَى وَآيَةِ الْاُخْرَى سُوْرَةُ الْاُخْرَى اور آیتہ الکرسی کی فضیلت کا بیان **فَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ**
 ابْنِ سَعْدٍ نے ابْنِ سَعْدٍ سے روایت کیا ابْنِ سَعْدٍ نے ابْنِ سَعْدٍ سے روایت کیا ابْنِ سَعْدٍ نے ابْنِ سَعْدٍ سے روایت کیا
 مِّنْ اَوَّلِ سُورَةِ الْاُخْرَى عَصِمَ مِنَ الدَّخَالِ مُرَحِّمُهُ ابْنِ سَعْدٍ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جو دو آیتیں اول کی سورہ کہتے ہیں وہ بچ جائیں گے **فَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ**
 ان دونوں میں ان آیتوں کو یاد کرنا اور غور کرنا ضروری ہے اس لیے کہ نجری لوگ محمد مزاج کے پیشر
 خیمہ دجال حسین میں انکا اس زمانہ میں بڑا ملو ہے اور انکے خیالات فاسدہ اکثر لوگوں میں پھیل

مشکلہ

مِنْ تَنْتِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور اپنے فرمایا کہ ان کو پوچھو۔ وہ کیوں ایسا کرتے ہیں پوچھا تو انہوں نے کہا یہ صفت ہے جو رحمن کی اور میں اسکو دوست رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اور ان کو کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھتا ہے **ف** اس سورہ مبارک میں اللہ پاک کا ایک ہونا ہے پر وہی معبود ہونا اور اسے پاک پوچھی سے پیا انہونا یعنی قدیم ہونا اور اس کی ذات کا سمجھ کر مئی نہ ہونا یعنی پیشہ ہونا مذکور ہے اور سبحان اللہ اتنی عمدہ صفات کس خوبی اور اختصار سے اس سورہ مبارک میں مذکور ہیں پھر کیونکہ موسیٰ کو اس سے محبت نہ ہو اور اللہ کا دوست رکھنا بندہ کو یہ ہے کہ اس کے گناہ بخش دوں جو بہت میں غافیت عنایت کرے اپنی طاعت کی توفیق دے بندہ کو دوست رکھنا خدا کو یہ ہے کہ اسکو عبادت اور طاعت اور صدق دل اور اخلاص سے بجا لاؤ اور اسکو دل سے یاد کرے اسکی محبت کو سارے جہان کو مقدم سمجھے **بَابُ** فَضْلِ قِدَامِ الْمُحَوِّدِ تَعْنِيْ سَعْدِ قُتَيْبٍ فِيْ فَضِيْلَتِهَا

بیان عن عقبہ بن عامر قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ أَنِّي لَكُم مِّنْكُمْ فَطَرْتُ لَكُمْ أَعْوَدِيَّاتٍ فَكُلُّ قُلٍّ أَعْوَدِيَّاتٍ فَكُلُّ النَّاسِ حَرَجٌ عَقِبَهُ عَامِرُ كَيْسٍ

یہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی تیز اور تری ہیں کہ انکے مثل کہی نہیں دیکھیں اور وہ قتل اعوذ برب الخلق اور قتل اعوذ برب الناس میں

ف اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن میں داخل ہیں اور رد ہو گیا وہ مضمون جو عبد اللہ بن سعد کی طرف منسوب ہے کہ یہ قرآن میں داخل نہیں اور ہمت کا اجماع اس بات پر منعقد ہو گیا ہے کہ وہ قرآن میں ہیں اور وہ روایت ابن سعد کی شافعی اور نہ ہی معلوم ہوا کہ لفظ قتل ہی قرآن میں داخل ہے اس پر ہی اجماع ہے (نودی) **عن عقبہ** ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ أَوْ أُنْزِلَتْ عَلَى آيَاتٍ لِّمَنْ مِّنْهُمْ قَطُّ الْمُحَوِّدِ تَعْنِيْ حَرَجٌ عَقِبَهُ عَامِرُ كَيْسٍ

یہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی تیز اور تری ہیں کہ انکے مثل کہی نہیں دیکھیں اور وہ قتل اعوذ برب الخلق اور قتل اعوذ برب الناس میں

ف اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن میں داخل ہیں اور رد ہو گیا وہ مضمون جو عبد اللہ بن سعد کی طرف منسوب ہے کہ یہ قرآن میں داخل نہیں اور ہمت کا اجماع اس بات پر منعقد ہو گیا ہے کہ وہ قرآن میں ہیں اور وہ روایت ابن سعد کی شافعی اور نہ ہی معلوم ہوا کہ لفظ قتل ہی قرآن میں داخل ہے اس پر ہی اجماع ہے (نودی) **عن عقبہ** ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ أَوْ أُنْزِلَتْ عَلَى آيَاتٍ لِّمَنْ مِّنْهُمْ قَطُّ الْمُحَوِّدِ تَعْنِيْ حَرَجٌ عَقِبَهُ عَامِرُ كَيْسٍ

یہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی تیز اور تری ہیں کہ انکے مثل کہی نہیں دیکھیں اور وہ قتل اعوذ برب الخلق اور قتل اعوذ برب الناس میں

ف اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن میں داخل ہیں اور رد ہو گیا وہ مضمون جو عبد اللہ بن سعد کی طرف منسوب ہے کہ یہ قرآن میں داخل نہیں اور ہمت کا اجماع اس بات پر منعقد ہو گیا ہے کہ وہ قرآن میں ہیں اور وہ روایت ابن سعد کی شافعی اور نہ ہی معلوم ہوا کہ لفظ قتل ہی قرآن میں داخل ہے اس پر ہی اجماع ہے (نودی) **عن عقبہ** ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَ أَوْ أُنْزِلَتْ عَلَى آيَاتٍ لِّمَنْ مِّنْهُمْ قَطُّ الْمُحَوِّدِ تَعْنِيْ حَرَجٌ عَقِبَهُ عَامِرُ كَيْسٍ

کو اپنے فرمایا رشک کسی اور پر روا نہیں مگر دو شخصوں پر ایک وہ جسکو اللہ تعالیٰ نے قرآن عنایت کیا
 ہوا اور وہ اسکو رات کو پڑھتا ہو دن کو اُسی پر عمل کرتا ہو دوسرے وہ کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو مال دیا
 ہو کہ وہ رات کو بھی بیچ کر دے۔ **ف** رشک دو قسم ہے ایک یہ کہ آدمی چاہے کہ دوسرے
 کی نعمت زائل ہو جاوے اور دوسرے اور یہ باجماع است حرام ہے دوسرے یہ کہ آدمی صاحب نعمت
 کی نعمت کا زوال نہ چاہے بلکہ اپنی ہی آرزو کرے کہ یہ نعمت خداوند تعالیٰ مجھے ہی نصیب کرے اور
 اسکو عربین غلط کہتے ہیں اور یہ شریعت میں محمود ہے اور انبیا اور صلحا میں بھی ہوتا ہے بیان بھی
 رشک ہو یہی مراد ہے نہ معنی اول **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا عِلٌّ أَتَيْنَ رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ هَذَا الْكِتَابُ
 فَقَامَ بِهِ إِنَّهُ اللَّيْلُ دَانَ النَّهَارُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا تَقْدَرُ بِهِ إِنَّهُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
 اللَّهُمَا تَرَجَّمَا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا وَتَيْنِ رَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ مَا لَا تَقْدَرُ عَلَيْهِ هَكَذَا رَفِي
 الْحَقُّ وَرَجُلٌ أَتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْنُتُ بِهَا وَيَعْلَمُهَا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كَتَبْتُ إِلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَايَا رَدَّاهُ بَيْنَ مَكَّةَ وَبَيْنَ بَدْرٍ فَكَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ
 خُزْجٌ كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ خُزْجٌ دُونَ خُزْجٍ دُونَ خُزْجٍ دُونَ خُزْجٍ دُونَ خُزْجٍ دُونَ خُزْجٍ
 (حکمت سمر اود علم حدیث ہے) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أَنَّ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِعُسْتَانَ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْتَعْلِمُهُ عَلَى مَرَكَبَةٍ فَقَالَ مِمَّنْ
 اسْتَعْلِمْتَ عَلَى أَهْلِ الْوَادِي فَقَالَ ابْنُ أَبِزَى قَالَ وَمِنْ ابْنِ أَبِزَى قَالَ مَوْلَى قُرَيْشٍ مَوْلَى لَيْثٍ قَالَ
 فَأَسْتَحْلَمْتُ عَلَيْهِمْ مَوْلَى قَالَ إِنَّهُ قَارِئُ الْكِتَابِ اللَّهُ تَعَالَى وَابْنُ عَامِلٍ بِالْفَرَاغِ قَالَ
 عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَا إِنَّ بَيْنَكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلُّفٌ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْفَعُ
 بِهَذَا الْكِتَابِ أَتَوْا مَا يَخْتُمُ بِهِ أَخِيرِينَ **عَنْ** حُجْرَةَ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ رَوَيْتُ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ
 عَنْ طَائِفَةٍ مِنْ أَهْلِ الْوَادِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ كَسَّ كَتَبْتُ لِي بِهَا بَنِي بَنِي كَتَبْتُ لِي بِهَا بَنِي بَنِي
 عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ كَسَّ كَتَبْتُ لِي بِهَا بَنِي بَنِي كَتَبْتُ لِي بِهَا بَنِي بَنِي
 انہوں نے کہا ایک غلام آزاد ہمارے بن حضرت عمرؓ نے نبیہا تم نے غلام کو ادن بچھیل دیا کیا انہوں نے

نہر سر

استین

نہر سر

نہر سر

نہر سر

کہا کہ وہ قاری ہیں کتاب اللہ کے اور ترکہ کو بائٹا خوب جانتے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا کہ سنو تمہاری
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو سب سے کچھ لوگوں کو نبند کرے گا اور کچھ
 لوگوں کو گرا دیگا۔ فہم جو اوس کے تابع ہوئے دنیا میں حکومت آخرت میں جنت پاویں گے
 اور جو منکر ہوں گے دنیا میں ذلت آخرت میں عقوبت اٹھاوینگے **عَنْ عَابِدِ بْنِ وَائِلَةَ**
الْكَلْبِيِّ أَنَّ نَافِعَ بْنَ عَبْدِ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَمِعَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يُسَمِّنُ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الرَّهْدِيِّ ترجمہ عابد بن واہلہ سے روایت
 جو اب پر گزری مروی ہوئی جیسے ابراہیم بن سعد نے زہری سے اور روایت کی **بَاب**
بَيَانُ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحَدِثٍ وَبَيَانُ مَعْنَا كَهَاتِرِ الْقُرْآنِ كَمَا سَأَلَ حُرُونَ مِّنْ مَّهْرَمَا
 اس کے طلب کا بیان **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي تَالِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ بَنِي جِرَاحٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْقُرْآنِ عَلَى
غَيْرِ مَا أُنْزِلَ هَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ نَبِيَهَا فَيَدْتُ أَنَّ عَجَلَ
عَلَيْهِ لَمْ أَمْلُكُهُ حَتَّى أَصْرَفْتُ لَمْ كَبَيْتُهُ بِرِدَائِهِ فَيَحْتُمُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْقُرْآنِ عَلَى غَيْرِ مَا
أَقْرَأَ نَبِيَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلُهُ أَقْرَأُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي
سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي
أَقْرَأُ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْوَفٍ نَافِرًا
 مَا تَكْتَرِ مِنْهُ ترجمہ عبدالرحمن عبدالقاری کے فرزند نے کہا سنا میں نے حضرت عمرؓ سے کہہ سنا ہے
 ایک دن میں نے ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان پڑھتے سنا کہ اور لوگوں کے خلاف پڑھتے تھے اور
 یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کو پڑھا چکے تھے سو میں قریب تھا کہ انکو جلد پکڑ لوں مگر میں نے
 اسے مہدت دی یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر کہنچا اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لایا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں نے ان سے سورہ فرقان
 سنی خلاف اس کے جیسے آپ نے پھر پڑھا لی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ان کو
 چوڑ تو دو اور ان سے کہا پڑھو پھر انہوں نے ویسا ہی پڑھا جیسا میں نے ان سے پہلے سنا تھا اے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے ہی اتاری ہے پر محمدؐ کہ پڑھو میں نے بھی پڑھی (یعنی جیسے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھائی تھی) اب بھی آپؐ فرمایا کہ ایسی ہی اتاری ہے اور فرمایا کہ بتا
 یہ کہ قرآن سات حرفوں میں اترا ہے اس میں سے جو تھکو آسان ہو اس طرح پڑھو **ف** نودی
 کہ سات حرفوں میں اترا قرآن کا محض آسانی اور سہولت است کہ لیے تھا جیسے اور روایتوں میں
 بعض صحیح آچکا ہے کہ آپؐ بارگاہ الہی میں عرض کی کہ میری ہمت پر آسانی ہو اور سہولت حرفوں
 تک اجازت ملی اور علماء کا اختلاف ہے کہ سات عدد دون سے مراد کیا ہے بعضوں نے کہا سات کا
 عدد صرف سہولت کے لیے ہے جو حصر کے لیے نہیں مگر اکثر کا قول یہ ہے کہ حصر کے لیے ہے یعنی سات سو
 آگے نہیں ہو سکتی اب اسکو مطلب میں بھی کسی قول میں ایک یہ کہ مراد اس سے سات ضمنوں
 میں جو خلاصہ مطالب قرآن میں جیسے وعدہ وعید محکم مثلاً طلال حرام قصص اور مثال اور
 بعضوں نے کہا مراد اس کے کیفیت قرار ت کی اور اس کے کلمات نکالنے کی ہے جیسے اوغام اظہار تہذیب
 ترفیق انالہ مدقصر میں اسکو کہ عرب کو قبائل آپس میں ان قواعد میں اختلاف رکھتے تھے پس اللہ
 تعالیٰ نے ہمت کو آسانی دی کہ مثلاً جس لفظ میں جسے اوغام یعنی تشدید پڑھنا آسان ہو وہ اوغام کہہ کر
 جسے مشکل ہو وہ نہ کرے بسطح الظہار و ظہیر کا حال ہے اور بعضوں نے کہا اس سے سات قسم کے الفاظ
 اور حروف مراد ہیں اور اسی کی طرف اشارہ کیا ہے ابن شہاب نے جہاں روایت کی اور جو حکم
 اپنی کتاب میں بہر ان لوگوں نے اس میں بھی اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے سات قرآتیں
 اور دو جہ ہیں اور کسی نے کہا سات لغات عرب کے مراد ہیں جیسے تین اور معد اور یہ فصیح لغات ہیں
 اور کسی نے کہا سات ترانین قبیلہ مدثر کی اور یہ سب لغات قرآن میں جایا دارد ہوئی ہیں نہ یہ کہ ایک
 جگہ ہوں یا ایک جگہ میں ہوں اور بعضوں نے کہا کہ بعض کلمات میں سب لغت جمع ہیں جیسے
 وعبد الطاعوت و نوقم و نلعب و باعد بین اسفارنا وغیرہ میں اور قاضی ابوبکر باقلانی نے
 کہا کہ صحیح یہ بات ہے کہ ساتوں طرح کے لغات مردی ہو چکی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
 است نے اسکو جمع کر لیا ہے اور حضرت عثمان نے اور ایک جماعت نے اسکو اکٹھا کر لیا ہے مصحف میں
 اور خبر دی ہے اسکی صحت کی اور جو تہذیب ثابت نہ ہوا اسکو حذف کر دیا اور اگرچہ ان الفاظ کو معانی
 کبھی مختلف ہوتے ہیں مگر آپس میں ضد اور منافات نہیں رکھتے کہ ایک معنی دوسرے کا کذب ہو

کی ہم سے عبد بن حمید نے ان سے عبد الرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے
 ابی بن کتب قال کنت فی المسجد لکحل یصل فقام فقرأ آية انکم علیکم ثم دخل اخر فقرأ آية سید سے
 قرائة صاحبہ فکلمنا فقیہنا الضلوکة دخلنا جمیعا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فقلنا ان هذا قراء فقرأ آية انکم علیکم ودخل اخر فقرأ آية سیدی فقرأ آية
 فامرهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ الحسن الشبی صلی اللہ علیہ وسلم سنائهم
 فسقط فی شئ من التکلیب ولا أدکنت فی الجاہلیة فکلمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ما قد غفیر فی ضرب فی صدری فیض عرقا وکنا انظر الی اللہ تعالیٰ قرأ
 فقال لی ابی انزل الی ان اقرأ القرآن علی حرب فبدأت الیہ ان یحون علی ائمتہ
 قرأ فی النائیة اقرأ علی حربین فرددت الیہ ان یحون علی ائمتہ فی الثالثة
 اقرأ علی سبعة احدثت لک بکل ردة رددتها مسئلة کسینجا فقلت اللهم اغفر
 لک ما مضی فاکثر الی اللہ اغفر لک ما مضی واکثر الثالثة لیوم یوم غفر الی الخلق کلهم
 حتی ابواہم علیہ الصلوکة والسلام ترجمہ ابی بن کتب کہا میں سجد میں تھا اور ایک شخص
 آیا اور نماز پڑھنے لگا اور ایک قرات ایسی پڑھی کہ میں اسے نہ جانتا تھا پھر دوسرا آیا اور اس نے
 قرات پڑھی اس کے سوا پھر جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے سب آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 عرض کی میں نے اس شخص نے ایک ایسی قرات پڑھی کہ مجھے تعجب ہوا اور دوسرا آیا تو اس نے
 اس نے اور ایک قرات پڑھی سو اس کے پھر حکم کیا اون دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اور انہوں نے پڑھا اور روار کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں مختلف قراتوں کو اور سیر کر
 میں ایک تکذیب آگئی نہ ایسی جیسی جاہلیت میں تھی پھر خیال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
 بلا کو جس نے مجھے ڈھانپ لیا تھا میرے سینے پر ایک ہاتھ مارا کہ میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور مجھ کو یا اللہ پاک
 نظر آئے لگا خوف کو مارت مجھ کو فرمایا اے ابی پہلے مجھ کو حکم بھی گیا کہ قرآن ایک حرف میں پڑھو
 سو میں عرض کی بارگاہ الہی میں کہ تمہاری فرامیسی است پھر دوبارہ مجھ کو حکم ہوا کہ دو حرفوں میں پڑھو
 پھر میں نے دوسری بار عرض کی کہ آسانی فرامیسی است پھر تیسری بار مجھے حکم ہوا کہ سات
 حرفوں میں پڑھو اور آیت شہد کہ تم نے جی بار آسانی است کہ یہ عرض کی بار بار کے عرض ایک

فقیہ

ہون

ہون

رند

رند

رند

اسی اسناد میں اس روایت کی **باب** تَرْبِیْلِ الْقَدْرِ لَمْوَاجِدِ کَابِ الْحَبِّ وَابَا حَـ
 سُوْدَتِیْنِ فَاَکْثَرُ فِیْ رُکْعَتِهِ قُرْآنٌ تَیْمِیْمٌ کَرِیْمٌ اور دوسورت یا زیادہ ایک رکعت میں پڑھے
 کا بیان **عَنْ** اَبْنِ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ خَلَا جَدُّیْ قَالَ لَهُ یَعْنِیْکَ بَنُ سِنَانٍ اِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ
 بَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ کَیْفَ تَقْرَأُ هَذِهِ الْحُرُوفَ الْفَاعِلَةَ کَا اَمْ یَا مَن مَّا کَرِیْمٌ غَیْرِ اِسْنِ اَوْ مِنْ
 مَّا غَیْرِ اِسْنِ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ مَعْنٰی اللهِ عَنْهُ وَکُلُّ الْقَدْرَانِ قَدْ اُحْصِیَتْ غَیْرِ
 هَذَا قَالَ اِنِّیْ لَا تَدْرُکُ الْمُفْصَلَ فِی رُکْعَتِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ هَذَا کَحَدِّ الشَّعْبَرَاتِ اَوْ اَمَّا
 تَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ لَا یُجَادِرُ رِزْقَیْهِمْ وَکِنْ اِذَا وَقَعَ فِی الْقَلْبِ فَدَسَّخَ فِیْهِ نَعَمَ اِنَّ اَفْصَلَ
 الصَّلَاةِ الرُّکُوعُ وَالسُّجُودُ وَاِنِّیْ لَا عَلَمَ النَّظَائِرِ اِلَّیْیَ کَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ
 وَسَلَّمَ یَقْدُرُ بَیْنَهُنَّ سُوْرَتَیْنِ فِی کُلِّ رُکْعَةٍ ثُمَّ قَامَ عَبْدُ اللهِ فَدَخَلَ عَلَقَمَةً فِیْ اُتْرَاقِ
 ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ قَدْ اَخْبَرْتَنِیْ بِمَا قَالَ اَبْنُ نَیْسَیْنِ فِی رِوَاٰیْتِهِمْ جَاءَتْ دَجْلٌ مِنْ بَنِیْ حَبِیْلَةَ
 اِلَى عَبْدِ اللهِ وَكَرِهُوا لِقَاءَ بَنِیْ سِنَانٍ تَرْجَمُوْهُ اِلٰی دَاخِلِیْیَ لَمْ یَسْمَعْ اَحَدٌ مِنْهُمْ اِلَّا
 بَنِیْ سِنَانٍ کَثُرَتْ جَبَّةُ عَبْدِ اللهِ بِنِیْ سِنَانٍ اَوْ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَبُو اس حَرْفِ کُوَالَفَ
 پڑھتے ہیں یا مامن یا غیر اسن ہر یا مامن یا غیر یا سن عبد اللہ بن مسعود نے کہا میں نے سارے سوار آزاد
 مجید کو یاد کیا ہے سوا اس حرف کو اس نے پھر کہا کہ میں مفصل کے تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھتا
 ہوں عبد اللہ نے کہا تو ایسا کرتا ہے جیسے غرین جلدی جلدی مانگی جاتی ہیں بہت سو لوگ قرآن
 ایسا پڑھتے ہیں کہ ادن کی پہلی سے آخری نہیں اور تاکہ قرآن کا یہ قاعدہ ہے کہ جب دل میں اتنا پڑھ
 اور جتنا ہے تب رفع دیتا ہے نماز میں افضل رکن رکوع اور سجدہ ہے اور میں ادن ایک کڑو سو کڑو
 کو پہچانتا ہوں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک رکعت میں دو دو ملا کر پڑھا کرتے تھے پھر عبد
 اللہ کھڑے ہو گئے اور علقمہ انکے پیچھے داخل ہو گئے اور کہا کہ نیچے خبر دی اس کی ابن نیر نے اپنی ریت
 میں کہا کہ ایک مرد قبیلہ بنی حبیله کا آیا عبد اللہ بن مسعود کے پاس اور بنیک بن سنان نام
 نہیں لیا **ف** نودی نے کہا عبد اللہ یہ جو کہا کہ میں نے سارے قرآن کو یاد کیا سوا اس حرف
 کے یہ گویا اس کے جواب کو نہ رہ گیا اس لیے کہ معلوم کیا کہ اس کو بوال کرنے سے کچھ بہتری مقصود تھی
 اور شعر کا پڑھنا جلدی جلدی مراد ہے نہ گانا اور ترجمہ کہ وہ تہمیر تہمیر کرتا ہے اور رکوع و سجدہ کا

بَابُ التَّكْوِيْنِ الْمُبْتَدِئِ فِي سُوْرَتَيْنِ فِي كُلِّ رُكْعَةٍ

افضل ہونا یہ ابن مسعود کا مذہب ہے اور نہ صرف مرفوع میں آچکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 افضل نماز وہی ہے جس میں قیام لنگاہ ہو اور جو سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر ایک ایک رکعت
 پڑھا کرتے تھے وہ ابو داؤد کی روایت میں یوں وارد ہوئی ہیں کہ سورہ الرحمن اور وانجم ایک رکعت
 میں اور اقرب اور الحاق ایک میں اور طور اور ذاریات ایک میں اور واقفہ اور نون ایک میں اور
 سال سائل اور والنازعات ایک میں اور ویل المطففین اور عبس ایک میں اور مثر اور منزل ایک
 میں اور ہل لے اور لا اشم ایک میں اور عم اور مرسلات ایک میں اور دخان اور افالشمس گورت
 ایک میں اور انکو مفصل اسلئے کہتے ہیں کہ جدا جدا میں اور قرآن کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے سبع طوال
 یعنی سات سورتیں لہی میں پھر ذوات الہامین اور وہ سورتیں ہیں جس میں ایک سوایت کر قریب
 زمین پر شامی ہیں پھر مفصل اور مفصل کی ابتدا میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا قتال سے آخر تک
 مفصل ہے بعضوں نے کہا حجرات میں کسی نے کہا ق سے **عَنْ** اِبْنِ اَبِي اَسْلَمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى
 عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ فَعَيْتُكَ بْنُ سَيَّانٍ بِمِثْلِ حَدِيثٍ وَكَتَبَ عَلَيْهِ عَيْنُ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَ عَقْلُهُ
 لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ سَلْهُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقْرَأُ بِهَا فِي رُكْعَةٍ فَدْخَلَ عَلَيْهِ فَنَالَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً فِي
 عَشْرٍ مَرَّكَاتٍ مِنَ الْمُفْصَلِ فِي ثَلَاثِ عَشْرِينَ رُكْعَةً رَجَمَهُ ابْنُ اَبِي اَسْلَمَ
 بن مسعود کے پاس ہنیک بن سنان نامی پھر حدیث بیان کی و کہیم کی روایت کی مثل (یعنی جیسے اوپر گذری
 مگر اتنا فرق ہے پھر عقلم آئے اور عبد اللہ کے پاس گئے اور ہم نے اون سے کہا کہ آپ اذن سورتوں
 کو پوچھ لو جو ایک رکعت میں دو دو پڑھی جاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملا کر پڑھتے
 تھے سو وہ گئے اور ان کو پوچھا اور پھر جاری پاس آکر کہا وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعات میں پڑھی
 جاتی تھیں مفصل میں ہر عبد اللہ کے جمع کیے ہوئے مصحف میں کھنسا مسلم نے اور بیان کی ہم
 سے یہی روایت آتی ہے بن ابی اسیم نے اون سے عیسیٰ بن یونس نے اون سے گمشدے اسی اسناد سے
 مثل روایت اون دو نون را دیوں کی (یعنی جنکی بروایتین اور پندرہین) اور اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ
 نے کہا میں ان نظائر کو پچاسوں جنگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو ملا کر ایک ایک رکعت میں
 پڑھا کرتے تھے اور وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعتوں میں پڑھتے تھے **عَنْ** اِبْنِ اَبِي اَسْلَمَ

افضل ہونا یہ ابن مسعود کا مذہب ہے اور نہ صرف مرفوع میں آچکا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل نماز وہی ہے جس میں قیام لنگاہ ہو اور جو سورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر ایک ایک رکعت پڑھا کرتے تھے وہ ابو داؤد کی روایت میں یوں وارد ہوئی ہیں کہ سورہ الرحمن اور وانجم ایک رکعت میں اور اقرب اور الحاق ایک میں اور طور اور ذاریات ایک میں اور واقفہ اور نون ایک میں اور سال سائل اور والنازعات ایک میں اور ویل المطففین اور عبس ایک میں اور مثر اور منزل ایک میں اور ہل لے اور لا اشم ایک میں اور عم اور مرسلات ایک میں اور دخان اور افالشمس گورت ایک میں اور انکو مفصل اسلئے کہتے ہیں کہ جدا جدا میں اور قرآن کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے سبع طوال یعنی سات سورتیں لہی میں پھر ذوات الہامین اور وہ سورتیں ہیں جس میں ایک سوایت کر قریب زمین پر شامی ہیں پھر مفصل اور مفصل کی ابتدا میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا قتال سے آخر تک مفصل ہے بعضوں نے کہا حجرات میں کسی نے کہا ق سے عَنْ اِبْنِ اَبِي اَسْلَمَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ فَعَيْتُكَ بْنُ سَيَّانٍ بِمِثْلِ حَدِيثٍ وَكَتَبَ عَلَيْهِ عَيْنُ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَ عَقْلُهُ لِيَدْخُلَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ سَلْهُ عَنِ النَّظَائِرِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِي رُكْعَةٍ فَدْخَلَ عَلَيْهِ فَنَالَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ عَشْرُونَ سُورَةً فِي عَشْرٍ مَرَّكَاتٍ مِنَ الْمُفْصَلِ فِي ثَلَاثِ عَشْرِينَ رُكْعَةً رَجَمَهُ ابْنُ اَبِي اَسْلَمَ بن مسعود کے پاس ہنیک بن سنان نامی پھر حدیث بیان کی و کہیم کی روایت کی مثل (یعنی جیسے اوپر گذری مگر اتنا فرق ہے پھر عقلم آئے اور عبد اللہ کے پاس گئے اور ہم نے اون سے کہا کہ آپ اذن سورتوں کو پوچھ لو جو ایک رکعت میں دو دو پڑھی جاتی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ملا کر پڑھتے تھے سو وہ گئے اور ان کو پوچھا اور پھر جاری پاس آکر کہا وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعات میں پڑھی جاتی تھیں مفصل میں ہر عبد اللہ کے جمع کیے ہوئے مصحف میں کھنسا مسلم نے اور بیان کی ہم سے یہی روایت آتی ہے بن ابی اسیم نے اون سے عیسیٰ بن یونس نے اون سے گمشدے اسی اسناد سے مثل روایت اون دو نون را دیوں کی (یعنی جنکی بروایتین اور پندرہین) اور اس میں یہ ہے کہ عبد اللہ نے کہا میں ان نظائر کو پچاسوں جنگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو ملا کر ایک ایک رکعت میں پڑھا کرتے تھے اور وہ بیس سورتیں ہیں کہ دس رکعتوں میں پڑھتے تھے عَنْ اِبْنِ اَبِي اَسْلَمَ

فَدَخَلَ عَلَيْهِ

کہا میں خیال کرتا ہوں کہ سنا یہ میری ہی کہا اور ہلاک کیا اس امر سے تعالیٰ نے کہو سبب ہمارے گناہوں کے
 اور ہم لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے ساری مفصل کی سورتیں پڑھیں اجر کی شب کو اور سیر علیہ
 نے کہا تم نے پڑھا ایسا بیا کوئی شعرون کو پڑھتا ہے منہ بیک قرآن سنا ہے اور ہم کو یاد میں وہ
 جو رہی لگی ہو میں سورتیں جگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر تے تھے اور وہ اٹھارہ سورتیں ہیں
 مفصل کی اور دو سورتیں ہیں جن کے سرے پر حم کا لفظ ہے **عَنْ** شَقِيقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ
 عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ لَهُ فَيْعِيكُ بْنُ سِنَانٍ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَقْرَأُ الْمُفَصَّلَ فِي رُكْعَةٍ فَقَالَ
 مَا لَمْ يَقْدُرْ يَوْمَئِذٍ سُوْرَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ **ترجمہ** شقیق نے کہا ایک شخص نبی حبیب کا جسر
 شیک بن سنان کہتے تھے عبد اللہ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں مفصل سب سورتیں ایک رکعت
 میں پڑھتا ہوں پھر عبد اللہ نے کہا تو ایسا ہی پڑھتا ہے میری پڑھتی ہو شعرون میں جانتا ہوں ان
 دو سورتوں کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو ایک ایک رکعت میں پڑھ کر تے تھے **عَنْ** ابْنِ
 دَاوُدَ بْنِ جَدِّ بْنِ رَجُلٍ جَاءَ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ الْكَلِيلَةَ
 كُلَّهَا فِي رُكْعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ
 النَّظَائِرَ الْإِنِّي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بَيِّنَاتٍ قَالَ فَذَكَرَ غَيْرَ بَيِّنٍ
 سُوْرَةٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ سُوْرَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ **ترجمہ** اسکا دہی ہے جو اوپر گذر اثنی بات
 زیادہ ہے کہ پھر عبد اللہ نے ذکر کیا اون میں سورتوں کا مفصل سے جو ایک ایک رکعت میں دو دو آپ
 پڑھتے تھے **بَابُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْقِرَاءَاتِ قِرَاءَتُونَ كَابِيَانِ عَنْ** ابْنِ أُمَيَّانَ قَالَ
 رَأَيْتُ رَجُلًا سَأَلَ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدٍ وَهُوَ يَعْلَمُ الْقُرْآنَ فِي السَّجْدِ فَقَالَ هَكَذَا تَقْرَأُ
 هَذِهِ الْآيَةَ فَعَلَّ مِنْ مُّذَكِّبٍ آدَاءَةً أَذْكَأَ تَأَلَّ بَلَدًا لَا سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ كَيْسٍ ذَاكَ
ترجمہ ابی اسحاق نے کہا میں نے دیکھا ایک شخص نے اسود بن یزید سے پوچھا اردو عبد میں قرآن
 پڑھتے تھے کہ تم مذکر میں دال پڑھتے ہو یا ذال انہوں نے کہا وال سنی ہے میں نے عبد اللہ بن مسعود
 سے اور وہ بل میں مذکر میں کہتے تھے کہ دال سنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (یعنی میں نے نظر نہیں

نیک

فی کل

نور

نہاں

نہاں

عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يقول
هذه الحروف تهلل من مئذنة كل ترجمه عبد الله نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ
میزتر ہے اپنے وال کے ساتھ عن علیہ رضى الله عنه قال قبي مننا الشائم فانما ابى

اللَّهُ دَارُ رُفْقِي اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ فِيكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عِلْقَ رَأْسِهِ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ
نَعَمْ أَنَا قَالَ فَكَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ وَاللَّيْلُ إِذَا بَغَشَّى قَالَ سَمِعْتُهُ
يَقْرَأُ وَاللَّيْلُ إِذَا بَغَشَّى وَاللَّيْلُ قَالَ دَانَا وَاللَّهُ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا وَلَكِنْ هُوَ لَا يُرِيدُونَ أَنَّ أَقْدَرًا مَخْلُوقًا لَا تَابِعُهُمْ

ترجمہ علقہ نے کہا ہم شام کو گئے تو ابوالدرداء ہمارے پاس آئے اور کہا تم میں کوئی عبداللہ کی قرارت
ٹپٹنے والا ہے میں نے کہا ہاں میں ہی ہوں انہوں نے کہا کیونکر سناتے ہیں اس آیت کو عبداللہ
کوڑھتے ہوئے دلیل اذالینے میں نے کہا عبداللہ ٹپٹتے تھے وہ دلیل اذالینے والے ذکر والاشی انہوں
نے کہا اللہ کی قسم میں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ہی ٹپٹتے سنا ہے اور یہاں کے
لوگ جانتے ہیں کہ میں ٹپٹھوں و باخلق الذکر والانتی لیدین انکی نہیں مانتا **ف** لودی نے کہا
کہ مازری نے کہا ہے ایسی روایتوں میں یوں سمجھنا چاہیے کہ یہ قراتین اول میں تھیں پھر منسوخ ہو
گئیں اور جن لوگوں کو اس کے نسخ کی خبر نہیں پہونچی وہ معذور ہیں جو پہلی طرح ٹپٹتے رہے اور
ظہر مصحف عثمانی تک ایسا اتفاق ہوا ہے پھر جب مصحف عثمانی کے با اتفاق صحابہ و بحدت قرارت
منسوخہ شائع ہو گیا پھر کسی نے اسکا خلاف نہیں کیا اور ابن مسعود و بعض روایات اسی طرح کی ثابت
ہوئی مگر وہ اہل نقل کے نزدیک مصحف کو نہیں پہونچی اور جو ثابت ہو مخالف ہمارے قول کے وہ محمول
ہے اس پر کہ عبداللہ کی عادت تھی کہ وہ اپنے مصحف میں بعض احکام اور نصیر بھی لکھ دیا کرتے تھے جس
کو وہ خود بھی جانتے تھے کہ یہ قرآن نہیں ہے اور مسابا کا اعتقاد نہ رکھتے تھے کہ قرآن کے ساتھ
اور چیز لکھنا حرام ہے گویا صحیفان کا یا دوست کی بیاعتن تھی کہ جو چاہتے تھے لکھ لیتے تھے اور حضرت
عثمان اور تمام صحابہ قرآن کے ساتھ کسی اور چیز کو لکھنا حرام جانتے تھے کہ ایسا نہ ہو عبداللہ کی حدت کہ
لوگ سب کو قرآن جانتے لیکن غرض اس مسئلہ فقہیہ میں عبداللہ کا اور تمام صحابہ کا اختلاف تھا کہ کچھ
تفسیر وغیرہ آیتوں میں جائز ہے یا نہیں فی یہ جو مدعی ہے کہ عبداللہ کے مصحف میں معذور نہیں نہ

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَحْمَدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ الْخُطَابِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ الصَّلَاةِ
 بَعْدَ الْخُبْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ عبد اللہ بن عباس نے
 کہا کہ سننا میں نے کسی صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان میں عمر بن خطابؓ اور
 وہ ان سب زیادہ سیرے پیارے ہیں کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سر بعد نماز کے جب
 تک کہ آفتاب نہ نکلے اور بعد عصر کے کہ جب تک آفتاب نہ ڈوبے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت
 کی مجھ سے زبیر بن حرب نے اون سے کی ہے اون سے ثعبان نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ
 سے ابوعبسان سمعی نے اون سے عبد اللہ اعلیٰ نے اون سے سعید نے اور کہا مسلم نے روایت کی ہم سے
 اسحاق نے اون سے معاویہ نے اون سے ان کے باپ نے ان سب روایت کی قتادہ سے ہی اسناد
 سے مگر اتنا فرق ہے کہ سعید اور قتادہ نے یوں روایت کیا بعد الصبح حَتَّى تَشْرِقَ الشَّمْسُ عَنْ
 ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ
 بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
 ترجمہ وہی جواب پر گندرا **عَنْ** ثَابِتِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ
 بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی
 ایسا نہ کرے کہ اور وقت تیسرے کر طلوع آفتاب کی وقت نماز پڑھے اور نہ غروب کے وقت **عَنْ**
 ابْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ
 حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ترجمہ وہی جواب پر ہوا اتنا زیادہ
 ہے اس لیے کہ آفتاب شیطان کے سنگین کے پیچ میں سے نکلتا ہے **عَنْ** ابْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبَدَا أَحْبَابُ الشَّمْسِ فَاحْجَرُوا
 الصَّلَاةَ حَتَّى يَبْرُزَ زَادَ أَغَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاحْجَرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيَّبَ ترجمہ
 عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نکل آوے کنارہ سورج کا تو نماز
 میں تاخیر کرو یہاں تک کہ حزب صاف ہو جاوے اور جب غائب ہو جاوے کنارہ آفتاب کا نماز میں

ابن عساکر
 ابن عساکر

دیکر وہ یہاں تک کہ پورا آفتاب غائب ہو جاوے **عَنْ** ابْنِ بَصْرَةَ الْغَفَّارِيِّ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَحْضِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ عَرَضَتْ
 عَلَيَّ مِنْ قَبْلِكُمْ فَصَبَّحُوهَا ثُمَّ حَافِظَةً عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ
 بَعْدَهَا حَتَّى تَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ الْخَبَرُ ترجمہ ابی بصیر غفاری نے کہا کہ نماز پڑھی ہو
 ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی محض میں (کہ نام ایک مقام کا ہے) اور فرمایا کہ یہ
 نماز تم سے انگوٹوں کے پیش کی گئی اور انہوں نے اسکو صانع کیا پھر جو اس کی حفاظت کرے اسکو
 دو ٹاٹاواب ہوگا اور اسکے بعد کوئی نماز نہیں جب تک کہ شاہد نہ نکلے اور شاہد سہرا دستارہ ہو
ف اس حدیث کی بڑی فضیلت نماز عصر کی ثابت ہوئی اور حفاظت اوسکی یہ ہے کہ اول وقت
 ادا کریں اور وقت مکروہ نہ آنے دین اور شیطان کے سینگوں کی بعضوں نے کہا کہ ہنگامہ اور
 لشکر مراد ہے اور بعضوں نے کہا اسکا غلبہ اور قوت اور انتشار و فساد مراد ہے اور بعضوں نے کہا
 سنگینوں کی دوند و کنا رے سر کو مراد ہے اور یہ قول اپنے ہی ظاہر ہی پر ہے اور یہی بات قوی ہو
 اور وہ اپنا سرا سوا سطر قریب سورج کے لاتا ہے کہ جو لوگ اسکو سجدہ کریں وہ شیطان کو پونچے اور
 آپ سجدہ نہا بہود بن بیٹھے اور سورج کے پونچنے والے اسوقت اسکو سجدہ اور عبادت کرتے ہیں
 اس لیے نماز اسوقت مکروہ ہوئی اور جو لوگ بسبب تقلید ملاعین فلاسفہ کے ایسی باتوں کا انکار
 کرتے ہیں وہ اپنے عقل کو خدہ اور رسول کی زیادہ سمجھتے ہیں پھر اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی بے
 عقلی نہیں **ف** اسلم نے روایت کی مجھ سے زہیر بن حرب نے اون سے یعقوب بن ابیہم
 نے ان سے اسکے باپ نے اون سے ابن اسحاق نے انس بن ابیہم نے ان سے خیر بن نعیم حمیری
 نے انس عبد اللہ بن میرہ بنے اور وہ ثقہ ہیں اون سے ابی تمیم نے اون سے ابی بصیر غفاری نے
 کہا ابی بصیر نے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی اور بیان کی روایت مثل
 بالاک **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّامِيِّ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ ابْنِ تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ
 ابْنِ بَصْرَةَ الْغَفَّارِيِّ رَفِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرُ
 بِشِلْمِ ترجمہ اسکا اور پگند **عَنْ** مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَةَ
 ابْنِ عَامِرٍ الْجَمْعِيَّ رَفِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ ثَلَاثُ بَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ابی بصیر غفاری نے کہا کہ نماز پڑھی ہو
 ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی محض میں
 (کہ نام ایک مقام کا ہے) اور فرمایا کہ یہ نماز
 تم سے انگوٹوں کے پیش کی گئی اور انہوں نے اسکو
 صانع کیا پھر جو اس کی حفاظت کرے اسکو دو
 ٹاٹاواب ہوگا اور اسکے بعد کوئی نماز نہیں
 جب تک کہ شاہد نہ نکلے اور شاہد سہرا دستارہ
 ہو

عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتَّى تَرْفَعَ كَأَنَّمَا تَطْلُعُ جَنِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ ثَابِتٍ
 جَدِيدٍ يَتَجَدَّدُ لَهَا الْكَفَارَةُ ثُمَّ مَلَ فَاثَ الصَّلَاةِ مَشْهُودَةٌ مَحْضُودَةٌ حَتَّى يَسْتَقْبَلَ الظُّلُ بِالرُّقْبَةِ
 ثُمَّ أَقْبَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ جَدِيدِينَ شَعْرَ جَعْفَرٍ إِذَا أَقْبَلَ النَّاسُ فَصَلَّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ
 مَحْضُودَةٌ حَتَّى يَصِلَ الْعَصْرُ ثُمَّ أَقْبَرَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَغْرِبَ الشَّمْسُ كَأَنَّمَا أَقْبَرَ بَيْنَ
 قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَجَدِيدِينَ يَتَجَدَّدُ لَهَا الْكَفَارَةُ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ تَأْوِضُونَ حَدِيثِي عَنْهُ
 قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ دُصُوءَهُ لِيُضْمِنَ وَيَسْتَتِشُّ نَيْسَتِشُّ إِلَّا خَرْتُ خَطَايَا
 دُجْهِهِ وَنَيْسَتِشُّ دُجْهِهِ ثُمَّ إِذَا أَهْلُ دُجْهِهِ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ إِلَّا خَرْتُ خَطَايَا دُجْهِهِ
 مِنْ أَطْرَافِ لَحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يُغْسِلُ مَدْيَتَهُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ إِلَّا خَرْتُ خَطَايَا يَدَيْهِ
 مِنْ أَمَامِهِ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يُسَوِّرُ أَسْفَلَ إِلَّا خَرْتُ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ
 الْمَاءِ ثُمَّ يُغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ إِلَّا خَرْتُ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَمَامِهِ مَعَ الْمَاءِ فَإِنَّ
 هُوَ قَدْ فَصَلَ لِحْمَ اللَّهِ وَأَتَى عَلَيْهِ وَجَدَّهُ بِالَّذِي هُوَ أَهْلُ وَفَرَمَ قَلْبَهُ لِلَّهِ
 إِلَّا أَنْصَرَفَ مِنْ خُطْبَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ لِحَدَّثَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ كَيْفَ
 الْحَدِيثُ أَبَا أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ أَبُو
 أُمَامَةَ يَا عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ انْظُرْ مَا أَقُولُ وَمَقَامُكَ هَذَا الرَّجُلُ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ
 أَبَا أُمَامَةَ لَقَدْ كُنْتُ سَيِّئًا وَذَرْتُ حُظِّي وَأَقْرَبَ أَجَلِي وَمَا بِي جَاجِبَةٌ أَنْ أَكْذِبَ
 عَلَى اللَّهِ وَلَا عَلَى رَسُولِهِ لَوْ كُنْتُ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ
 أَوْ ثَلَاثًا حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَلَحَدَتْ بِهِ أَبَدًا أَوْ لِكَيْتِي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ
 کہ صحیحہ علم میں عباسی روایت کی شداد بن عبداللہ ابوعمار اور یحییٰ بن ابی کثیر سے یہ دونوں آدمی
 میں ابی الامامہ سے کہ عمرو بن عبسہ نے جو قبیلہ بنی سلم سے ہیں انہوں نے کہا کہ میری جاہلیت میں لیت میر
 کرتا تھا کہ لوگ گمراہی میں ہیں اور کسی راہ پر نہیں اور وہ لوگ سب تہانوں کو پیجتے تھے (یعنی
 چبوترہوں کو یا مسلمانوں کو جس پر یہاں امام وغیرہ کے نام کے امام بارگاہ چبوترہ مشرک لگ بنا لیتے ہیں)
 غرض انہوں نے کہا کہ میں نے خبر سنی ایک شخص کی کہ مکہ میں ہے اور وہ بہت سی خبریں دیتا ہے
 اور میں اپنی سواری پر بیٹھا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ

دنوں چھوڑ دی تھی۔ اور خدا کی قوم انکو اور غلاب اور سلطسی پہرین نے نسی کی (یعنی خلیہ وغیرہ)
 اور داخل ہوا میں مکہ میں اور آپ سے عرض کی کہ آپ کون میں فرمایا میں نبی ہوں میں نے عرض کی نبی
 کسے کہتے ہیں فرمایا مجھے اللہ نے پیغام بھیجا ہے میں نے کہا کیا پیغام دیکر آپ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا پیغام
 دیلتے مجھے مانتے دارون کو نیکی کرنے کا اور بتوں کے توڑنے کا اور اکیلے اللہ کی عبادت کرنے کا
 اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کا میں نے عرض کی پہر آپ کو ساتھ کون ہیں اس میں پر آپ
 نے فرمایا انرا اور غلام راوی نے کہا اور ان دنوں میں آپ کو ساتھ ابو بکر اور بلال تھے جو آپ پر ایسا
 لاکھ تھے پہر میں نے عرض کی کہ میں آپ کا ساتھ دیا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا ان دنوں تم سے نہ
 ہر سے کا تم میرا اور لوگوں کا حال نہیں دیکھتے مگر تم اپنے گھر لوٹ جاؤ پہر جب تناکہ میں ظاہر ہو گیا
 تو میرے پاس آنا انہوں نے کہا کہ میں اپنے گھر چلا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آکر
 اور میں اپنے گھر میں لوگوں سے خبر لگا تا رہتا تھا اور پوچھتا رہتا تھا جب آپ مدینہ آئے تھے یہاں
 تک کہ کچھ لوگ مدینہ کے مدینہ سے آئے اور میں نے پوچھا کہ کیوں جی ان صاحب (کیا کیا جو مدینہ میں آئے)
 ہیں انہوں نے کہا کہ لوگ ان کی طرٹ دوڑ رہے ہیں اور ان کی قوم نے انکا مار ڈالا چاہتا تھا مگر
 کچھ ذکر کر پہر میں مدینہ آیا اور آپ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے کہا اے رسول اللہ آپ مجھ پر بھیجتے ہیں
 آپ سے فرمایا تم وہی ہو جو مجھ سے مکہ میں ملے تھے میں نے کہا جی ہاں پہر میں نے عرض کی کہ اللہ
 کے نبی مجھے بتاؤ جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اور میں نہیں جانتا اور مجھے۔ ممانہ
 سے خبر دو تب آپ نے فرمایا بھیج کی ٹالڈ پڑ ہو پہر نماز سے کچھ پہا تک کہ آفتاب نکل کر بلند ہو جاوے
 اس لیے کہ وہ شیطان کے دیون سینگوں کے درمیان نکلتا ہے اور اسوقت کا فر لوگ اس کو سجدہ
 کرتے ہیں (پہر اگر تم ہی نماز پڑھو گے تو ان سے رہنا بہت ہوگی) پہر جب آفتاب بلند ہو گیا نماز پڑھو
 کہ اسوقت کی نماز کی گواہا کا تبین گواہی دینگے اور فرشتے حاضر ہونگے (یعنی مقبول ہوگی) پہا تک
 کہ پہر سایہ نیزہ کا اس کے مہر پہ آجاوے (یعنی ٹھیک دو پہر ہو) تو پہر نماز نہ پڑھو اس لیے کہ اسوقت
 جہنم چھوٹتی جاتی ہے پہر جب سایہ آجاوے (یعنی سورج دھلے) پہر نماز پڑھو اس لیے کہ اسوقت کی
 نماز میں فرشتے گواہی دینگے اور حاضر ہونگے پہا تک کہ پھر نماز عصر کو پہر کے رہو نماز سے پہا تک
 کہ آفتاب غروب ہو جاوے اس لیے کہ وہ دو بتا ہے شیطان کے دونوں سینگوں کو بچھ میں

اور ہوتی ہے گا فراویٰ سجدہ کرتے امین پر مین نے عرض کی اے اللہ کے نبی اب وضو بھی فرمائیے
 آپ فرمایا کوئی تم سے ایسا نہیں ہے کہ وضو کا پانی لیکر گلی کرے اور ناک میں ڈالے اور ناک چھڑے
 مگر جاتے ہیں اس کے چہرہ اور سونہ اور منتہون کے سب گناہ پر چرب وہ سونہ دھوتا ہے جیسا اللہ
 حکم کیا ہے تو گر جاتے ہیں اس کے چہرہ کے گناہ اس کی دڑی کے کناروں سے پانی کے پتھر وہ بچو
 ماتھ دھوتا ہے کہ نینوں تک تو گر جاتے ہیں دونوں ٹانھوں کے گناہ اس کی انگلیوں کے پوروں کو
 پانی کے ساتھ پیرسہ کرنا ہے تو گر جاتے ہیں اس کے سر کے گناہ اس کے بالوں کے نوکوں
 سے پانی کے ساتھ پیر اپنے دونوں پیر دھوتا ہے ٹخنوں تک تو گر جاتے ہیں گناہ دونوں پیروں کے
 انگلیوں کے پوروں سے پانی کے ساتھ پیر اگر وہ کپڑا اٹھا اور اس نے نماز پڑھی اور اللہ کی تعریف
 کی اورغبیان بیان کیں اور بڑائی کی جیسے اس کی شان کو لائق ہے اور اپنے دل کو خاص اسی کے
 لیے اس کے غیر سے خالی کیا تو وہ بیشک اپنے گناہوں سے ایسا صاف ہو گیا گویا اس کی بان نے
 آج ہی جنا ہے پیر نہ دیت عمر بن عبدہ نے ابوامامہ سے بیان کی جو صحابی تھے رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کے تو ابوامامہ نے کہا اے عمر بن عبدہ دیکھو تم کیا کہتے ہو کہ میں ایک جگہ بین آدمی کو
 اتنا ثواب مل سکتا ہے (یعنی تمہارے بیان میں کچھ فرق ... ہے) تب عمر بن عبدہ نے کہا اے
 ابوامامہ میں بوڑھا ہوا اور میری ہڈیاں گل گئیں اور موت کو گناہی ہو چکا پھر مجھے کیا ضرورت
 ہے جو اللہ پر اور اس کے رسول پر جوٹ باندھوں اگر میں اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 ایک دو تین بار سات بار تک سننا تو بھی کہہی نہ بیان کرتا مگر میں نے اس کو بھی زیادہ بار سنا ہے
 حسب بیان کی (غرض یہ ہے کہ خوب تحقیق رکھتا ہوں نہ یہ کہ سات بار سو کہ اگر سنو تو روایت روا
 نہیں) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ حَارًّا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **ف**
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْطِيَ طُلُوعَ الشَّمْسِ دَعَا بِمَاءٍ فَغَسَّ رَأْسَهُ وَمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
 مسلمانوں کے مان فرمائی ہیں کہ حضرت عمر کو دم ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کو منعم کیا کہ
 کہ کوئی طلوع شمس اور غروب کو نماز پڑھے **ف** قاضی عیاض نے کہا ہے کہ حضرت عائشہ نے
 یہ روایت فرمائی کہ انہوں نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ دو رکعت نبی عصر ادا
 کرتے تھے اور جو روایت کی عمر نے یعنی بعد عصر اور بعد صبح کے نماز نہ پڑھتا اور سکو

روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ دو رکعت نبی عصر ادا کرتے تھے اور جو روایت کی عمر نے یعنی بعد عصر اور بعد صبح کے نماز نہ پڑھتا اور سکو

البرسید اور البرسیرہ نے بھی بیان کیا ہے اور اسکی خبر کئی راویوں نے دی ہے اور ان دونوں راویوں
 میں تطبیق اس طور پر ہے کہ حضرت عائشہ کی اس روایت کا مطابقت ہو کہ صبح کی نماز کی عادت ہمیشہ
 ایسے وقت نہ کرے کہ آفتاب نکل رہا ہو اسی وقت ادا کرے اور اس طرح عصر کی عادت غروب آفتاب
 کے وقت نہ کرے اور جن راویوں میں یہی وارد ہوئی ہے ان سے وہ نمازین مراد ہیں جو بلا سبب پر
 جا کی مین لینے نوافل وغیرہ مکمل عائشہ رضی اللہ عنہا قَالَتْ لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْذُوا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَكُلُوا عِنْدَ ذَلِكَ تَرَحُّمَةً مِنْ حَضْرَتِ
 عائشہ رضی اللہ عنہا سلمان کی مان سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا نہیں چوتھیں کہی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں بعد عصر کے اور حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 خاص کر اپنے نمازوں کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پرستش کی عادت مت کر کہ ہمیشہ اس وقت ادا
 کیا کرو عَنِ كُرَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَالْمَسُورَيْنِ حُرْمَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَرَسَلُوا إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ الثَّوْبِيِّ حَتَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالُوا أَتَدْرِي عَلَيْهَا السَّلَامُ مِثْلَ جَمِيعَةٍ أَسَلَمُوا عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْنَا أَتَاخِبُكَ
 أَنَّكَ تَصِلُ إِلَيْهَا وَقَدْ بَلَغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 تَعَالَى عَنْهُمَا وَكُنْتُ أَصْرِفُ مَعَ عَمِّ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّاسَ عَنْهَا قَالَتْ
 كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَغْتُهَا مَا أُرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجَتْ إِلَيْهِمْ
 فَخَبَّرَتْهُمْ بِقَوْلِهَا فَزِدُونِي أَلَمْ تَسَلْ أُمَّ سَلَمَةَ بِمَا أُرْسَلُونِي بِهِ أَلَمْ تَسَلْ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 فَقَالَتْ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهَا
 ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيُهَا مَا حِينَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَعَبْدِي فِي سُوءَةٍ مِنْ بَنِي
 حَرَامٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَصَلَّى هُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْنِي لِحَبِيبِ فَقُولِي لَهُ
 فَقُولِي أُمَّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَسْمَعَكَ تَنْهَى عَنْهُمَا الرُّكْعَتَيْنِ أَدَاكَ فَصَلَّيْهُمَا
 فَإِنْ أَشَارَ بِبَيْدِهِ فَأَسْتَأْخِرْهُ عَنْهُ قَالَتْ فَصَلَّيْتُ الْجَارِيَةَ فَأَشَارَ بِبَيْدِهِ فَأَسْتَأْخِرْتُ
 عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بَنِي أُمِّيَّةَ سَأَلْتُ عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِنَّهُمَا

جابجی مین لینے نوافل وغیرہ مکمل

عائشہ رضی اللہ عنہا

سلمان کی مان سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا نہیں چوتھیں کہی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں بعد عصر کے اور حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خاص کر اپنے نمازوں کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت پرستش کی عادت مت کر کہ ہمیشہ اس وقت ادا

کیا کرو عَنِ كُرَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَالْمَسُورَيْنِ حُرْمَةً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَرَسَلُوا إِلَى عَائِشَةَ زَوْجِ الثَّوْبِيِّ حَتَّى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالُوا أَتَدْرِي عَلَيْهَا السَّلَامُ مِثْلَ جَمِيعَةٍ أَسَلَمُوا عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْنَا أَتَاخِبُكَ

أَنَّكَ تَصِلُ إِلَيْهَا وَقَدْ بَلَغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

تَعَالَى عَنْهُمَا وَكُنْتُ أَصْرِفُ مَعَ عَمِّ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ النَّاسَ عَنْهَا قَالَتْ

كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا وَبَلَغْتُهَا مَا أُرْسَلُونِي بِهِ فَقَالَتْ سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجَتْ إِلَيْهِمْ

اَنَّا سَمِعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْمٍ مَجْرُومٍ قَسَعُوا لَوْحَ عَنَّا كَقَعَتِ بَيْنَ النَّاسِ بَعْدَ الظُّحْرِ
 فَعَصَا هَآئِكَ اَن تَرَجُمَهُ كَرِيمٌ عِزُّهُ عَزَامُ اَزَادِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَنَسٍ اَوْ رَسُوْلُهُ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 سَلَّمَ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 كَا حَالٍ يُوْجِبُ جَوْعًا لِعَبْدِ عَصْرٍ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 اَوْ نِيَمَ هِيَ جَنْبُ يُوْجِبُ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 صَدْرُهُ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 هُوَ اَكْثَرُ مَعْلُومٍ هُوَ اَكْثَرُ مَعْلُومٍ هُوَ اَكْثَرُ مَعْلُومٍ هُوَ اَكْثَرُ مَعْلُومٍ هُوَ اَكْثَرُ مَعْلُومٍ
 اَسْمِيْنَ حَسَنَةُ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 نَعِيْنَ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 بَعْجَةُ اَمَّ سَلَمَةَ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 فَرَايَا سَائِلًا مِيْنَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 دُكِيْمًا ابْنُ سَلَمَةَ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 سَبْرَةُ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 اَمِنْ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 اَبُو سَلَمَةَ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 طَرَفُ اَشَارَةِ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ
 اَمَّ سَلَمَةَ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ كَيْسَ مِنْ مَدَنِيٍّ

گئی پھر جب آپ پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے بیٹی ابی امیہ کی تم سے اون رکعتوں کا حکم پوچھا جو عصر کے بعد
 میں نے پڑھیں اور اس کا سبب تھا کہ میرے پاس تہیلہ عبدالقیس کے کچھ لوگ اسلام لائے تھے اور اپنی قوم
 کا پیغام تین ان میں مشغول رہا اور ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکا سو وہ یہی تھیں
 اس حدیث کو کئی فائدے ہوئے اول یہ کہ ظہر کے بعد دو رکعت ثابت ہوئی دوسری جب سنت روزہ
 کی قضا ہو تو اس کے ادا کرنا اور بھی مذہب صحیح ہے ثانیہ کے نزدیک اور ثابت ہوا کہ جو نماز
 کسی سبب سے ہو وہ اوقات مکروہ میں بھی جائز ہے بخلاف اس کے جس کا کوئی سبب نہ ہو کہ وہ مکروہ
 ہے جیسا ہم اوپر کہہ آئے ہیں اور معلوم ہوا کہ صلوات لیل و نهار کی دو دو رکعت اور بھی مذہب صحیح
 ہے اور معلوم ہوا کہ جب دو چیزیں جمع ہوں تو جس میں مصلحت زیادہ ہو اس کو اختیار کریں جیسے آپ
 نے سنت ظہر کو چھوڑ دیا اور اور قوم کی ہدایت اور ارشاد کو مقدم رکھا اس لیے کہ اسلام کسی قوم
 کا ایک شخص کے سنت سے اولیٰ ہے **عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السُّجُودِ ثَلَاثِينَ**
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّىٰ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي حَتَّىٰ
فِي الْعَصْرِ ثُمَّ إِذَا شَغُلٌ عَنْهُمْ أَوْ نَسِيَهُمْ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَتَيْتَهُمَا وَكَانَ
إِذَا صَلَّى صَلَوَةً أَتَيْتُهُمَا رَجُلَهُمَا اہلسنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اون دو رکعتوں کو
 جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد عصر کے پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ عصر کے پہلے پڑھتے
 تھے پھر یکبار آپ کو کچھ کام ہو گیا یا بھول گئے تو عصر کے بعد پڑھتے ہی اور آپ کی عادت تھی کہ جب کوئی
 نماز پڑھتے تو اس کو ہمیشہ پڑھتے پھر اس کو بھی ہمیشہ پڑھتے تھے اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ یہ دو رکعتیں عصر کی قبل کی سنت ہیں اور قاضی عیاض نے کہا کہ اس کو سنت ظہر سمجھا
 جائیے تاکہ سب روایتوں میں تطبیق ہو جاوے اور سنت ظہر کو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ عصر کے
 قبل پڑھی جاتی ہیں پس یہ فرمایا نبی حضرت عائشہ کا بہت صحیح ہے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ**
مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِذْنِي فَطَرَحْتُهُمَا
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس تو عصر کے
 بعد کی دو رکعتیں کہی نہیں پھر پڑھیں **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّاتَانِ**
مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَطَرَحْتُهُمَا وَلَا عَلَايَةَ رَكْعَتَيْنِ

الْمُخَرَّبَاتِ لَا تَسْأَلُ فَرَكَوْا رُكْعَتَيْنِ حَتَّى آتَاكَ الرَّجُلُ الْغَرِيبَ كَيْدَ خَلِّ السَّجْدَ يُعَسِّبُ
 أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صَلَّيْتَ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيَهَا تَرْجَمَهُ النَّاسُ بِهَا كَيْدَ رَوَيْتُمْ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ
 نَعَى كَهَادِثِينَ بِمِثْلِ لُغْوَانِ كِي عَادَتِ هِيَ كَحَبِ مَوْذُنِ مَغْرِبِ كِي إِذْ أَنْ دِيَا تَهَا سَبْ لُوكِ كَهْنُونِ كِي كَرِ
 مِينَ دُورِ كَرِ دُورِ كَعْتِ ثُرِبَتِ تَهْ يَسَانُكُ كُنْيَا أَدْمَى الْكَرْسَبِ مِينَ آتَا تَهَا جَانَا تَهَا كَمَا نَزَارَ مَوْجِي غُضْرُ
 اس كَثَرَتْ مِثْلُ لُوكِ ان رُكْعَتُونَ كَوِ ثُرِبَتْ تَهْ عَمْرُ عُمَرَ اللَّهُ بِرُفْعِ الْمَرْبِ دَفَعِي اللَّهُ عَنْهُ فَالْكَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ إِذْنَيْنِ صَلَاةً قَالَهُ ثَلَاثًا فَكَالَ فِي الثَّلَاثَةِ لِمَنْ شَاءَ
 تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَغْفَلٍ كَيْدَ صَاحِبِ أَوَّلِ كَهَادِ كَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى فَرَمَا يَهْرَ إِذْ أَنْ أَوَّلِ كَبِيرِ
 بَعْجِ مِينَ دُورِ كَعْتِ نَازِ هِ نَمِينَ بَارِ هِ نَمِينَ فَرَمَا يَهْرَ إِذْ أَنْ أَوَّلِ كَبِيرِ جَا حِ جَا حِ جَا حِ جَا حِ جَا حِ جَا حِ
 مَسْلَمَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ نَعَى كَهَادِ رَوَايَتِ كِي مَسْرُوكِ بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ نَعَى اَدْنِ سَعْدِ اَلْأَعْلَى نَعَى اَن سَعْدِ
 جَرِيرِ نَعَى اَن سَعْدِ اَلْبَسَ بِنِ بَرِيدِ نَعَى اَدْنِ سَعْدِ اَلْبَسَ بِنِ مَغْفَلِ نَعَى اَدْنِ سَعْدِ اَلْبَسَ بِنِ مَغْفَلِ نَعَى اَدْنِ سَعْدِ اَلْبَسَ بِنِ مَغْفَلِ
 مَثَلِ اَسْكَى مَكَرِ اَنهَوْنَ نَعَى نَيْسَرَ بَارِ كِي كَبْهَرِ جَهَنِي بَارِ رَوَايَتِ كِي كَهَادِ كَرِ اَبِ نَعَى فَرَمَا يَهْرَ جَا حِ جَا حِ جَا حِ
بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ نَازِ خَوْفِ كَا بِيَانِ عَمْرُ اَبْنِ عُمَرَ دَفَعِي اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَالَ صَلَاةِ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْخَوْفِ بِأَحَدِي الطَّائِفَتَيْنِ رُكْعَتُهُمَا رُكْعَتُهُ الْآخَرَى
 مَوَاجِهُتَهُ الْعَدُوَّ ثُمَّ لَعَنَهُ قَوْلًا مَوْافِقًا مَقْلَمِ أَحْمَدَ بَعْضُ مَقْلَدَيْنِ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَتْ أَدَايَتُكَ
 ثُمَّ صَلَّى بِبَعْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ
 فَضَعُ هُوَ رُكْعَةً وَهُوَ رُكْعَةً تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ كَهَادِ كَرِ هِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ نَعَى خَوْفِ كَيْدِ دَقْتُ اَيَكِ كَرِ كَهَادِ كَرِ سَا تَهْ اَيَكِ رُكْعَتِ اَرِ دُورِ سَرَا كَرِ وَشَمَنِ كَيْدِ سَا تَهْ اَيَكِ كَرِ كَرِ
 جَلَا كَرِ اَرِ دُورِ وَشَمَنِ كَيْدِ كَرِ كَرِ اَدْلِ كِي كَبْهَرِ كَرِ اَدْلِ اَيَا اَرِ دُورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى
 اَدْنِ كَيْدِ سَا تَهْ هِ اَيَكِ رُكْعَتِ اَدْلِ كِي كَبْهَرِ كَرِ اَدْلِ اَيَا اَرِ دُورِ سَرَا كَرِ وَشَمَنِ كَيْدِ اَيَكِ رُكْعَتِ اَبْنِ
 اَدْلِ اَيَكِ اَدْلِ كَرِ بَابِ مِينَ رَوَايَتِ مِينَ بَهْتِ مِينَ اَرِ سَبْ صَدْرَتَيْنِ رَوَايَتَيْنِ
 اَرِ اَفْضَلِيَّتِ اَرِ اَدْلِ رَوَايَتِ مِينَ اَبْرَ اَيَكِ نَعَى اَيَكِ صَدْرَتِ اَبْنِ كِي هِ خَنَا مِجْ اَسْ رَوَايَتِ كَرِ اَوَّلِ اَسْ اَبْنِ
 نَاكِلِ نَعَى اَفْضَلِيَّتِ اَرِ اَدْلِ كَرِ كَرِ كَرِ اَدْلِ كَرِ اَدْلِ كَرِ اَدْلِ كَرِ اَدْلِ كَرِ اَدْلِ كَرِ اَدْلِ كَرِ اَدْلِ كَرِ اَدْلِ كَرِ اَدْلِ كَرِ
 اَيَكِ اَيَكِ رُكْعَتِ مَكَرِ اَدْلِ كَرِ مَكَرِ مَعَ هِ كَرِ اَيَكِ اَيَكِ اَدْلِ كَرِ اَدْلِ كَرِ اَدْلِ كَرِ اَدْلِ كَرِ اَدْلِ كَرِ اَدْلِ كَرِ اَدْلِ كَرِ

عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلَاحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ
 وَيَقُولُ صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَهْطِ الْمَعْنَى لِمَنْجَمِهِ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ
 رَأَى مِنْ كَرَمِهِ بَيَانُ كَرَمِهِ تَبِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَازِخَاتِهِ كَمَا أَوْفَرَاتِهِ سَبَّحَ كَرَمِهِ بَيْنَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَبَّحَ كَرَمِهِ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَبَّحَ كَرَمِهِ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّوْا لِحُفُوفِ بَنِي بَنِي أَبِي مَرْثَدَةَ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ
 وَطَائِفَةٌ بِأَدَاةِ الْمَدَى فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ دَهَبُوا وَخَلَّاهُ الْأَخْرَدُونَ فَصَلَّى بِحُسْنِ
 رُكْعَةٍ ثُمَّ قَعَمَ لَهَا ثَمَانِ رُكْعَةٍ فَكَانَ نَالَ ابْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا كَانَ خَلْفَ
 الْكَتِفِ مِنْ ذَلِكَ فَصَلَّى دَاكِبًا أَوْ قَائِمًا ثَوْنِي إِيْمَانًا مَرَّحِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو كَرَمَهُ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَازِخَاتِهِ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَازِخَاتِهِ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَازِخَاتِهِ
 أَبْنُو لَوْ كُنْ كَرَمِهِ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَازِخَاتِهِ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَازِخَاتِهِ
 بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَازِخَاتِهِ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَازِخَاتِهِ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 خُوفِ اسْمِهِ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَازِخَاتِهِ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَازِخَاتِهِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّوْا لِحُفُوفِ بَنِي بَنِي أَبِي مَرْثَدَةَ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ
 صَفَيْنَ صَفَّيْنِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَدُوَّ بَيْنَيْنِ وَالْبَيْتِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرَ نَاجِمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعًا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الْكُوعِ
 وَرَفَعًا جَمِيْعًا ثُمَّ أَحْدَرَ بِالسُّجُودِ وَصَفَّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُوَحَّدُ فِي الْحَدِّ وَالْعَدُوَّ
 فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ أَحْدَرَ الصَّفِّ الْمُوَحَّدِ
 بِالسُّجُودِ وَقَامُوا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُوَحَّدَ وَخَلْفَ الصَّفِّ الْمَقْدَمِ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعًا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الْكُوعِ وَرَفَعًا جَمِيْعًا ثُمَّ أَحْدَرَ بِالسُّجُودِ
 وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي كَانَ مُوَحَّدًا فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُوَحَّدُ فِي الْحَدِّ
 الْعَدُوَّ وَفَكَرًا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ أَحْدَرَ الصَّفِّ
 الْمُوَحَّدِ بِالسُّجُودِ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَا جَمِيْعًا نَالَ جَابِرُ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ كَمَا كَانَ يُقَسِّمُ حَسَنَ سَلَامِهِ هُوَ كَرَمَهُ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَازِخَاتِهِ

فَصَلَّى

مُوَحَّدًا

[illegible]

وسلم رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم عن من حمل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یوم ذات الرقاع صلوٰۃ الخوف ان طائفتہ صلت وصلاۃ طائفتہ وجاہ العذر فصل بالذین
 معہ رکعة ثم ثبت قائما ثم لا یفسحہ ثم انصرفوا فصلاۃ العذر وجاہ العذر
 الطائفتہ الاخری فصل بحجہ الوکعة التي یقیمت ثم ثبت جائسا لا یفسحہ ثم سلم بهم
 ترجمہ صالح بن خوات نے اس کی شخص سے روایت کی جس نے نماز خوف پڑھی تھی رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ساتھ ذات الرقاع کے دن نام ہے ایک غزوہ کا کہ صحابہ نے اوسین پر مین چہڑی باندھ
 تھی کہ ایک گروہ نے صفت باندھی اور حضرت کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور ایک گروہ عظیم کے
 آگے رہا پھر آپ اپنے ساتھ کی صف کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر آپ کھڑے رہے اور اس صف کے آگے
 نے اپنی ہماز پوری پڑھ لی پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے آگے پر باندھ لیا اور دوسرا گروہ آیا اور آپ
 نے ان کے ساتھ ایک رکعت باقی ادا کی پھر آپ بیٹھ رہے اور ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کر لی پھر
 آپ نے سلام کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حایر رہے فی اللہ عنہ قال اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم حتم اذا کنا ذات الرقاع قال کنا اذا اتینا علی شجرة خلیفۃ توکناہ
 لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجاء رجل من المشركین رسیف رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معلق بشجرة فآخذ سيف نبي اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم فاحترطه فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتخافني قال لا قال
 فمن يمنعك مني قال اللہ یمنعني منك قال فتهددک أصحاب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعمد السیف وعلقتہ قال فتودی بالطلوع فصل
 بطائفتہ رکعتین ثم تآخروا فصل بالطائفتہ الاخری رکعتین
 قال فكانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أربع رکعات وللقوم
 رکعتان ترجمہ جابر نے کہا کہ ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ پونچھ ذات الرقاع
 تک (رقاع ایک پھاڑ کا ہی نام ہے) تو ہماری یہ چال تھی کہ جب ہم کسی سایہ دار درخت پر پہنچتے
 تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دیتے پھر ایک دن ایک مشرک آیا اور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی تلوار ایک درخت میں لٹکی ہوئی تھی اسے تلوار لیکر مسان سے نکال لی اور آپ کے کمر میں

تم مجھ پر ڈرتے ہو اس پر فرمایا نہیں اس کے کہا کہ ان تہین میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے آپ فرمایا اللہ مجھ پر
 بجا سکتا ہے میرے ہاتھ سے بچ سکتا ہے اس کو دیکھا یا اور اس کے ثواب میں ان میں کر لی اتنے میں اذان ہو کر
 نماز کی تو آپ ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھی پھر وہ پیچھے چلے گئے اور دوسرے گروہ کے ساتھ دو
 رکعت پڑھی اور آپ کی چار رکعت ہوئی اور سب کی دو دو رکعت **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
 کہ فرض پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتدار درست ہے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر کی
 دو رکعتوں میں متقل تھے اور یہی مذہب ہر امام شافعی اور حکایت کیا گیا ہے یہ مذہب حسن بصری اور
 اور طحاوی حنفی نے جو دعویٰ کیا ہے کہ یہ روایت منسوخ ہے انکا دعویٰ مقبول نہیں اس لیے کہ نسخ کی
 کوئی دلیل نہیں **عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِهِ الطَّلَافَيْنِ
رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بِالطَّلَافَةِ الْخَامَةِ أَرْكَعَتَيْنِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْكَعَتَيْنِ دُكَّاتٍ
وَصَلَّى كُلُّ طَائِفَةٍ دُكَّتَيْنِ ترجمہ ابی سلمہ بن عبد الرحمن نے روایت کی جابر سے کہ انہوں نے
 پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف کی اور پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 گروہ کے ساتھ دو رکعت اور پھر پڑھی دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت آپ کی چار رکعت پڑھی پھر دوسرے گروہ کے ساتھ دو رکعت
ف اس سے بھی وہی سند ثابت ہوا کہ نفل کے چھ عزیمت کی نماز روا ہے اور مذہب حنفی اس کے خلاف ہے اور وہ
 خلاف جو کرتے ہیں بعض بے دلیل ہے **وَكُنَّا أَجْمَعُونَ**
 یہ کتاب ہر جمعہ کی بیان میں **ف** جمعہ یعنی ہم اور سب کون اور بیعت ہم سب جابر سے چنانچہ فراموش
 بھی مروی ہے اور واحدی وغیرہ ارباب لغت نے بھی یہی لکھا ہے اور ایام جاہلیت میں جمعہ کے دن
 کو یوم القدوہ کہتے تھے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَلْيَغْتَسِلْ ترجمہ عبد اللہ کہنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جب ارادہ کرے کوئی غم میں گا کہ جمعہ کی نماز کو آوے تو غسل کر لے
ف جمعہ کے دن غسل کو بعض لوگوں نے وجہ کہا ہے چنانچہ بعض صحابہ اور اہل ظاہر کا یہی مذہب
 ہے اور ابن منذر نے امام مالک سے یہی نقل کیا ہے اور حسن بصری سے بھی یہی منقول ہے اور جمعہ
 سلف اور خلف سے آیا ہے کہ وہ تہجد پڑھیں اور واجب نہیں اور جمعہ پڑھنے کی روایتوں سے تم

کیا ہے چنانچہ ایک روایت فرمے ہیں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص وضو
 کیا تو خیر وہ بھی سہی اور جو نہ پایا تو نہانا افضل ہے **عَنْ** عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رَهْوَ قَاتِلُكُمْ عَلَى الْبَيْتِ بِرَمْنٍ جَاءَتْكُمْ الْجُمُعَةُ فَلْيَغْتَسِلُوا **مَرْحُومہ**
 عبد اللہ بن عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپؐ فرمایا اور آپؐ منبر پر تھے کہ جو تم میں
 سے جمعہ کی نماز کو آدے کو نہ پایا یوں سے مسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن اسلم نے ادن سے عبد الرزاق
 نے ادن سے ابن جریر نے ان سے ابن شہاب نے ادن سے سالم نے اور عبد اللہ نے کہ دو نو صاحب راوی ہیں
 عبد اللہ بن عمر کے ادنہوں نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس روایت
 کی اور کہا مسلم نے روایت کی مجھ سے حماد بن یحییٰ نے ادن سے ابن اسبتؒ کہا خبر دی مجھ سے یونس
 نے انکو ابن شہاب نے انکو سالم بن عبد اللہ نے انکو عبد اللہ نے کہ نا انہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے مثل اسکی جواد پر مذکور ہوا **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ بَيَّنَّا مَوْحِيَةً النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ الْجُمُعَةَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَكَادَ أَنْ يَمْسُكَ رَأْيَهُ سَاعَتَهُ هَذِهِ فَقَالَ إِنِّي سَعَيْتُ الْيَوْمَ فَلَمْ أَفْلُتْ إِلَى أَهْلِي حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 ﷺ يَكْذِبُ عَلَى أَنْ تَوْصَاتُ قَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءُ أَفْضَلُ فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَسِمَ كَلَنْ يَأْمُرُ بِالْعُسْلِ تَوَجَّهَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى أَبِيهِ سَوْدَى سَہ کہ عمر بن خطاب خطبہ
 پڑھتے تھے جمعہ کے دن کہ ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے (اور رواہ ابن اسبتؒ سے
 معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت عثمانؓ تھے) اور حضرت عمرؓ نے انکو پکارا کہ یہ کون سا وقت ہو آنے کا
 (یعنی پہلے سے آنا تھا) تو انہوں نے کہا مجھ پر آج کام ہو گیا اور میں گھر ہی نہیں گیا تھا کہ اذان
 نے ترجمہ سے کچھ نہ ہوا فقط وضو کر لیا حضرت عمرؓ نے کہا کہ وضو ہی سہی مگر انکو معلوم نہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيَّنَّا
 عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
 فَعَبَّرَ بِهِ عُمَرُ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَأَخَّرُونَ بَعْدَ النَّبِيِّ إِذْ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 مَا زِدْتُمْ حِينَ سَمِعْتُمُ النَّبِيَّ إِذْ أَبْ تَوْصَاتُ ثُمَّ أَقْبَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوءُ أَفْضَلُ
 أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ

فَلْيَقْتُلُوا رَجُلًا بِهِ رِيحٌ مِنْ عَمْرِئِ ابْنِ مَرْثَدَةَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَبُونَ
 اُسے اور حضرت عمرؓ نے کہا کیا حال ہو گا اذن لوگوں کا جواذان کے بعد در لگاتے ہیں تو حضرت عثمانؓ
 نے کہا اے ابی العزیزین جب میں نے اذان سنی تو اور کچھ نہیں کیا سوا وضو کے کہ وضو کیا اور آیا حضرت
 عمرؓ نے کہا خیر وضو ہی سہی اور تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوئی
 جمعہ کو اُسے کو ضرور نہاوے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِبٍ ترجمہ ابوسعید خدریؓ نے
 کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا نہانا ہر بالغ کو واجب ہے **عَنْ عَائِشَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنَادٍ لَهُمْ مِنْ الْعَوَالِي قِيَامُونَ
فَالنَّهَارُ وَيَصْبُغُونَ الْخَبَرُ فَتُخْرَجُ مِنْهُمْ الرِّجَالُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانٌ
مِنْهُمْ وَهُوَ عَيْدَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَاكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا
 ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ باری باری آتے تھے اپنے گہر دن کو اور دینہ کو
 بلند محلوں کو اور عبا میں پہنچتی تھی (راویوں کے بالون کی) اور ان پر غبار پڑتا تھا اور بدبو جیسی تھی کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس آئے ان میں سے اور فرمایا اگر تم نہا یا کرو آج کی دن تو خوب ہر
 اور وہ شخص میرے ہی پاس نہا **عَنْ عَائِشَةَ كَأَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ أَهْلُ عَمَلٍ لَمْ يَكُنْ**
لَهُمْ كَفَافَةٌ لَكَ أَنْ يَكُونُ لَكَ خَيْرٌ نَقْلٌ لِقَبْلِ لَحْمٍ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ترجمہ حضرت عائشہؓ
 نے فرمایا لوگ محنتی تھے اور ان کے پاس نوکر جا کر تو تھے ہی نہیں اس لیے ان میں بدبو آنے لگی تو انکو
 حکم دیا گیا کہ جمعہ کے دن نہا یا کرو تو خوب ہو **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِبٍ وَسَوَّاءُكَ وَفِيمَنْ
مِنْ الطَّيِّبِ مَا قَدْ رَعَى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَكُنْ الْمَيْدُ كُنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطَّيِّبِ وَلَوْ مِنْ
 حَبِشَةِ الْمُرَاة ترجمہ ابوسعید خدریؓ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر جو ان کو
 جمعہ کے دن نہانا اور سوا کرنا ہر اور تہوڑی خوشبو لگا کر جتنی ہو سکے مگر عکیر نے عبد الرحمن کا ذکر نہیں
 کیا اور خوشبو میں کہا اگرچہ خوشبو عورت کی ہو **عَنْ أَبِي عُبَايَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَاوُسٌ قُلْتُ لَا بِنِ عُبَايَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا دَسَّ

صِبَا أَوْ دَهْشَارًا كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ ترجمہ عبداللہ بن عباس نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کہ غسل جمعہ کے باب میں تہا تو طائر ہے کہا ابن عباس سے کہ لگا دے خوشبو یا تیل اگر اس کی گہروالی کی پاس ہو تو ابن عباس نے کہا یہ میں نہیں جانتا کھاسلم نے روایت کی ہے اسحق بن ابراہیم نے ادن سے محمد بن یونس اور کہا سلم نے روایت کی ہے ہرون نے ادن سے صفحہ کے دونوں نے ابن حبیب سے اسی اسناد سے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ اللَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ رَافًا كُلِّي سَبْعَةَ أَيَّامٍ تَغْتَسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ** ترجمہ ابوسریحہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا حق ہے ہر مسلمان پر کہ ہفتہ میں ایک بار نہاد اور اپنا سر نہ دھو دھوے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْ أَنْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غَسَلًا لِمَنَابِتِهِ ثُمَّ رَاحِي فَكَأَنَّكَ قَرِيبُ بَنَاتٍ وَكَمَنْ دَخَلَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّكَ قَرِيبُ بَقَدَّ وَكَمَنْ دَخَلَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّكَ قَرِيبُ كِبَشَاءٍ أَقْرَبَ وَمَنْ دَخَلَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّكَ قَرِيبُ دَجَاجَةٍ وَكَمَنْ دَخَلَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّكَ قَرِيبُ بَيْعَةٍ فَإِذَا خَرَجَ الْأَوَّامُ حَضَرْتَ الْمَلَائِكَةَ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ** ترجمہ ابوسریحہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بہارے جمعہ کے دن جنابت سے راس میں صاف اشارہ کر کہ اپنی بی بی نے صحبت ہی کرے یہ چاروے یعنی اول گھڑی میں تو اوس نے گویا ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری ساعت میں گیا اوس نے گویا ایک گائے کی اور تیسری ساعت میں گیا اوس نے گویا ایک دنبہ کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا اوس نے گویا ایک مرغی کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا اوس نے گویا ایک اندا قربان کیا یہ چوبہ امام منکب آیا (یعنی خطبہ پڑھنے لگا) تو فرشتے (یعنی حاضری لڑائیں مسجد کے دروازے پر حاضری لکھتی تھیں) وہ مسجد میں حاضر ہو گئے اور خطبہ سننے لگے (غرض اس وقت جو آیا اوسکی حاضری نہیں لکھی گئی اور آئے گو کے ثواب محروم رہے اگرچہ نماز کا ثواب پاک **ف** اس میں اختلاف ہے کہ یہ گھڑیوں کا حساب دن کے شروع سے ہے یا زوال کے بعد ہر سبب نام تک کا اور ان کے اکثر یا رد ان اور قاضی حسین علی اور امام الحرمین کا تو یہ ہے کہ ان گھڑیوں سے مراد زوال کے بعد کے چند نظر میں اور ان کے نزدیک زوال کے بعد جانا چاہیے اور ان لوگوں نے دعویٰ کیا ہے کہ یہی مغربیوں کا مذہب نام شافعی اور جہوں اصحاب

ان کا یہ سو کہ دن کے شروع سے جانا چاہیے اور ناکہ یون کا حساب ان کو نزدیک شروع سے دن کے ہے اور
 یہی مذہب ہر جیب ہانکی اور بچا پر علیہ السلام کی روایت میں آیا ہے کہ جب امام نکلتا ہے قریش
 صحیفہ کو لپیٹ دیتے ہیں اور ہر کسی کی حاضری نہیں لکھتے غرض دلائل سے قوی یہی مذہب ہے کہ قبل زوال
 سمیعین جانا چاہیے اور حضرت کی عادت یہی تھی **عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُ هَذَا**
رَفَعِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ الْفَيْتَ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ ذَاكَ أَمَامَ يَوْمِ يَخْطُبُ فَقَدْ لَعْنَتْ ترجمہ سعید بن مسیب کہ ابو ہریرہ نے خبر دی کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اپنے ساتھی کو کھوپڑی پر جمو کہ دن جس وقت امام خطبہ پڑھتا ہو تو
 تھے یہی ایک لغوات کہی (یعنی اشاری سے چپ کرنا ضرور ہے اتنی بات ہی منع ہے۔ کہہا مسلم نے اور
 روایت کی مجھ سے عبد الملک بن شریح نے ان سے ان کے باپ نے اون سے الیہ وادانہ عقیل بن
 خالد نے اون سے ابن شہاب نے اون سے عمر بن عبد العزیز نے ان سے عبد اللہ بن ابی اسیم نے اور
 ابن مسیب نے دونوں سے روایت کی ابی ہریرہ نے کہہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 کہ فرماتے تھے مثل اس روایت کی جو ابی گدڑی اور کہہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے محمد بن خاتم نے از
 سے محمد بن کبر نے اون سے ابن جریر نے اون سے ابن شہاب نے ان دونوں سندوں کو یہی حدیث
 مثل اسکی مروی ہوئی ہے مگر ابن جریر نے کہا ابی اسیم بن عبد اللہ بن قارظ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ الْفَيْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ذَاكَ أَمَامَ يَوْمِ يَخْطُبُ
فَقَدْ لَعْنَتْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ هِيَ لَعْنَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَأَاهُ فَقَدْ
لَعْنَتْ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بنو ساتھی
 کو چپ رہو جمو کہ دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو تو نے لغوات کی ابو الزناد نے کہا لغویت ابو ہریرہ
 کی بولی ہے اور یہ لفظ اصل میں لغوت ہے **ف** قرآن سو یہی یہی معلوم ہوتا ہے کہ لغو میں داوہر
 یا نہیں جس کو فرمایا اللہ تعالیٰ **وَالْفَوَاقِشِ** اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطبہ کے وقت کس بات
 نکرنا چاہیے اور اگر کسی کو چپ ہی کرے تو اشارے غرض کلام کہ بعض علماء نے حرام کہا ہے اور شافعی
 کے اس میں دو قول ہیں اور قاضی نے کہا کہ امام ہانک اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی اور عا

ادن سے عبدالرزاق نے ادن سے سمر نے ادن کو ہمام بن منبہ نے ادن کو ابو ہریرہ نے انہوں نے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم سے اور اس میں یہ نہیں کہا کہ وہ ساعت بہت تھوڑی ہے **ف** اکثر لوگوں کا اختلاف ہے
 کہ وہ ساعت تک ہے اور اس کے کیا معنی کہ وہ دعا مانگنے والا اکثر انا زید بن ہاشم وغرض بعضوں نے کہا کہ وہ
 عصر سے مغرب تک ہے اور مراد کسائی سے یعنی نماز سے دعا ہے اس لیے کہ صلوٰۃ کے معنی دعا ہی آئے ہیں اور کسائی
 ہو نہیں سکتا مراد یہ ہے کہ دعا کے ساتھ قیام کرنا ہو یعنی دعا میں مشغول ہو اور کسی نے کہا وہ جب ہی امام تکلیف ہے
 اس وقت کو نماز سے فارغ ہونے تک ہے اور کسینی کہا وہ نماز کے شروع سے اس کے ختم تک ہے اور اکثر نزدیک
 صلوٰۃ سے نماز ہی مراد ہے اور بعضوں نے کہا وہ جب تک ہے کہ امام منبر پر بیٹھتا ہے نماز کو فارغ ہونے تک
 اور بعضوں نے کہا وہ اخیر تھری ہے جمعہ کے دن کی قاضی نے کہا اور ان سب اہل کے مقدمہ میں آثار مراد
 ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعضوں نے کہا وہ زوال کے قریب ہے اور بعضوں نے
 کہا زوال کی اس وقت تک ہے کہ سایہ ایک ٹھٹھہ ہو جاوے اور بعضوں نے کہا وہ سارے دن میں جمعی ہوئی ہے
 جسے لیلۃ القدر چھپی ہوئی ہے اور بعضوں نے کہا طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک ہے اور قاضی نے کہا
 یہ مراد نہیں ہے کہ وہ ان سب وقتوں میں ہوتی ہے مگر مراد یہ ہے
 کہ ان سب وقتوں میں سے کسی وقت میں ہوتی ہے اور صحیح بلکہ حوالہ دہر جو روایت کیا مسلم ابو
 کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اس وقت سے ہے کہ امام بیٹھتا ہے یعنی منبر پر نماز کا امام بننا
 تک **عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
دُعَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَسْمَعُ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَارِبِ
سَاعَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
هِيَ مَا يَكُنْ أَنْ يَخْلُسَ الْأَمَامُ إِلَى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ ثُمَّ جَاءَ أَبُو بُرْدَةَ فَرَأَى كَمَا كُنْتُ قَدْ كُنْتُ
أَسْمَعُ أَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَارِبِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ
 اپنے باپ کو جمعہ کی ساعت کے بارے میں یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ بیان کرتے ہوں میں نے کہا کہ ان میں اس میں اس
 کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ سنا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ امام منبر پر بیٹھتا ہے نماز کے شروع ہونے تک
 پس ہر قول اس بارہ میں صحیح ہے اس لیے کہ حدیث فروغ میں آچکا ہے اور بانی انزال ظن میں رہا ان لفظ
 لَا يُقْبَلُ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا یعنی حق کے سامنے ظن کیا کام آتا ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ**
عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَبِهِ

خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ ادْخُلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ اخْرِجَ مِنْهَا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر ان دنوں میں کاجن میں سورج نکلتا ہے جمہود کا دن ہے کہ اسی
میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی میں جنت گنہگار اسی میں دہان سے نکلیں **عَنْ ابْنِ مَرْثَدَةَ**
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلِقَ يَوْمَ مَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خَلَقَ
آدَمَ وَفِيهِ ادْخُلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ اخْرِجَ مِنْهَا وَكَانَ يَوْمَ السَّاعَةِ اِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ ترجمہ
ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر ان دنوں میں کاجن میں سورج نکلتا ہے جمہود کا دن
ہے کہ اسی میں آدم پیدا ہوئے اسی میں جنت گنہگار اسی میں دہان سے نکلیں اور قیامت نہ ہوگی مگر
اسی دن **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے بڑے کام جمعہ کے دن ہر اور ہون گے خواہ
وہ فضیلت کے ہوں یا نہ ہوں اور یہ سب ایسی بیان فرمائے کہ آدمی اس میں کبھی کے لیے طیار ہوں اور اسہ
کی رحمت کر اسید وار رہیں اور ابو بکر بن عمر نے کتاب اودھی شرح ترمذی میں کہا ہے کہ خرج
آدم کا جنت سے یہ بھی ایک فضیلت ہو سکتی ہے کہ یہ نکلتا سبب ہوا املی اولاد کے پیدا ہونے کا اور
انبیاء اور رسول کے ظاہر ہونیکا اور قیامت کا ہونا سبب ہر دوستان خدا کے باہر اور جنت میں جہان
کا اور دشمنان خدا کے نامراد و نرنج میں داخل ہونے کا غرض اس حدیث سے فضیلت جمعہ کی تمام
دنوں پر ثابت ہوئی **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاَخِرُونَ وَنَحْنُ الْبَارِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بَيِّنَاتٌ كُلُّ امَةٍ اَوْ دُنِيَّتِ
الْكِتَابِ يَوْمَ قِيَمَتِهَا اَوْ تَدْنَا كَمِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ اَهْدَانَا
اللَّهُ لَهُ فَالْتَأَسُّ لِمَا فِيهِ تَبِعَ الْيَحْيَى عَدَا وَالتَّصَادَى بَعْدَ عَدَا ترجمہ ابوہریرہ نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پہلے لوگ ہیں اور آگے بڑھ جانے والے ہیں قیامت کا دن فقط
انہی بات ہر کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب ملی ہے اور ہر کواٹھے بعد پیر دن جو ہم پر اسہ نے فرض کیا
اسکی بکھراہ تبادی اور لوگ سب ہمارے پیچھے ہیں کہ ہر کی عید جمعہ کے دوسرے دن ہوتی ہے
اور نصاری کی تیسرے دن (یعنی ہفتہ اور التوار کو) **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاَخِرُونَ **السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ** ترجمہ ابوہریرہ نے کہا
ابو بکر بن عمر کی مروی ہے **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**

حصہ کے دن کی غرض جمعہ اور شنبہ اور اتوار عیدوں کی یہ ترتیب بھی اور وہ ایسے ہی لوگ ہمارے پیچھے
 رہیں گے قیامت کے دن ہم دنیا میں رہے پیچھے ہیں اور قیامت میں سب آگے ہمارا فیصلہ ہو گا اور
 ایک روایت میں یہ لفظ ہے المقضیٰ خیم کھاسا سلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہ روایت کی ہم
 ابو کریب نے اون سے ابن ابی زائدہ نے اون سے سعد نے اون سے ابی ریحی بن خراش نے اون سے حذیفہ
 کہ فرما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا راہ تہائی گئی جمعہ کی اور اور لوگوں کو ہلا دیا جو ہم سے پہلے
 تھے اور ساری روایت مثل ابن فضیل کی بیان کیے جو اوپر گزری (

عن ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا
 کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ کَانَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ
 الْمَسْجِدِ مَلَائِکَةٌ یَّتَنَبَّهْنَ الْاَوَّلَ فَاِذَا فَجَاؤُا حَبَسَ الْاِمَامُ طَوُّوا
 الصَّغْفَرِ وَکَبَّرُوْا یَتَمَتَّعُوْنَ الذَّکْرَ وَمَثَلُ الْمُحْبَبِّ کَمَثَلِ النَّبِیِّ یُحَدِّثُ
 الْبَیِّنَاتِ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُحَدِّثُ بَقَدْرٍ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُحَدِّثُ الْکَثْبَ ثُمَّ کَالَّذِیْ
 یُحَدِّثُ الدَّجَاجَةَ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُحَدِّثُ الْبَیْضَةَ ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ

نے ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے ہر دروازہ پر مسجد کے دروازوں میں
 سے فرشتے لکھتے ہیں کہ فلاں اس کے بعد وہ اس کے بعد وہ پھر جب امام منبر پر بیٹھا ہے سب
 فرشتے اسے اہمال سپیٹ دیتے ہیں اور خطبہ آنکھیں سننے لگتے ہیں اور جو اہل آیا اس کے ثواب کی مثل ایسی
 ہے جیسو کوئی ایک اونٹ قربانی کرے اس کے بعد جو آیا وہ ایسا ہے جیسو کوئی ایک گائے کرے اس کے
 بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسو کوئی ایک ہینڈا کرے اس کے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسو کوئی مرغی کرے
 اس کے بعد جو آوے وہ ایسا ہے جیسو کوئی ایک کتا ڈھانڈا کی راہ میں دیوے کھاسا سلم نے روایت کی ہم

سے انہوں نے بھی اور عمرنا قند نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن انس سے ابو ہریرہ

عن ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ یَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا کَانَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ
 کَانَ عَلٰی کُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ
 مَلَائِکَةٌ یَّتَنَبَّهْنَ الْاَوَّلَ فَاِذَا فَجَاؤُا حَبَسَ الْاِمَامُ طَوُّوا الصَّغْفَرِ وَکَبَّرُوْا
 یَتَمَتَّعُوْنَ الذَّکْرَ وَمَثَلُ الْمُحْبَبِّ کَمَثَلِ النَّبِیِّ یُحَدِّثُ الْبَیِّنَاتِ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُحَدِّثُ بَقَدْرٍ
 ثُمَّ کَالَّذِیْ یُحَدِّثُ الْکَثْبَ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُحَدِّثُ الدَّجَاجَةَ ثُمَّ کَالَّذِیْ یُحَدِّثُ الْبَیْضَةَ

ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد روزی پر سجد کے ایک فرشتہ ہوتا ہے کہ وہ سب سے پہلے جوتا ہے اسکو ایسا لگتا ہے جیسے کینڑ اونٹ قربانی کیا ہو درجہ بدرجہ جو پہنچے آخر جاتے ہیں انکو گشت ناجا ہے یہاں تک کہ اسکی مثل لگتا ہے جس نے ایک اٹھا خدا کی راہ میں دیا ہو جب امام منبر پر بیٹھا نامہ اعمال پڑھتا ہو مرد روزی کے فرشتے اگر خطبہ سننے کے حکم کی اپنی ہڈیرۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ مَنْ اُخْتُصِلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلَّی مَا قَدَّرَ لَهُ ثُمَّ اَصْبَحَ حَتَّى یُفْرَغَ مِنْ خُطْبَتِہِ ثُمَّ یُصَلِّی مَعَ غُفْرَ لَہٗ مَا بَیْنَہُ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی وَفَضَلَ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ ترجمہ ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جس نے غلر کیا اور جمعہ میں آیا اور صبح تہجد میں ہی نماز پڑھی اور جب رکوع خطبہ سے فارغ ہوئے تک پہر امام کے پاس نماز ادا کی اوس کی گناہ بخش گئے اس جمعہ کے گشتہ تک اور تین دن کے اور زیادہ

اس معلوم ہوا کہ خطبہ کے بعد قبل نیت باندھنے کے ضروری بات کرنا دوسرے اور قبل خطبہ کے لازماً مستحب میں اور یہی مذہب ہر شاخہ اور جمہور کا اور خطبہ کے وقت چپ رہنا واجب ہے اور فضیلت نزل کی حکم کی اِنْ هُدِیْرَۃٌ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَنْ قَوَّضًا فَاحْسَنَ الْوُضُوْءِ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَصْبَحَ غُفْرَ لَہٗ مَا بَیْنَہُ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ وَفِیْ یَاۡدَۃَ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَعَنَّا ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کرے اور چپ نہ کرے پہر جمعہ میں اُسے اور خطبہ سننے اور چپ رہی اوس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہ بخش جا دیں گے اور تین دن کے اور زیادہ اور جو کنکریں سے کھیلے اور سنے بیفائدہ کام کیا حکم کی جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللہِ قَالَ کُنَّا فَعَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ثُمَّ رَجَعْنَا فَنَزَلْنَا فَاخْبَرْنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِمَ جَعَلْتَنِي فِیْ اَیَّہِ هَآءِہِ تِلْکَ قَالَ ذَوَالْ شَمْسِ ترجمہ عبد اللہ کے فرزند نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی جمعہ کی) پہر لڑکر آرام دیتی تھے اپنے پانی لا دینے کے اور ٹون کو حسن نے کہا جعفر سے کہ ہر وقت کیا وقت بہتا تھا انہوں نے کہا آفتاب طلوع کا وقت حکم کی جَعْفَرُ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّهُ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مَا مَنَى کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُصَلِّی الْجُمُعَةَ قَالَ کَانَ یُفَضِّلُ ثَمَنًا ذَہَبًا اِلٰی حِمَا لِنَا کُنْزٍ یُحْفَازُہُ اَدْعَبُ اللہُ فِیْ حُدُودِہِ حِیْنَ

فَصَلَّی

ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کرے اور چپ نہ کرے پہر جمعہ میں اُسے اور خطبہ سننے اور چپ رہی اوس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہ بخش جا دیں گے اور تین دن کے اور زیادہ اور جو کنکریں سے کھیلے اور سنے بیفائدہ کام کیا حکم کی جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللہِ قَالَ کُنَّا فَعَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ثُمَّ رَجَعْنَا فَنَزَلْنَا فَاخْبَرْنَا قَالَ حَسَنٌ فَقُلْتُ لِمَ جَعَلْتَنِي فِیْ اَیَّہِ هَآءِہِ تِلْکَ قَالَ ذَوَالْ شَمْسِ ترجمہ عبد اللہ کے فرزند نے کہا کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (یعنی جمعہ کی) پہر لڑکر آرام دیتی تھے اپنے پانی لا دینے کے اور ٹون کو حسن نے کہا جعفر سے کہ ہر وقت کیا وقت بہتا تھا انہوں نے کہا آفتاب طلوع کا وقت حکم کی جَعْفَرُ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّهُ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مَا مَنَى کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُصَلِّی الْجُمُعَةَ قَالَ کَانَ یُفَضِّلُ ثَمَنًا ذَہَبًا اِلٰی حِمَا لِنَا کُنْزٍ یُحْفَازُہُ اَدْعَبُ اللہُ فِیْ حُدُودِہِ حِیْنَ

ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کرے اور چپ نہ کرے پہر جمعہ میں اُسے اور خطبہ سننے اور چپ رہی اوس کے اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک گناہ بخش جا دیں گے اور تین دن کے اور زیادہ اور جو کنکریں سے کھیلے اور سنے بیفائدہ کام کیا حکم کی جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللہِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مَا مَنَى کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُصَلِّی الْجُمُعَةَ قَالَ کَانَ یُفَضِّلُ ثَمَنًا ذَہَبًا اِلٰی حِمَا لِنَا کُنْزٍ یُحْفَازُہُ اَدْعَبُ اللہُ فِیْ حُدُودِہِ حِیْنَ

تَزُولُ الشَّمْسِ لَعْنَةُ النَّارِ ترجمہ جہنم کے آگ کی لعنت ہے کہ انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب نماز پڑھتے تھے جمعہ کی انہوں نے کہا جب وہ نماز پڑھ چکے تھے تب ہم جاتے
 تھے اور ایسے اوشوں کو آرام دیتے تھے عبد اللہ نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ آرام پانچے بین
 جب آفتاب اُٹھتا ہے یعنی پانی لادنے والے اونٹ **عَنْ سَعْدِ بْنِ عَفْرَى** رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا
 نَقِيلُ وَلَا نَتَقَدَّشُ إِلَّا بِكَفِّ الْجَمْعَةِ ذَا بَنِي مُجَرِّفٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ترجمہ سہل نے کہا ہم دو پہر کا سونا اور بہر دن چڑھنے کا کہنا مانگتے اور نہ کہتے تھے مگر بعد نماز جمعہ کے
 ابن حجر نے اپنی روایت میں یہ بات زیادہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں **عَنْ أَبِي سَلَمَةَ**
بْنِ الْأَكْثَمِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جَمْعًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَإِذَا أَذَاتِ الشَّمْسِ ثُمَّ نَزَجْنَا نَتَّبِعُ الْفَيْ ترجمہ ابی اس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے
 روایت کی کہ انہوں نے کہا ہم جمعہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب سورج
 جاتا تھا پہلو سے تھے سب دھڑکتے ہوئے یعنی دیوانہوں کا سایہ نہ ہوتا تھا **عَنْ أَبِي سَلَمَةَ**
بْنِ الْأَكْثَمِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَصِلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْعَةَ فَكُنَّا جَمْعًا
يَجِدُ الْحَيَّانَ فَيَأْتِيَانَا نَسْتَبْطِلُ فِيهِ ترجمہ ابی اس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے
 کہا ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور جب لوگوں نے (یعنی بعد نماز جمعہ کے) اتر
 دیواروں کا سایہ نہ پاتے تھے جس کی آڑ میں آدین **ف** ان سب روایتوں سے جمعہ کا جلد ہی ہونا
 ثابت ہوتا ہے مگر امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جماہیر علماء کا صحابہ اور تابعین سے یہ مذہب ہے کہ جمعہ
 نہیں ہوتا ہے مگر بعد زوال کے اور ان کا خلاف کسی نے نہیں کیا مگر امام احمد اور اسحاق نے کہ ان دونوں
 کے نزدیک قبل زوال جائز ہے اور اگرچہ نزدیکی سے اس مقام میں تاخیر شافعیہ وغیرہ کی ہے مگر امام احمد کا
 مذہب یہی دلائل صحیحہ سے خالی نہیں اگرچہ چہرہ سب کی تاویل کرتے ہیں اور جلدی کے سبب پر اول بیان
 کو مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صحابہ صبح کا کہنا اور دو پہر کا سونا بعد نماز جمعہ کے کرتے تھے اور اس دن ان دونوں
 میں میر کر سیکر وہ اول وقت کی تھی لہذا ان کا مون میں دیر کرتے کہنا مذکور اولیٰ یا غلط ہے جابار سے اور یہ جوہر کی کہ ہم ساتھ
 دھڑکتے اور نہ پاؤں کی تاویل میں کہتے ہیں کہ جمعہ اول وقت ہوتا تھا اور پھر آدین گہروں کی چوٹی نہیں آسکے اس لیے یہ
 نہ ملتا تھا اور شاید سایہ تھوڑا ہوتا مگر آدمی کے پورے قدر چپانے کو کفایت نہ کرتا تھا اور اوشوں کو آرام

دوسرے سردار یہ کہ انکو کام سے چھڑا دیتے اور دانہ چارہ دیتے یا چرائی پر چھوڑ دیتے کہ صبح کے کام سے
 راحت پاویں **سُكُنَ** ابْنِ عَمْسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
 فَأَيُّمَا نَحْمُ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ قَالَ لِمَا تَفْعَلُونَ الْيَوْمَ ترجمہ عبد الباقی بن عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم خطبہ پڑھتے جموع کے دن کھڑے ہو کر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو جاتے جیسو تم لوگ آجکل کرتے
 ہو **سُكُنَ** جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْطَبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا
 يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَكُفُّ النَّاسَ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دو
 خطبہ پڑھتے تھے اور انکے پیچ میں بیٹھتے تھے اور خطبوں میں قرآن منقرا پڑھتے اور لوگوں کو
 نصیحت کرتے **سُكُنَ** جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ فَأَيُّمَا
 يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَحْمِلُ ثُمَّ يَقُومُ يَخْطُبُ فَأَيُّمَا فَمَنْ بَنَاكَ أَتَى كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا لَقَدْ
 كَذَبَ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مَنْ أَلْفَى صَلَوحٍ ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم خطبہ کھڑے ہو کر پڑھتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے کھڑے پڑھتا اور جس نے تم
 سے کہا کہ بیٹھ کر پڑھو اس سے خفا کی قسم جو کچھ کہامین نے ان کے ساتھ دوسرا سے زیادہ نماز پڑھی ہو
سُكُنَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ فَأَيُّمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ
 يَجَاءُ عِيْلُ مَنْ الشَّامُ فَأَتَقَلَ النَّاسُ إِلَيْهَا حَتَّى لَوْ بَيَّزُوا إِذَا شَاءُوا عَشْرَ رَجُلًا فَأَنْزَلَتْ هَذِهِ
 الْآيَةُ الْآتِي فِي الْجُمُعَةِ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا فَلْيَضْحَكُوا وَلَا يَبْكُوا وَلَا يَمَسُّوا إِلَّا بُيُوتَهُمْ وَلَا يَمَسُّوا
 اسرع نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے جموع کے دن سو ایک بار ایک ٹانڈا یا ایک
 شام سے (غلہ لیکر) اور لوگ اسکو پاس دوڑ کر صرف بارہ آدمی آپ کے ساتھ رہ گئے اور پھر یہ آیت اتری
 جمعہ کو کہ جب دیکھو کہ یہین تجارت یا کوئی کہیل کی چیز تو دوڑ جاتے ہیں اس طرف اور چھوڑ جاتے ہیں
 ترجمہ کھڑے ہو کر **سُكُنَ** حَصَيْنٌ يَضُدُ الْأَسْنَادَ وَقَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ
 وَلَمْ يُقَلِّ فَأَيُّمَا ترجمہ وہی جو اوپر گذرا اگر اس نے قائل کا لفظ نہیں کہا **سُكُنَ** جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ مَتَّ سُوَيْفَةً
 قَالَ فَخَدَجَ النَّاسُ إِلَيْهَا فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا
 قَالَ فَأَنزَلَ اللَّهُ تَنَزَّلَ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا فَلْيَضْحَكُوا وَلَا يَبْكُوا وَلَا يَمَسُّوا إِلَّا بُيُوتَهُمْ وَلَا يَمَسُّوا

جابر نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر جمعہ کے دن سوا ایک ماٹھا آیا اور لوگ سجدہ سے نکل کر اور
 بارہ آدمی رہ گئے کہ میں نبی ان میں تھا سوا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور جبریل علیہ السلام کی
 یا کبیل اور کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور چوڑ جاتے ہیں یہ کہ کھڑے ہوئے جابر بن عبد اللہ رضی
 اللہ عنہما قال بئسنا الشقی صلی اللہ علیہ وسلم قائم یوم الجمعة اذ قد مت عینا الی
 المذینة فابتد رھا احباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی لکر یوم معہ اہلنا عسر
 فیہم انہم یبکی و عمن رعتی اللہ عجمہما قال و نزلت ہذہ الایۃ و اذ اذ انما تجدہ اذ لکھوا
 انفسوا الیکھما ترجمہ کیا وہی جو اوپر گذر رہے اتنی بات زیادہ ہو کہ ابوبکر اور عمر سجدہ سے نہیں گئے بلکہ ان
 بارہ آدمی میں تھے ف ان حدیث میں معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا مسنون ہے اور یہ صحیح
 بیٹھنا ہی سنت ہے اور یہی مذہب صحابہ کرام کا ہے کہ باوجود قدرت قیام کے بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں اور
 معلوم ہوا کہ جمعہ میں دو خطبہ ضرور ہیں اور حسن بصری اور اہل نظر وغیرہ کا مذہب ہے کہ بغیر خطبہ کے
 ہی جمعہ صحیح ہے اور ابن عبد البر نے کھڑے ہو کر پڑھنے پر اجماع نقل کیا ہے اور حنیفہ رحم نے کہا کہ
 بیٹھ کر پڑھنا ہی روا ہے اور کھڑے نہ ہونا واجب نہیں اور اب حنیفہ اور مالک اور جمہور کے نزدیک بیٹھنا دو
 خطبوں کے بیچ میں سنت ہے واجب نہیں اور شافعی کے نزدیک فرض ہے اور شریح صحت خطبہ
 کے لحاظ دیئے کہا یہ امر سوائے شافعی کے اور کسی نے نہیں کہا اور شافعی کی دلیل یہ ہے کہ پونہ
 ثابت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ نے فرمایا نماز اسی طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے
 دیکھو اور خطبہ ہی مثل نماز ہے (نوی) عن کتب ابن عجمۃ قال دخل المسجد و عبد الرحمن
 ابن اُمّ الحکم یخطب فاعدا انقال انکروا الیہ لانا الخیبت یخطب فاعدا و قال اللہ
 تعالیٰ و اذ اذ انما تجدہ اذ لکھوا انفسوا الیکھما و نزلت ہذہ الایۃ فایما ترجمہ کعب بن عجمہ داخل ہو کر
 مسجد میں اور عبد الرحمن ام حکم کا بیٹا بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھتا تھا تو انہوں نے کہا دیکھو اس غیبت
 کو کہ خطبہ پڑھتا ہے بیٹھ ہوئے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب دیکھو میں کسی تجارت یا کبیل کو تو دوڑ
 جاتے ہیں اس کی طرف اور چوڑ جاتے ہیں یہ کہ کھڑے ہوئے الحکم بن مینا ان عبد اللہ بن
 عمر و ابابکر رضی اللہ عنہما حدیثا کہ انہما سمعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 علی اعداء منینہ لکن ینتھین انوا من عن و دعیہم الیہم کات و لکن من اللہ علی اعداء منینہ

ثُمَّ لِيَكُونَ مِنَ الْغَائِلِينَ ترجمہ حکم بن ہینا سے عبد اللہ بن عمرو اور ابوسریہ نے بیان کیا کہ انہوں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اپنی سنبر کی لکڑیوں پر کہ لوگ باز آویں جبہ کے چوڑے دینے
 سے نہیں تو اب تم بچا لے آج کے دنوں پر مہر کر دے گا کہ وہ غافلون میں ہو جا دیں گے **ف** لیخرا
 سے لطف و رحمت کو دور کر لے گا اور اسباب خیر کو باز کرے گا یہی قول ہے اکثر متکلمین کا **عَنْ حَبَابِ**
ابْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَاتِ
 صَلَواتِهِ فَصَدَّ أَوْ خَطَبَتْهُ فَصَدَّ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 نماز تہجد کی تو آپ کی نماز نہ خطبہ پڑھ کر کا تھا (یعنی نہ بہت لمبائے چھوٹا) **عَنْ حَبَابِ بْنِ سَمُرَةَ** قَالَ كُنْتُ أَصِلُ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلَواتُهُ فَصَدَّ أَوْ خَطَبَتْهُ فَصَدَّ ترجمہ جابر بن سمرہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَلَعَ ثَمَامَتَهُ عَيْنَاكَ دَعَلَا مَوَدَّةً وَافْتَدَا عَضْبَةً حَتَّى كَانَتْ مَمْلُوءَةً
 حَلِيزَةً يَقُولُ صَبْرًا وَمَسَاحَةً وَيَقُولُ لَبْعَةً أَنَا وَالسَّاعَةُ وَهَاتَيْنِ وَيَقْرَأُ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ السَّابِقَةَ وَالْوَسْطَى يَقُولُ
 أَمَّا بَعْدُ يَا خَيْرَ الْخَلْقِ يَا خَيْرَ الْخَلْقِ يَا خَيْرَ الْخَلْقِ هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا كَرَامَةُ مُحَمَّدٍ هَذَا مُحَمَّدٌ
 يَدْعُو صَلَواتَهُ كُنْ يَقُولُ أَنَا أَوَّلُ بَيْتٍ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مِنْ تِلْكَ مَا كَلَّمَ كَلِمَةً هَلِيلِهِ وَمِنْ تِلْكَ
 دِينًا أَوْ ضَيْعًا فَإِنَّكَ عَلَى ترجمہ جابر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ پڑھتے تھے آپ کی
 انگلیوں سے سرخ ہو جاتیں اور آواز بلند ہو جاتی اور غصہ زیادہ ہو جاتا کہ یا وہ ایک ایسے لشکر سے ڈرا بیٹھا
 تھے کہ صبح شام آیا اور فرماتے تھے کہ میں اور قیامت یوں بھیجا گیا ہوں اور اپنے کلمہ کی ادب و بیچ کی انگلی
 ملاتے اور کہتے کہ خدا کی حمد کے بعد جانو کہ ہر بات سے بہتر اللہ کی کتاب ہے اور ہر چال سے بہتر محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم کی چال ہے اور سب کاموں سے بری نئے کام ہیں اور ہر نیا کام اگر اسی ہے پھر فرماتے کہ میں
 ہر مومن کا دوست ہوں اس کی جان سے زیادہ پھر جو مومن ہر کہ مال چوڑا کرے وہ اس کے گھر والوں کا
 ہے اور جو قرض یا بچے چوڑے ان کی پرورش میں لطف ہے اور ان کا خراج بھی ہے **ف** اس حدیث
 میں کمی خاندانے ہیں **أَوَّلُ** ادب خطبہ پڑھنے والے کے کہ آواز بلند رکھے بندگان خدا کو ڈراوی۔
 دوسرے قرب قیامت سے اس کا لفظ کہ یہ خطبوں میں کہنا مستحسن ہے چوتھی بدعت کی برائی
 پنجویں تغسیم بدعت کا باطل ہونا چھٹی محدثات میں نئے کاموں کو برکت و عبادت میں ہوں یا عبادت
 میں شاقون انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت مومنوں پر جو نہ اردن ما باپ سے بڑا ہے اٹھویں

تَالِ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ
 هُوَ كَذِبٌ لَقَدْ بَلَغَنِي مَا عَوَّسَ الْبَكْرُ قَالَ فَقَالَ هَاتِي يَدَكَ أَبَا بَلْعَاءُ عَلَيَّ لَا سَلَامَ ذَاكَ نَبَايَا
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَعَى تَوْبِكَ قَالَ وَعَلَى قَوْلِي قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ الْيَمِينِ هَلْ أَصَبْتُمْ
 مِثْلَ هَؤُلَاءِ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَصَبْتُ مِنْهُمْ مَطْرُوقَةً فَقَالَ لَدُّوَهَا كَأَنَّ هَؤُلَاءِ
 قَوْمٌ فِيهَا دَرَجَةٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ مَرَى بِهِ كَهْدًا مَكَّةَ مِنْ آيَا (ایک شخص کا نام ہے) اور قسیدہ اُردو
 شہودہ سے تھا اور جنوں اور ہستیوں کو جبار تاہتا تو مکہ کے نادانوں سے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ و
 سلم بخون ہیں (پناہ اللہ صاحب کی) تو اس نے کہا ذرا میں انہوں کو میرے شاید اللہ میرے ہاتھ سے اپنے چپے
 کر کے غرض آپ کے ملا اور کہا کہ اے محمد میں جنوں وغیرہ کو جبار تاہتا ہوں اور اللہ میرے ہاتھ سے جسکو چاہتا ہے
 شفا دیتا ہے پھر انکو خواہش ہے تو آپ کو فرمایا ان اللہ میرے ہاتھ سے ایک نیکو خیال اللہ میں ہیں
 میں اسکی خوشنویس کرتا ہوں اور اس سے مدد چاہتا ہوں جسکو اللہ راہ بتا دے اسکو کون بہکا دے اور جو
 وہ بہکا دے اسکو کون راہ بتا دے اور گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود الا ان عبادت کے نہیں ہوا اللہ کے
 وہ اکیلے ہے کوئی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ اللہ اور محمدؐ منہ افرہ نہیجا ہوا سکا ہے اب عبد اللہ کے جو کہہ ہوں ضما
 نے کہا پھر تو کہو ان کلمات کو اللہ میرے ضما پر ایمان کا یونچھے گیا (غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 انکو تین بار پڑھا پھر ضما نے کہا ابھی میں نے تو کہہ ہوں کی باتیں سنیں جاؤ گروں کے اقوال سنیں شاعر
 کے شعر سنیں مگر ان کلمات کے برابر میں نے کسی کو نہیں سنا اور یہ تو دیارِ بلاغت کو تہ تک پہنچ گئی
 میں پھر ضما نے کہا اپنا تاہتا لائے کہ میں اسلام کی حیت کروں غرض انہوں نے بیعت کی اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیعت لینا ہوں میں تم سے اور تمہاری قوم سے انہوں نے عرض کی کہ مان ہیں
 اپنی قوم کی طرف سے یہی بیعت کرتا ہوں آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نین پہنچا اور وہ اون کی
 قوم پر گذرے (اس لشکر کے سردار نے کہا کہ تم نے اس قوم کو کچھ نہیں لڑا تب ایک شخص نے کہا کہ مان
 میں نے ایک لڑا ان سے لیا ہے انہوں نے حکم دیا کہ جاؤ اسے پھر دو اس لیے کہ یہ قوم ضما ہے اور
 وہ ضما کی بیعت کر سب کے امان میں آچکے ہیں) اسکا (وَأَصْلُ بْنُ حَبَّانَ قَالَ قَالَ أَبُو وَائِلٍ حَبَّانَ
 عَمَّارٌ فَاجْزُوا بَلَّغْتُ لَكُمْ أَنَا لَيْتَ يَا أَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ أَبْلَغْتُ وَأَجُوزْتُ فَكُلُّكُمْ تَنْفُسُ

فقال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان طول صلوة الرجل وقصر خطبة من
 من فضله فاحذروا الصلوة واقصروا الخطبة فرائق من البيان بعد ترجمہ واصل بن حیان
 نے کہا کہ ابو دائل نے کہا کہ خطبہ پڑھیں پر عمار نے اور بہت مختصر پڑھا اور نہایت بلند پر جب یہ اترے
 منبر سے تو ہم نے کہا اے ابو الیقظان تم بھی بہت بلند خطبہ پڑھا اور نہایت مختصر کہا اور اگر میں ہوتا تو ذرا
 اس خطبہ کو طویل کرتا تب عمار نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرماتے تھے
 آدمی کو نماز کا لنگا کرنا اور خطبہ کو مختصر کرنا ناشافی ہے اس کے سمجھدار ہونے کی سوئم نماز کو لنگا کرنا اور خطبہ
 کو چھوٹا اور بعضا بیان جلد ہوتا ہے (یعنی تاثیر رکھتا ہے) **سُكُنْ** عِدَايَ بَيْنَ حَاتِمِ ابْنِ رَجَاءَ وَخَطْبَةِ
 عَدِيِّ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ رَشِدَ وَمَنْ يَعْصِ مَا
 فَقَدْ عَوَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَيْبُ أَنْتَ قُلْ وَمَنْ يُخِيسَ اللَّهُ وَ
 رَسُولُهُ قَالَ ابْنُ عَمْرٍاءَ فَقَدْ عَوَى عَدِي بْنُ حَاتِمٍ نے کہا کہ ای شخص نے خطبہ پڑھنا ہی صلی اللہ علیہ
 وسلم کے پاس اور اس نے کہا میں نے لایع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن تعصم ما فقد عوى (یعنی جو اطاعت کرے
 اللہ اور اس کے رسول کی اس نے راہ پائی اور جس نے اون دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا) تو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا برا ہے تو خطیب یں کہہ دین بعض اللہ ورسولہ ابن امیر نے اپنی روایت
 میں کہا **فَقَدْ عَوَى** ومن يعصمها لفظ کو اپنے اس لیے پسند نہیں کیا کہ اس میں ضمیمہ ہو
 تو اللہ ورسول کی برابری معلوم ہوتی ہے اور آگے ذکر کرنا اللہ کے نام کا کہ موجب برکت ہی فوت ہوتا ہو
 اور دوسرے بعض اللہ ورسولہ کو اسی لیے پسند کیا **سُكُنْ** صفوان بن یحییٰ عن أبيه رضى الله عنه
 انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول **يَقْدِرُ عَلَى الْبِرِّ نَادٍ** وَايَا مَالِكٍ تَرْجِمُهُ صفوان بن
 یحییٰ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ منبر پر پڑھتے تھے و
مَادَّ يَأْكُلُ لِقِيقِ بْنِ كَبْكَبٍ اس حدیث سے قرآن پڑھنا خطبہ میں ثابت ہوا اور اس کے
 شروع ہونے میں اتفاق ہے وجوب میں اختلاف ہے اور شافعیہ کے نزدیک کچھ قرآن پڑھنا واجب ہے اگرچہ
 ایک ہی آیت ہو **سُكُنْ** اُخْبِتْ لِمَنْ رَوَى اللَّهُ عَنْهُمْ مَا قَالَتْ اُخْلَتْ قِي وَالْقُرْآنُ الْحَمِيدُ
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سنا کہ **يَوْمَ الْجُمُعَةِ** وَهُوَ يَقْرَأُهَا عَلَى الْمَنَبَرِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ
 ترجمہ عمر کی کہن کہا کہ میں نے سورہ ق والقرآن الحمید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے

[illegible]

اور عمارہ نے وہی کہا جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ يَا قُلَانُ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَادْكُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جَمْعًا كَثُرَ سِتُّهُ تَبَيَّنَ كَأَنَّهُ يَخْضَرُ**
أَيَا أَتَيْتُ پوچھا تم نے نماز پڑھی ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اوٹھو دو رکعت پڑھ لو (یعنی سنت)
فَإِسْبِي مذہب ہو شافعی اور احمد اور اسحق کا اور فقہائے محدثین کا کہ جب مسجد میں آوے
 اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو دو رکعت ادا کر لینا سہل ہے اور مختصر ہے اور بعد اس کے خطبہ سننے لگے اور
 اس کے بغیر بیٹھنا مسجد میں مکروہ ہے مگر بعض جہال پہلے بیٹھ لیتے ہیں پھر اوٹھ کر ادا کرتے ہیں اور بعض
 جہال خطبہ اول سن کر دوسرے خطبہ میں کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے ہیں یہ خدا جانے کس نے انکو سکھایا ہے
 اور ابو حنیفہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ خطبہ کی وقت نہ پڑھے اور یہ محدثین ابو حنیفہ میں رحمۃ اللہ علیہ
 کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن شیبہ نے اور یعقوب دورق نے ابن علیہ سے اس نے ابوبکر اس کے عمر
 سے اس کے جابر سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جبر حمار نے کہا مگر دو رکعت کا ذکر نہیں کیا
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَصَلِّ الرَّكَعَتَيْنِ وَفِي
رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ترجمہ ہونے لگا ایک شخص مسجد میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے آپ نے فرمایا تم نے نماز پڑھی اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اٹھو اور دو رکعت
 پڑھو **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ أَرَكَعْتَ رَكَعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ أَرَكَعْتَ رَجْمَةً**
 اس کا وہی ہے جو اوپر گذرا **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَحْدِثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَلَعَ الْإِمَامُ فَلْيُصَلِّ**
رَكَعَتَيْنِ ترجمہ جابر نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا کہ جب کوئی آدمی اور امام خطبہ
 پڑھنے کو صرف نہ نکل چکا ہو دو رکعت پڑھ لیوے **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ**
سُلَيْكُ الْغَطَفَانِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْخُذُ عَلَى
الْمِنْبَرِ فَقَالَ سُلَيْكُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَكَعْتَ رَكَعَتَيْنِ

قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ تَارَ كَعَمَامًا مَرَّجَمَ جَابِرُ بْنُ كَهَاسَلِكٍ عَطْفَانِي جَمْعُهُ كَعَمَامَةٍ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْرُورٌ بِثِيَابِهِ تَبَا وَأَرْسَلِيكَ مَبْثُومًا كَعَمَامَةٍ جَابِرُ بْنُ كَهَاسَلِكٍ عَطْفَانِي جَمْعُهُ كَعَمَامَةٍ
 كَمَا نَهَى بَنِي أَبِي فَرَايَا أَوْثَرُ وَأَوْرَانُ كَوْثَرُهُ لَوْ عَمَلٌ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ سَلِيكَ الْفَقْهَاءُ
 يَوْمَ الْاِسْمَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَبَلَغَ فَقَالَ لَهُ يَا سَلِيكَ ثُمَّ تَارَ
 دَكْحَتَيْنِ وَتَحَوُّدِيَّيَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَانَ مَامًا يَخْطُبُ فَلْيَرْكَبْ رَاحَتَهُ
 وَلْيَتَحَوَّزْ فِيصْمًا مَرَّجَمَ جَابِرُ بْنُ كَهَاسَلِكٍ كَرَّجَمَهُ كَوَارِثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةُ ثَابِتٍ تَبَا
 أَوْرَهُ أَكْرَمِيَّهَ كَعَمَامَةٍ جَابِرُ بْنُ كَهَاسَلِكٍ أَوْثَرُ وَأَوْرَانُ كَوْثَرُهُ لَوْ عَمَلٌ جَابِرُ بْنُ كَهَاسَلِكٍ عَطْفَانِي جَمْعُهُ كَعَمَامَةٍ
 تَبَا مَبْرُورٌ بِثِيَابِهِ تَبَا وَأَرْسَلِيكَ مَبْثُومًا كَعَمَامَةٍ جَابِرُ بْنُ كَهَاسَلِكٍ عَطْفَانِي جَمْعُهُ كَعَمَامَةٍ
 حَرِيثُ كَرَّجَمَهُ كَوَارِثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةُ ثَابِتٍ تَبَا أَوْرَهُ أَكْرَمِيَّهَ كَعَمَامَةٍ جَابِرُ بْنُ كَهَاسَلِكٍ
 نَهَى بَنِي أَبِي فَرَايَا أَوْثَرُ وَأَوْرَانُ كَوْثَرُهُ لَوْ عَمَلٌ جَابِرُ بْنُ كَهَاسَلِكٍ عَطْفَانِي جَمْعُهُ كَعَمَامَةٍ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ خَرَّيْتُ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ
 لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَابْتَغِ عَلَى سَوَلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَكَّلْ خُطْبَتُهُ
 حَتَّى أَتَى الْاِثْنَيْنِ بَيْنَ حَرِيثٍ قَوَائِمِهِ حَدِيثًا قَالَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ سَوَلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَقْبَضْتُ فَاثْمَ أَخْرَجَهَا مَرَّجَمَ حَرِيثُ
 كَمَا أَوْرَعَهُ آتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعَمَامَةٍ جَابِرُ بْنُ كَهَاسَلِكٍ عَطْفَانِي جَمْعُهُ كَعَمَامَةٍ
 عَرْضُ كِي كَعَمَامَةٍ رَسُولُ الْاِيكِ مَرَّجَمَ (مَسَافِرُ) آيَاتِهِ أَهْلُ دِينِهِ دَرِيْفَتُ كَرْنِيكِهِ نَهَى بَنِي أَبِي
 كَعَمَامَةٍ اسْكَادِيْنِ كِيَايَةِ بِرَاقِ مَبْرُورٌ بِثِيَابِهِ تَبَا وَأَرْسَلِيكَ مَبْثُومًا كَعَمَامَةٍ جَابِرُ بْنُ كَهَاسَلِكٍ
 اِيكِ كَرِي لَاسْ مَبْرُورٌ بِثِيَابِهِ تَبَا وَأَرْسَلِيكَ مَبْثُومًا كَعَمَامَةٍ جَابِرُ بْنُ كَهَاسَلِكٍ عَطْفَانِي جَمْعُهُ كَعَمَامَةٍ
 بِرَاقِ مَبْرُورٌ بِثِيَابِهِ تَبَا وَأَرْسَلِيكَ مَبْثُومًا كَعَمَامَةٍ جَابِرُ بْنُ كَهَاسَلِكٍ عَطْفَانِي جَمْعُهُ كَعَمَامَةٍ
 رِيكَالُ خَلْقٍ تَبَا وَأَرْسَلِيكَ مَبْثُومًا كَعَمَامَةٍ جَابِرُ بْنُ كَهَاسَلِكٍ عَطْفَانِي جَمْعُهُ كَعَمَامَةٍ
 اسْتَكْلَفَ مَرَّوَانُ ابْنُ هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فَفُتِيَ لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ يَوْمَ
 الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الْاِنْشَاءِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرَى إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ نَادَوْكَ
 أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ الْمَكْرِفِ فَقُلْتُ كَرَأْتُكَ حَرَاتٍ لِيَوْمَ تَكُنِ كَانَتْ عَلَى بَنِي كَالِ الْيَمِينِ

[illegible]

جمعیہ میں سوائے سورہ جمعہ کے اور گون سورہ پڑھتے تھے انہوں نے کہا ہل اناک عمن ابن عکابر
 اَنَّ الشَّيْءَ مَلَكَ اللهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَواتِهِ الْخَبْرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَلَمْ تَنْزِيلُ الشَّيْءِ وَ
 هَلْ اَتَى عَلَى الْاَنْسَانِ حَيْثُ مَثَرَتِ الدَّهْرُ دَانَ الشَّيْءِ مَلَكَ اللهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَواتِهِ
 الْجُمُعَةِ سُورَةَ الْجُمُعَةِ دَامَنَا لِقَائِهِ تَرْجِمَہ عبد اللہ عباس کے فرزند ارجمند کہا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں الم سجدہ اور ہل انی علی الانسان پڑھتے اور نماز جمعہ میں
 سورہ جمعہ اور منافقون سلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے ابن سیر نے انہوں نے کہا
 روایت کی مجھ سے میرے باپ نے اور سلم نے فرمایا روایت کی مجھ سے ابو کریب زان سے دکیع نے
 دونوں نے سفیان سے اسی اسناد سے مثل اسکی اور کہا سلم نے روایت کی مجھ سے محمد بن یسار
 نے ان کو محمد بن جعفر نے ادن سے شعبہ نے ان کو محول نے اسی اسناد سے مثل اسکی دونوں نمازوں میں
 ایسے سفیان نے روایت کی عمن ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ الشَّيْءِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْخَبْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَلَمْ تَنْزِيلُ رَحَلُ ابی ابوسہریرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی فجر میں الم تنزیل اور ہل انی پڑھتے تھے اس سے ان سورتوں
 کے پڑھنے کا استحباب ثابت ہوا عمن ابی ہریرۃ اَنَّ الشَّيْءَ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ
 فِي الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْقُرْآنِ نِيلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى فِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتَى عَلَى الْاَنْسَانِ حَيْثُ
 مَثَرَتِ الدَّهْرُ نَزَلَ الشَّيْءُ مَلَكَ اللهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ كَذَلِكَ تَرْجِمَہ ابوہریرہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی صبح کو الم تنزیل
 پہلی رکعت میں اور ہل نے دوسری میں پڑھتے تھے عمن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی
 اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَصِلْ بَعْدَهَا اَيْضًا تَرْجِمَہ ابوہریرہ نے کہا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ پڑھے تو اسکی چار رکعت سنت پڑھے عمن ابی ہریرۃ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَصِلْ اَرْبَعًا دَامَ عَمْرُكَ
 فِي رَدِّ آيَةٍ قَالَ ابْنُ اَدْرِيسَ قَالَ سَهَيْلُ كَانَ عَجَلٌ بِكَ شَيْءٌ فَصَلَّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ
 وَرَكْعَتَيْنِ اِذَا رَجَعْتَ تَرْجِمَہ ابوہریرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جمعہ پڑھے
 چکو تو چار رکعت پڑھو عمر نے اپنی روایت میں یہ زیادہ کیا کہ ابن ادریس نے کہا سہیل نے کہا اگر تم
 کو کچھ جلدی ہو تو مسجد میں دو رکعت اور گھر میں لوٹ کر دو رکعت پڑھو عمن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيَصِلْ أَرْبَعًا وَلْيَسِرْ فِي
 حَدِيثِ جَبْرِ بْنِ مَرْجَمٍ أَبُو بَرِيرَةَ كَمَا رَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا يَأْتِيهِ جَمْعُهُ كَمَا نَزَلَ
 بِطَرَفِ تَوَارِكِ رُكْعَتِ بَرَكَةِ وَارْتِدَائِهِ مِنْ شُكْلٍ كَانَتْ لَمْ يَنْظُرْ فِيهِ شَيْءٌ مَعْلُومٌ هُوَ كَمَا يَجْرِي رُكْعَتَيْنِ
 وَاجِبَتَيْنِ تَحْتَ يَمِينٍ أَوْ يَمِينَيْنِ كِيَانِ الصَّلَاةِ وَكَيْفِ كَرَامَةِ لَفْظِ جَرِيرَةِ رُكْعَتَيْنِ مِنْ تَهْتِهَا اسْكُوهُ بِيَانِ
 كَرَامَتِهَا كَمَا اسْكُوهُ أَصْلَ مَطْلَبِ يَمِينٍ كَيْفِ دَخَلَ تَهْتِهَا حَقُّ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ
 كَانَتْ إِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ انْصَرَفْتُ فَبَعْدَ مَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کی عادت تھی کہ جب
 جمعہ پڑھتے تو گھر اگر دو رکعت ادا کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یہی کرتے تھے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍَا أَنَّهُ وَصَفَ كَطَوِّعَ صَلَوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رُكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ
يُحْيِي الظُّلْمَةَ فَرَأَتْ فَيُصَلِّي أَوَّلَ بَيْتِهِ ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 نفلوں کو بیان کیا اور کہا کہ جمعہ کے بعد کچھ نہ پڑھتے جب تک گھر نہ لوٹ آتے پھر دو رکعت پڑھتے
 گھر میں بھیجے کہ اہل گھر خیال گذرنا ہے مین نے پڑھا ہے (یعنی امام مالک کے دو روقرات حدیث
 کے وقت) پھر پڑھتے انکو ضرور **عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ**
يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رُكْعَتَيْنِ ترجمہ سالم نے انبیاب سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ
 کے بعد دو رکعت پڑھتے **عَنْ عُمَرَ بْنِ عَفَّانَ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ أَنَّهُ نَافِعُ بْنُ جَبْرِ أَرْسَلَهُ**
إِلَى السَّائِبِ ابْنِ أَخْتِ مَرْثَدَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي
الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَعُودَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَلَامَهُمْ فُهِتُ فِي
مَقَامِي فَصَلَّيْتُ فَلَمَّا دَخَلَ أَدْرَسَ الرَّاسُ فَقَالَ لَا تَعْدِلِي فَعَلْتُ إِذَا صَلَّيْتُ فَلَا أَصْلَحُهَا
بِصَلَاةٍ حَتَّى تَرْتَكِلَهُمْ أَوْ تَنْصَرِفَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ نَابِلَ بْنَ
كَانُوَ صَلَاةٍ بِصَلَاةٍ حَتَّى تَرْتَكِلَهُمْ أَوْ تَنْصَرِفَ ترجمہ عیسیٰ بن عیسیٰ نے کہا کہ نافع بن جابر نے
 بھیجا انکو سائب کی طرف اور کچھ پوچھا ایسی چیز کہ جو انہوں نے دیکھی تھی معاذیر سے نافع بن
 وہ کہ سائب نے کہ ان میں نے انکے ساتھ جمعہ پڑھنے مقصود وہ میں پھر حسب الامر نے سلام کیا

قال

ترجمہ

تو میں اپنی جگہ میں کھڑا ہوا اور نماز پڑھی پھر جب وہ اندر گئے تو مجھے بلا بھیجا اور کہا کہ تم نے جو آج کیا ایسا
 پھر نہ کرنا (یعنی فرض اور سنت کو بچہ پیش بات کی نہ اس جگہ سے ہٹے) اور جب جمعہ پڑھنا تو جب تک
 کوئی بات نہ کرنا یا ٹکنا نہیں تب تک کوئی نماز نہ پڑھنا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے
 حکم فرمایا ہے کہ ہم دو نمازوں کو ایسا نہ ملا دیں کہ ان کے بچہ میں نہ بات کریں اور نہ ٹکلیں **ف** اس کے
 معلوم ہوا کہ فرض اور سنت میں فرق کر دینا چاہیے کہ دو نون کے بچہ میں یا بات کرے یا کہیں چلا جاوے
 مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا روایت کی مجھ سے ہارون نے اون کو حجاج بن محمد نے اون سے ابن جریج
 نے ان کو عمر بن عطاء نے کہ نافع بن جنبر نے انکو بھیجا سائب کپاس اور بیان کی حدیث مثل اوپر کی آیت
 کی حکو تا فرق ہے کہ انہوں نے کہا حیا نام نے سلام پیر امین اپنی جگہ میں کھڑا ہو گیا اور امام
 کا ذکر نہیں کیا **د** تاکملوا العیدین

نماز عیدین کا بیان **ف** نماز عیدین شافعی اور مجہور اصحاب شافعی اور جامیہ علماء کے نزدیک
 سنت مکرہ ہے اور ابو سعید اصطخری شافعی کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب
 غرض جب ہم قائل ہوں کہ فرض کفایہ ہے تو اگر ایک ملک لوگ بالکل اسکو چھوڑ دیں تو ان کے ساتھ
 قتال واجب ہے اور یہی حکم ہے تمام فرض کفایہ کا اور اگر سنت کو قائل ہوں تو ان کے تارکین
 سے قتال واجب نہ ہوگا مانند سنت ظہر وغیرہ کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ اس صورت میں یہی قتال
 واجب ہوگا پس لیے کہ یہ شعار ظاہر ہے اسلام کا اور عید کو عید اس لیے کہتے ہیں کہ با بار عیدو کرتی ہے
سُورَةُ الْاَنْعَامِ مائِةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ مَا قَالَ شَهِدْتُ صَلَوةَ الْفِطْرِ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكُلُّهُمُ بِصَلَاةِ كُلِّ الْخَطْبَةِ ثُمَّ
خَلَعُوا ثِيَابَهُمْ فَجَاءَهُمُ الْمَلَكُ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَفْطَرُ الْيَوْمَ حِينَ يَخْلَعُونَ الثَّيَابَ بَيْدَهُ
ثُمَّ أَقْبَلَ يَشْفُقُهُمْ حَتَّى جَاءَهُ الْوَسَاءُ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الشَّيْءُ إِذَا جَاءَكَ لِلْوُؤْمَانِ
بَيْسَتَكَ عَلَى أَنْ لَا تُشِيرَ كُنْ يَا اللَّهُ شَيْئًا فَتَلَا هَذِهِ آيَةً حَتَّى فَرَّخَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَّخَ
مِنْهَا أَنْتَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَتْ أَمْرًا وَاحِدًا لَمْ يُحِبُّ غَدِيرُهَا مِنْهُنَّ نَعْمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
لَا يَدْرِي حِينَ يَدْرِي هِيَ فَكَانَ يَصْطَلِقُنَ فَلَيْسَ بِإِلَّا لِقَابِهِ ثُمَّ قَالَ هَلُمُّ فَدَا لَكُنْ أَيْ
أَيُّ جَعَلَنَ يُقَلِّبُنَ الْفَتْحُ وَالْخَوَارِ تَمَرٌ فِي قُوبٍ يَلَالِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ترجمہ ابن عباس

نے کہا میں گیا نماز فطر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر و عمر و عثمان سب کے ساتھ تون سب گونا
 کا قاعدہ تھا کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے اور اس کے بعد خطبہ پڑھتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سر لینے
 خطبہ پڑھ کر گویا میں ان کی طرف دیکھ رہا ہوں جب انہوں نے لوگوں کو نماز سے اشارہ کر کے بیٹھنا شروع
 کیا پھر ان کی صفیں چیرتے ہوئے آپ عورتوں کے پاس آئے اور آپ کے ساتھ بلال ہی تھے اور آپ نے
 یہ آیت پڑھی یا ایہا النبی سے آخر تک پہنچا کہ فارغ ہوئے آپ اس عورت پر فرمایا کہ تم نے اس سب کا
 اقرار کیا کہ اوس میں سے ایک عورت فرمے کہ ان سے نبی اللہ تعالیٰ کے راوی نے کہا معلوم نہیں
 وہ کون تھے پھر انہوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال نے اپنا کپڑا پھیلا دیا اور کہا لاؤ میرے ماپا
 متیر فراموش اور وہ سب چلے اور انکو ٹھیکان اور تار کر بلال کے کپڑے میں ڈالنے لگیں **فائدہ**
 اس آیت کے معنی یہ ہیں اے نبی جب آؤں تیرے پاس ایمان لائے انیو الیمان عورتیں اور بیعت کریں وہ تجھ
 سے کہ نہ شریک کر نیکی اللہ کے ساتھ کسی کو یعنی نبی ولی نبیچہ سرفہ گور چلے امام امام نہ وہ کسی کو اور نہ
 جوہری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کسی پر اپنے ہاتھ پانوں سے
 ہتھان باندھیں گی اور نہ کسی دستور کی بات میں تیری نافرمانی کریں گی تو اون سے بیعت کر لو اور
 ان کے لیے بخشش پاک اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے تمام ہوا ترجمہ آیت کا اور یہ سورہ ممتحنہ
 میں ہے غرض آپ نے اس آیت کو موافق ان سے اقرار لیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عید میں خطبہ بعد نماز
 ہے بخلاف جمعہ کے اور عورتوں کو نصیحت کرنا مستحب اور عورتوں کا حاضر ہونا عید میں سنون ہے
 اور صدقہ کی ترغیب دینا مستحب اور عورتوں کا مردوں سے دور رہنا مستحب ہے اور ضرور اور صدقہ
 مطلق میں ایجاب و قبول ضرور نہیں صرف دینا اور لینا کافی ہے اور عورت کو اپنے مال میں سے صدقہ دینا
 بئیر اہارت شہر کے روا ہے **عن ابن عباس** رضی اللہ عنہما ینقولن اللہ عنہما ینقولن اللہ عنہما علی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم **کَلَّمَ** قَبْلَ الْخُطْبَةِ قَالَ ثُمَّ خُطِبَ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُبْعِجِ النِّسَاءَ فَأَتَاهُ
 فَذَكَرَهُنَّ وَدَعَطَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ وَبِلَاكٍ رَفَعِي اللَّهُ عَنْهُ قَائِلًا يَنْبُوْهُ فَنَجَعَلَتْ
 لَمْذُومَتِي الْجَائِمَ وَالْخُدُوصَ وَالشَّوْخَ ترجمہ ابن عباس کہتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی خطبہ سے پہلے اور خیال کیا کہ آپ کا خطبہ عورتوں نے نہیں سنا
 پھر آپ ان کے پاس آئے اور انکو نصیحت کی اور حکم دیا صدقہ کا اور بلال اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے

اور عورتوں میں کوئی انگوٹھی ڈالتی اور کوئی چھپلا اور کوئی اور کچھ اس حدیث مسلمہ ہوا کہ اگر
 عورتیں دوسریوں کو امام بعد خطبہ کے ان کے پاس جا کر کچھ نصیحت کرے اور انکو اوامر و نواہی ضرور یہ بھی از
 مسلم نے کہا روایت کی مجھے ابو البریج نے ان سے سنا وہ نے روایت کی مجھے ابو یعقوب دورق
 نے ان سے سنا وہ نے دو دنوں نے روایت کی ابو ہریرہ سے اسناد میں اس کی عین جابر بن عبد اللہ
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى نَبَاً بِالْمُؤْمِنِينَ
 تَبَكَلَ الْخُطْبَةَ ثُمَّ خَاطَبَ النَّاسَ فَكَلَّمَاهُمْ فَرَفَعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَأَتَى النَّسَاءَ
 فَنَظَرَ فِي هُنَّ وَهَوَّيْنَهُمَا عَلَى يَدَيْهِمَا بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَبِلَالٍ بِأَسْطُوبَةِ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 فَلَمَّا لَعَنَ زَكَاةَ يَوْمِ الْفِطْرِ قَالَ لَا وَكَيْفَ تَصَدَّقُ بِنِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ بِنِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكَ
 فَتَنَحَّاهُ وَيُفْقِنُ فَلَمَّا لَعَنَ لَعَنَ أَهْلَ الْإِمَامِ الْأَنْبِيَاءَ النَّسَاءَ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهِ
 هُنَّ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَرَوْنَ ذَلِكَ فَهِيَ عَلَيْكُمْ وَمَا لَكُمْ لَا تَفْعَلُونَ ذَلِكَ تَرْتَجِمُونَ جَارِيَةَ كَهَانِي
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِيدِ فِطْرِ كَيْفَ تَرْتَجِمُونَ هِيَ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَبِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عورتوں میں تشریف لا کر اور انکو نصیحت کی اور وہ بلال کے ہاتھ پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اور بلال
 اپنا کپڑا پہلائے ہوئے تھے اور عورتیں صدقہ دالتی جاتی تھیں راوی نے کہا میں نے عطا سو بوجھا
 کہ یہ صدقہ فطر تھا انہوں نے کہا نہیں یہ اور صدقہ تھا کہ وہ دینی نہیں غرض ہر عورت چھوڑ دالتی تھی
 اور پھر دوسری اور پھر تیسری میں نے عطار سے کہا کہ اب یہی امام کو واجب ہو کہ عورتوں کے پاس جا کر
 جب خطبہ سے فارغ ہو اور انکو نصیحت کرے تو انہوں نے کہا کیوں نہیں قسم ہے میری اپنی جان کی بیشک انہوں
 کا حق ہے کہ ان کے پاس جا دیں اور خدا جائے اپنے کیا ہو گیا ہے کہ وہ اب اس پر عمل نہیں کرتی عین
 جابر بن عبد اللہ قال شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةَ يَوْمَ الْفِطْرِ نَبَاً
 بِالْمُؤْمِنِينَ تَبَكَلَ الْخُطْبَةَ بَعْدَ إِذْ أَنْزَلَ قَامَ مَتَوَكِّلاً عَلَى بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَخَرَّ
 يُتَقَوَّى اللَّهُ وَحَتَّى عَلَا طَاعَتُهُ وَدَعَا النَّاسَ وَذَكَرَ لَهُمْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى أَتَى النَّسَاءَ
 فَوَعَّظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَكُمْ حَاطَبٌ جَعَلَكُمْ قَامَتِ امْرَأَةٌ
 وَاصْلَتْ مِنْ سَفْكَةِ النَّسَاءِ سَعَاءُ الْحَدَائِكِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَكُنْ تُكْثِرُنَ الشَّاكُوَةَ وَ
 وَتَكْفُرُنَ الْعَنَادَةَ قَالَ لِيُحْلِلَنَّ يَصَدَّقْنَ مِنْ حُلْمَةٍ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

لَعَنَ

وَاصْلَتْ

مِنْ قَدْ طَعِنَ دَعَا اَنْتُمْ هُنَّ مَرَحِمَةٌ جَابِلَ كَمَا مِنْ سَلِ اَمْرٌ عَلِيٍّ وَسَلَمَ كَسَا تَهْتَمُ بِهِنَّ
 سَوَابِخُ خَلْبَةِ سَبْهَلِي نَمَازِ طَهِي لِيْزِ اَذَانِ اَوْ تَكْبِيْرِ كِيْ بِرِ لَالِ بِرِ تَكْبِيْرِ لَكَ اَكْثَرُ كِيْ اَمْرُ كِيْ اَمْرُ كِيْ اَمْرُ
 دُرْنِيْ كَا اَوْ تَعْرِيبِ رِيْ اِسْ كِيْ فَرَا نِيْ دَارِيْ كِيْ اَوْ رُوْگُوْنِ كُوْ سَجْهَا اَوْ اَضِيْحَتِ كِيْ بِرِ عُوْرَتُوْنِ كِيْ بَاسِ
 كِيْ اَوْ رَا نُوْ سَجْهَا اَوْ سَجْهَا اَوْ اَوْ فَرَا يَا خِيْرَاتِ كُوْ اَكْثَرُ عَمِيْنِ سِيْ جَنَمِ كِيْ اِيْنِ دِيْنِ مِيْنِ سَوَابِخِ عُوْرَتِ اَلْكَ بِيْجِ
 سِيْ كَطْرِيْ هُوْ كِيْ كَا لِيْ كَا لُوْنِ دَالِيْ اَوْ رَا سِيْ عُوْرَتِ كِيْ كِيْ دِيْنِ اِيْ رُوْلِ اَمْرُ كِيْ اِيْجِيْ فَرَا يَا اِسْ كِيْ كِيْ تَمِ
 شُكَا بِيْ سِيْ كَتِيْ هُوْ اَوْ رُوْ شُوْ بِرِ كِيْ نَاشُكِيْ رَا دِيْ نِيْ كِيْ بِرِ دِيْ خِيْرَاتِ كِيْ لَكِيْنِ اِيْجِيْ زِيْرُوْنِ مِيْنِ سِيْ
 اَوْ رُوْ اَلِيْ تِيْنِ لَالِ كِيْ كَطْرِيْ مِيْنِ اِيْجِيْ كَا زُوْنِ كِيْ بَالِيَانِ اَوْ رُوْ اَطْفُوْنِ كِيْ جِيْلِيْ **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ
 وَكَوْ جَابِرِ ابْنِ عَبَّادٍ اَللّٰهُ اَلْاَصْلُوْ كِيْ اَلَا لَمْ يَكُنْ يُوْذَنُ يَوْمَ اَلْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ اَلْحِجَةِ شَمَّ سَاَلَتْهُ
 بَعْدَ حِيْنَ عَزَّ لَكَ تَاَخُّبِيْ نَا اَلْحَبِيْبِيْ جَابِرُ ابْنُ عَبَّادٍ اَللّٰهُ اَلْاَصْلُوْ كِيْ اَنَّا اَذَانُ الصَّلٰوةِ
 يَوْمَ اَلْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ اَلْإِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا يَخْرُجُ وَلَا اَقَامَتْ وَلَا يَدَّ اَلْعَدُوْ كِيْ وَكَانَ اَلْأَمْرُ مِيْنِ
 وَلَا اَقَامَتْ مَرَحِمَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ نِيْ اَوْ جَابِرِيْ كِيْ كَا اَذَانُ نِيْ عِيْدِ فِطْرِ مِيْنِ هُوْتِيْ تِيْ نِيْ عِيْدِ ضَحِيْ مِيْنِ بِرِ مُوْزِ
 نِيْ اَوْ نِيْ سِيْ پُوْجَا تِيْ هُوْ رِيْ دِيْ رِيْ كِيْ بَعْدِ اِيْ سِيْ بَاتِ كُوْ (بِيْ قَوْلِيْ) اِبْنِ جَابِرِ رَا Dِيْ كَا اَوْ رَا نِيْ نِيْ كِيْ
 رِيْ سِيْ عَطَا رَا دِيْ كِيْ شَيْخِ نِيْ كُوْ خَبَرِيْ مِيْجِيْ جَابِرِ ابْنِ عَبَّادٍ اَلْاَصْلُوْ كِيْ سِيْ كِيْ نِيْ اَذَانُ هُوْتِيْ تِيْ عِيْدِ فِطْرِ
 مِيْنِ جَابِرِ اَمْرُ كِيْ كِيْ نِيْ اَوْ رَا نِيْ بَعْدِ اِيْ سِيْ كِيْ كِيْ اَوْ رَا نِيْ تَكْبِيْرِ هُوْتِيْ تِيْ نِيْ اَذَانُ اَوْ رَا نِيْ اَوْ رَا نِيْ اَوْ رَا Nِيْ
 هِيْ كَا اَسَدِيْنِ نِيْ اَذَانُ هِيْ نِيْ تَكْبِيْرِ فِ اِسْ كُوْ خُوْبِيْ اَعْلَمُ هُوْ كَا هِيْ جَوَا Dَانِ لُوْگِ صَلَاةِ وَغِيْرِهِ اَوْ رَا Nِيْ
 پُكَارِيْ مِيْنِ يَدِ بَعْدِ اِيْ سِيْ كُوْ سَمُوْنِ جَانَا حَا قَتِ هِيْ اَوْ رَا سِيْ اِجْمَاعِ هِيْ تَامِ اَمْرُ كَا اَوْ Rَا Nِيْ مِيْنِ مَقُوْلِ
 بِرِ سَلَفِ كَلَامِ مِيْنِ **عَنْ** عَطَا اَبْنِ عَبَّاسٍ اَوْ رَا سِيْ اِلَى اِبْنِ الزُّبَيْنِ اَوَّلُ مَا يُوْذَنُ لَكَ
 اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُوْذَنُ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ اَلْفِطْرِ فَلَا يُوْذَنُ لَهَا قَالُ فَلَمْ يُوْذَنُ لَهَا اِبْنُ الزُّبَيْنِ يَوْمَ
 وَاَوْ رَا سِيْ اِيْجِيْ مَعَ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَلْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ذَاكَ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ قَالُ فَصَلَّى
 اِبْنُ الزُّبَيْنِ قَبْلَ اَلْخُطْبَةِ مَرَحِمَةُ عَطَا نِيْ كِيْ كَا اِبْنِ عَبَّاسٍ نِيْ پِيْغَامِ بِهِيْ اِبْنِ زُبَيْرِ كِيْ طَرَفِ جَبِ
 اَوْ Rَا Sِيْ اَوْ Rَا Sِيْ اَوْ Rَا Sِيْ اَوْ Rَا Sِيْ اَوْ Rَا Sِيْ اَوْ Rَا Sِيْ اَوْ Rَا Sِيْ اَوْ Rَا Sِيْ اَوْ Rَا Sِيْ اَوْ Rَا Sِيْ
 نِيْ دُوْلَانَا تَرَا بِرِ نِيْ اَذَانُ نِيْ نِيْ دُوْلَا Kِيْ اَوْ Rَا Sِيْ كِيْ بِرِ نِيْ اَوْ Rَا Sِيْ كِيْ بِرِ نِيْ اَوْ Rَا Sِيْ Kِيْ بِرِ Nِيْ
 وَهِيْ كَرْتِيْ تِيْ سَوَابِخِ زُبَيْرِ نِيْ هِيْ نِيْ اَوْ Rَا Sِيْ Kِيْ بِرِ Nِيْ **عَنْ** جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالُ صَلَّيْتُ

نِيْ
 نِيْ

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرِ مَرَّةٍ لَمْ يَزِدْ فِيهِ إِذَا كَانَ ذَلِكَ أَكْثَمَ مِنْ حَجَّةٍ بَارِئَةٍ
 بہا میں نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں عیدوں کی کوئی بڑھ نہیں اذان کی اور ناست کر کے
 بَنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانُوا
 يَصُكُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ رَحِمَهُمَا اللَّهُ بِنِ عِدَّةِ بْنِ عُمَرَ کہ انہی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر یہ
 سب عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرِجُهُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيُكَبِّرُ أَوَّلَ صَلَاتِهِ فَإِذَا صَلَّى
 صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ النَّاسِ فَهُمْ جُلُوسٌ فِي مَضَلٍّ هُمْ قَائِلُونَ كَيْفَ حَاجَةُ يَبْعَثُ
 ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ أَوْ كَانَتْ كَحَاجَةٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَمْرٌ هَجَرَ بَعْدَ ذَلِكَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا أَصْحَابُكُمْ
 تَصَدَّقُوا وَكَانَ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النَّاسُ هُمْ يَتَصَدَّقُونَ فَكَرِهَ لِي أَنْ أَصْلَحَ كَانَتْ مَرَدَاتُ بَنِي
 الْحَكَمِ فَنَزَحْتُ فَخَاصِرًا مَرَدَاتٍ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَضَلَّ فَإِذَا أَكْثَرُ بَنِي الصَّلَاتِ قُلُوبُهُ مِنْ بَنِي
 مِنْ طِينٍ وَكُنْتُ فَإِذَا مَرَدَاتُ يَأْذَنُ عَنِّي يَدُهُ كَأَنَّهُ يُخَذُّ فِي غَوْالِيْنِ وَأَنَا أَجِدُهُ نَحْوَ الصَّلَاةِ
 نَزَلْتُ أَيْضًا ذَلِكَ مِنْ قُلُوبِهِ أَيْنَ الْأَيْتِدَ أَلَمْ يَأْذَنُ لِي فَقَالَ لَا يَا أَبَا سَعِيدٍ قَدْ تَرَكْتَ مَا قُلْتَ
 قُلْتَ كَلَّا إِنَّ لِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَأَنَّهُ تَوَنَّنِي خَيْرٌ مِمَّا أَعْلَمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ رَحِمَهُ
 أَبُو سَعِيدٍ خَدْرِي لَمَّا كَہَا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر میں جب نکلتے تو پہلے نماز
 پڑھتے پھر جب نماز کا سلام پہنچے تو گون کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوا اور لوگ سب بیٹھ کر رہتے اپنی نماز کی
 جگہ میں پھر اگر کوئی کھڑا کر دینا کرنے کی ضرورت ہوتی تو لوگوں سے بیان کرتے یا در کوئی کام ہوتا تو
 اس کا حکم دیتے یا فرماتے صدقہ دو صدقہ دو صدقہ دو اور اکثر عرب میں اس دن صدقہ دینے پر گہر کوڑھو
 غرض آپ کی یہی عادت رہی یہاں تک کہ مروان بن حکم حاکم ہوا اور میں اس کا ساتھ دیتا تھا میں نے
 ہرگز نکلا یہاں تک کہ عید گاہ میں گئے اور وہاں کثیر بن الصلت (ایک مسیر بنا کر کہا تھا کیچڑ اور اینٹوں سے
 سو مروان مجھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگا گو یا دہجہ منیر کی طرٹ کھینچتا تھا میں اسی نماز کی طرٹ پر حبیب ہیز
 نے دیکھا تو اس کا ہاتھ لگا لیا پہلے نماز پڑھنا اوس نے کہا اے ابی سعید چپٹ گئی رہ سنت جو تم جانتے ہو
 میں نے کہا ہرگز نہیں ہو سکتا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کا ہاتھ میں ہے کہ تم اس سے بہتر
 کام کر سکو جو میں چاہتا ہوں (یعنی بہت سنت کی برابر نہیں ہو سکتی بہتر ہوتا کوئی) غرض یہ بات

نزلت

مسند

میں اس تین بار کسی پیر پر **اف** بخاری کی روایت میں ہے کہ انہوں نے نماز کے بعد اس پر گفتگو کی اور نماز
 خطبہ کے بعد ہی روانہ کیا ساتھ ہی اس سے معلوم ہوا کہ نماز بن خطبہ کو ہی روا ہے اور اگر کوئی ٹپہ لے تو صحیح ہو جاوے
 کی مگر سنت ترک ہوگی بخلاف نماز جمعہ کے کہ وہ خطبہ سے آگے صحیح نہیں ہو سکتی **عن** اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنَا نَعْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَ فِي الْعِيدَيْنِ الدُّعَاةَ
 وَذَوَاتِ الْخُدُودِ وَأَمَرَ الْحَبِشَ أَنْ يَكُنَّ زُكْنٌ مُصَلَّيْنَ الْمُسْلِمِينَ ترجمہ ام عطیہ نے کہا ہم کو حکم دیا یعنی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم عید دن میں ایجا دین جو ان لڑکیوں کو ناریون کو اور پردہ نشین عورتوں
 کو اور حکم دیا کہ حبش و البیان مسلمانوں کی نماز کی جگہ سے روز اور رہیں **عن** اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 قَالَتْ كُنَّا نَوْمَرُ بِالْخُدُوجِ فِي الْعِيدَيْنِ وَالْحَبَاكَةِ وَالْبَلْبَكِ قَالَتْ الْحَبِشُ خُجَّجْنَ فَيُكْنُ خَلْفَ الْمَنَارِ
 فَيُكْنُ مَعَ النَّاسِ ترجمہ ام عطیہ سے وہی سنون مروی ہوا اتنی بات زیادہ ہے کہ حبش و البیان لوگوں
 کے پیچھے بہن اور ان کے ساتھ تکبیر کہتی رہیں **عن** اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَهُنَّ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى الْعَوَاتِقَ وَالْحَبِشَ وَذَوَاتِ الْخُدُودِ قَالَتْ
 الْحَبِشُ فَيَعْبُدْنَ الصَّلَاةَ وَيَشْهَدْنَ الْحُكْمَ وَدُعَاةَ الْمُسْلِمِينَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ
 لَا يَكُونُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ تَلْبَسُهَا أَخْتًا مِنْ جِلْبَابِهَا ترجمہ ام عطیہ نے کہا حکم دیا کہ عید پر
 امہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایجا دین ہم عید فطر اور عید قربان میں کنواری جو ان لڑکیوں کو اور حبش و البیان کو
 اور پردہ والیوں کو مسو حبش و البیان جہا رہیں نماز کی جگہ سے اور حاضر ہوں اس کا رنگ لڑکیوں کو مسلمانوں
 کی دعائیں سنیں عرس کی کہے رسول کے ہم ہیں سو کسی کے پاس چادر نہیں ہوتی آپ فرمایا کہ اوڑھ دیو
 بہن اور کسی اپنی عبادت **اف** اس سے معلوم ہوا کہ عید گاہ میں عورتوں کا حاضر ہونا بھی صحیح ہے اور نیکی
 کے کام پر ایک دوسرے کو مانگے چیز دینا موجب ثواب ہے **عن** اَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُوجَ يَوْمَ الْأَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَصَلَّاهُ رُكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ مَبْهَا
 وَلَا بَعْدَهَا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَرَّ هُنَّ بِالصَّدَاقَةِ فَتَعَلَّمَتِ الْمَرْأَةُ أَنْ تَلْقَى خُرُوجَهَا
 تَلْقَى بِهَا بَعْضُهَا ترجمہ ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان اور عید فطر میں نکلے اور دور
 پہن کر نہ اس کو قبل نماز ٹپہ نہ بعد پیر عورتوں کے پاس گئے اور آپ کو ساتھ ہلال تو یہ حکم کیا عورتوں کو قصد
 کا پیر کوئی نہ پنے چیلے کالنے لگی اور کوئی لوگوں کے ہاں حجام کے گھونین تھے کہا مسو علیہ الرحمۃ نے

قبلہ
 بعدہ

کی اور قاضی نے کہا ہے کہ ان لڑکیوں کا گانا اشعار جنگ اور فخر شجاعت اور ظہور علیہا کا تھا اور اس میں لڑکیوں
 کے فساد کا وہم بھی نہیں تھا اور یہ گانا اس قسم میں نہ تھا جس میں اختلاف ہو اور یہ تو صرف شعرون کا ٹپڑنا
 تھا اور بلند آواز سے اور یہی لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ کچھ گانیاں بیان نہیں کہ جو
 شوق دلاتی ہیں نفس کی اور یاد دلاتی ہیں شورش شباب اور جوش جوانی کو نہ اون کے اشعار ایسے تھے
 جن سے یہ شعر در پیدا ہوں کہ انکو غزل کہتے ہیں کہ اس کے لیے یہ نخل مشہور ہے الغنا رقیۃ الزنا یعنی غنا منتر
 ہے ننگا کا اور نہ وہ گانا اون لڑکیوں کا ایسا تھا جس میں گنگرے ہو اور تانین ہوں اور آوازوں کا ملانا اور
 لفظوں کا گھٹا ٹپڑنا اور عرب کا قاعدہ ہے کہ صرف شعرون کے چڑھنے کو گانا کہتے ہیں غرض یہ گانا وہ ہرگز
 نہیں جس میں اختلاف ہو بلکہ یہ مساجح ہے اور صحابہ نے اسکو بردار کہا ہے کہ یہ صرف شعرون کا ٹپڑنا ہے اور
 خوش آوازی سے چند ایسے شعرون کا ٹپڑنا ہے جس میں کوئی مضمون فحش کا نہیں اور جائز رکھا ہے آخر
 اونہوں نے اون اشعار کو جو آدمیوں کے چلانے کے لیے پڑے جاتے ہیں اور یہی شعرین نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کے رد و بر و غرض یہ سبج ہیں غرض ایسا گانا مبارح ہے حرام نہیں اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ
 کہا ہے کہ بیان کی تم سے یہی رد ایسی بھی بن تھی نے اور ابو بکر نے دونوں ابو موسیٰ سے اسے نہیں
 سے اسی اسناد سے اور یہ ہے کہ وہ دولڑکیاں تھیں کہ وہ ہم کہتی تھیں **عَلَّقَ عَائِشَةُ رَجُلًا**
اللَّهُ عَنَّا أَتَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اللَّهُ عَنَّا دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي آيَاتٍ مِّنِي تُغْنِيَانِ
وَقَضَىٰ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَيِّمَ بَنِي كَيْسٍ فَكَانَتْهُمَا ابْنَتَا بَنِي كَيْسٍ فَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ
فَنَزَلَ سَفَرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالَ دَعْنِي يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنِّي آيَاتُ عَمِيدٍ
وَقَالَتْ دَايَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي كَيْسٍ بَدَا لَهُ دَايَا أَتَا أَخْطَرُ الْخَبَرَةِ وَهُمْ
يَلْعَبُونَ دَايَا جَارِيَةٍ كَأَقْدَرُ قَادِرِ الْجَارِيَةِ الْعَرَبِيَّةِ الْخَبَرَةِ السَّيِّئَةِ مَرَّ حَمِيمٌ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَضِيَ
 عنہا نے فرمایا کہ میرے گھر ابوبکر آئے اور میرا پس دولڑکیاں تھیں منو کے دون میں رہیںہے فحیح کی گیا رہو
 بارہوں وغیرہ ہیں کہ وہ گارہی نہیں اور وہ بجاتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر کو چادر
 سے بچھ کر بے غرض ابوبکر نے اون دونوں کو چیرک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پٹا اپنا
 اٹھایا اور فرمایا چھڑ دو ان لڑکیوں کو اے ابوبکر اس لیے کہ یہ دون عید کے ہیں اور حضرت عائشہ نے
 فرمایا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جبہ انبی چادر سے چھپائے ہوئے تھے اور

میں دن جہنم کا نشانہ دیکھتی تھی جو کہیل رہی تھی اور میں لڑکی تھی تو خیال کر دو کہ جو لڑکی کم سن اور کہیل کر دو
 کی غالب ہوگی نہ کتنی دیر تک نشانہ دیکھ کر گرفت احمدیث ہو معلوم ہوا کہ مکان صالحین کی کہیل کر دو کی
 چیزوں سے پاک رکھنا چاہیے اور صالحین کے رفیقوں کو ضرور ہو کہ جب ایسی چیز دیکھیں تو خود منع کر دیں
 کہ اس بزرگ کو اسکی تخفیف نہ پہنچی اس میں اس بزرگ کا ادب اور بڑائی ہے اور حضرت جو چپ سے ہے تو
 اسوجہ سے کہ وہ لڑکیاں ایک مساجد میں تھیں اور آپ نے مونہ نہ سیدھا نہ پائیا کہ وہ شرعاً میں نہیں اور
 اس میں آپ کے رافت اور حسرت اور علم تھا اور معلوم ہوا کہ دف وغیرہ کا مساجد ہے سرور اور خوشی کی وقت پر
 نوح وغیرہ میں واسے اور معلوم ہوا کہ ایام منہو بھی عید میں داخل ہیں کہ قربانی اس میں جائز ہے اور روزہ
 حرام ہے اور تکبیر سب سے اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 مسجد میں کہیلو تھو اس سے ثابت ہوا کہ ہتھیاروں کا کہیل شلا بندوق کی گولی یا تیر کا نشانہ یا بارانگ یا
 وغیرہ بنیت جہاد مسجد میں لیکھنا اور کہیلنا روا ہے اور معلوم ہوا کہ اگر عورتیں ایسی کہیل موقوف کی چیز میں
 تو روا ہے بغیر اسکے کہ ان مردوں کے نظر عورتوں کے بدن پر پڑے اور اگر عورت کی نظر کسی چیز پر
 پڑے تو اس پر بھی تو اتفاق حرام ہے اور اگر شہوت کا خیال نہ ہو اور فتنہ کا خوف ہی نہ ہو تو شافعیہ
 کے اس میں رد قول میں اصح قول یہ ہے کہ منع ہے لیکر کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **وَقُلْ لِلرِّجَالِ مَا فَتَنُ**
رَبُّنَا لِبَنَاتٍ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ اور ام حبیبہ کو ایک اندھو سے پردہ کر کے چکھایا
 اور فرمایا کہ تم اسے دیکھتی ہو اگرچہ وہ اندھے غرض جو لوگ اس نظر کو ہی حرام کہتے ہیں وہ اس حدیث
 کا حضرت عائشہ کے ہم جواب دیتی ہیں کہ ادل تو اس میں یہ تصریح نہیں ہے کہ وہ ان کے بدنوں کو دیکھتی
 تھیں اگرچہ احیاناً نظر پڑ جائے بلکہ وہ ان کی کہیل کو دیکھتی تھیں دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ شاید پردہ آگے
 کے قبل کا قصہ ہو غرض احمدیث سے بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق اور مواسات اپنی بیویوں
 کے ساتھ ثابت ہوا **عَائِشَةُ قَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ دَأَيْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَقُومُ عَلَى بَارِجٍ حُجْرَتِي وَأَلْبَسَنِي مِلْعَبُونَ عَجِزًا بَعْضُهُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَكْتُمُنِي بِرِدَائِهِ لِي أَنْظُرَ إِلَى نَجْوَيْهِمْ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرَفْتُ
فَأَقْدَمُوا قَدْ كَلَّمَ لِي أَمِيرَ الْحَدِيثِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ حضرت سلمان کے ہاں اس
 ادنیٰ راضی ہو فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دروازہ پر میرے حجرے کے

کہہ رہے ہو کہ اپنی چادر سر پہنے چھپائی ہو تو اور جیسی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سجدہ مبارک میں
 اپنی ہتھیلیاں رکھ دیتے تھے تاکہ میں انکی کہیل کو دیکھوں پھر کہہ رہے رہتے تھے میرے لیے نہایت تک میر
 ہی (سیر ہو کر) لوٹ جاتی تھی تو خیال کر دو کہ جو کہی کہ سن اور کہیل کی غوغا میں ہوگی وہ کتنی دیر تک تلاش
 و کیوگی (یعنی جب تک حضرت کثیر رہتے تھے اور نیز اترتے تھے یہ کمال خلق تھا) **عَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ يُغْنِيَانِ بَعَاثَ
فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفُتْرَانِ دَخَلَ دَجْعًا فَنَدَّخَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَانْتَهَرَنِي فَقَالَ مَرْمَأُ
الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْقَلَبَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ دَعْنِي لَمْ تَأْخُضْ عَمْرُؤُكُمْ مَا تَحْدِثَانِ رَكَانَ يَوْمَ عِيَالِ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِاللِّدْقِ
وَالْحِدَايَةِ مَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا قَالَ تَشْتَعِبْنَ تَنْظُرِينَ فَقَالَتْ
فَسَمِعْنَا قَامَتِي وَرَأَيْتُ خَدَّيْهِ دَهُوً يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي آدَمَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ
فَالْحَسْبُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَادْهَبِي تَرَجِمَ حَضْرَتُ عَائِشَةُ سَلَامُونَ كِي مَانَ اَصْدَانِ وَرَاضِي هُو
 فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر آکر اور میرے پاس دراز کیاں گائی تھیں بعات
 کی لڑائی کو اور آپ مجھ پر بیٹ گئے اور اپنا سونہا ان کی طرے پر پیر لیا اور پھر ابو بکر آئے اور مجھ
 جبر کا کہ آئیں شیطان کی تان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ان کی طرے دیکھا اور فرمایا ان کو چھوڑ دو (یعنی گانے دو) پھر جب وہ غافل ہو گئے میں نے ان دونوں
 کی چٹکی لی کہ وہ نکل گئیں اور وہ عید کا دن تھا اور سودان ڈنڈا لون اور نیزون بے کھیلتر نہو سو مجھ پر
 نہیں کہ میں نے حضرت سر خواہش کی یا حضرت فرخند فرمایا کہ تم سے دیکھنا چاہتے ہو میں نے کہا مان
 پھر مجھے آپ اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور میرا گال آپ کے گال پر تھا اور آپ فرماتے تھے اے اولادِ ارفدہ
 کی تم اپنی کہیل میں مشغول رہو یہاں تک کہ جب میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا کہ بس میں نے عرض
 کی کہ مان آپ نے فرمایا **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَبَّسَ الْيَهُودُ فِي يَوْمِ**
عِيدِ النَّبِيِّ نَدَّ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْ رَأْسِي عَلَى مَنْكِبِهِ فَنَعَلْتُ
أَنْظُرَ إِلَى لَحْيِهِ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الْبَقِيَّةُ الْفَرَفَرُ عَنْ النَّظَرِ إِلَيْهِ حَتَّى تَرَجِمَ حَضْرَتُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ
 عنہا نے کہا ایک بار جیسی اگر کہیں ہو گئے عید کے دن مسجد میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے

دَعْنِي
 تَنْظُرِينَ

بلایا اور میں نے آپ کے نشانے پر سر کہا اور ان کی کہیل کو دیکھ کر لگی ہوا تک کہ میں ہی اور ان کو دیکھ کر سے
 یہاں پہنچا جانی نہیں مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اور روایت کی مجھ سے صحیح بن کیجئے اور ان سے کچھ بن کر کہانے
 اور کہانے روایت کی مجھ سے ابن خیر نے ان سے محمد نے دونوں نے شام سے اسی سادہ سے اور انہوں
 نے مسجد کا ذکر نہیں کیا **حکم** **ع** **ثُمَّ رَفَعِي اللَّهُ عَنِّي أَلْفًا كَأَلْفِ النَّاسِ وَدِدْتُ أَنْ أَرَاهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفْتُ عَلَى الْبَابِ أَنْظُرُوا بَيْنَ أَدْنَاهُ**
وَعَاقِبَهُ دَهْرٌ يَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ نَالُ عَطَاءِ قُدُسٍ أَوْ حَبَشٍ قَالَ وَتَأَكَّلْتُ مِنْ عِلْقَتِي بَلْ حَبَشٍ
 ترجمہ حضرت عائشہ سلمانون کی ماں امہ اور ابن خیر رضی ہو فرمائی ہیں کہ میں نے کہانے والوں سے کہلا
 بھیجا کہ میں چاہتی ہوں انکو دیکھوں اور کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ہی ہر وار سے
 پر کھڑی ہوں اور آپ کی گردن اور کانوں کے پیر میں سے دیکھتی تھی اور وہ مسجد میں کہلاتے تھے عطا نے کہا
 فارس کے لوگ تھے ابن عقیق نے کہا انہیں حبشی تھے **حکم** **ع** **أَبْنُ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا**
الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصْبَاءِ يَخْصِمُهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعُوهُمَا عُمَرُ ترجمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ حبشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہلاتے تھے ان پر نوروں
 سے کہ حضرت عمر آئے اور انکو دین کی طرف جھک کر انکو مارا بن تو اب فرمایا کہ میں دو ان کو اسے عمر
 کے کہ **أَصْلُهُ الْكَلَامُ سُرْتَقَاءُ مَا رَسَقُوا**

بیان **ف** علماء کا اجماع ہے کہ استقاسات اور اس میں اختلاف ہے کہ نماز استقامت میں مسنون ہے
 یا نہیں ابو حنیفہ کا قول ہے کہ نماز مسنون نہیں صرف پانی کے لیے دعا کرے اور یہ مذہب تمام سلف اور
 خلف صحابہ اور تابعین اور متقدمین متاخرین سبکی خلافت ہے اور ان سبکی مقابل میں اکیلے کا قول کہ یہ مکہ
 مقبل ہو سکتا ہے اگرچہ انہوں نے ان حدیثوں سے تسک کیا ہے جنہیں صلوٰۃ کا ذکر نہیں اور جب ہونے
 ان حدیثوں سے تسک کیا ہے جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استقاء
 میں دو رکعت ادا کی اور جن روایتوں میں نماز کا ذکر نہیں تو بعض محل میں اس پر کہ راوی ہوں گیا اور
 بعض میں احتمال ہے کہ اختلاف راوی کی راہ سے راوی نے ذکر نہیں کیا اور بعضی روایتوں میں ایسا وارد ہو
 کہ آپ نے طلبہ جمیعہ میں استقاء کے لیے دعا کی تو اس کے بعد نماز حجبہ ادا کی کہ وہ استقاء کے لیے بھی کافی

سمجھیں کہی اور اگر کہیں نماز نہ پڑھنا مروی ہو تو مرد اور اس سے یہ ہرگز بغیر نماز کے صرف دعا پڑھیں اکتفا کرنا روا
 ہے اور اس کے روا ہونے میں کچھ اختلاف نہیں غرض کہ جو جن میں نماز کا ذکر آچکا ہے وہ مقام بھی صحیح
 کہ اس لیے کہ ان میں زیادتی علم کی ہے اور فقہ لوگ جو احکامات بیان کریں وہ مقبول ہے غرض خلاصہ
 یہ کہ استقامتیں قسم ہے اول عزت دعا بغیر نماز کے دوسرے خطبہ جمعہ میں یا فرض نماز کے بعد دعا کرنا اور یہ
 اول عزت دعا ہے اور تیسری دور رکعت ادا کرنا اور دوسرے خطبہ پڑھنا اور اس کے قبل اور بعد بعد نماز اور روزہ
 اور توبہ اور نیکیاں اور خیرات بجالانا یہ سب کا ہے (نووی) **عَنْ** سَيِّدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْدَلُسِيِّ
 يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَلَّ دِرْعًا عَمَّا حِينَ اسْتَقْبَلَ
 الْقَيْلَةَ ثُمَّ جُمِعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ مَازَنِي فَرَمَاتِي تَبَيَّنَ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْعَ عِيدٍ كَأَنَّهُ أَوَّلُ بَالِي
 مَا كَانُوا أَوَّلَ بَالِي سَنَةِ جَادٍ مَبَارَكٍ كَوَالِدًا رِيًّا كَوَالِدًا نَيْكًا تَبَيَّنَ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْعَ عِيدٍ كَأَنَّهُ أَوَّلُ بَالِي
 جَبَّ قَبْلَ كَيْطَرٍ حَوْنَهُ كَيَا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ باہر نکلتا استقامت لیے مستحب ہے اس لیے کہ اس
 میں عاجزی اور تواضع زیادہ ہے اور لوگوں کے جمع ہونے کو بھی کشادگی ہے اور معلوم ہوا کہ چادر کا
 اولنا بھی مستحب ہے شافعی نے کہا ہے کہ جب خطبہ ثانی کا نٹ ہو چادریں جب اولنا اور دوسری اندر ہی اندر ہونے
 اور مالک اور احمد کا اور جہاں پر علماء کا کہ چادر کا اولنا مستحب جانتے ہیں بخلاف حنفیہ کے کہ وہ بلا دلیل
 اسکی سنت کا انکار کرتے ہیں اور پہلے نہیں مگر حدیث کرتے ہیں جو جلتے کے سبب اور شافعیہ کو نزدیک مقتدیوں
 کو بھی سنت ہے اور یہی مذہب مالک وغیرہ کا ہے اور استقامت دور رکعت ہے اور امام شافعی اور جہاں پر
 مذہب یہ ہے کہ نماز قبل خطبہ کے ہے اور لیث نے کہا بعد خطبہ کے اور امام مالک بھی پہلے لیث کے
 موافق ہے جہاں پر جہود کے ساتھ ہو گئے اور اصحاب شافعیہ کا قول ہے کہ اگر خطبہ کو نماز سے پہلے پڑھا تو یہی سزا
 ہے مگر افضل یہ ہے کہ نماز اول ادا کرے مثل نماز عید کی اور شافعی اور ابن جریر کا مذہب یہ ہے کہ مسافر
 استقامت قبل تکبیر میں کہو مثل عید کی اور یہی مروی ہے ابن سیب اور عمر بن عبد العزیز اور مکحول
 سے اور جہاں کا مذہب ہے کہ یہ تکبیر میں نہ کہے اور اذان اور تکبیر اقامت نہ کہیں پراجماع مثل عید کی
 مگر المسلمون حابۃ کا مضائقہ نہیں (نووی) **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَاكٍ
 خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقَبْلَةَ وَقَلْبُ دِرْعًا
 رَمَلَى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ جُمِعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ مَازَنِي تَبَيَّنَ كَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْعَ عِيدٍ كَأَنَّهُ أَوَّلُ بَالِي

کہ اور بانی مانگا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر کھڑا کر اور دو رکعت پڑھی **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ**
زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَضَلَّةِ
يَسْتَسْقِي وَأَخَذَهُ لَمَّا ارَادَ أَنْ يَذْعُوَ اسْتَقْبَلَ الْقَبِيلَةَ دَحْوَكَ رِدَاءَهُ ترجمہ عبد اللہ بن زبیری
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکھڑے عید گاہ کو اور دعا مانگی بانی کے لیے اور جب بارادہ کیا کہ دعا کریں تب بدل
 کی طرف ہوئے اور اپنی چادر اٹھائی **عَنْ عَبْدِ بْنِ قُسَيْمٍ الْمَازِنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَاتَمِينَ**
أَخْبَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا
يَسْتَسْقِي فَمَجَلَّ إِلَى النَّاسِ فَذَرَاكَ يَدْعُو اللَّهَ وَاسْتَقْبَلَ الْقَبِيلَةَ دَحْوَكَ رِدَاءَهُ ترجمہ علی بن
 ترجمہ عبد اللہ بن زبیری کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکھڑے ایک دن استسقاء کو
 لیے اور لوگوں کی طرف پیٹھ کی اور اس امر سے دعا کرنے لگے اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور چادر اٹھائی اور
 دو رکعت پڑھی **عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْفُقُ بِكَافِيَةٍ فِي**
الدُّعَاءِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ ترجمہ انس بن مالک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہاتھ
 اٹھاتے تھے دعا میں ایسے کہ آپ کی بغل کی سفیدی دیکھائی دیتی تھی **فَإِنَّمَا بَلَغَ أَهْلُهَا مَا لَا يَهْتَوُونَ**
أَبْ سَمِعْتُ سَقَاةً يَرُدِّي هُوَ أَوْ دُعَاةٍ مِّنْ أَهْلِهَا بَلَغَ أَهْلُهَا مَا لَا يَهْتَوُونَ ترجمہ انس بن مالک
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَاسْتَسْقَى بِظُهُرِهِ فَذَكَرَ إِلَى
السَّمَاءِ ترجمہ انس بن زبیری کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیٹھ سے آسمان کی طرف
 اشارہ کیا **وَفِي** بلا کے دور ہونے کے خط کے دفع ہونے کے لیے جب دعا کرے تو ایسی ہیچ نون ہے کہ ہاتھ
 کی پشت آسمان کی طرف کرے اور جب کچھ مانگے تو پیٹ ہاتھوں کا آسمان کی طرف کرے **عَنْ أَنَسٍ**
أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْفُقُ بِكَافِيَةٍ فِي شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ إِذَا فِي الْأَرْضِ اسْتَسْقَى
حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ غَيْرَ أَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى قَالَ يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ أَوْ يَأْخُذُ بِإِبْطِيهِ ترجمہ
 انس بن مالک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھاتے تھے ہاتھ کسی دعا میں مگر استسقاء میں ہاتھ اٹھاتے
 کہ ان کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھائی دیتی اور عبد الاعلیٰ کی روایت میں ہادی کو شک ہے کہ ہاتھ
 بغل کو کہا یا دونوں بغلوں کو **وَفِي** چونکہ دوسری روایات صحیح سے ہاتھ اٹھانا اور دعاؤں میں بھی تھا
 ہر جگہ ہے کہ وہ روایات قریب تیس کے ہیں اور اس حدیث کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ بیان سنا

کے ساتھ اپنا مقصد ہو کر کہا سلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی مجھ پر ابن ثنی نے اور جو کہیں ان کو
ابن ابی عروبہ نے ان سے کہا کہ انس بن مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی مانند اسکی
سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ كَانَ مَعَهُ
دَارُ الْقَضَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُمُ يُخْطِبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ كَتِ الْأَمْوَالُ وَأَنْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَأَدْعُمَ اللَّهُ نِعْمًا
قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ اغْنِنَا اللَّهُمَّ
اغْنِنَا قَالَ أَتَى وَلَا وَاللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ لَا قَزَعُهُ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلَامٍ مِنْ
بَرِيَّةٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتِ بَنُو إِدْرِيسَ سَحَابٌ مُثُلُ الدُّرِّ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءُ انْتَشَرَتْ
ثُمَّ انْطَرَقَتْ قَالَ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبَّحًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ
الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُمُ يُخْطِبُ فَاسْتَقْبَلَهُ فَأَمَّا فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَلْ كَتِ الْأَمْوَالُ وَأَنْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَأَدْعُمَ اللَّهُ يَسْجَعَانَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَيْنَا اللَّهُمَّ عَلِّ الْأَكَامَ بِالضَّرَائِبِ يُطَوَّنُ لَا وَدِيْعَةٍ
وَمَنَارِبِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَلَعَتْ وَخَرَجَا نَبِيْنِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكَ فَقَالَتْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَهْوَى الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا أَذْرِي تَرْجِيهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ أَيْكَ حَبِيبِي
... وَجَعَلَ كَرْدَانِ اس در دوزخ سے کہ دار القضا کی طرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبڑے خطبہ پڑھتے
تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کبڑا ہو گیا اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مال کو لو
کے برابر ہو گئی اور راہ میں بند ہو گئیں وہ آپ اللہ دعا کیجیے کہ ہم کو پانی دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور عرض کیا کہ یا اللہ ہم کو پانی دے یا اللہ ہم کو پانی دے
یا اللہ ہم کو پانی دے اس کے بعد میں کہ اللہ کی قسم آسمان میں نہ گشتا دیکھتا ہوں نہ بدلی کا کوئی ٹکڑا اور میں
اللہ سلم کے پیچ میں نہ کوئی گھر تھا نہ محلہ (سلسلہ ایک پہاڑ کا نام ہے مدینہ کے قریب) غرض سلم کے پیچ پر
ایک میل اسی ٹکڑا کے برابر اور جب آسمان کے پیچ میں آئی تو پہیل گئی اور وہیں برسوں لگا رہا عجز ہو
آپ کا اور فضل ہے اللہ کا کہ آپ کی دعا کو ایسا جلد قبول کیا ورنہ پانی کا سان گمان نہ تھا پھر اللہ کی قسم
ہم نے آپ نہ دیکھا ایک ہفتہ تک پہرہ ہی شخص آیا اسی دروازے سے دوسرے طرح کو اور رسول اللہ

الجمعة

نفسنا

حائنا

سنا

صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اور یہ آپؐ کے کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ اب رسول اللہ کے مال بڑا
 بڑھ گیا اور رستہ تنہا ہو گئے تو آپؐ دعا کی جو اللہ تعالیٰ سے کہ وہ بارش کو روک دے چہ آپؐ نے دونوں ہاتھ اٹھائے
 اور عرض کی کہ اے اللہ ہمارے گروہ پر سارے ہمارے اور پیرائے ٹیلوں پر اور بندیران پر اور نالوں پر اور
 دھون کے ادگنے کی جگہ پر بسا اور عرض میں فوراً کہل گیا اور ہم دھوپ میں نکلے شریک نے کہا میں نے
 اس سے پوچھا یہ وہی شخص تھا جو پہلے آیا تھا انہوں نے کہا میں نہیں جانتا بخاری کی روایت میں آیا
 ہے کہ وہ پہلا ہی شخص تھا **ف** اس حدیث کو معلوم ہوا کہ استقامت میں غاہی کافی ہے اور مینہ
 کی موخری کے لیے یہی دعا کا طریقہ معلوم ہوا اگر اوس کے لیے اجتماع لوگوں کا میدان میں اور نماز شروع
 نہیں **عن** انس بن مالک رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِيئَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطِبُ النَّاسُ عَلَى الْبَيْتِ يَوْمَ
 الْجُمُعَةِ إِذْ قَامَ الْعَدَاوِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْكَ لَنَا وَجَاءَ الْعِيَالُ وَمَا قَالُوا إِلَّا
 بِدَعَاؤِكَ وَفِيهِ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْكَ أَوَّلُ حَلِيَّتِنَا قَالَ فَمَا لَيْسَ بِأَيِّدٍ إِلَّا نَاحِيَةُ الْكَفَرَةِ
 حَتَّى دَخَلَتْ الْكَدِيَّةُ فِي قَبْلِ الْكُوفَةِ وَمَالَ وَادِي قَنَاةَ شَحْلًا وَلَمْ يَجْعَلِ أَحَدٌ قِنْ
 نَاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِجُودٍ ترجمہ اس نے کہا ایک قطب پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک
 میں اور آپؐ ایک دن جمعہ کو نبر خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گاؤں والا کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی اے
 رسول اللہ تعالیٰ کے ہمارے مال برباد ہو گئے اور لڑکے بالے پہرے کر گئے اور نیرنگ حدیث بیان
 کی حدیث اول کی ہم سفر اور اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے دعائیں عرض کیا اے اللہ ہمارے گروہ پر سارے ہم
 عرض آپؐ جو ہر ماہ سے سوا بارہ کرتے تھے اوس سے بدلہ لہنتی جاتی تھی یہاں تک کہ ہم نے مینہ
 کو دیکھا کہ آگن کی طرح بیچ میں ہو کہل گیا اور نالانہ کا ایک مہینہ تک ہتھارہ اور کوئی شخص باہر سے
 نہیں آیا مگر اس نے ارشاد کی خبر دی **ف** قَنَاةَ ایک نال کا نام ہے مینہ کے نالوں کے
عن انس بن مالک رَضِیَ اللہ عَنْہُ قَالَ كَانَ الرَّبِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطِبُ
 يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَقَامُ الْيَهُودُ فَصَاحُوا وَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ حُطَّ الْمَطَرُ وَاحْمَدُ الشَّجَرُ وَ
 هَلَكَتِ الْبَغَامُ وَمَا قَالُوا إِلَّا نَاحِيَةُ الْكَفَرَةِ حَتَّى دَخَلَتْ الْكَدِيَّةُ فِي قَبْلِ الْكُوفَةِ وَمَالَ
 وَادِي قَنَاةَ شَحْلًا وَلَمْ يَجْعَلِ أَحَدٌ قِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا أَخْبَرَ بِجُودٍ ترجمہ اس نے کہا ایک قطب پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک
 میں اور آپؐ ایک دن جمعہ کو نبر خطبہ پڑھتے تھے کہ ایک گاؤں والا کھڑا ہوا اور اس نے عرض کی اے
 رسول اللہ تعالیٰ کے ہمارے مال برباد ہو گئے اور لڑکے بالے پہرے کر گئے اور نیرنگ حدیث بیان
 کی حدیث اول کی ہم سفر اور اس میں یہ ہے کہ آپؐ نے دعائیں عرض کیا اے اللہ ہمارے گروہ پر سارے ہم
 عرض آپؐ جو ہر ماہ سے سوا بارہ کرتے تھے اوس سے بدلہ لہنتی جاتی تھی یہاں تک کہ ہم نے مینہ
 کو دیکھا کہ آگن کی طرح بیچ میں ہو کہل گیا اور نالانہ کا ایک مہینہ تک ہتھارہ اور کوئی شخص باہر سے
 نہیں آیا مگر اس نے ارشاد کی خبر دی **ف** قَنَاةَ ایک نال کا نام ہے مینہ کے نالوں کے

ترجمہ انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جبکہ اس کا اور لوگ آپ کے کھڑے ہوئے اور ہر کار کر کے
 کہ اسے نبی اللہ کے مینہ نہیں بستا اور دشمنوں کے چپے سو کہہ گئے اور جاتے رہ گئے اور میان کی حدیث
 آخر تک اور عبد الاعلیٰ کی روایت میں یہ ہے کہ آخر مینہ مینہ پر سے کہل گیا اور اس کے اوپر دستار ڈالا اور
 مینہ میں ایک بوند نہ گرتی تھی اور میں نے مدینہ کو دیکھا کہ ٹوپی کی طرح بیچ میں کھلا ہوا تھا
 رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی ہم سے یہی حدیث ابو کریم نے ان کو ابواسامہ نے ان کو سلیمان
 بن مغیرہ نے اور ابن ثابت نے ان کو انس نے ماننا اور ہر کی روایت کی اور اس میں بھی بات زیادہ ہے کہ اس
 نوائے نے بدلیوں کو اکٹھا کر دیا اور ہمارا حال رہا کہ زبردست آدمی ہی اپنی گھر جانے کو ڈرتا تھا دیکھنے
 میں کی شدت ہو **سُحُلُ** **الْبُرْنِ** **مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ اَعْدَاءُ الْاَنْبِيَاءِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلَى الْمَنبَرِ وَاقْتَضَى الْحَدِيثَ وَلَا دَفْعَ ابْتِ السَّخَابِ يَتَمَذَّقُ كَأَنَّهُ الْمَلَكُ
 حینے بطوری ترجمہ انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک گاؤں کا آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 جب کے دن اور وہ منبر پر تھے اور میان کی حدیث آخر تک اور زیادہ کیا اس میں اتنا کہ دیکھا میں نے
 بدلے کو گو یا کہ ایک چادر تھی کہ پیٹ دی گئی اس طرح پھٹی تھی **سُحُلُ** **الْبُرْنِ** **قَالَ قَالَ اَصَابَا وَ**
فَخَرَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَطًا قَالَ فَخَسِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَنَّتِي اَصَابَا مِنْ الْمَطَرِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا قَالَ وَكَأَنَّهُ حَدِيثٌ عَصِدٍ بِرَقِيبِهِ
 عذوجل ترجمہ انس نے کہا کہ ہم پر بات ہوئی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بنا تھے
 سو کہل دیا آپ نے اپنا کپڑا ایسا تنک کہ پہنچا آپ پر مینہ اور ہم نے کہا اے رسول اللہ کے آپ ایسا
 کیون کیا آپ نے فرمایا اس لیے کہ یہ ابھی اپنے پروردگار کے پاس سے آیا ہے **ف**
 اس حدیث معلوم ہوا کہ پروردگار تعالیٰ شانہ کی ذات مقدس اور ہے اور مینہ اور یہی سے آتا ہے اور
 بعض متجان جہم ناہم جو یہ تاویل کرتے ہیں کہ وہ ابھی پروردگار کا پیدا کیا ہے یہ تاویل جب صحیح ہوئی
 میں نے ظاہری اس کے کہ منبر اور جب منبر ظاہری بلکہ کاف بنو ہون تو تاویل کی کیا ضرورت ہو **سُحُلُ**
عَاشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ
يَوْمَ لَيْلٍ وَالْحَمْدُ عُرِفَ ذَلِكَ فِي رَجْعِهِ اَقْبَلَ رَا دَا بِنَ اَمَاطَةَ مُزَيَّرٍ وَذَهَبَ عَنْهُ ذَلِكَ
قَالَ عَاشَةُ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ اِنِّي خَشِيتُ اَنْ يَكُوْنَ عَدَا اَبَا سَلِطَ عَلَى اُمِّي دِيْوَلُ اِذَا رَأَى اَمَاطَةَ

[illegible]

قیام ثانی میں بھی ٹپہ نہا۔ مذہب شافعی اور مالک اور جہد و جہاد کا اور محمد بن سلمہ کا مالکیہ میں یہ قول ہے
 کہ قیام ثانی میں ٹپہ نہا چاہیے اور طول قرات باتفاق علماء فضل ہے اور قصر بھی روا ہے اور طول سجدہ کی بھی
 محققین قائل ہیں اور اسعد و ٹپہ نہا بھی قیام میں قبل ناختہ کے مستحب ہے اور دو خطبہ بھی بعد نماز کے مستحب ہے
 مذہب شافعی اور اسحاق اور ابن جریر اور فقہائے حنفیہ میں کا اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ مستحب
 نہیں اور شافعی کی دلیل احادیث صحیحہ میں جو صحیحین وغیرہ میں وارد ہوئی ہیں کہ اسلم نے اور بیان کیا
 ہم سے بھی روایت بھی بن تیحہ نے ان سے ابو سعید نے ان سے شام بن عروہ نے اسی سند سے اور یہ بھی زیادہ
 زیادہ کیا کہ آپ نے فرمایا بعد حمد کے بیشک سوچ اور چاند اللہ کی نشانیوں سے ہیں اور یہ بھی زیادہ
 کیا کہ میرے آپ نے دونوں تہاتہ اٹھائے اور فرمایا کہ آگاہ ہو میں نے اس کا بیجا ہو چکا دیا **عَنْ عَائِشَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ زَكَاةً وَصَفَّ النَّاسُ وَدَاءَكَ فَأَقْرَأَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِذَاذَهُ طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَمَعَهُ
رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمِيدَةٍ رَبَّنَا
وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْرَأَ قِذَاذَهُ طَوِيلَةً هِيَ آذُنٌ مِنْ
الْقِرْدَاءِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَمَعَهُ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ آذُنٌ مِنْ
الرُّكُوعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمِيدَةٍ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ
ثُمَّ سَجَدَ وَكَمَدَ كُرَّ أَبُو الطَّاهِرِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكُوعِ الْاُخْرَى
مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى اسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رُكْعَاتٍ وَارْبَعَ سَجَدَاتٍ وَاجْلَسَتْ
الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ
بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ
لَا يَغِيْبَانِ لِمَوْجِدَةٍ أَحَدُهُمَا لِحَيَاتِهِمَا فَاِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا نَافِرَتُمَا إِلَى الصَّلَاةِ وَقَالَ اَيْضًا فَصَلُّوا حَتَّى
يَلْقَى اللَّهُ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا اَكْثَرُ رُكْعَةٍ ثُمَّ
حَقَّ لَقَدْ رَأَيْتُنِي اُرِيدُ اَنْ اُحْدِثَ فُتْخًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُكُمْ اَجْلَسْتُ اَنْتُمْ وَقَالَ لِلرَّابِعَةِ

اَقْبَلُوا لِيَا أَيُّهَا النَّبِيُّ كَمَا يُؤْتِيكَ اللَّهُ فَالْطَّاهِرِينَ كَمَا يُؤْتِيكَ اللَّهُ فَالْطَّاهِرِينَ
 عَمْرُو بْنُ لُحْيٍ وَهُوَ الَّذِي سَبَّكَ الشَّوَابِكُ وَأَتَاهِيَ حَدِيثُ أَبِي الطَّاهِرِ عِنْدَ خَوْلَةَ فَادْعُوا
 لِلصَّلَاةِ وَكَثَرِينَ كَذَمًا بَعْدَ مَا كَرَّمَكَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَكَثَرِينَ كَذَمًا بَعْدَ مَا كَرَّمَكَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا
 فَرَمَاتِي مِثْلَ مِثْلِهِمْ كَذَمًا بَعْدَ مَا كَرَّمَكَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَكَثَرِينَ كَذَمًا بَعْدَ مَا كَرَّمَكَ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا
 اور نماز کو کھڑے ہوئے اور امہ اکبر کہا اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی اور رسول امہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی فرائض پڑھی پھر امہ اکبر کہا اور بہت مبارک رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور سمعہ امہ بن جہدہ کہا اور
 زبنا مکہ الحمد اور پھر کھڑے رہے اور نبی فرائض پڑھی کہ پہلی فرائض سے ذرا کم تھی پھر امہ اکبر کہنے دو سر رکوع
 کیا لہذا گھسیٹے رکوع سے کم پھر کیا سمعہ امہ بن جہدہ کہنا اور ابوطاہر راوی نے یہ ذکر نہیں
 کیا کہ پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا یہاں تک کہ چار رکوع پوری ہوئے اور چار سجدہ
 دینے دو رکعت میں ہر رکعت میں دو رکوع کیے اور دو سجدہ اور سبج صاف ہو گیا آپ فائز ہوئے سر
 پہلے پھر آپ کھڑے ہوئے اور لوگوں پر خطبہ پڑھا امہ اس کی تعریف کی اور انھوں نے جو اس کی شان کے
 لائق ہیں پھر فرمایا کہ سورج اور چاند دو نشانیاں ہیں اس کی نشانیوں میں سے اور کسی کی موت اور زندگی
 کے سبب ان میں ہیں انہیں ہوتا رہنے صرف اس کے حکم سے ہوتا ہے پھر جب تم گھبراؤ تو جلد
 نماز پڑھتے لگو اور یہ بھی فرمایا کہ یہاں تک نماز پڑھو کہ امہ بقالی اس کو دہرایا اور کھول دے اور فرمایا آپ نے
 کہ میں نے اس کا وہ سبب نہیں دیکھا کہ تم سے وعدہ ہوا ہے چنانچہ میں نے اپنی کو دیکھا کہ چاہتا ہوں
 کہ ایک گھبراہٹوں خستہ میں سبب تمہیں دیکھا تھا کہ میں آگے بڑھتا ہوں اور راوی راوی نے اٹھام
 کہا معنی دونوں کے ایک ہی ہیں اور بیشک میں نے جنہم کو دیکھا کہ ایک ٹکڑا دوسرے کو توڑ رہا ہے جب تم
 نے جبکہ کو دیکھا تھا کہ میں پیچھے کھڑا تھا اور میں جنہم میں عمر بن لُحی کو دیکھا کہ ایک کا فر کا نام ہے اور یہی
 نے پہلے سب سے ساٹھ چوڑی اور حدیث ابوطاہر راوی کی تو وہ میں تمام ہو گئی چنانچہ آپ فرمایا تھا کہ جلد
 نماز پڑھو اور اس کے بعد کچھ ذکر ہی نہیں کیا **حَدَّثَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا يَدْعُو إِلَى الصَّلَاةِ فَاجْتَمَعُوا وَقَدَّمَ
فَلَمَّا صَلَّى ارْكَبَ دُكْعَانِ فَرَسَيْنِ وَادْبَعَهُ بَحْرُ الْوَادِعِ حَضَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
 نے فرمایا کہ سورج گھبرا گیا اور رسول امہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور آپ مدینہ میں ایک پانچویں

کہ پہنچا کہ یوں پکار کر سب لوگ ملکر نماز ادا کر غرض لوگ جمع ہو گئے اور آپ اگے بڑھ کر پھر بھی ایسے کلمے
 ادا اور چار رکوع کیے دو رکعتوں میں اور چار سجدے **سُحُنْ** عَائِشَةُ أَنَّ الشَّيْءَ مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 سَلَّمَ رَجَعَهُ فِي صَلَوةِ الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَصَلَّى لَهُمْ رُكْعَاتٍ فِي رُكْعَتَيْنِ وَأَذْبَعُ سَجْدَ اٰیَةِ
 قَالِ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ الشَّيْءِ مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ خَلِيَّ الْأَبْعِ رُكْعَاتٍ
 فِي رُكْعَتَيْنِ وَأَذْبَعُ سَجْدَ اٰیَةِ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سورج گھٹن کی نماز میں قرأت پکار کر پڑھی اور چار رکوع کیے اور چار سجدے دو رکعتوں میں نہ پڑھی نے
 کہا کہ خبر دی مجھ کثیر بن عباس نے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع کیے دو رکعتوں میں
 اور چار سجدے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا روایت کی مجھ سے صاحب بن الیہ نے اون سے محمد بن حرب نے ان
 سے محمد بن الیہ نے اون سے نوہری نے اون سے کثیر بن عباس نے ابن عباس نے ان سے ابن عباس نے
 نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سورج گھٹن کے دن جب یہ عروہ نے حضرت عائشہ سے **عَنْ عُبَيْدِ**
ابْنِ عُمَيْرٍ یَقُولُ حَدَّثَنِي مَنْ أَصْبَحَ حَسْبَتْ لَهُ يَوْمَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الشَّمْسَ
 انْكَسَفَتْ فَخَلَّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا شَدِيدًا أَيَقُومُ قَائِمًا ثُمَّ
 يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ رُكْعَتَيْنِ فِي ثَلَاثِ رُكْعَاتٍ وَأَذْبَعُ سَجْدَ اٰیَةِ
 فَأَنْصَرَفَ وَقَدْ بَجَلَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ إِذَا رَكْعَةً قَالِ اللَّهُ أَكْبَبُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ
 قَالِ سَمِعَ اللَّهُ لَكُمْ حُجْدًا فَقَامَ فَعَمِدَ اللَّهُ وَأَنَّى عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ
 يَوْمَ تَحِلُّ لَكُمُ الْحَيَوةُ وَلَكِنْ هُمَا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ مِمَّا كَاذِبُكُمْ كَأَنَّهُمْ كَسُوفًا
 هَذَا كُنْ وَاللَّهُ سَخِيٌّ بَخِيلٌ ترجمہ عید بن عمر کثیر بن عمر روایت کی مجھ سے اس شخص نے جب کہ میں سچا
 جانتا ہوں مراد اس شخص سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں کہ ایک بار سورج گھٹن ہوا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے زمانہ آپ نماز میں پڑھیں دین تک کھڑے رہیں اس طرح کہ ایک بار کھڑے ہوئے پھر رکوع کر کے
 پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کرتے پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کرتے غرض پڑھیں دو رکعتیں کہ ہر رکعت میں تین رکوع
 ہوتے اور دونوں رکعتوں میں چار سجدے اور جب فارغ ہوئے آفتاب صاف ہو گیا اور جب رکوع کرتے ایک کلمہ
 کہتے پھر رکوع میں جاتے اور جب سر اٹھاتے سب اللہ میں حمد کہتے اور بعد نماز کے خطبہ پڑھیں پھر کھڑے ہوئے اور
 اللہ تعالیٰ کے حمد و ثناء کی پھر فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت حیات کو سب سے کہیں بہنیں لگتا

بکریا
 بکریا
 بکریا

بلکہ یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اوس کا اندھا تھا ہے یہ جیب تم گھن دیکھو تو اس کے یاد کرو یہاں تک کہ
 دونوں صاف ہوا دیں **عن عائشة** ان حج الله صلى الله عليه وسلم ثم صلى ست ركعات
 واكمل سجدة ثم رجمه حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چوبیس رکوع کیے اور
 دو رکعت میں اور چار بجے **عن عائشة** ان يهودية انت عائشة رضي الله عنها لما لها
 فقلت اعاذك الله من عدائ القسب فقلت عائشة فقلت يا رسول الله يعذب الناس
 في القبور فقلت عائشة فقلت عائشة رضي الله عنها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عائشة
 يا الله ذلك ثم ركب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات غداة ثم ركب الخسف الشمس فقلت
 عائشة رضي الله عنها ما خرجت في نسوة يكن طعوني الحجب في المسجد فاني رسول الله صلى
 الله عليه وسلم من منكب حتى انتهى الى مصلاة الذي كان يصلي فيه فقام وقام الناس راء
 فقلت عائشة رضي الله عنها فقام فقام طويلا ثم ركب ركوعا طويلا ثم رفع
 فقام فقام طويلا هو ذات القيام الاقل ثم ركب ركوعا طويلا وهو دون الركوع
 الاول ثم رفع وقد تجلست الشمس فقال ارفقوا ايكم تفتنون في القبور كفتنة الذبح قال
 قالت عائشة فسمعت عائشة رضي الله عنها تقول اسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم
 بعد ذلك بفتح ذوق عدائ القسب ثم رجمه عمرہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اگر سوال کرنے لگی اور اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے بچا دے
 حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا لوگوں کو قبروں میں عذاب ہوگا عمرہ
 نے کہا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ صاحب کی پہرہ سوار ہو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صبح کو ایک سواری پر اور سوچ گھن ہوا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ میں بھی
 نکلی اور عورتوں کے ساتھ حجرون کے پیچھے سے مسجد میں آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری
 سے اترے اور اپنی نماز کی جگہ تک تشریف لگے جہاں ہمیشہ امرت کرتے نماز میں اور کھڑے
 ہوئے اور بہت لمبا قیام کیا اور لوگ پیچھے آگے کھڑے ہو گئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پہر آپ نے
 بہت لمبا قیام کیا اور پہر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پہر اڑھو اور بہت لمبا قیام کیا مگر وہ پہلے قیام
 سے کم تھا پہر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تھا پہر رکوع کیا اور اتنا صاف

لأنه

دنت ذلك

ہوا اور فرمایا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم قبروں میں جاؤ گے جسیر و حال کے وقت جانچ جاؤ گے عمرہ
 کہا سنا میں نے حضرت عائشہ سے کفر ماتی تہین میں بعد اسکرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پناہ مانگو
 کرتے تھے دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب کی کہ اسکرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روایت کی ہم سے حد
 محمد بن شہین فی اذن سے عبد الوہاب نے اور کہا مسلم نے کہ بیان کی ہم سے یہی روایت ابن ابی عمر
 اذن سے سفیان نے دونوں نے یحییٰ بن حمید و اسی اسناد میں مثل سلیمان بن بلال کی روایت کی

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عِصْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدٍ الْحَرِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَاحِبِ
 حَتَّى جَعَلُوا عَجِرُونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمَّا لَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمَّا لَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمَّا لَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَمَّا لَ ثُمَّ
 سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ عَقْوًا مِنْ ذَلِكَ فَكَانَتْ أَرْبَعُ سَجَدَاتٍ تَارَعَ سَجْدَاتٍ ثُمَّ
 قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُنْزِي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ الْحَبَّتِ الْحَبَّتِ حَتَّى كُنْتُ أَلِمْ مِنْهَا
 نَفْثًا أَخَذَهُ أَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا لِيَطْفَأَ نَفْسِي بِدِي عَنِّي وَغُرَّتْ عَلَى النَّارِ أَيْ فِيهَا أَفْرَاءٌ مِنْ كُنْزِي
 إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَرْبٍ لَهَا بَلَدٌ جَانِبُهَا لَمْ تَدْعُهَا نَافِلٌ مِنْ خَشَائِشِ الْوَحْشِ وَرَأَيْتُ أَبَا نُمَاةٍ
 عَمَّ هَذَا مَالِ بْنِ سُلَيْمٍ قُصِبَ فِي النَّارِ وَانْصَحَرُ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ
 إِلَّا لِمَوْلَا عَظِيمٍ وَانْصَحَرُ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيدُ كُنُوهَا فَإِذَا خَسَفَا فَاصْلَوْا حَتَّى تَخْلُبَ

ذالك

مرحومہ جابر بن عبد اللہ نے کہا سورج گہن ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور اذن
 میں بڑی گرمی تھی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اپنے بارون کے ساتھ اور بہت لمبا
 قیام کیا یہاں تک کہ لوگ گرنے لگے پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا پھر رکوع
 کیا اور لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہو اور اوسط طرچ کیا پھر
 چار رکوع ہوئے اور چار سجدے دینے دو رکعت میں) پھر فرمایا کہ جتنی چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان میں جاؤ گے
 دینے دوزخ و جنت و قبر و مشر و غیرہ) وہ سب میرے آئین اور جنت تو ایسی آگے آئی کہ اگر میں ایک
 گچھا اس میں لینا یا ہٹا تو ضرر ہی لینا یا ہٹا دینے میں نے اس میں ہر ایک گچھا لینا چاہا تو میرا ہاتھ نہ پہنچا
 اور دوزخ میرے آگے آئی اور ایک نبی اسرائیل کے عورت کو دیکھا کہ ایک ہلی کے وسط اور سپر عذاب ہوتا ہے
 کہ اس نے ہلی کو بانہ دیا ہٹا اور اس کو ہٹانے کو نہ دیا اور نہ کہولہ یا کہ وہ زمین کے کیرے کو پڑے کہا لیتی اور دوزخ

میں ابوہشامہ عمرو بن ہاشم کو دیکھا کہ اپنی آنتیں دوزخ میں کھینچتا ہے اور عرب کا خیال تھا کہ سوچ اور
 جانچ میں کہیں نہیں لگتا مگر کسی شخص کے مرنے سے اور اپنے فرمایا کہ وہ دلوں و نفسانیات میں اس کی نشان
 میں ہے کہ وہ کمزور دکھاتا ہے پھر جہاں میں کہیں گے تو نماز پڑھ کر جب تک کہ وہ کہل نہ جاوے کہہا مسلم رحمہ اللہ
 علیہ نے کہا کہ یہاں کی بھی روایت مجسور ابوشامہ سمعی نے اون سے عبدالمکک ان سے ہشام نے اسی استناد سے
 مثل اس کے کہ اس میں ہے کہ دیکھا میں نے الیگزیرت کے آواز والی لہجی کالی کو اور یہ نہیں فرمایا کہ وہ نبی سرور
 میں کی تھی **ف** احمدیہ سے معلوم ہوا کہ ضعیف و گناہوں پر بھی پکڑ ہوتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ
 کا فر اور اربلی کے سبب اور پھر عذاب اور زیادہ ہو گیا یا مسلمان ہو اور اسوہ دوزخ کے اور اگل کے اور کسی
 طرح کا عذاب اور پھر تباہ ہوتا ہو چکا ہو چھ حدیث میں یہ صاف نہیں ہے کہ وہ دوزخ میں تھی **سبحن خیرین**
 بحوالہ اللہ قال انکسفت الشمس فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم مات ابراہیم
 ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الناس انما انکسفت لموت ابراہیم فقال الشیخ
 صلی اللہ علیہ وسلم فصل باناس سرت رکعت یا بعد سجدة بک انکسبت ثم قد انا طاک
 القراءۃ ثم رکعوا مائتا قام ثم رفع رأسہ من الركوع فقرأ آتۃ دون القراءۃ لاول
 ثم رکعوا مائتا قام ثم رفع رأسہ من الركوع فقرأ آتۃ دون القراءۃ الثانیۃ ثم
 رکعوا مائتا قام ثم رفع رأسہ من الركوع ثم احدث بالنجود بعد سجدة ثین ثم قام
 فقرأ ایضا ثلاث رکعات لیس فی رکعہ الا التي قبلها اقول من التي بعدھا ورواہ
 بخاری من سجود ثم تلاخروا تاخروا الضعوف خلعت حتی اتھمنا وقال ابو بکر حتی اتھمنا
 الناس وکم تقدما و تقدما الناس مع حتی نام فی مقام فانصرف خیر النصرف وقد اصب
 الشمس فقال یا ایھا الناس انما الشمس والقمر ایتان من آیات اللہ وانما لا ینکسران
 لموت احد من الناس قال ابو بکر لموت نبی فاذا راہتم شیئا من ذلک فصلوا حتی یخبر ما
 من فی ذلک فعدوا ذلک واذ ذلک وایتہ فی صلواتہ ہذین لقد جئنا بالنار و الذکر حین راہتمو
 تاخروا فحافہ ان یصیبنی من لھا حتی راہت فیما صاحب الجحیم یجوز فصب فی النار
 کان یسرق الحاکم یجینہ فان لھن کہ قال انما اعلو رجعی واذ غفل عنہ ذهب بہ
 رسی ہا یت فیما صاحب العزیز الی ربطھا فلم یطعمھا او لم تدعھا تاكل من خشاہ

وہ

نے خیال کیا کہ نہ کروں غرض جن چیزوں کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے اور میں اس کو ہی نہیں ہی جو میرے
 اپنی اس نماز میں یہ کہیں ہر حکم اسماء رضی اللہ عنہا قالت خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَتْ عَلَى عَالَمَتِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ يَصْلُحُونَ
 فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةُ كَالَتْ نَعَمْ فَأُطَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَيْسَاءَ
 جَلَسَتْ حَتَّى تَجَلَّ لَهَا فِي الْغَيْثِ أَوْ الْغَيْثِ فَأَخَذَتْ قَرْنَيْ ثَمِينٍ يَمَامِ الْجَنبِ فَبَعَثَتْ أَصْبَ عَلَى رَأْسِي
 أَوْ عَلَى بَعْضِ مِزَانِهَا قَالَتْ فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَتْ الشَّمْسُ خَطْبَ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُدْرِكُنِ
 رَأَيْتَ كَذَا قَدْ رَأَيْتَهُ فِي مَقَامٍ هَذَا أَحْتَرِجُكَ وَالنَّارُ دَارَتِ قَدْ أَدْرَجَ إِلَيْكَ أَنْتُمْ تَقْتَنُونَ
 فِي الْقُبُورِ كَيْدِيًا أَوْ مِغْلُ فُتْنَةِ السَّيْرِ الدَّخَالِ لَا أَدْرِي أَى ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يَتَوَفَّى أَحَدُكُمْ
 فَيُقَالُ لَهُ مَا عَلِمْتُكَ بِهَذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوْ الْمُؤْمِنَةُ لَا أَدْرِي أَى ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ
 فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ وَالْحُدَى فَاجْبُوا وَأَطِيعُوا أُولَئِكَ
 مَوَاتٍ فَيُقَالُ لَهُ كَيْفَ تَدْعِيكُمْ إِلَى ذَلِكَ تَتُومِنُونَ بِهِ قَدْ صَدَّقَ وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوْ الْكَافِرَاتُ
 لَا أَدْرِي أَى ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ
 شَيْئًا فَقُلْتُ مَرَّحِمِهِ اسْمَاءُ نَعَمْ كَبَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَعْنِي سَمِعْتُ سَمِعْتُ
 عَالَمُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ بَاسَ لِي بِهِ نَمَازٌ بِهِيَ تَهْنِئَةٌ سَمِعْتُ كَمَا لَوْ كُنْ كَمَا كَيْفَ حَالُ هُوَ كَمَا نَمَازٌ بِهِيَ
 مِثْلُ تَوَاهِدُونَ لِي بِهِيَ مَرَّةً أَسْمَانُ كَوَاشِرُهُ كَمَا مِثْلُ نَشَانِي هُوَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) كَمَا
 انہوں نے اشارے سے کہا ہاں (اس سے معلوم ہوا کہ اشارہ ضرورت کی وقت نماز میں ہی) پھر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لمبا قیام کیا کہ مجھے غش آنے لگا اور میں نے ایک منٹ کا جو میرے بازو پر
 تھی اپنے سر پر اور مولہ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو خارج ہوئے اور
 آفتاب کھل گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور اس کی حمد و ثناء کی پھر اس کو نذر کہا کر گئے
 چیز ایسی نہیں رہی جن میں پہلے نہ کیے تھے تا کہ یہاں میں نے اس کو کہہ کر دیکھ لیا یہاں تک کہ
 جنت اور دوزخ کو بھی دیکھا اور میری طرقت وحی بھی گئی کہ تم اپنی قبروں میں جانچے جاؤ گے جیسے دجال
 کے فتنے سے جانچو جاؤ گے اور ہر ایک کے پاس ایک شخص آویگا اور کہیگا کہ تو اس شخص کو کیا جانتا تھا پھر اگر قبر والا

جامعنا

فقلت

موس ہے تو کہے گا کہ وہ کچھ میں امر کے پیچھے ہوئے اور انہر حجت کرے اور اس سے ہی اور ہر پاس پر سفر کر
 اور سیکھا آہ کی خبر لیکر آئے اور عنبر انکی حدیث قبول کی اور انکا کہنا تا مائین بارہ وہی جواب دیا گیا پھر
 (یعنی فرشتہ) اس کے کینگا کر نزو سوا اور ہم کو معلوم ہوا کہ تو ایماندار ہے سو اچھا پہلا سوا رہا۔ اور ساقی کہتا
 ہے (یعنی فرشتہ) کہ میں نہیں جانتا میں لوگوں سے ملتا تھا کچھ ہوتے تھے سو میں نے بھی کہہ دیا بیٹے لوگوں کی
 دیکھا پہالی سو میں بھی کچھ کہتا رہا گوئی امر عقیق سے سیر یقین میں نہیں رہا معلوم ہوا کہ وہ شخص لوگوں کا
 مقلد ہے معنی ہمارا مصنفون رسالت کے دل سے تحقیق اور تصدیق کرتا تھا مسلم نے کہا روایت کی ہے
 ابو بکر نے اور ابو کرینے دونوں نے ابو اسامہ سے اس نے ہشام سے اس کا طریق سے اس کے اسامہ سے روایت
 کی کہ انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ کے پاس آئی اور لوگوں کو اکٹھے دیکھا اور وہ نماز پڑھتی تھیں سو میں نے
 کہا کیا حال ہے لوگوں کا اور بیان کی حدیث مثل حدیث ابن عمر کی جو انہوں نے ہشام سے روایت کی۔
 عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَلَكِنْ قُلْتُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ جِئْتُ عُرْوَةَ فَسَمِعْتُ
 سورج کو کسوف ہوا انکو بلکہ کہ سورج کو خسوف ہوا **ف** کسوف اور خسوف دونوں کے سنو ایک ہیں
 اور چاند اور سورج دونوں کے لیے یہ دونوں لفظ بولنا صحیح ہے اور ایک قول ضعیف ہے کہ سورج کے لیے کسوف
 کہنا چاہیے اور چاند کے لیے خسوف اور مخالفی حیاض نے اسکی خلاف دعویٰ کیا ہے مگر قول بانکا اس آیت
 سے رد ہوتا ہے وَخَسَفَ الْقَمَرُ ارجو ہر اہل علم کا قول ہے کہ کسوف اور خسوف دونوں میں جائز ہے کہ پورا گہن
 نہ ہو اور کچھ روشنی باقی رہے اور بعضوں نے کہا کہ خسوف وہ ہے جس میں ذرا رنگ بدل جائے اور کسوف
 وہ ہے کہ پورا تغیر آجائے خواہ چاند میں خواہ سورج میں اور امام بیہق نے کہا کہ خسوف وہ ہے جو پورے میں
 اور کسوف وہ جو تھوڑے میں اور یہ قول عروہ کا جو اور بد کو رہا اسکو وہی قائل ہیں اور کوئی قائل نہیں
 عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَتَا فَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لَنَا لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ
 قَالَتَا فَقَدْ رَأَيْنَا كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرْنَا خَرًّا وَنَحْنُ نَقَامُ لِلنَّاسِ فَيَا مَعْظُمَيَا لَوْ
 أَنَّ النَّاسَ أَدْرَكُوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَرَّمَ مَلَأَتْ أَفْئِدَتُهُمْ مِنْ طَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ
 اسامہ ابی بکر کی صاحبزادی نے کہا نبی صلو اللہ علیہ وسلم ایک دن گہرے مراوی میں کہ جس دن سورج پر
 ہوا تھا اور آپ نے گہرے سوئی عورت کی بڑی چادر اوڑھ لی اور چلو یہاں تک کہ آپ کی چادر آپ کو لاکر
 دی اور غلامین اتنی دیر کھڑے رہے کہ اگر کوئی شخص آتا تو یہ بھی بچاتا کہ آپ نے کون کیا ہے جس کو اس نے

مردی ہوئے ہیں بہت تیرنگ کھڑے رہنوں کے سب سے مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی مجھ سے مسجد
 بن تھینے لے ان کے بانی اب ان جریج نے ہی اسناد کو نقل اسکی اور اس میں یہ کہا کہ کھڑے ہوئے
 بہت تیرنگ کھڑے ہوئے تو ہر کھڑے کرتے تھے اور یہ بھی زیادہ کیا کہ اسما کہتی تھیں کہ میں دیکھتی تھی کہ
 عورت کو جو مجھ سے بڑی تھی اور دوسری کو جو مجھ سے زیادہ بڑی تھی **عَلَيْهَا نَزَلَتْ آيَةُ رَبِّكَ تَالَتْ**
كَسَفَتِ النَّفْسُ عَلَى عَصَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَفَتِ النَّفْسُ عَلَى عَصَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْدَ ذَلِكَ تَالَتْ نَفْسِي حَاجَتِي ثُمَّ جِئْتُ فَكَذَلْتُ السَّجْدَةَ ثُمَّ بَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَالَتْ نَفْسِي حَاجَتِي ثُمَّ جِئْتُ فَكَذَلْتُ السَّجْدَةَ ثُمَّ بَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمُرَاةَ الضَّعِيفَةَ فَأَقُولُ خَذِي أَصْغَفُ مِثْلِي فَأَقُولُ خَذِي خَذِي خَذِي خَذِي خَذِي خَذِي خَذِي خَذِي خَذِي خَذِي خَذِي
الْقِيَامَ ثُمَّ لَوْنُ رَجُلًا جَاوِخِيلَ الْيَعْنِي أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَرَّجَمِهِ اسْمَانِي وَهِيَ مَضْمُونُ رَايَتِ كَيْسَارٍ
 گذر اور بعد اس کے کہ میں نے اپنی حاجت پوری کی اور پھر مسجد میں آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 دیکھا کہ نہ زکوٰۃ کھڑے ہیں تو میں ہی ان کے ساتھ کھڑی ہوئی اور بہت لمبا تیاگ کیا یہاں تک کہ میں اپنے
 تئیں دیکھتی تھی کہ جی بچا ہوتا کہ بیٹھ جاؤں اور ایک ضعیف عورت کو دیکھا تو میں نے دل میں کہا یہ تو
 مجھ سے زیادہ ضعیف ہو پھر میں کھڑی رہی پھر آپ کے پاس گیا اور بہت لمبا کرے پھر اس پر اٹھایا اور لمبا قیام
 کیا یہاں تک کہ اگر کوئی شخص اور آتا تو جانتا کہ آپ (ابھی رکوع نہیں کیا) یعنی تیسرے قیام کے برابر تھا **عَلَيْهَا**
النَّبِيُّ بَارِئٌ فِي اللَّهِ عَلَيْهِ مَا قَالَ أَنْكَسَفَتِ النَّفْسُ عَلَى عَصَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا فَكَذَلَتْ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ
رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَارَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ
دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا
وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ
ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْفَرَدَ وَدَلَّ الْجَلَدِ النَّفْسُ فَقَالَ إِنَّ النَّفْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا تَكْثُرَانِ إِلَّا بِحَدِّ وَكَانَ الْقَمَرُ
نَادِيًا رَأَيْتُمْ فَلِكِ نَادِيًا لِلَّهِ نَادِيًا رَأَيْتُمْ فَلِكِ نَادِيًا لِلَّهِ نَادِيًا رَأَيْتُمْ فَلِكِ نَادِيًا لِلَّهِ نَادِيًا رَأَيْتُمْ فَلِكِ نَادِيًا لِلَّهِ
الْحَجَّةَ فَلَمَّا رَأَيْتُمْ مِنْهَا عَنُقُودًا أَرَاكُمْ لَحْدًا فَلَمَّا رَأَيْتُمْ مِنْهَا بَلْبِيَّتًا لَدُنَا رَأَيْتُمْ النَّاسَ
فَلَمَّا رَأَيْتُمْ مِنْهَا مَنَظَرًا قَطْرًا رَأَيْتُمْ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الشَّيْءَ فَكَانُوا يَوْمَ يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَكْفُرُ هَرَقَ

یہ نشانیاں ہیں کہ اسے انکبوتیہ ہے یہ کسی کی موت اور زندگی کے سبب نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ انک
اسے بندہ رکھ دیتا ہے یہ جب تم ایسے کچھ دیکھو تو اس کے آگے گھر لڑکے اور بچہ اور اس سے دعا کرو اور
اس سے بخشش مانگو اور ابن عباسی روایت میں کثرت کا لفظ ہے اور یہ ہے کہ وہ اسے ڈرانا ہے اسے بندہ
کو **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَوْعَىٰ بِأَسْمَعَىٰ فِي حَيْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ إِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَتَمِيزُ نَفْعًا وَقُلْتُ لَا أَظُنُّ مَا جَاءَتْ لِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي انْكَسَافِ الشَّمْسِ الْيَوْمَ فَأَتَيْتُهَا إِلَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَدْعُو وَيُكَبِّرُ وَيُحْمَدُ
وَيُحْمَلُ حَتَّىٰ يَجْلِسَ عَنِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَسْرَوْنَا يَوْمَ ذَلِكَ رُكْعَتَيْنِ مَرَّجِمَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَرْهَمَةَ
بَنِيكَ ما تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہ سورج گہن ہوا اور میں نے تیر دن کو بنیک یا اور
دل میں کہا کہ دیکھو بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا نیا کام ہوتا ہے سورج گہن آجکل دن حبیب میں ان
تک پہنچا تو وہ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے اور دعا کرتے تھے اور اسے اکبر کہتے تھے اور اسکی تعریف
کرتے تھے اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے یہاں تک کہ سورج صاف ہو گیا اور اسے دو رکعت پڑھی اور دو سو تیر
پہنچیں **فَبِ** اس روایت سے ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ (سورج گہن نماز ہونے کے بعد نماز پڑھی
مگر یہ راوی نہیں مگر راوی نے مضمون مقدم و مؤخر روایت کیا اور ہر فعل کو آپ کے جمع کر کے کہہ دیا اور چونکہ
دوسری روایت میں ادنیٰ ہوا چکا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب پہنچے تو آپ نماز پڑھ رہے
تھے پہلی رکعت میں اور نماز گہن کے وقت شروع ہوئی اور گہن تمام ہونے کے بعد تمام ہوئی یہی سب باتوں
کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ**
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ أَتَوَعَّىٰ بِأَسْمَعَىٰ بِالْمَدِينَةِ فِي حَيْوَةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ كُنْتُ نَفْعًا وَقُلْتُ لَا أَظُنُّ إِلَّا مَا حَدَّثَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ قَالَ كَأَنِّي تَرَاهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ يُجْعَلُ لِي سَمْعًا
وَيُحْمَدُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو حَتَّىٰ حُسِرَ عَنْهَا قَالَ كَأَنِّي أَخْبِرُ عَنْهَا قَدْ أَسْرَوْنَا يَوْمَ ذَلِكَ رُكْعَتَيْنِ
مَرَّجِمَةَ اسکا یہی ہے جو اوپر گذرنا صرف اتنا فرق ہے کہ راوی نے کہا حبیب میں حاضر ہوئے پاس آیا تو آپ کو
نماز میں ہاتھ اٹھائے ہوئے پایا کہ آپ بیچ کرتے تھے اور اسکی حمد اور لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور اسکی ثناء

نہ

اروی

برہن ہے اور دعا کرتے ہو یہاں تک کہ آفتاب کھل گیا جب آپ خود سو رہے تھے پھر میں اور دو رکعتیں پڑھا
 کیں۔ اس کے ساتھ معلوم ہوا کہ وہ نماز میں گر پڑے تھے جیسا ہم نے اوپر کہا تھا۔ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا تَوَضُّعُ يَدَيَّ بِالنَّاسِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ نَكَدَ نَحْوَ حَدِيثِيهَا تَرَجُّمَةً سَكَدَ هِيَ جَوَادِرُ كُرَاعِ حَنْبَلٍ عَبْدَ اللَّهِ
 ابْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ
 الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ بِلَا حُدُودٍ وَلَا نِجَاطٍ وَلَكِنْ هُمَا آيَةٌ مِّنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمَا
 فَصَلُّوا تَرَجُّمَةً عَبْدُ اللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ دَوِيَّ كَأَنَّهُ يَأْتِيهِ سَورُجٌ أَوْ جَانِدُ كَسِيٍّ
 جِيءَ بِهِ نَهْنِئًا كَمَا تَكُونُ فِي النَّاسِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ أَوْ مِثْلُ ذَلِكَ وَكَانَ يَرَى فِي رَأْسِهِ حَنْبَلٍ الْخَبِيرِ
 ابْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ أَبُو رَاحِمٍ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِمَّا آتَتْهُمَا اللَّهُ لَكِنِّي كَسِفَانِ
 يَأْتِيَانِ أَحَدَهُمَا لَا يَأْتِيَانِيهِمَا كَذَا رَأَيْتُمَا هَذَا دَعَا اللَّهُ مَلَكًا حَاضِيًّا يَنْكَسِفُ تَرَجُّمَةً سَكَدَ هِيَ
 جَوَادِرُ كُرَاعِ حَنْبَلٍ**

جنازہ کا بیان **ف** جنازہ مشفق ہے جبر سے کہ چھپانے کے مستحق ہیں اور جنازہ جیم کی زبردستی
 ہی درست ہے مگر جیم کی زیر سر فطیح ہے اور بعضوں نے کہا جب جیم کی زیر کہین تو مردہ مراد ہے اور
 جب زیر کہین تو وہ جبر مراد ہوگا جبر مردہ ہے اور بعضوں نے بالکس کہا ہے اور جمع اس کی جنازہ
 زبردستی آئی ہے **عَنْ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَبُوا
 مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** ترجمہ اہل سعید راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم
 بیمار کو جو قریب مرنے کے ہوں انکو لا الہ الا اللہ کہنا دو **ف** اسلم کہ آخر کلام انکا لا الہ الا اللہ ہے
 کہ حدیث میں آیا ہے جب یا یہ آخر کلام ہوگا وہ جنبت میں جاوے گا اور یہ یقین کا حکم مستحب ہے اور اسکا
 ہے علماء کا اس پر اور مردہ ہے بیمار کو حکم کرنا اور بار بار اسکو کہنا کہ کہین **ف** تک اگر انکار کرے بیشک بیکار
 ہے کہ اس کے پاس اس کلمہ کو پڑھنا نہیں تاکہ وہ بھی سنکر پڑھنے لگے اور جب وہ ایسا پڑھ لے پھر چپ ہو
 زمین مان اگر پھر کچھ اور بات کرے تو پھر یقین کر دین کہ اخیر کلمہ اسکا کلمہ توحید ہو مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے
 کہا اند بیان کی رسم یہی روایت قتیبہ بن سعید نے اون سے عبد الغزیز نے سنیے در اور وہی نے اور

کہا روایت کی مجھ سے ابو بکر بن ابی شیبہ اور بن خالد بن خالد نے ابن سلیمان بن بلال نے دونوں کی اسی سن سے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَوَقَّعْتُكُمْ كَرَاهٍ لَإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ **عَنْ** ترجمہ وہی ہے جو ابوبکر بن عمر **عَنْ** اَمْرِ سَلَمَةَ اَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُصِيبَةٍ مُصِيبَةٍ يَقُولُ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا لِلَّهِ وَاَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللَّهُمَّ اجْزِنِي فِي مُصِيبَتِي وَاجْزِلْ خَيْرَ امْتِنَا اَلَا اَخْلَفَ اللَّهُ لَهُ خَيْرَ امْتِنَا قَالَتْ فَكَلِمَاتُ اَبُو سَلَمَةَ قَالَتْ اَيُّ السَّيِّئَاتِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَسْلُبَهُ اَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّي تَلَّيْتُهَا مَا خَلَفَ اللَّهُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اُرْسِلْ اِلَى رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبُ بْنُ اَبِي رَيْثَةَ يَعْطِبُنِي لَهُ فَقُلْتُ اِنَّ اِيْنَتًا وَاَنَا غَيُّوْرٌ فَقَالَ اَمَّا اَبْنُهَا فَدَعُوْهُ اَللَّهُ اَنْ يُغْنِيَهُ عَنْهَا وَاَدْعُوا اَللَّهَ اَنْ يَكْفِيَهُ بِالْغَيْثِ **عَنْ** ترجمہ ام سلمہ سے روایت کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کو مصیبت پہنچے اور وہ دیکھ کر جو اسے حکم کیا ہے کہ ہم سب اللہ کا مال ہیں اور ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں یا اللہ مجھ سے اس مصیبت کا ثواب دے اور اس کے بدلے میں اس کو اچھی عنایت فرما مگر اللہ تعالیٰ اس کو بہتر چیز دے سکے دینا ہے ام سلمہ کہتی ہیں کہ جب ابو سلمہ زنیو کے شوہر انتقال کر گئے تو میں نے کہا اب ان سے بہتر کن ہو گا اس لیے کہ ان کا گھر پہلا تھا جس نے ہجرت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پہر پہننے میں دعا پڑھی وانا سے داخلہ لی خیرینہا تھا تو اس نے مجھ کو ابو سلمہ کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شوہر بنا دیا اور میری طرف حاطب بن ابی رثیہ کو روانہ کیا کہ وہ مجھے حضرت کا پیغام دینے آیا میں نے عرض کی کہ میسر ہی ایک بیٹی ہے اور مجھ میں غم ہے تو اپنے فرمایا کہ انکی بیٹی کے لیے تو ہم اس کے دعا کریں گے کہ اس کو کو بیٹی کے فکر سے بیغم کر دے گا اور ان کے عہد کے لیے ہم دعا کریں گے کہ وہ اس کو کھو دے گا **ف** اس سے انا سے اور اس کی بعد کی دعا کی فضیلت ثابت ہوئی **عَنْ** اَمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُصِيبَةٍ مُصِيبَةٍ يَقُولُ اَنَا لِلَّهِ وَاَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللَّهُمَّ اجْزِنِي فِي مُصِيبَتِي وَاجْزِلْ خَيْرَ امْتِنَا اَلَا اَجْزَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي مُصِيبَتِهِ وَاجْزَلْ خَيْرَ امْتِنَا قَالَتْ فَكَلِمَاتُ اَبُو سَلَمَةَ قَالَتْ كَمَا اَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَفَ اللَّهُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عَنْ** ترجمہ جو ابوبکر بن عمر سے کہا

فَنَقَّبَ بِهِ وَكَثُرَ قَوْلُ الْخَلِيفَةِ وَرَأَى قَالِ خَالِدُ الْخَلِيفَةِ دَعَاؤُهُ الْخَلِيفَةُ سَابِقَةً فِي سَبِيحَتِهَا مَرَّجَةً خَالِدُ الْخَلِيفَةِ
 نَاسِئًا وَسَيَّامًا وَدَبَّرَ رَأْيَ رُوَايَتِ كِي اَوْرَاسِ مِيْنِ يَكْهَا كِهْ حَضْرَتِ نُوْرٍ عَامِيْنَ عَرَضِ كِي كِيَا اِسْمَ خَلِيفَةِ هُوَ تُو
 اَن كَا اَن كِي بَالِ بَحْمُوْنِ مِيْنِ جَوِيْهَرِ مَرْمَرِ مِيْنِ اَوْرَ كِهْ مَا كِيَا اِسْمَ اَن كِي قَبْرِ چُوْشِي كَر اَوْرِ فَرَحِ كَا لَفْظِ نَهِيْنِ كِهْ
 اَوْرِ يَهِيْ مِيْنِ زِيَادَه كِيَا كِهْ خَالِدُ نِي كِهْ اَوْرِ اِيَكِي عَاكِلِ اِيْنِي سَا تُوِيْنِ چِيْرِي كِي يِي كِهْ دِه مِيْنِ بَهْلِ كِيَا عَاكِلِ
 رَاوِيْ كِيَا قَوْلُ قَالِ رُوُوِيْ لَلّٰهُ صَلَوٰتُہُ اَلْمُرُوْثُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ
 نَفْسُ كِهْ مَرَّجَه اَوْرِ يَهِيْ كِهْ تَرْتِي كِهْ رَسُوْلِ اِسْمَ صَلَوٰتُہُ اَلْمُرُوْثُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ
 كِهْلِي رِه جَانِي مِيْنِ لُوْگُوْنِ نِي كِهْ اَن اِيْنِي زِيَا سَبَبِ سَا كِي يَهِيْ كِهْ نَظْه اَسْكِي جَانِ كِي چُوْچُوْ جَانِي هِي كِهْ
 سَلَمُ نِي اَوْرِ يَهِيْ حَدِيْثِ رُوَايَتِ كِي يَهِيْ سِي قَتِيْبِيْ بِنِ عَمِيْدِيْ اَوْنِ اَوْرِ عَبْدِ الْغَزِيْ نِي يَنْبُوْرٍ اَوْرِ دُوِيْ سِي اَن كِي
 عِلَاوَنِي اِي سَبَبِ سَا كِي يَهِيْ رُوَايَتِ قَالِ اَلْمُرُوْثُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ
 كُرْفِ اَن كِي عَزِيْبِيْ لَا اِيْكِيْ كِهْ بَكَا اِيْكِيْ كِهْ نَفْسُ كِهْ اَلْمُرُوْثُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ
 اَمْرُ اَلْمُرُوْثُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ
 اَن يَكُنْ كِلَ الشَّيْطَانُ بَلِيًّا فَاَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ فَكَفَفْتُ عَنْ اَلْبُكَاءِ فَكَلَّمْتُ اِيَكِي مَرَّجَه
 عَمِيْدِيْ بِنِ عَمِيْرِيْ كِهْ اَم سَلَمُ نِي كِهْ حَبِ اَوْرِ سَلَمُ كَا اَتَقَالِ هُو اَمِيْنِ نِي كِهْ اِيَه مَسَا فَرِيَايِيْ زَمِيْنِ مِيْنِ مَر كِيَا
 مِيْنِ اَسْكِي يِي اِيَا رُوُوِيْ كِي كُو لُوْگُوْنِ مِيْنِ اَسْكَا خُبِ چِ چَا مِيْدِ كَا غَرَضِ مِيْنِ نِي رُوْنِي كِي تِيَا رِي كِي كَا اِيَكِي مَرَّجَه
 اَوْرِ اَكِي مَدِيْنِيْ كِي اَوْرِ كِي مَدِيْنِيْ كِي اَوْرِ كِي مَدِيْنِيْ كِي اَوْرِ كِي مَدِيْنِيْ كِي اَوْرِ كِي مَدِيْنِيْ كِي اَوْرِ كِي مَدِيْنِيْ كِي اَوْرِ كِي مَدِيْنِيْ كِي
 اَكِي اَوْرِ فَرِيَا كِي كَا تُو شَيْطَانِ كُو بَلَا نَا چَا مَتِي هِي اَسْ كِهْ مِيْنِ جَمِيْنِ سُو اَمْنِيْ نِي اَوْرِ كُو دُو بَارِ نَحَالِ هِي
 اَم سَلَمُ كِهْتِي اَمِيْنِ كِهْ مِيْنِ رُوْنِي سِي بَارِ يَهِيْ اَوْرِ زُوِيْ فَا نُوْرُ كِهْ نَا كُو يَا شَيْطَانِ كُو مَهْمَانِ بَلَا نَا هِي
 اَوْرِ يَه اَخْلَاقِ نُوْرِ رَسُوْلِ اِسْمَ صَلَوٰتُہُ اَلْمُرُوْثُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ
 دُو مَرِي عَمْرَتِ كُو رُو كُو دِيَا كِهْ دِه يَهِيْ تَجْمِيْدِ رُوْنِي سِي بَارِ مِيْنِ عَاكِلِ اَسْمَا مِيْنِ زَمِيْنِ اَلْمُرُوْثُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ
 قَالِ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَضَيْتُ اِلَيْهِ لِحْدَايِ بَنَّا كِهْ تَدْعُوْهُ وَتَحْمِيْدُ كِهْ
 اَن صَبِيًّا كِهْ اَوْرِ بَنَّا كِهْ اَلْمُرُوْثُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ
 مَا اَعْطَى كِي كِهْ عَمِيْدِيْ كَا اِيَا جِلِ شَمْسِيْ نَمْرُوْهَ اَلْمُرُوْثُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ
 اَقْسَمْتُ لَنَا اِيْنِيْ كِهْ اَلْمُرُوْثُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ اَلْاَنْفَاكُ

ہو اللہ تعالیٰ انہوں کو انہوں پر اور دل کے غم پر عذاب نہیں کرتا وہ تو اس پر عذاب کرتا ہے اور آپ کے بڑا
 کی طرف اشارہ کیا یا اس پر ہی رحم کرتا ہے (یعنی جب کلمہ خیر پڑھ کر کلمے کو رحم کرتا ہے اور جب کلمہ شر کا لے
 تو عذاب کرتا ہے) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَلَسَ رَجُلٌ مِمَّنْ أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَحَا الْأَنْصَارِ كَيْفَ أَرْجَى سَعْدُكَ مِنْ عِبَادَةٍ فَقَالَ صَلَّيْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مِمَّنْ يَوْمَئِذٍ مِمَّنْ تَقَامُ وَفَتَنَّا مَعَهُ وَخَرَجْنَا مَعَهُ وَكُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ
 وَأَكْثَرُ الْأَنْصَارِ وَلَا تَقْصُصُ بَيْنَهُنَّ فَنَزَلَتْ عَلَيْكَ الْإِسْلَامُ حَتَّى تَخْرُجَ كَمَا كُنَّا نَسْأَلُ قَوْمَكَ مِنْ حَوْلِكَ حَتَّى نَرَى رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ الَّذِينَ مَعَهُ مَرَّجَمَةَ عَبْدَ اللَّهِ كَمَا تَمَّ رَسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَمَّ رَسُلُ اللَّهِ
 سہ کے تھے کہ انصار کا ایک شخص آیا اور سلام کیا اور پھر ٹوٹا اور آپ پر چپا اے انصار کے بہائی میرا بہائی
 سعد کیا ہے اس نے عرض کی اچھا ہے آپ فرمایا کون تم سے عیادت کرتا ہے انکی اور آپ کٹرے ہو گئے اور ہم
 ہی آپ کے ساتھ کٹرے ہو اور ہم دس پر کی آدمی تھے کہ نہ ہمارے پاس جو تیان نہیں نہ مزرے نہ تو بیاق کرتے
 (پیکل نہ رہتا صاحب کا اور بیزاری تھی دنیا سے) اور ہم چلے جاتے تھے اس کنگلی بی زمین میں نہانک کہ
 ان تک پہنچو اور اور لوگ جو سعد کے پاس تھے وہ ہٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پاس گئے
 اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَابِرُ
 عِنْدَ الصُّنْدِ حَتَّى لَا تُدْرَى مَرَّجَمَةَ النَّاسِ كَتَمَتْ** کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری سہ جو صدر کے
 شروع میں ہو رہی کہ آخر میں تو ہر ایک کو صبر آتا ہے مثل ہے شام کی مردے کو کب تک روئے **عَنْ
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى امْرَأَةٍ تَرْبِي عَالِي صَلَّيْ لَهَا فَقَالَ اللَّهُ
 اللَّهُ وَأَخْبَرَنِي فَقَالَتْ وَمَا بَالِي بِمَيْمَنِي فَلَا ذَهَبَ قَبْلَ لَهَا إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَلَمَّا هَا مِثْلَ الْوَحْيِ كَانَتْ بَابَهُ فَذَكَرْتُ عِنْدَ عَالِيَاءِ بَعْضَائِنِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَهْرِ فَلَمْ
 فَقَالَ إِنَّمَا الصُّنْدُ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ أَوْ قَالَ عِنْدَ أَهْلِ الصُّنْدِ مَرَّجَمَةَ النَّاسِ كَمَا تَمَّ رَسُلُ اللَّهِ صَلَّى
 اللہ علیہ وسلم ایک عورت کو پاس کٹرے اور وہ ایک بڑے کے پر رہتی تھ تو آپ نے فرمایا اللہ کی طرف اور
 صبر کرو اس نے کہا انکو میرے سہ بیت نہیں پہنچی ہے پر جب آپ چلے گئے لوگوں نے کہا کہ وہ رسول تھا اللہ
 کے تو اس کا ایسا برا معلوم ہوا کہ گویا موت ہو گئی رہی تو آپ کو جواب دینا برا معلوم ہوا اور وہ آپ کے دروازہ پر آئے****

وَبَعْضُهُنَّ

اور وہ ان کو کئی جگہ یاد رہنا پڑا جیسے دنیا داروں کے درمیان پرہیزگاری اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے آپ کو
 نہیں پہچانا آپ نے فرمایا میری قوم ہی ہے جو صدر کے شر و عین پر مسلط ہے کہا اور یہی روایت کی ہے توحید بن
 حبیب حاشیہ نے اوس نے خالد نے لینے ابن عمار نے اور روایت کی ہے اس سے عقبہ بن مکرم نے اوس سے
 عبد اللہ بن عمرو اور کہا مسلم نے روایت کی مجاہد بن احمد بن ابی ہریرہ نے اوس سے عبد الصمد نے سب نے کہا اور
 ابی ہریرہ نے اسی اسناد سے مانعہ بن عثمان بن عمر کی روایت کی اور وہی قصہ بیان کیا اور عبد الصمد کی روایت
 میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک عورت کے پاس سے کہ وہ قبر کے پاس بیٹھی تھی حکم بن عبد اللہ ان
 حکم بن رضی اللہ عنہما بکثرت لعل عاصی اللہ عنہ فقال معہ کلاباً بلیکۃ اکثر علی ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للیت یعداب یبکاء اھلہ علیہ و ترجمہ عبد الصمد نے کہا کہ انھوں نے
 روایت کی کہ حضرت عمرؓ نے یہ سنا کہ صاحبزادی ہین (تو حضرت عمرؓ نے فرمایا چپ رہو اگر میری بیٹی کیا تم جانتی نہیں
 ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مرد پر عذاب ہوتا ہے اوس کے گھر والوں کے اوپر دے کر
ف اس بارہ میں کئی روایتیں ہیں حضرت عمرؓ اور ان کے صاحبزادی سے مروی ہوئی ہیں اور ام المومنین حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا جو سب فقہاء اور مجتہدوں کی ماں ہیں ان میں کلام فرمائی ہیں اور فرمائی ہیں کہ ان اوپر
 کو شہ ہو گیا حضرت ایسا کیوں فرمانے لگے سب کو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا کہ لا یردہ و لا یردہ و لا یردہ و لا یردہ کسی کا جو
 نہ اٹھا دے گا پھر اور ان کے رونے سے بہت پر کیوں عذاب ہونے لگا اور ہم حدیث جس سے حضرت عمرؓ استدلال
 کرتے ہیں یہ تو حضرت نے ایک یہودیہ عورت کے لیے فرمائی تھی کہ لوگ تم اس کے لیے رو رہے ہیں اور اس پر
 عذاب ہو رہا ہے غرض اس پر عذاب اوس کے کفر کی بہت سی تہانہ کے رونے سے اور علماء نے حضرت عمرؓ کی
 روایتوں کی تاویل یہی ہے کہ مراد اوس سے وہ مرد ہے جو وصیت کر گیا ہو ہے وہ پھر رونے اور نوحہ کرنے
 کر اور اسکی وصیت پر عمل ہو تو بیشک اس پر عذاب ہوگا اور جس نے پر لوگ خود رو دیں اور اس نے وصیت
 نہ کی ہو یا اس کے دلیں کراہت ہو نوحہ سے اس پر عذاب کے رونے سے کیوں عذاب ہو لگا اس لیے کہ اللہ خود
 فرماتا ہے کہ کوئی کسی کا جو نہ اٹھا دے گا اور عرب کی عادت تھی کہ رونے کی وصیت کیا کرتے تھے اور بعض
 نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ میت اپنی لوگوں کے رونے کو سنتا ہے اور اس سے نکلیض پاتا ہے اور انہر
 غم کہا ہے اور وہ کہتا ہے قاضی عیاض نے اس قول کو بحد کیا ہے اور سب قولوں سے عمدہ کہتا ہے
 (النودی) **عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ فِي قَبْرِهَا وَنَازِلًا فِيهَا**

ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت کو تکلیف ہونی ہے قبر میں اس کو اور پڑھ
 کر نیک سبب عکرم بن زید رضی اللہ عنہما قال لما طعن عمر بن الخطاب رضي الله عنه اُغشى عليه
 فصب عليه فاكنا انا قال اما علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الميت ليعدب
 ربك انا ترجمہ عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ رضی ہوئے میوٹ ہو گئے اور لو
 اوپر چمکے رونے لگے پھر جب انکو میوٹ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ مگر معاف نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم نے فرمایا ہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے عکرم بن زید رضی اللہ عنہما قال اما علمت ان
 رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الميت ليعدب ربك انا ترجمہ ابو بردہ نے اپنے
 باب پر روایت کی کہ جب حضرت عمر رضی ہوئے تو صہیب کو کہنے لگے کہ اے یہ بھائی تب عمر نے فرمایا
 اے صہیب تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے
 سے عکرم بن زید رضی اللہ عنہما قال لما اُصيب عمر بن الخطاب رضي الله عنه فمات من يومئذ دخل
 على عمر رضي الله عنه فقال ما يبكي فقال لعمر بن الخطاب رضي الله عنه ما يبكي فقال اني والله
 لعليك ابونا امير المؤمنين قال والله لقد علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
 من يبكي على علي بن ابي طالب قال فذكرت ذلك لموتى فذكرت فقال كانت عائشة رضي الله
 عنها تقول انما كان اولئك اليعفور ترجمہ ابوسری نے کہا کہ جب حضرت عمر کو زخم لگا تو صہیب
 اپنا گھر سے آئے اور حضرت عمر کے پاس پہنچے اور ان کے آگے کھڑے ہو کر رونے لگے سو حضرت عمر نے فرمایا
 تم کیوں روتے ہو کیا مجھ پر روتے ہو انہوں نے کہا کہ ہاں اس کی قسم آپ ہی پر روتا ہوں اے سردار
 مومنوں کے تب فرمایا حضرت عمر نے قسم ہے اس کی تم جان چکے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 کہ جب پر لگے رو دین وہ عذاب کیا جاتا ہے انہوں نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر سنی بن طلحہ سے کیا انہوں نے بے
 کہا کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پر لگے یہود تھے جبکہ حضرت ابراہیم فرمایا تھا عکرم بن زید رضی اللہ عنہما
 الخطاب رضي الله عنه لما طعن عكرت عليه حفصة رضي الله عنها قال يا حفصة اما سمعت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول للعول علي بن ابي طالب وعول علي بن ابي طالب فقال عمر
 يا صهيب اما علمت ان للعول علي بن ابي طالب ترجمہ ابوسری نے کہا کہ جب حضرت

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے انہوں نے کہا تم نے سنا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ فرمائی تیرے چہرے پر گرد و دین اور سیر غلاب ہوتا ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ**
كُنْتُ جُلُوسًا إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حِينَ نَظَرُوا جَنَازَةَ أُمِّ بَكْرٍ بِنْتِ عُمَرَ وَعَدَا
عُمَرُ وَبَنُو عُمَرَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُودُهُ قَائِدًا فَاسْرَأَ أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ
عُمَرَ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي فَكُنْتُ بَيْنَهُمَا فَأَذْكَرُ صَوْتًا مِنَ الدَّارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَأَنَّهُ يَقُولُ
عَلَى عَمْرٍ أَنْ يَقُومَ فَيُكَلِّمَهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ كَيْدًا
يُبْكِي أَهْلَهُ قَالَ نَارُ سُلَيْمَانَ عَبْدُ اللَّهِ مَرَّ بِهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كُنَّا مَعَ أُمِّ
الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بِنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ أَذْكَرُ كُنَّا بِالْبَيْدِ إِذَا أَهْوَى بِرَجُلٍ نَازِلٍ فَرَضِي
تُحْمَرُ فَقَالَ كَيْ أَذْهَبَ فَكَلِمَةً فِي مَرْفَأِ الرَّجُلِ فَذَهَبَتْ وَإِذَا أَهْوَى صَحِيبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَبَتْ
إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتَمَّ لَكَ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ وَأَنْتَ صَحِيبٌ فَقَالَ مَرَّةً كَيْدًا لِي بِنَا فَقُلْتُ
لَهُ إِنَّ مَعَ أَهْلِهِ قَالَ إِنْ كَانَ مَعَ أَهْلِهِ دُرُجًا قَالَ أَيُّوبُ مَرَّةً فَلْيَكُنْ مَعَ كَيْدًا قَدْ مَنَّا
لَمْ يَكُنْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أَمْسَبَ فَجَاءَ صَحِيبٌ يَقُولُ وَالْأَخَاذُ صَاحِبًا فَقَالَ عُمَرُ
أَلَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ قَالَ لَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ كَيْدٌ . بِيَكَا أَهْلِهِ قَالَ نَامَا عَبْدُ اللَّهِ فَارْسَلَا مَرَّةً وَنَامَا عَمَّا
فَقَالَ بَعْضُ نَفْسٍ تَخَلَّتْ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَغَدَتْ نَحْنًا مَالِكُ بْنُ عُمَرَ
فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطُورُ إِنَّ الْمَيِّتَ كَيْدٌ بِيَكَا
أَحَدٍ وَلَكِنَّهُ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَزِيدُ اللَّهُ بِيَكَا أَهْلِهِ عَدَا بَاوَرِ أَنَّ اللَّهَ لَيُجْزِئُ أَهْلَكَ وَابْنُ
لَا يَزِيدُ أَرَادَ وَرَدَّ أَعْبَسَ قَالَ أَيُّوبُ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ
لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ إِنَّكُمْ لَتُحْدِثُونَ
عَنْ خَيْرِ كَاذِبِينَ وَلَا مَكْدِينِينَ وَلَكِنْ السَّمْعُ يَحْطِي مَرَّجَةً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ كَمَا كُنَّا مِنْ بَيْتِهَا
 ابن عمر کے ہاں اور ہم سب ام ابان حضرت عثمان کے صاحب راؤ کے جنازہ کے منتظر تھے اور ان کے
 رفیق ابن عمر کے پاس عمر بن عثمان تھے اور ابن عباس ہی آئے کہ انکو ایک شخص لانا تھا جو انکو لے آیا کرتا
 تھا (میں نے وہ دیکھا ہے) پھر گمان کرتا ہوں میں کہ خبر دے انکو ابن عمر کی مجلس (بہرہ آستانہ اور میرے بازو

۱۴ اور عیسیٰ بن ابی اسحاق کے روئے کے تو انکو بھی حضرت عمر کے ہاں عیسیٰ بن ابی اسحاق کے روئے کے

پر بیٹھ گئے اور میں ان دونوں کے چہرے میں اتنی زبان عمر اور ابن عباس کے (کہ ان میں ایک سونے کی آواز گھونک رہا
 سے آئی اور ابن عمر نے کہا گویا اشارہ کیا عمر کو طرف کردہ کٹہر سے ہو کر اور سونے والوں کو منع کر دین (یعنی انکو
 سنانے کے لیے کہا) کہ ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اور کسی
 لوگوں کے رونے سے اور عبداللہ بن عمر نے اسکو عام فرمایا (یعنی قید اسکی نہ لگائی کہ یہ حدیث حضرت نے یہود
 کے لیے فرمائی تھی) اور سید ابن عباس نے کہا کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر کے ساتھ تھے یہاں تک کہ جب ہم میدا
 میں پہنچے (کہ نام ایک مقام ہے) یکایک ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک درخت کو سایہ میں اتر اٹھا ہے
 تو مجھ پر امیر المؤمنین نے فرمایا کہ جاؤ اور معلوم کرو کہ یہ کون شخص ہے پھر میں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہ حبیب
 تھے پھر میں اٹھا اور میں نے کہا مجھے آپ نے حکم دیا تھا کہ دیکھو یہ کون ہے تو میں نے دیکھا کہ وہ حبیب بن ابی
 انہوں نے فرمایا کہ جاؤ اور انکو حکم دو کہ ہم سے مدین میں نے کہا ان کے ساتھ انکی بیوی ہی ہے حضرت عمر
 نے فرمایا کیا مصداق ہے اگرچہ وہ پھر جب مدین میں آئے تو کچھ دیر ہی نہ گئی کہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے اور
 آکر اور کھڑے گئے کہ اے میرے بھائی اور اے میرے صاحب تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تم جانتے نہیں ہو یا تم نے سنا
 نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مردہ اوس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے
 پھر کہا کہ عبداللہ نے مطابق کہہ دیا کہ ادن کے رونے سے عذاب پاتا ہے اور حضرت عمر نے یہ کہا تھا کہ بعض
 لوگوں کے رونے سے عذاب پاتا ہے پھر میں کھڑا ہوا (یہ قول عبداللہ بن ابی ملیکہ کا ہے) اور حضرت عائشہ
 کے پاس گیا اور ان کے یہ بیان کیا جو ابن عمر نے کہا تھا تب انھوں نے (یعنی ام المؤمنین) فرمایا نہیں
 بات نہیں ہے قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کبھی کہ مردے کو ادس کے لوگوں کے
 رونے سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ کافر اور اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب اور
 زیادہ ہو جاتا ہے اور مولانا دہی ہے اور منہ تان دینے وہی ہے (یعنی اللہ) اور کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا
 اور سید کہا ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا قاسم بن محمد نے کہ جب حضرت عائشہ کو خبر پہنچی حضرت
 عمر اور ابن عمر کے قول کی تو انہوں نے فرمایا کہ تم ایسے لوگوں کی بات کہتے ہو کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے اور
 انکی بات کو کوئی جھوٹ سمجھ سکتا ہو مگر سنو میں کبھی غلطی ہو جاتی ہے (یعنی مراد یہ کہ حضرت زینہ بات
 یہود یا کسی اور کافر کے لیے فرمائی تھی سنو والوں نے اسکو ہر شخص کے لیے عام سمجھ لیا) **ف**
 نودی نے کہا کہ اس حدیث پر ثابت ہوا کہ جبیر کا ظن غائب ہو اور میر شرم کہا اسکو تین جہوں ام المؤمنین

ثم کہا لی عبد اللہ بن مسعود قال فوفيت ابنة عثمان بن عفان حصة قال فخرجنا
 لشهود ما قال فخرها ابن عباس رضي الله عنهما قال واذا لي بيني وبينها قال
 فجلسوا الى احدى هاتين جدران الخندق فجلسوا الى جنبتي فقال عبد الله بن عباس رضي الله عنهما
 لعمر بن عثمان رضي الله عنه وهو موجود في البيت قال فاني رسول الله صلى الله
 عليه وسلم قال ان لبيت بعدت بي كما اهلها عليه قال ابن عباس رضي الله عنهما قد
 كان عمر يقول بعض ذلك فتحدثت فقال صدقت مع عمر من مكة حتى اذا كنا بالبيد
 اذا هو ركب تحت ظل شجرة فقال اذهب فانظر من هو الذي اركب فذهبت فظننت اذا
 هو مصعب قال فاخبرته فقال ادعني قال فرجعت الى مصعب فقلت ادعني فالحق
 امير المؤمنين رضي الله عنه فقلت ان مصعب رضي الله عنه دخل مصعب فيقول
 واخاه فاصحابه فقال عمر رضي الله عنه يا مصعب انك علي رددت قال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم ان الميت ينادي ببعض اهل بيته فقال ابن عباس رضي الله عنهما فاما
 مات عمر ذكرت ذلك لعائشة رضي الله عنها ففعلت بحكم الله عمر لا والله ما حدث
 رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى ينادي للمؤمنين بيك واحد ولكن قال ان الله
 يريد الكفاية عن ابي بيكر اهل بيته عليه قال وقالت عائشة فحسبك من القرآن لا تزدوا واذ
 ورد اخري قال وقال ابن عباس رضي الله عنهما ما عند ذلك الله اجمعك وابقى قال ابن
 مسعود قال فوالله ما قال ابن عمر من شيء ترجمه عبد البر بن ابي بكر لما حضرت عثمان
 صاحب ردي نفي اتقال کیا کہ میں اور ہم آگے کہ اگر چنانچہ میں شریک ہوں اور ابن عمر اور ابن عباس ہی
 اور میں اور دونوں کے بیچ میں بیٹھا ہوا تھا اور وہ یوں ہوا کہ پہلے میں ایک صاحب کو باس بیٹھ گیا
 اور دوسرے صاحب جو اگر تو میرے بازو پر بیٹھ رہے لیکن میں اون دونوں کے بیچ میں ہو گیا اب عبد البر
 عمر بن عثمان کو کہا اور وہ ان کے بیٹھ رہے کہ تم اس بنے سے منہ نہیں کرتے اس لیے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب پر عذاب ہوتا ہے اور اس کے والدین کو روکنے سے اب ابن عباس
 کہا کہ حضرت عمر بن عثمان کہتے تھے کہ بعض گروہ والوں کے رویہ ریزی تم نے بعض کا لفظ چوڑ دیا ہے اور
 بیان کی اور کہا کہ میں حضرت عمر کے ساتھ کہ تو ماحر آنا تھا تاکہ کہیں ہم پیدا میں ہو پھر تو وہ نہ چن

ن

۱۰

سوار ایک درخت کو سایہ کے نیچے دیکھے تو حضرت عمرؓ نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو یہ سوار کون ہیں میں نے دیکھا انکو وہ صہبائے پہرین نے حضرت عمرؓ کو خبر دی تو انہوں نے کہا انکو بلاؤ ابن عباسؓ نے کہا میں انکے پاس گیا اور صہیبؓ کے کہا کہ جاؤ اور امیر المؤمنینؓ کو ملو پھر جب حضرت عمرؓ کو نظر لگا تو صہیب ان کے پاس آئے اور رونے لگے اور کہنے لگے اے میرے بہائی اور اے میرے صاحب پہر کہا عمرؓ نے صہیب کو اسے صہیب کیا تم میرے اور پرور ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیت پر بعض لوگوں کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے تب ابن عباسؓ نے کہا جب حضرت عمرؓ نے انتقال کیا میں نے اسکا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا انہوں نے کہا اللہ رحم کرے عمرؓ پر حضرت نے ایسا نہیں فرمایا اللہ کی قسم کہ اللہ عذاب کرتا ہے ہر مومن پر کسی کے رونے سے بلکہ یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فر کا عذاب اسکو لوگوں کے رونے سے زیادہ کرتا ہے پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تم کو قرآن کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسمن فرماتا ہے کہ کوئی کفر کا وجہ اٹھائیو الا نہیں اور ابن عباسؓ نے اسی بات پر فرمایا کہ اللہ ہی مہلتا ہے اور وہی اولاتا ہے ہر اہل بیگنے نے کہا کہ قسم اللہ کی پہر ابن عمرؓ نے اس پر کچھ نہیں کہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ روایت کی تم سے عبد الرحمن بن بشر نے اون سے سفیان نے اون سے عرو نے اون کو ابن ابی ملیکہ نے انہوں نے کہا ہم ایک جنازہ میں تھی کہ وہ ام ابان حضرت عثمان کی صاحبزادی کا تھا اور بیان کی حدیث اور مرفوع کیا ایوب اور ابن جریر نے اور حدیث ان دونوں کی پوری ہے عمرو کی حدیث سے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ لِعَذَابٍ يَكْفِيهَا** ترجمہ عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردے پر زندہ کر دینے سے عذاب ہوتا ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَكَرَ رَعْدَةُ عَالِشَةَ قَوْلَ ابْنِ عَمْرٍو لِكُلِّ نَفْسٍ لِعَذَابٍ يَكْفِيهَا وَاهْلُ عَمَلِكِيه** فقال يوحنا بن عبد الرحمن سمع شيداً فلفظ خطاً لما ماتت عائشة رضي الله عنها صلى الله عليه وسلم من أمة يهودي وهم يذكرون عليه فقال انتم تنكفون والله ليعذب ترجمہ ابن ابی ہریرہ سے راوی ہیں کہ حضرت عائشہ کے آگے ابن عمرؓ کاس کہنے کا ذکر ہوا کہ مرد پر اوسکی لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا تھا انہوں نے فرمایا اللہ رحمت کرے ابو عبد الرحمن پر کہ انہوں نے سنا کچھ اور اوسکو یاد رکھا حقیقت اسکی یوں ہے کہ ایک یہودی کا جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آیا اور لوگ اس پر روتے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم تو روتے ہو اور اس پر عذاب ہوتا ہے

عن شام بن عمرو عن ابيه قال ذكر عند عائشة ان ابا عبد الله رفع اليه
 صلى الله عليه وسلم ان الميث يعدب في قلوبهم يكره اهلهم فقالوا بيهل انما قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم انما ليعذب بخليتهم او يدنسهم وان اهلكه لم يكون عليه لان
 وذلك مثل قول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال على القلب يوم بدر وفيه ثلثون
 المير كين فقال لخصه ما قال انهم ليس معون ما اقول وقد وهل انما قال انهم ليس معون
 ان ما كنت اقول لخصه ثم قرأت انك لا تسمع المؤمن وما انت متسمع من في القلوب يقول
 حاتم بن عبد الله هم من الشار ثم حمزة شام نے وہی مضمون روایت کیا جاوے گا اور حضرت عائشہ نے
 کہا کہ وہ پہول گئے ایسے عبداللہ بن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ اوپر عذاب تو ہے
 اور گناہ اور خطا کے سبب اور لوگ اس پر روزی میں اس وقت اور یہ قول پہول عبداللہ کی ایسی ہی کہیں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنیوہ کے کنوٹین چرس میں بدر کے مشہ کون کے مقتول ہو کر پڑے ہو کر فرمایا جو فرمایا اور
 عبداللہ نے یوں روایت کیا کہ وہ لوگ سننے میں جو میں کہتا ہوں اور عبداللہ پہول گئے حقیقت یہ ہے کہ حضرت
 نے فرمایا کہ ابہ جاتی ہیں کہ جو میں اس کو کہا کرتا تھا یعنی اوہ کی زندگی میں (وہ) چھ نکلا یہ حضرت عائشہ
 نے یہہ آیت پر ہی کہ تو نہیں سنا سکتا مرد کو اور نہ سنا سکتا ہو اور جو قبروں میں ہیں یہہ حال سے اور ان
 خبر دیتا ہی جبہ جگہہ جگہہ کے میٹھون میں دفن کے مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر نے
 اون سے و کع نے اون سے شام نے اسے سند سے ابوالکاسمہ کے روایت کو مثل مضمون میں اور حدیث
 اسانہ کی پوری ہی اس حدیث تہذیب اخلاق حضرت عائشہ کے معلوم ہوئی کہ مسائل مختلفہ میں کہ غرض
 اور جس سے عبداللہ بن عمر کا ذکر کیا ایک جگہہ فرمایا کہ اللہ اون پر رحم کرے دوسری بار فرمایا کہ وہ پہول گئے
 بخلاف اس مانہ کے کہنا ظرات باہمی میں کسی کسی خلاف تہذیب باہمین تلم زبان نہ نکلتی ہیں **سختی**
 حسن بن عبد الرحمن انما لکرت انما سمعت عائشة و ذکر لھا ان عبد الله بن عمر يقول
 ان الميث يعدب بخليتهم او يدنسهم وان اهلكه لم يكون عليه لان
 ذلك مثل قول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال على القلب يوم بدر وفيه ثلثون
 المير كين فقال لخصه ما قال انهم ليس معون ما اقول وقد وهل انما قال انهم ليس معون
 ان ما كنت اقول لخصه ثم قرأت انك لا تسمع المؤمن وما انت متسمع من في القلوب يقول
 حاتم بن عبد الله هم من الشار ثم حمزة شام نے وہی مضمون روایت کیا جاوے گا اور حضرت عائشہ نے
 کہا کہ وہ پہول گئے ایسے عبداللہ بن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ اوپر عذاب تو ہے
 اور گناہ اور خطا کے سبب اور لوگ اس پر روزی میں اس وقت اور یہ قول پہول عبداللہ کی ایسی ہی کہیں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنیوہ کے کنوٹین چرس میں بدر کے مشہ کون کے مقتول ہو کر پڑے ہو کر فرمایا جو فرمایا اور
 عبداللہ نے یوں روایت کیا کہ وہ لوگ سننے میں جو میں کہتا ہوں اور عبداللہ پہول گئے حقیقت یہ ہے کہ حضرت
 نے فرمایا کہ ابہ جاتی ہیں کہ جو میں اس کو کہا کرتا تھا یعنی اوہ کی زندگی میں (وہ) چھ نکلا یہ حضرت عائشہ
 نے یہہ آیت پر ہی کہ تو نہیں سنا سکتا مرد کو اور نہ سنا سکتا ہو اور جو قبروں میں ہیں یہہ حال سے اور ان
 خبر دیتا ہی جبہ جگہہ جگہہ کے میٹھون میں دفن کے مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث ابوبکر نے
 اون سے و کع نے اون سے شام نے اسے سند سے ابوالکاسمہ کے روایت کو مثل مضمون میں اور حدیث
 اسانہ کی پوری ہی اس حدیث تہذیب اخلاق حضرت عائشہ کے معلوم ہوئی کہ مسائل مختلفہ میں کہ غرض
 اور جس سے عبداللہ بن عمر کا ذکر کیا ایک جگہہ فرمایا کہ اللہ اون پر رحم کرے دوسری بار فرمایا کہ وہ پہول گئے

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اسے سختی ابو عبد الرحمن کو انہوں نے جھوٹ نہیں کہا مگر بھول چک ہو گئی حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت پر گزرنے کو لوگ اس پر رو رہے تھے تو آپ فرمایا کہ یہ تو مرد سے بہن اور اسے بہن میں عذاب ہوتا ہے **سُحْبٌ عَلَى بَنِ رَيْبَةٍ قَالَتْ اَنْتَ مِنْ نَجْمٍ عَلَيْكَ بِالْكُوفَةِ قَرْطُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ الْمُخَيَّرُ بْنُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَجِمَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نَجِمَ عَلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ** ترجمہ علی بن ربیعہ کہا پہلے جس پر کوفہ میں نوحہ ہوا وہ کعب کی بیٹی قرتہ تھی اور غیرہ نے سن کر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس پر نوحہ کیا جاوے گا اس کو عذاب ہوگا اس کے سب سے قیامت کر دن مسلم نے کہا روایت کی مجسری علی بن حجر نے اور یحییٰ بن مسلم نے الشرح محمد بن قیس نے اور یحییٰ بن ربیعہ نے اور یحییٰ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی روایت کی اور مسلم نے کہا روایت کی مجسری ابن ابی عمر نے اور یحییٰ بن مردان بن معاذ نے اور یحییٰ بن سعید بن عقیل طائی نے اور یحییٰ بن ربیعہ نے اور یحییٰ بن شعبہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسی روایت کی **سُحْبٌ عَلَى الْمَلِكِ الْأَشْمَرِيِّ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَدْبَعُ مِنْهُ** ترجمہ اگرچہ اہل بیت نے لایا کہ وہ تھا **أَلْفَرَفُ الْأَحْسَانُ وَالطَّعَنُ فِي الْأَسَابِ الْأَسْتِشْقَاءُ بِالْخَوْفِ وَالْإِيحَاءِ** وقال النائیحة إذا كنت قبل موئجة انقام يوم القيامة وعليك جاسر بال من قطران ودع من جرب ترجمہ الی مالک سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں میری کرامت میں جاہلیت کے لینے زمانہ کفر کی کہ لوگ ان کو چھوڑیں گے ایک فخر کرنا اپنی حب پر دوسرے طعن کرنا دوسروں کی نسب پر اذیت کرنا دوسری جہاں کی امید رکھنا اور چوتھی بیان کر کے رونا اور بیان کر نیوالی اگر توبہ کرے اپنی مرنے سے پہلے تو قیامت جب ہوگی تو اس پر پور ہیں ہوگا گندہک کا اور اوڑھنی ہوگی کھجلی کی **ف** اس سے بیان کر کے رونے کی حرمت ثابت ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ جب تک موت کی علامات مثل خضہ کو ظاہر نہ ہوں تب تک توبہ قبول ہوتی ہے اور بعد نہیں **سُحْبٌ عَائِشَةُ تَقُولُ لَمَّا لَحَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ زَيْدٌ بِرَحْمَتِهِ وَجَعَفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحٍ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ فِيهِ الْحِزْنَ قَالَتْ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ مَاءِ الْمَاءِ شِقَ الْمَاءِ فَأَنَا لَا رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَائِجَعًا قَدْ دُرَّ بِكَ هُنَّ فَاَمَرَهُ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْجَاهُنَّ فَذْهَبَ فَأَنَا لَا نَذْهَبُ أَتَقْنِي لَمْ يَطْعَنَ فَاَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ يَذْهَبَ فَيَنْجَاهُنَّ فَذْهَبَ ثُمَّ أَنَا لَا نَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ طَعَنَّا**

یا رسول اللہ ﷺ قال قلت فخرجت من الدار فقلت لعائشة فقلت ارجعتم الله انك والله ما تفعل ما امرك رسول الله ﷺ عليك وسلم وما تركت رسول الله ﷺ عليك وسلم من الصلاة ثم خرجت عائشة فرماني من كعب رسول الله ﷺ كوزيد بن حارثه ورجل من ابي طالب او عبد الله بن رواحه كمن في خبر ابي تواب عمن بيته ثم خرجت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں انکو دروازہ کی ڈھار سے دیکھتی تھی کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ اے رسول اللہ کے جعفری عورتیں رد ہی ہیں (یعنی خج چلا کر) جو بشرہ میں منع ہے (تو آپ نے فرمایا کہ جا انکو روکو پھر وہ گیا اور پھر آیا اور عرض کی کہ انہوں نے نہیں مانا آپ کو پھر دوبارہ اسکو فرمایا کہ جا اور انکو روک دو وہ پھر گیا اور پھر آیا اور عرض کی کہ اسکی قسم بہکو انہوں نے نہ مانا اے رسول اللہ کے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں خیال کرتی ہوں کہ حضرت (ادھر سے) فرمایا کہ جا اون کو نہہ میں خاک ڈال دے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا تیرے ناک میں اسخاک بہرے کہ نہ تو وہ کلم کرنا ہے جبکہ حضرت تجھ کو حکم فرماتے ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑنا ہے کہ تکلیف سے چھوٹ کر نہہ میں نے کہا اور روایت کی ہے ابو بکر بن ابی شیبہ نے اور عبد اللہ بن نمیر نے اور کہا مسلم نے کہ روایت کی مجھ سے ابو الطاہر نے اور عبد اللہ بن حبیب نے اور ابی معاویہ نے اور کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے احمد بن ابراہیم نے اور عبد اللہ بن ابی سعید نے اور عبد الغزیز نے نیز ابن سلم نے ان سب روایت کی تھیں بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اسکی اور عبد الغزیز کی روایت میں یہ لفظ میں وما ترکک رسول اللہ ﷺ عليك وسلم من النبی نے نہ چھوڑا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ کھانے سے نہ روایت سے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ نہ مانا انکا فہم اور چیخ کے ساتھ تھا اور نہ آپ انکو روکنے میں اتنا مبالغہ فرماتے اسلیو کہ انہوں نے نہ مانا منع نہیں ہے اور اس سے علو بہت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معلوم ہوتی ہے کہ اس شدت رنج میں ہی امر معروف سے باز نہ آئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اصحاب کی شان سے بعید ہے کہ وہ چیخ کر دتے ہوں اور منع فرماتے آپ کا بطین استجاب کرتا کہ اُمّ عطیۃ قال قلت لعائشہ عائشہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع البیعۃ ان کا شفعہ فداوت من ائمة الا خمس ائمہ سکینہ فرماتے العلاء و ابنہ ابی سبۃ و امراۃ معاذ و ابی سبۃ و امراۃ معاذ ثم جمیعہ ام عطیہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کی ساتھ اقرار لیا کہ ہم فوجہ نکرین تو کسی نے اس اقرار کو پورا

نہ کیا گیا پھر عورتوں نے ام سلمہ اور ام علقمہ اور ابی اسرہ کی بیٹی جو عورت تھیں معاذکی یا نبین کہا کہ ابی اسرہ
 کی بیٹی اور معاذکی بی بی سحلیہ **اُمّ عَطِيَّةٌ قَالَتْ اَخَذَ عَلِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** نے
 البیعتہ ان لا یتخذن فداوت مینا غیر خمسین **اُمّ سَلِیْمٌ** ترجمہ ام علیہ نے وہی مضمون بیان
 کیا اور پانچ عورتوں میں ہر ام سلمہ کا نام لیا **سحلیہ** **اُمّ عَطِيَّةٌ قَالَتْ لَمَّا اُتَتْ هَذِهِ الْاَيَاتُ بَايَعْنَا**
عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ شَيْئًا وَّلَا يَكْصِبُكَ فِي مَعْرِفَتِ قَالَتْ كَانَ مِنْہُ الْبَيَاحَةُ قَالَتْ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَلْ فَلَانِ فَاَبْصُرْ مَا نُوْا اَسْعَدُوْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَكَلًا بَدَلًا مِّنْ اَنْ اُسْعِدَ
ہُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَلَا اَلْ فَلَانِ ترجمہ ام عطیہ نے کہا جب یہ آیت
 اتری سیایینک بغرب ہوسن عورمین اوین تیری یا بن بیت کو تو نہ بیت کو نہ شریک کریں وہ اس کے ساتھ
 کسی کو اور نہ فراموش کریں وہ تیری کسی دستور کی بات میں نون باتوں میں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سلم نے ہم سے بیعت لی توجہ ہی تھا پہرین نے حضرت سر عرض کی کہ یا رسول اللہ توجہ کہین نہ کردن کی
 مگر فلان شخص کے قبیلہ میں سلیم کہ وہ میرے توجہ میں جا بیعت کر زمانہ میں شریک ہوتی تھی توجہ ہی
 انکو ساتھ شریک ہونا ضروری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خیر فلان قبیلہ میں رہی
 اس حدیث میں بھی حرام ہونا توجہ کا ثابت ہو اگر آپ نے سب عورتوں کو قرار لیا کہ کہین توجہ کریں اور
 ام عطیہ میں بھی قرار لیا کہ وہ بھی کہین توجہ کریں وہ اس قبیلہ کو اور اس کو اختیار ہو کہ بعض حکم میں
 گیا کو خاص کو **عَلِيٌّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَتْ اَخَذَ عَلِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** ترجمہ محمد بن ہریرہ
 نے کہا کہ ام عطیہ نے کہا ہم کو روکھا جاتا تھا جندوں کے ساتھ پھر مگر تاکید نہیں ہوا جاتا تھا **اُمّ عَطِيَّةٌ قَالَتْ لَمَّا**
اُتِيَ اللّٰهُ اَلْحَبَابُ لَمْ يَنْتَزِعْ عَلَیْہَا تَرْجِمَہُ وہی جواب دہ **اُمّ عَطِيَّةٌ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیْہَا الرَّسُوْلُ صَلَّی اللّٰهُ**
عَلَیْہِ وَسَلَّم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ فَقَالَ اَعْلَمْتُمْ اَنْتُمْ اَنْ اَخَذَ عَلِيٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
فِي الْاَوَّلِ مَا كَانُوْا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَانُوْا اِذْ اُرْعَعْتَ فَاَوْثَقْتِ لَمَّا فَرَعْنَا اَذْنَاهُ نَاكِي اَلْبَسَ حُجْرَةً فَقَالَ اَشْرَفْنَا
اَيَاہُ ترجمہ ام عطیہ نے کہا بنی صلوات اللہ علیہ وسلم مبارک ہو اس آؤ اور ہم انکی صاحبزادی کو نہلا تو تھے (بہتر انجبار ہو کر)
 تو آپ فرمایا نہلا دو انکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر تم مناسب جانو پانی کو اور پیری کو بچوں کو اور دلدار
 اخیر میں کا نور یا فرمایا نہلا دو اس کا نور چوب نہلا چو تو چھو خیر و دیر چوب نہلا چو تو چھو خیر و دیر اور آپ اپنی ہمت
 جاری طرف پہنچیدی اور فرمایا کہ اسکو اندر کا کپڑا کرو ان کے کفن کا ریت پرکت کر لیے اور اس سے

ثابت ہوا کہ مرد کے کپڑے سے عورت کو کفن ہے سکتی ہیں **ف** معلوم ہوا کہ تین باج غسل دینا تو ضروری اور
 اگر دیکھیں کہ ابھی اور طہارت کے لیے ضروری تو پانچ بار سات بار نہلا دینا مگر طاق ہو اور اگر تین ہی بار صفائی
 حاصل ہو جاوے تو چوتھی بار ضرور نہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ یہ صاحبزادی ام کلثوم تھیں مگر صحیح
 ہے کہ یہ زینب تھیں اور اخیر بانی میں کا فور دینا مستحب اور یہی قول جو شافعیہ کا اور مالک اور احمد ازہرہ
 علماء کا اگرچہ حنفیہ اس کے احتیاج کو قائل نہیں مگر یہ حدیث اوپر محبت ہی حالہ کہ کا فور بدن کو پاک کرنا ہی
 جسم کو سخت کرنا ہے اور جلدی سرنے نہیں دینا اور خوشبو ہی اور اس سے ثابت ہوا کہ نیکون کے کپڑوں سے
 برکت لینا روا ہے **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَسَّطُنَا هَا ثَلَاثَةَ فُرُوقٍ **م** ترجمہ ام عطیہ نے کہا کہ ہم
 اٹکے بالوں کی تین ٹہنیں کر دین لنگھی کر کے **ف** یعنی ایک ڈاگے کے بالوں کی اور دوسری کے جسیر
 اور رواتوں میں آیا ہے اور اس کے لنگھی کرنا بالوں میں میت کو مستحب ہوا اور یہی مذہب ہر شاخ
 اور احمد اور اسحاق اور ازہری کا اگرچہ حنفیہ کو نزدیک مستحب نہیں اور یہ حدیث اپنے محبت ہے **عَنْ**
اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قُوِّفَتْ اِحْدَاى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَدِيٍّ قَالَتْ
اَنَا نَارِسُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقِيلُ ابْنَتَهُ وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوِّفِيَتْ ابْنَتُهُ فَمَثَلُ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَدْرَةَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنِ اُمِّ عَطِيَّةَ مَرْجُمَةً ام عطیہ نے کہا وفات ہوئی ایک صاحبزادی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کی اور ابن علیہ کی روایت میں ہے کہ آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم غسل دیتی تھیں
 انہی صاحبزادی کو اور مالک کی روایت میں ہے کہ داخل ہوئے ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات
 ہوئی آپ کی صاحبزادی کی جس پر یزید بن زبیر کی حدیث میں ایوب بن مروی ہے اور ایوب بن محمد سے
 وہ ام عطیہ سے روایت کرتے ہیں **عَنْ** حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ خَوْفَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ
خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ اِنْ تَابَتَيْنِ ذَلِكَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ سَبْعًا
وَاَسْمَا ثَلَاثَةَ فُرُوقٍ **م** ترجمہ حفصہ نے ام عطیہ سے ایسا ہی روایت کیا مگر آتا ہے کہ اس میں یزید
 کہا کہ غسل دوا کو تین بار یا پانچ یا سات بار یا اس کو زیادہ اگر تم ضرورت جانو اور حفصہ نے کہا کہ ام
 عطیہ نے کہا کہ دیے ہم نے بال اوٹکے سر کے تین ٹہنیں **عَنْ** حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ
اغْبَرْتَهَا وَثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ مَسَّطُنَا هَا ثَلَاثَةَ فُرُوقٍ **م** ترجمہ

مَدْرُکَہ فَوَیضِ دُنْیَا حَبِیْبِی کہنا ہجرت کی پہنچ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی
 راہ میں ہماری غرض یہ تھی کہ اللہ راضی ہو سو مزدوری ہمارا اللہ پر ہو چکی سو تم کو کسی ثواب الگ کیا کہ اپنی
 اپنی مزدوری کا کوئی حصہ دنیا میں نہ کہا یا انہی میں سے مصعب بن عمیر تھے جو جنگ احد میں شہید ہو
 کہ ان کے کفن کو ایک چادر کے سوا کچھ نکلا وہ بھی ایسی تھی کہ جب ہم اون کے سر پڑا لے تو پیر نیچے رہتا اور
 جو پیر پڑا لے تو سر نکلا رہتا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چادر تو سر پڑا دو اور پیر اون کو اوڑھ
 سے چہا دو (وہ ایک گھانسی ہو مدینہ میں بہت ہوئی ہے) اور ہم میں سے کوئی ایسا ہو کہ اس کی پہل بک گئی
 اور وہ آہن بن چھین کہتا ہے (یعنی دنیا میں ہی ایمان کے سبب سے ترقی باقی) **ف** اس سے معلوم
 ہوا کہ کفن اس المال سے لیا گیا ہے اور وہ قرضوں کی ادائی پر مقدم ہے ایسا کہ حضرت نوائل
 کفن کا حکم فرمایا اور یہ نہ پوچھا کہ اوپر دین ہے یا نہیں اور آخر ایک گھانسی خود بخود دار ہوتی ہے اور
 اس سے معلوم ہوا کہ اگر کفن کم ہو تو سر کس طرف کر دین اور پیر کسے رہیں اور کسی اور چیز سے ڈھانپ دین اور
 اگر اگر بہت کم ہوں تو سر عورت کر دین ایسا کہ انکا ڈھانپنا فرض ہے اور اس سے اخلاص و رزق صحابہ
 کرام کا معلوم ہوتا ہے کہ بغیر کسی لذت دنیاوی کے اللہ و رسول کے عاشق تھے اور خدا کی راہ میں جاز
 دینا فرماتے تھے اس حال میں بھی اللہ پاک کے شکر گزار اور شاگردان تھے **عَنْ** الْأَعْمَشِ
 بِهَذَا الْأَسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يُفِيضُ تَحْوِيلَةً مِمَّنْ كُوْنُ لَيْسَ فِيهَا
 قَبِيضٌ وَلَا إِحْصَاءٌ مَّا أَكَلَتْهَا شَبَهَ عَلَى النَّاسِ فِيهَا أَنْهَا اسْتُرِيَتْ لَهُ لِيَكْفِنَ فِيهَا لَوْنُكَ
 الْمَلَكَةُ وَلَكِنْ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يُفِيضُ تَحْوِيلَةً فَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بِأَنَّهُ بَكْرٌ فَقَالَ لَا حَبْسَ لَهَا
 حَتَّى أَكْفِنَ فِيهَا لَفَنِي ثُمَّ قَالَ لَوْ رَضِيَ اللَّهُ لَنَدِيَهُ لَكَفَنَهُ فِيهَا فَبَاعَهَا وَصَدَّقَ بِثَمَنِهَا
 ثم حجہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دیا گیا تین شیعہ
 پیڑوں میں جو سحول کی بنی ہوئی تھی (وہ ایک جگہ کا نام ہے شام میں اجرو کی سے تھی کہ نہ اون میں
 کرتا تھا نہ عامہ اور حلہ کا لوگوں کو شبہ ہو گیا حقیقت یہ ہے کہ حلال کے لیے خرید لیا گیا تھا کہ اس میں آپ کو کفن
 دین پر نہ دیا اور تین چادروں میں دیا جو سفید تھیں سحول کی بنی ہوئی اور حلہ کو عبد اللہ بن ابی بکر نے
 لیا اور کہا میں اس سے رکھ چادروں کا اور میں اپنا کفن اسی سے کروں پھر کہا اگر اللہ کرے پسند ہوتا تو اس کی

نبی کے کفن کے کام آتا سوا سکو بچہ ڈالا اور اس کی قیمت خیرات کر دی **۱۰**
 حلقہ عرب میں جاوڑ اور تہمد کو کہتے ہیں اور حضرت کو تین ہی کپڑوں میں کفن دیا کہ چوتھا
 کوئی کپڑا اس کے ساتھ نہ تھا اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی تفسیر کی امام شافعی
 نے اور جمہور علماء نے اور امام مالک اور ابو حنیفہ نے کہا مستحب ہو کہ ان تین کے سوا
 قمیص اور عمامہ ہی ہو اور انہوں نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ یہ تین کپڑے عمامہ
 اور قمیص کے سوا ہوتے اور اس صورت میں پانچ کپڑے ہونگے مگر یہ ضعیف ہے اس
 لیے کہ کسی روایت معتبر میں ثابت نہیں ہوا کہ آپ کے کفن میں قمیص اور عمامہ
 نہ تھا اور گویا اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس قمیص میں آپ کو غسل دیا نہ تھا
 وہ بعد غسل اتار لیا گیا اور یہی جواب ہے اور ابن عباس کے جمہوری ہے کہ آپ
 کو کفن دیا گیا تین کپڑوں میں اور ایک حلقہ میں اور ان دو کے تین میں جن میں آپ
 نے وفات پائی تو یہ روایت ضعیف ہے اور قابل حجت لانے کے نہیں اس لیے
 کہ یزید بن ابی زیاد ایک راوی اسکا ایسا ہے کہ اس کے ضعف پر سب نے اتفاق
 کیا ہے علی الخصوص جب اور ثقہ راویوں کے غلات کہے **محمّد بن عاتق**
 رَوَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَدْرِجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
 حُلَّةٍ يَمْنِيَّةٍ كَأَنْتَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَوَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 ثُمَّ مَنَعَ عَنْهُ مَا كُنَّ فِي ثَلَاثَةِ أَثْنَاءِ سَعُولٍ يَمْنَانِيَّةٍ لَيْسَ
 فِيهَا عِمَامَةٌ فَإِذَا قُومِيصٌ فَرَفَعَ عَبْدُ اللَّهِ الْحُلَّةَ فَقَالَ أَكْفَنُ فِيهَا
 ثُمَّ قَالَ لَمْ يَكْفَنُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْفَنُ
 فِيهَا تَصَدَّقَ بِهَا **ترجمہ** اسکا وہی ہے جو اوپر گذرا اتنا زیادہ ہے
 کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں کے علم میں پٹا تھا جو عبد اللہ
 بن ابی بکر کا ہوتا تھا اور اتنا ڈالا اور اخیر میں یہ ہے کہ اسی حلقہ کو خیرات کر دیا۔
عن هِشَامِ بْنِ مَرْثَدَةَ رَوَى اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِيهِمْ قِصَّةُ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ **ترجمہ** ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی روایت

میان کی مگر اس میں عبد اللہ کا ذکر نہیں ہے **عَنْ** اَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا ذَوِجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لِمَا ذِيكُمْ فَتَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِي
 تَلَاذِثَةِ أَقْوَابِ عَنُكُولِيَّةٍ ترجمہ ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن
 کی کپڑے پوچھ کر انہوں نے فرمایا تین کپڑے تھے محل کے **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ بَلَغَنِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ بِثَوْبَيْ جَبِيَّةٍ ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وفات پائی تو ایک جادریں کی آپ کو اور مادی گئی **عَنْ** الزُّهْرِيِّ
 بِحَدَّثِهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَوَادَ بْنَ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْوِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ فَكَرَّ رَجُلًا مِمَّنْ أَهْلُ بَيْتِهِ فَبُيُضَ فُكِّنَ فُكِّنَ خَيْرَ
 طَائِفَةٍ وَقِيلَ لَكُمْ ذَرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبِرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهِ
 أَلَا أَنْ يَصْطَفِرَ مَكَانَ الْإِذْكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُتِلَ أَحَدُكُمْ كَرَّ أَحَدُهُ
 فَلْيَحْبِسْ كَفَنَهُ ترجمہ جابر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطیب
 اور ایک شخص کا اپنے احباب میں سو کر کیا کہ انکا انتقال ہو گیا تھا اور انکو کفن ایسا دیا تھا جس سے ستر
 نہیں ڈھپٹا تھا اور شب کو دفن کر دیا تھا پس چڑکا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر کرم
 کو انکو دفن کیا کہ حضرت نے نماز بھی نہ پڑھی اور ایسا نہ کرنا چاہیے مگر جب انسان لاچار ہو جاوے اور
 فرمایا اپنے احباب میں سے کوئی کفن دے اپنے بہائی کو تو اچھا کفن دے دینے تاکہ خوب دُعا پھیرو والا
 ہو اور جس تمام بدن کا **ف** شادی خنکی آپ کی ہودہ سے ہوئی کہ بغیر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 نماز کے انکو دفن کر دیا اور رات کو دفن کر کے میں نمازیوں کی قلت ہوئی ہے اور حرم و مقون میں نماز
 مکروہ ہے اور نماز جنازہ منع ہے اس میں امام شافعی کا مذہب ہے کہ دفن کرنا میت کا مکروہ نہیں مگر یہ مکروہ
 ہے کہ اسی وقت کو خواہ مخواہ تاکہ کو دفن کرے اور امام مالک نے کہا ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھیں بعد ہفتا
 کے جب تک آفتاب طلوع نہ ہو جاوے اور بعد اقبال نہ ہو جائے یہی جنب تک مغرب نہ ہو جاوے مگر
 یہ کہ کسی بات کا عرف ہو اور ابو حنیفہ کے نزدیک نماز نہ پڑھیں جنازے پر طلوع و مغرب اور شام و عصر
 کی وقت اور لمبیٹ سے بھی جمیع اوقات میں مکروہ کہا ہے دفن کر اور اچھا کفن دینے سے میرا فائدہ

کہ اسراف کرے اور بیش قیمت کپڑے ملکہ راویہ پر کہ کپڑا پاک وصاف ہو اور بیش قیمت کپڑے (سورۃ النور)
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ كَأَنَّ تِلْكَ صَلَاتُكُمْ
فَإِنْ تَقَدَّمَ مَوْتُهَا إِلَيْكُمْ وَإِنْ تَلَيْكَ غَيْرُ ذَلِكَ فَتَوَضَّعُوا عَنْهَا **عَنْ زَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ** **عَنْ جُمَيْلِ بْنِ أَبِي سُرَيْجٍ**
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ لیجانے میں جلدی کرو اس لیے کہ اگر وہ نیک ہو تو اس پر کثیرت لیجاتے
 ہو اور اگر بد ہو تو اس پر اجی گروں سو مارتے ہوں **ف** جنازہ لیکر طہری پہنا سب ہو نہ دوشا نہ کھنڈ
 کے گریب کا خوف ہو اور جنازہ کا اٹھانا فرض کفایہ ہے اور سبہ اتفاق ہو کہ مرد ہی اٹھاوین اگرچہ جنازہ
 عورت کا ہو ایسی کہ مرد قوی ہیں عورتوں کو اور اس کو ثابت ہوا کہ صحبت پر سوچنا ضرور ہے اگرچہ وہ
 بد جنازہ ہی ہو کہ آپ فرمایا جلدی اسے گردن کو تارو پہر جو بد زندہ ہو اس کے سر صاحب کے پناہ مسلم
 نے کہا اور روایت کی مجاہد سے محمد بن رافع اور عبد بن حمید نے دونوں نے عبد الزراق سے انہوں
 سے اور کہا مسلم نے روایت کی مجاہد بن جویہ بن حبیب نے ان سے روح بن عبادہ نے ان سے محمد
 بن ابی حفصہ نے دونوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے سعید بن انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں
 نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر عمر کی حدیث میں یہ کہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے مرفوع کیا اس کو یا
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ
وَلَا تَكُنْتُ صَاحِبَةً لَهَا بَعْدَ مَوْتِهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ فَتَوَضَّعُوا عَنْهَا **عَنْ زَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ**
 ابو ہریرہ نے وہی مضمون بیان کیا جو اوپر مذکور ہوا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ**
كَأَنَّ تِلْكَ صَلَاتُكُمْ فَإِنْ تَقَدَّمَ مَوْتُهَا إِلَيْكُمْ وَإِنْ تَلَيْكَ غَيْرُ ذَلِكَ فَتَوَضَّعُوا عَنْهَا **عَنْ زَيْدِ بْنِ كَثِيرٍ**
 کہ قیڑا کھان قیل وما القیڑا طان قال ومثل الجبلین العظیمین انما فی حدیثنا الطاهر واداد
 الاخذین قال ابن شہاب قال سالم بن عبد اللہ بن عمر وکان ابن عمر یصل علیہا ثم یحرف
 فلما بآئہ حدیث ابی ہریرہ قال لقد ضیعنا فی قدر اذ یطک کثیرہ ثم جمہ ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حاضر ہے جنازہ پر جب کہ نماز پڑھی جاوے اس کو قیڑا ط ثواب
 ہے اور جو دفن تک حاضر ہے اس کو دو قیڑا ہے راوی نے کہا دو قیڑا کثیر ہیں کہا دو بڑے پٹارے
 کے برابر ہے اور ظاہر کجی پریش تمام ہو گئی اور دوسرا راوی نے یہ زیادہ کہا کہ ابن شہاب نے کہا کہ سالم
 نے کہا کہ ابن عمر کی عادت تھی کہ نماز پڑھ کر جنازہ پر پہنچے جاتے تھے پھر جب ابو ہریرہ کی روایت سنی

مکتبہ دارالعلوم لاہور

تو کہا کہ تم نے بہت سو فیاض کیا ہے یعنی فرسوس کیا اسلئے اب ہمدردی کے عین اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم اے قولہ الجلیل العظیمین ولقد کراما بعد کانی حدیث عبد اللہ علی بن یسار
 منہا فی حدیث عبد الرزاق حتی توضع فی الخمد ترجمہ ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 وہی روایت کی یہ بات کہ فرانس ہو جاوین اسکو دفن سے (یہ لفظ کہا) اور عبد الرزاق نے کہا کہ
 یہاں تک کہ رکھا جاوے جو جنازہ قبر میں دفن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسرا قبر اطراف کا جب
 لیگا کہ دفن ہو فرانس ہونے تک حاضر ہو سکتا ہے اب ہمدردی کے عین اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے قولہ
 حدیث مہمیز قال ومن اتبعوا حتی تدفن ترجمہ ابو ہریرہ نے وہی مضمون روایت کیا جیسے عمر
 کی روایت میں گذر اور کہا (یعنی دو قبر اطراف کو مدین گئے) جو ساتھ یہی بات کہ دفن ہو جاوے جنازہ
 اسلئے اب ہمدردی کے عین اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی جنازۃ وکلمہ یتبعھا فلہ
 قبرا طمان یتبعھا کذلک قبرا طمان قیل وما القبرا طمان قال اصغرھما مثل الحد ترجمہ ابو ہریرہ نے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو جنازہ پر نماز پڑھے اور ساتھ نہ جاوے اسکو ایک قبر اطراف
 اور جو ساتھ جاوے اسکو دو قبر اطراف میں کہیں ہو چاہے دو قبر اطراف میں فرما یا جو ان میں کا احیکے برابر
 ہے اسلئے اب ہمدردی کے عین اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی جنازۃ فلہ قبرا طمان ومن
 اتبعوا حتی توضع فی القبرا طمان قال قلت یا ابا ہریرۃ وما القبرا طمان قال مثل الحد ترجمہ
 اسکو وہی جو اوپر گذر اسلئے اب ہمدردی کے عین اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
 من شہ جنازۃ فلہ قبرا طمان الحدیث قال ابن عمر انک تزلعلنا ابو ہریرۃ فبعثنا
 عائشۃ فسالھا فصدقت ابابہرۃ فقال ابن عمر لعنہم لکن فی قبرا طمان کثیرۃ ترجمہ
 ابو ہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جنازہ کے ساتھ جاوے اسکو ایک قبر اطراف ہو تو ابن عمر
 نے کہا ابو ہریرہ بہت روایتیں کرتے ہیں (یعنی انکی روایت میں شک کیا) اب ہمدردی کے عین اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم پر چہ بیجا تو انہوں نے ابو ہریرہ کی بات کو سچا کہا تب ابن عمر نے کہا کہ میں نے بہت سو فیاض اطراف
 کا نقصان کیا اسلئے اسکو کمال علم جناب حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کا اور کمال سعادت
 اپنی سلام ہوئی کہ صحابہ کے خیال میں علم الکونین یہ بات جی ہوتی تھی کہ جس روایت میں شک ہو یا جس سلسلہ
 دین میں شک ہو اسکی دریافت کروں سبحان اللہ ایسی مان کس امت کو عنایت ہوئی ہو ذلک فضل اللہ

یو تین من شیار سکن عمار بن سعد بن ابی وقاص حدیث عن ابیہ اذ کان قاعدا عند
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اذ طلع خباب صاحب القصور فقال یا عبد اللہ بن
عمر الا تسمعون ما یقول ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یقول من خیر مع جنازۃ من یتیم واصل علیہا ثم تبعہا حتی تدفن کان
لہ قیراطان من الخبز کل قیراط مثل الحدی ومن صلی علیہا ثم رجع کان لہ من الخبز
مثل الحدی فاکرمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاشرہ رضی اللہ عنہما کیا اہل کائنات
یرجع الیک فیجب کہ ما قالک واخذ ابن عمر فیضۃ من حبسباء السجید یقبلونہا فیدہ حتی
رجع الیک الرسول فقال قالک عاشرہ صدق ابوہریرۃ فضر ابن عمر رضی اللہ عنہما
بالخصی الذی مے کان فی یدہ الاہل من ثم قال لقد فطناک وقد راہیط کثیر فی ترجمہ عامر
عبداللہ کے پاس بیٹھ کر تھے کہ جناب مقصودہ والے آؤ اور کہا کہ اے عبداللہ سنو یہ کہ ابوہریرہ کیا کہتے
ہیں کہ تین من کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا کہ جو جنازہ کو ساتھ اپنے گھر کے کھڑے اور سپر
مناظرہ کر ساتھ جاؤ دفن ہونے کے بل سکود و قیراطا اب ہر قیراط احد کے برابر اور جو نماز پڑھ کر لوٹ
جاؤ اسکو احد کے برابر ثواب تو ابن عمر نے جناب کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچا کہ انہوں نے
کی بات کو پوچھیں وہ گئے اور لوٹ کر آئے اور ابن عمر نے ایک ٹھٹھی مسجد کی کنکریاں لے کر تھیں لی اور انکو
پوٹ کرنے لگے (یعنی فکر میں تھے) غرض جب وہ لوٹ کر آئے تو کہا کہ حضرت عائشہ ابوہریرہ کی بات کو سنا
کہتے ہیں میں اب عبداللہ کنکریاں لے کر اپنے گھر سے پہنچا اور کہا فوس منہ بہت قیراط کا نقصان کیا سکن
تو بان رضی اللہ عنہ مقلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال من صلی علی جنازۃ فیکل قیراطا من الخبز فیکل قیراطا من الخبز فیکل قیراطا من الخبز
ترجمہ ثواب نے وہی ضمن قیراطوں کا جو اوپر کسی روایتوں میں گذر روایت کیا مسلم نے کہا
روایت کی جس میں ثبات ثبات معاف انہوں نے اپنے باپ اور مسلم نے کہا روایت کی جس میں ابن عباس
نے ان کو ابن ابی عدی نے ان کے سب سے اور کتبہ روایت کی جس میں ابن عباس نے ان کو ابن عباس نے
ان کو ابن عباس نے ان کے سب سے روایت کی قنادہ سے اسی اسناد میں نقل اوپر کی روایت کی اور سعید اور
مشام کی روایت میں کہ کسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیراط کی تو آپ فرمایا احد کے برابر ہے

عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت ضل عليه من المسلمين
 يبلغون مائة كاهن يفتنون له الا شفعا فيه قال فخذت به شعيب بن الحجاب فقال
 حدثني به الترمذي ما لا يعلل عن النبي صلى الله عليه وسلم ترجمه حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا کوئی مردہ ایسا نہیں کہ اس پر ایک گروہ مسلمانوں کا
 نماز پڑھے جس کی گنتی سو تک پہنچتی ہو اور پھر سب اس کی شفاعت کریں (یعنی اللہ سے مغفرت کی دعا کریں)
 مگر ضرور اس کی شفاعت قبول ہوگی راوی نے کہا میں نے یہ روایت شعیب بن جبابہ سے بیان کی تو انھوں
 نے کہا جہرس انس بن مالک سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** میں اس پر شکتا ہوں
 کہ اللہ تعالیٰ میرے جنازہ پر مومنان پاک عقیدت کو جمع فرماوے اور اس کی شفاعت میرے حق میں قبول کرے
عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ما مات ابن لکھ یقید یا رب یسفان فقال یا کرب
 انظر ما اجتمع لكم الناس قال فخرجت فاذا ناس قد اجتمعوا فاخبرته فقال يقولون انهم
 اربعون قال نعم قال اخبرني فاسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل
 يموت فيقوم على جنازته اربعون رجلا لا يسرونك ولا يشيرونك الا شفعه الله فيه
 وفي رواية يتركونه عشرين ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم ما
 ترجمہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک فرزند مر گیا قیدی میں یا عسفان میں (نام مقام کے ہیں) تو انہوں نے
 کرب سے کہا کہ دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں (یعنی نماز جنازہ کے لیے) کرب نے کہا میں گیا اور دیکھا
 لوگ جمع ہیں اور انکو خبر کی ابن عباس نے کھاتہ ہارے انکار میں وہ چالیس ہیں میں نے کہا ان کہا
 جنازہ نکالو اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس مسلمان کے جنازہ پر چالیس آدمی
 ایسے ہوں جنہوں نے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا ہو تو اللہ کو حقین ضرور اس کی شفاعت قبول کرتا
 ہے ابن معروف کی روایت میں یوں ہے کہ انہوں نے شریک سے روایت کی انہوں نے کرب سے انہوں نے ابن
 عباس رضی اللہ عنہما سے **عن** الترمذي ما لا يعلل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال مؤمن يجازي فأنبي عليه السلام
 فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم وجبت وجبت وجبت وممن يجازي فأنبي عليه السلام
 فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم وجبت وجبت وجبت فقال عمن رضي الله عنه فذلك

کی دونوں سندوں کے حلقہ ابن شحباب کہ روایت عقیل بن ابی اسحاق کہیں جیسا ترجمہ اسکا
 وہی جو اور پر گزر چکا ہے کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم صلی علی اصحابہ الثانیین فقلت علیہ السلام جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نماز پڑھی احمد کی جگہ القتب بخاشی تھا اور جابر بن عبد اللہ کہیں حلقہ جابر بن عبد اللہ قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمات الیوم عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام کائنات و صلی
 علیہ ترجمہ جابر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ایک نیک بندہ میرے انتقال کیا احمد نے
 اور کثرت ہے ہو اور ہمارے امام بنے اور انکی نماز پڑھی حلقہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احوالکم قد مات فقوموا فصلوا علیہ قال
 فقمنا فصننا مصفین ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک باب کو
 تمہارا امر کیا سو کھڑے ہو اور انکی نماز پڑھو پھر ہم کھڑے ہوئے اور دو صفین باندھ لیں حلقہ جابر
 ابن حصین رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احوالکم قد مات
 فقوموا فصلوا علیہ یعنی الثانیین فی روایت ذہبی ان احوالکم ترجمہ جابر و جابر
 حکمہ الشعیبی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی قبۃ بعد ما دفن
 فکبر علیہ اربعاً قال الثانیین فقلت الشعیبی من حد ثک هذا قال الثقیف عند اللہ
 ابن عباس رضی اللہ عنہما هذا القطر حدیث حسن فی روایت ابن کثیر قال انتہی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کبر من طرب فصلی علیہ مصفوخلفہ وکبر اربعاً قلت
 لعمیر من حد ثک قال الثقیف من شجھہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ترجمہ تابعی نے کہا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبر پر نماز پڑھی بعد دفن میت کو اور جابر بن عبد اللہ کہیں شیبانی نے
 شعبی سے پوچھا کہ آپ سے یہ حدیث کس نے بیان کی انہوں نے کہا ایک مستبر نے عبد اللہ بن عباس سے
 یہ نقطہ حسن کی حدیث کر مین اور ابن نمیر کی روایت مین جو کہ پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ناری
 قبر پر اور نماز پڑھی اسکی اور لوگوں نے آپکو پہونچا صف باندھ لی اور جابر بن عبد اللہ کہیں شیبانی نے
 پوچھا کس نے تم سے کہا انہوں نے کہا ایک شخص نے جسکی پاس ابن عباس آئے تھے مسلح تھے کہا روایت
 کی ہم نے سنی ہے ان میں شیبانی سے اور روایت کی محمد بن حسن بن بیج اور ابو کمال نے دونوں نے روایت

محمد بن ابوالواحد اور کہا روایت کی ہم سے اسحاق نے اون کو حبریر نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن
 حاتم نے اون کو کعب نے اون کو سفیان نے اور کہا روایت کی ہم سے عبد اللہ بن معاذ اون کو اون کو یحییٰ
 نے اور کہا روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے اون کو محمد بن جعفر نے ان کو شعبہ نے ان کو شیبانی نے
 ابن شیبہ نے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی اور کسی کی حدیث میں
 نہیں ہے کہ اپنے چار تحفہ کی کھا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہم سے اسحق نے اور مارون نے دونوں
 و سبک انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اسماعیل سے اور کہا روایت کی ہم سے ابو حسان بن عسی نے انہوں نے یحییٰ
 بن خریص سے انہوں نے ابیہم بن اہمان سے انہوں نے ابی حصین سے دونوں نے شیبہ سے انہوں نے
 ابن عباس سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر پر نماز پڑھنے کے باب میں روایت کی شیبانی کی حدیث
 کی مانند مگر کسی کی روایت میں چار تحفہ کہنے کا ذکر نہیں ہے۔ **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
صَلَّى عَلَى قَبْرِ قَوْمٍ مِنْهُمْ جَمْعٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَنَّ أَمْرًا سَوْدَاءَ كَانَتْ تَقُومُ لِلْجَمْعِ أَتَى شَابًا فَقَدْ هَارَ سَوْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ
عَنْهَا أَوْعَدَهُ فَقَالُوا مَا دَكَ قَالَ أَفَلَاكُ نَدِمَ أَذْنُؤُنِي قَالَ فَكَانَ يَحْضُرُ حَشْرًا أَمْرَهَا أَوْعَدَهَا
فَقَالُوا أَدُلُّونِي عَلَى بَرٍّ فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ خَدِمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلَمَةً عَلَى
أَهْلِهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَنْوَرُهَا لَكُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِ خَدِمَ أَبُو بَرٍّ هَمَزَ لَمْ يَمْزِجْهُ لَمْ يَمْزِجْهُ لَمْ يَمْزِجْهُ لَمْ يَمْزِجْهُ
 کی حدیث کرتی تھی یا ایک جوان تھا اور اسکو حضرت نے نپا یا تو پوچھا لوگوں نے عرض کی کہ برگری آپ
 نے فرمایا تم مجھ کو خبر بھی گویا اسکو حقیقہ تھا کہ حضرت کو تکلیف دینا مناسب نجائی آپ نے فرمایا مجھ اس
 کی قبر تیار لوگوں نے بتائی آپ نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا کہ قبر میں اندھیر ہے سو بھری ہیں اور اس
 تعالیٰ انکو روشن کر دیتا ہے میرا نماز پڑھنے سے اور پھر **ف** اس حدیث سے قبر پر نماز جنازہ پڑھنا
 روا ہے اور یہی مذہب ہر شافعی کا اور اصحاب ائمہ کے اس میں تاویلات باطلہ کر کے اسکو ناجائز
 کہنا ہے اور حدیث پیغمبر مصوم کے آگے کسی کا قتل نہیں چسکتا اور اس حدیث سے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق اور تواضع اور خبر گیری اپنے یاروں کی اور ان کے حقوق کا خیال رکھنا اور
 اون کو دنیا و آخرت کو مصالح کے فکر رکھنا ثابت اور معلوم ہوتا ہے اور فرمایا کہ مجھ کو خبر کیوں ندی اس
 معلوم ہوا کہ میت کی خبر احباب کو دینا تاکہ اوس کی نماز و دفن میں شریک ہوں روا ہے ۔

دلیل بچڑی ہے کہ بیون بن مہران نے روایت کی ابن عباس سے کہ فرشتوں نے جب آدم علیہ السلام
 پر ناز ٹپڑی تو چار نگیر لکھی اور کہا یہ تمہارے لیے سنت ہے ایسی آدم اور اس حدیث کا حال سنیں کہ انہوں
 نے کہا کہ محمد بن معاذ پر نیا پوری کا ذکر ابو عبد اللہ کے پاس آیا یعنی امام احمد کے پاس تو انہوں نے فرمایا
 کہ میں اس کی حدیثوں کو دل سے گٹھری ہوئی جانتا ہوں پھر ذکر کیا اسی روایت کو ابی الملیح سے کہ وہ
 راوی ہیں بیون سے وہ ابن عباس سے کہ ناز ٹپڑی آدم علیہ السلام کی فرشتوں نے اور چار نگیر
 کہیں تو اسکو ابو عبد اللہ امام احمد نے بڑی انوکھی بات جاہل اور کہا کہ ابو الملیح کی روایتیں بہت صحیح ہیں
 ہیں اور وہ اس سے بہت ڈر لے تھے اور پاک تھے کہ ایسی روایتیں بیان کریں اور یہ بات کہ اس
 روایت کو ابو الملیح کی طرف منسوب کریں انکو بہت ناگوار ہوئی اور دلیل بچڑی منہ کرنے والوں نے
 یہی کی روایت جو عجیبی نے ابی سے روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرشتوں
 نے آدم علیہ السلام پر ناز ٹپڑی اور چار نگیر لکھی یہ روایت صحیح نہیں ہے اور مردود کا اور مردود کا
 طرح مردی ہے کہ معاذ کے یارب چار نگیر کہہ کر تے تھے چنانچہ علقمہ نے عبد اللہ کہا کہ معاذ کے
 چند پار شام سے آکر ہیں اور انہوں نے ایک جنازے پر پانچ نگیر کہیں تو عبد اللہ نے کہا نگیر
 کچھ قرآن ہیں امام جنتی نگیر کہے تھے ہی کہو اور جب وہ سلام پیر دی تو تم ہی سلام پیر دو مگر
 عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اراکم فی سبیل اللہ فادعوا
 فقولوا لا حول ولا قوۃ الا باللہ فاعلموا انکم فی سبیل اللہ فادعوا فقولوا لا حول ولا قوۃ الا باللہ
 تم جنازہ دیکھو کٹرے ہو جاؤ یہاں تک کہ آگے جاوے یا زمین پر اتار جاوے امام نووی
 نے فرمایا کہ جنازہ دیکھ کر اٹھ کھڑا ہونے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا یہ حکم منسوخ ہے
 چنانچہ مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا یہی مذہب ہے اور امام احمد اور حنفی اور ابن حنیفہ
 نے اور ابن ماجہ نے کہا ہے کہ اختیار ہے چاہے کہ ٹھہر جائے ہو اور جو جنازہ کے ساتھ گیا ہو
 اسکو بیٹھنے میں ہی اختلاف ہے بعضوں نے کہا صحابہ اور سلف میں یہ کہ جب کسی جنازہ رکھا نجاوی
 نہ بیٹھو اور اڑا دی اور احمد اور اسحاق اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے اور قبر پر جب کسی جنازہ دفن نہ
 ہو کھڑا ہونے میں ہی اختلاف ہے بعضوں نے مکرہ کہا ہے بعضوں نے ہر عمل کیا ہے اور مشہور
 مذہب شافعیہ کا یہ ہے کہ کھڑا ہونا مستحب نہیں اور یہ حدیث منسوخ ہے حضرت علی کی روایت سے

اور متولی نے اسی شب انبیہ کو کہا ہے کہ کھڑا ہونا تمہیں اور یہی مذہب پسندیدہ ہے غرض کھڑا ہونا مستحب ہے اور کھڑا ہونا جائز ہے اور دعویٰ منہج ہونیکا ایسی جگہہ ٹھیک نہیں جہاں تطبیق ہو سکتی ہو دور در دور
بین مسلم نے کہا اور روایت کی ہم سے یہی حدیث تثنیہ نے اون کو لیٹ فری اور روایت کی ہر ابرو
رجح نے ان کی لیٹ فری اور روایت کی ہم سے ہر ملنے نے ان کو ابن عرب نے کہا خبر دی مجھ کو یونس نے ان سے کہ
ابن شہاب سے اسی ہسناد کو اور یونس سے روایت میں یہ کہ انہوں نے سار رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے کہ فرماتے تھے (اگے وہی روایت ہے جو اوپر مذکور ہوئی) **حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ رَافِعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
عَنِ الشَّيْبَانِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَانْصَرِفْ عَنْهَا وَلَا تَقْرَأْ عَلَيْهَا وَلَا تَقْرَأْ
حَتَّى تَخْلُفَ أَوْ تَوَضَّعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَخْلُفَ ترجمہ عاصی نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
کوئی شخص جنازہ دیکھ کر اگے اس کے ساتھ جانو الا نہ تو کھڑا ہو جاوے یہاں تک کہ وہ اگر نکل جاوے
یا زمین پر رکھا جاوے اگے جانے سے پہلے کہا مسلم نے اور روایت کی مجھ سے ابو کمال نے ان سے
حوا نے اور روایت کی مجھ سے یعقوب بن ابراہیم نے ان کو اسماعیل نے دونوں نے ایوب سے اور کہا تواتر
کی مجھ سے ابن شنی نے ان کو تھی نے ان کو عبید اللہ نے اور روایت کی ہر محمد بن یحییٰ نے ان کو ابن
ابی عدی نے ان کو ابن عون نے اور روایت کی مجھ سے محمد بن رافع نے ان کو عبد الرزاق نے ان کو ابو
جریج نے ان سے نافع سے اسی ہسناد سے مانند حدیث لیٹ بن سعد کی مگر ابن جریر کی روایت میں یہ
لفظ ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے **إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَلْيَقُمْ مِنْ يَافَا حَتَّى تَخْلُفَ أَوْ تَوَضَّعَ**
غَيْرُ مُشْرِعٍ یعنی جب دیکھو کوئی تمہیں کا جنازہ کو تو جا ہیے کہ کھڑا ہو جاوے جیسا کہ دیکھ یہاں تک کہ جنازہ
اگے چلا جاوے اگر اس کو جنازہ کے ساتھ جانا نہیں ہے **حَدَّثَنَا ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَلَا تَجْلِسْ وَاحْتِ تَوَضَّعَ ترجمہ
ابو سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جنازہ کے ساتھ جاوے تو جب تک کہ
نہ جاوے جب تک کہ نہ بیٹھ کر **حَدَّثَنَا ابْنُ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَلْيَقُمْ مِنْ يَافَا حَتَّى تَجْلِسَ وَاحْتِ تَوَضَّعَ ترجمہ ابو سعید نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ دیکھو کھڑے ہو جاؤ اور جو اللہ جاوے وہ نہ بیٹھ کر تک کہ
رکھنا نہ جاوے **حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ جَنَازَةً تُقَامُ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ**

جنازے کے گھنڑ کا اس حدیث کو خیال ہو جو روایت کی ابو سعید خدری نے کہ نافع نے کہا کہ مسعود بن الحکم
 نے روایت کی کہ حضرت علیؓ کو کہہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پہر بیٹھ گئے کھڑے
 مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی کہ مجھ کو محمد بن مثنیٰ اور اسحق بن ابراہیم اور ابن ابی عمر دے مرتبے
 نقی نے ابن مثنیٰ نے کہا کہ عبدالوہاب نے کہا سنا میں نے سنیجے بن سعید کو کہہ خبر دی مجھے واقعہ بن عمرو بن
 سعد بن سہاذ انصاری نے کہ نافع بن جبیر نے خبر دی کہ مسعود بن الحکم انصاری نے انکو خبر دی کہ سنا انہوں
 نے علی بن ابیطالبؓ کو کہ فرماتے تھے جنازوں کے حتمین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہو جاؤ
 تھے یعنی جنازہ دیکھ کر پہر بیٹھنے لگو اور یہ حدیث اس پر روایت کی کہ نافع بن جبیر نے دیکھا واقعہ بن عمرو
 کو کہ وہ کھڑے ہو یہاں تک کہ جنازہ نہ کر گیا اور کہہا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت کی ہے یہی حدیث
 ابو کریم نے اون سے ابی زائدہ نے ان سے کیجئے اسی اسناد سے حسن
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ
 فَقَامًا وَقَعَدَ فَقَعَدًا يَقِفُ فِي الْجَنَازَةِ ثُمَّ حَبَسَ حَضْرَتُ عَلِيٍّ نَعْمَ
 ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے پہر ہم ہی کھڑے
 ہوئے اور وہ بیٹھنے لگے پہر ہم ہی بیٹھنے لگے یعنی جنازہ میں ف
 اب ہم کو یقین ہو گیا کہ ہم جو اوپر کہہ آئے تھے کہ کھڑا ہونا امر
 مستحب ہے اور بیٹھ جانا مروا ہے یہی بات روایتوں کے رد سے بہت ٹھیک
 ہے مسلم نے کہا اور روایت کی مجھ سے یہی حدیث محمد بن بکر نے
 اور عبد اللہ بن سعید دونوں نے کہا روایت کی ہم سے کیجئے
 اور وہ قطان بن انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے حسن
 عَوْثُ بْنُ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ خَفِضَتْ مِنْ مَعَالِكٍ
 وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اَنْحِفْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَارِفَهُ وَاعْمُدْ عَلَيْهِ وَ اَكْرِمْ
 لُحْلُكَهُ وَوَسِّحْ مَدْخَلَكَ وَاعْبُدْهُ بِالنَّارِ وَالشَّيْ
 وَالْيَدِ وَتَقْبِهِ مِنْ الْخَطَايَا كَمَا تَقْبِي التُّوبَةَ لَا جَبِينَ مِنَ الدُّنْيَا

کی ہم سے یہی حدیث ابو بکر بن ابی شیبہ نے ادر بن مبارک زاذری مدین ہارون کے اور کہا روایت
 کی چھہ سر علی بن حجر نے ان کو ابن مبارک نو اور فضل بن یونس نے ان سے روایت کی حسین سے
 اسی اسناد سے اور نیزین ذکر کیا کعب کی ماں کا حکم سے محمد بن جندبہ رضی اللہ عنہ قال لقد
 كنت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم غلاما فكنت احفظ عنه فدا
 يمنعني من القول اذ ان احدثا رجلا هذرا استميتني وقد صليت وراة رسول الله صلى
 الله عليه وسلم على امراته ماتت في نياها فقام علي حارس رسول الله صلى الله عليه وسلم في
 الصلوة وسماها في رواية ابن مكي قال حدثني عبد الله بن يزيد قال فقام علي في الصلوة
 وسطها ترجمہ سمرو نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لڑکا تھا اور آپ کی
 حدیثیں یاد رکھتا تھا اس لیے بڑبڑاتا تھا کہ جس وقت میری لوگ رات میں موجود ہوتے تھے (سبحان اللہ) یہ
 کمال سعادت مندی ہے اور بزرگوار کا اوس ہر اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچو نماز
 ٹپہ ہی ایک عورت پر کہ وہ نفاس میں تھی اور آپ کو بیچ میں کھڑے ہوئے نماز کی وقت اور اس میں
 کی روایت کا مضمون یہ بھی ہے حکم بن حارث بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم یفرس مغرودا فرک ببعین انصرف من جنازة ابن النخلاج وخن
 نکشی حوکہ ترجمہ جابرنے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھوڑا آیا جسکے پیٹے کا اور آپ پر
 سوار ہو لیے اور ہم آپ کو گرد پھیل تھے حبیب بن وصال کے جنازہ سے آپ لو سے تھے فائدہ
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑے وقت جنازے سے سوار ہو کر چلتے تھے حکم بن حارث بن عبد اللہ رضی اللہ
 عنہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال علي بن النخلاج (ثم اتى بفرس
 عري فعقله رجل فركب به فجعل يتوقص به وخن وخن ففعل ما فعل فقال رجل
 من القوم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال كبر من علي ففعل ما فعل في الجباة
 لا يزال الخلاج وقال شعبة بن النخلاج ترجمہ جابرنے کہا نماز ٹپہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ابن وصال کی پہر ایک نگلی پیٹے کا گھوڑا لائے اور پلڑا اسکو ایک شخص نے پہر اپنے ارہنے
 اور وہ کو دتا تھا اور ہم سب آپ کے پیچے تھے اور دوڑتے تھے سوا ایک شخص نے کہا قوم میں کو کہی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنی خوشی نکے ہی میں حبیب بن وصال کے لیے عمن

کی مجھے ابو بکر بن خالد نے انہوں نے تجھے سنا انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ روایت ہے
 جب تک اسی اسناد وہی حدیث آدمین یہ لفظ میں دلاوردہ الاطستھا یعنی نہ چڑھوں میں کوئی
 قصور کہ نہ ثادون اسکو عَنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنْ يَجْصَصَ الْقَبُورُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُنْبَنَى عَلَيْهَا ثُمَّ جَمِعَ جَابِرٌ كَهَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ لَمْ يَنْعَ فَرَمَا اس کے کہ قبروں کو بچتہ کریں اور اس کے کہ اس پر بیٹھیں اور اس کے کہ اوپر گنبد بناویں
و امام نووی نے کہا اس کے بچتہ قبروں کی مضمی نہایت ہوئی اور منع نہوا اس کے اوپر بنانا
 عمارتوں کا اور حرام نہوا بیٹھنا قبروں پر یہی مذہب ہر شافعی کا اور جمہور علماء کا اور امام مالک نے
 موطا میں کہا ہے کہ مراد اس سے قبروں کے اوپر بیٹھنا ہے اور اسی طرح تکبیر لگانا اور مکان بنانا اور
 امام شافعی نے ام میں کہا ہے کہ بہت سے اماموں کو میں نے دیکھا ہے کہ وہ قبروں کے گنبدوں وغیرہ
 کے گرائیکا حکم دیتے تھے اور فقہائے وہ مٹی جو قبر سے نکلے اور اس کے زیادہ مٹی لگانا تک قبر میں مکروہ
 کہا ہے بچتہ بنانا اور عمارت کھڑی کرنے کا کوئی ذکر ہے کھا مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اور روایت کی مجھ
 سے مارون نے اون کے حجاج نے اور کہا روایت کی مجھ سے محمد بن افع نے اون سے عبد الرزاق نے دونوں
 نے روایت کی ابن حیرج سے انہوں نے ابن زبیر سے کہ سنا انہوں نے جابر سے کہ کہتے تھے نہ میں نے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی جو اوپر مذکور تھا **عَنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
ثُمَّ جَمِعَ جَابِرٌ كَهَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْعَ فَرَمَا اس کے کہ قبروں کے بچتہ بنانے سے
عَنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يَجْصَصَ الْقَبُورُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُنْبَنَى عَلَيْهَا ثُمَّ جَمِعَ جَابِرٌ كَهَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمْ يَنْعَ فَرَمَا اس کے کہ قبر پر بیٹھنا اور اس کے کہ قبر پر بیٹھنا اور اس کے کہ قبر پر بیٹھنا اور اس کے کہ قبر پر بیٹھنا
 ایک چنگاڑی پر بیٹھی اور اس کے کہ قبر پر بیٹھنا اور اس کے کہ قبر پر بیٹھنا اور اس کے کہ قبر پر بیٹھنا اور اس کے کہ قبر پر بیٹھنا
 کھا مسلم نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے عبد الغزیز نے اور کہا روایت کی مجھ سے محمد بن عمار
 نے ان سے ابو احمد نے اون سے سفیان نے اندونوں نے روایت کی سہیل سے اسی اسناد سے ماخذ اس کے
 جو اوپر پہلے **عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تَقْلُبُوا عَلَيْهَا ثُمَّ جَمِعَ ابْنُ مَرْزُوقٍ كَهَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نے فرمایا قبر پر نہ بیٹھو اور نہ اس کی طرف نماز پڑھو **عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**

آئے اور حبیبین نے دیکھا انہوں نے مجھے بھکارا اور تم سے چھپایا تو میں نے کہے ہے چاہا تم سے چھپاؤں اور وہ تمہارا بیس نہیں آتی تھو اندر میں نے تمہارا کپڑا اقرار دیا اور سچھا کہ تم سو گئے سو میں نے برجا با کہ تم کو جگاؤں اور یہ بھی خوف کیا کہ تم گہراؤ گے کہ کہاں چل پیرا پ فرمایا کہ تمہارا پروردگار حکم فرماتا ہے کہ تم بقیع کو جاؤ اور ان کے لیے مغفرت مانگو میں نے عرض کی کہ میں کیوں کر کہوں اے رسول اللہ کہ ایک فرمایا کہ سلام ہے ایمان دار گہراؤں پر اور مسلمانوں پر اللہ رحمت کرے تمہارے گانہ الوہیہ اور پچھو جاؤ والوں پر اور یہ اللہ نے چاہا تو تم سے ملو دے پس **ف** احدیث کو دلیل بنا کر میں جو لوگ عورتوں کے لیے زیارت قبول کو جائز کہتے ہیں انہیں اس میں علماء کا اختلاف تین طور پر ہے ایک تو یہ کہ عورتوں کو زیارت حرام ہے اس لیے کہ اپنے فرمایا **لَعَنَ اللَّهُ ذَوَاتِ الْقُبُورِ** لعنت کرے اللہ خالی عورتوں کو جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں اور دوسرے یہ کہ عورتوں کو مکروہ ہے تیسرے یہ کہ سماج ہے اور جو سماج کہتے ہیں نہ احدیث سے اور حدیث کہتے ہیں نہ زیارت القبر ضرور نکالتے دلیل کہتے ہیں اور اس کا جواب یوں دیا ہے کہ ہمیں اجازت کا صیغہ نہ کرے پھر اجازت میں عورتیں داخل نہیں اور اصول میں ہی مذہب مختار ہے کہ صیغہ مذکر میں عورات داخل نہیں **حکم** **سَلَّمَ** **أَيُّ** **بَنِي** **كُرَيْبَةَ** **عَنْ** **كَأَبٍ** **عَنْ** **رَسُولِ** **اللَّهِ** **صَلَّى** **اللَّهُ** **عَلَيْهِ** **وَاٰلِهٖ** **سَلَّمَ** **اِذَا** **خَرَجَ** **اِلَى** **الْمَقَابِرِ** **فَلْيَكُنْ** **كَأَنَّهُ** **يَقُولُ** **فِي** **رَدِّ** **اَيْتَانِ** **يَكُنِي** **اَسْلَامُ** **عَلَى** **اَهْلِ** **الْبَيْتِ** **رَفِی** **رَدِّ** **اَيْتَانِ** **وَعَلَيْهِمَا** **اَسْلَامُ** **عَلَيْكُمْ** **اَهْلُ** **الْبَيْتِ** **وَالْمُؤْمِنِينَ** **وَالْمُؤْمِنَاتِ** **اِنْ** **كَانَا** **اَسْلَامًا** **لِلَّهِ** **بِكُلِّ** **لَا** **اَحْضُونَ** **كُلَّ** **اَنَّ** **لَا** **وَكَلَّمَ** **الْعَرَفِيَّةَ** **مَرَّجَمَ** **بِرَدِّ** **رَدِّ** **اَيْتَانِ** **يَكُنِي** **اَسْلَامُ** **عَلَيْكُمْ** **اَهْلُ** **الْبَيْتِ** **وَالْمُؤْمِنِينَ** **وَالْمُؤْمِنَاتِ** **اِنْ** **كَانَا** **اَسْلَامًا** **لِلَّهِ** **بِكُلِّ** **لَا** **اَحْضُونَ** **كُلَّ** **اَنَّ** **لَا** **وَكَلَّمَ** **الْعَرَفِيَّةَ** **مَرَّجَمَ** **بِرَدِّ** **رَدِّ** **اَيْتَانِ** **يَكُنِي** **اَسْلَامُ** **عَلَيْكُمْ** **اَهْلُ** **الْبَيْتِ** **وَالْمُؤْمِنِينَ** **وَالْمُؤْمِنَاتِ** **اِنْ** **كَانَا** **اَسْلَامًا** **لِلَّهِ** **بِكُلِّ** **لَا** **اَحْضُونَ** **كُلَّ** **اَنَّ** **لَا** **وَكَلَّمَ** **الْعَرَفِيَّةَ** **مَرَّجَمَ** **بِرَدِّ** **رَدِّ** **اَيْتَانِ** **يَكُنِي** **اَسْلَامُ** **عَلَيْكُمْ** **اَهْلُ** **الْبَيْتِ** **وَالْمُؤْمِنِينَ** **وَالْمُؤْمِنَاتِ** **اِنْ** **كَانَا** **اَسْلَامًا** **لِلَّهِ** **بِكُلِّ** **لَا** **اَحْضُونَ** **كُلَّ** **اَنَّ** **لَا** **وَكَلَّمَ** **الْعَرَفِيَّةَ** **مَرَّجَمَ** **بِرَدِّ** **رَدِّ** **اَيْتَانِ** **يَكُنِي** **اَسْلَامُ** **عَلَيْكُمْ** **اَهْلُ** **الْبَيْتِ** **وَالْمُؤْمِنِينَ** **وَالْمُؤْمِنَاتِ** **اِنْ** **كَانَا** **اَسْلَامًا** **لِلَّهِ** **بِكُلِّ** **لَا** **اَحْضُونَ** **كُلَّ** **اَنَّ** **لَا** **وَكَلَّمَ** **الْعَرَفِيَّةَ** **مَرَّجَمَ** **بِرَدِّ** **رَدِّ** **اَيْتَانِ** **يَكُنِي** **اَسْلَامُ** **عَلَيْكُمْ** **اَهْلُ** **الْبَيْتِ** **وَالْمُؤْمِنِينَ** **وَالْمُؤْمِنَاتِ** **اِنْ** **كَانَا** **اَسْلَامًا** **لِلَّهِ** **بِكُلِّ** **لَا** **اَحْضُونَ** **كُلَّ** **اَنَّ** **لَا** **وَكَلَّمَ** **الْعَرَفِيَّةَ** **مَرَّجَمَ** **بِرَدِّ** **رَدِّ** **اَيْتَانِ** **يَكُنِي** **اَسْلَامُ** **عَلَيْكُمْ** **اَهْلُ** **الْبَيْتِ** **وَالْمُؤْمِنِينَ** **وَالْمُؤْمِنَاتِ** **اِنْ** **كَانَا** **اَسْلَامًا** **لِلَّهِ** **بِكُلِّ** **لَا** **اَحْضُونَ** **كُلَّ** **اَنَّ** **لَا** **وَكَلَّمَ** **الْعَرَفِيَّةَ** **مَرَّجَمَ** **بِرَدِّ** **رَدِّ** **اَيْتَانِ** **يَكُنِي** **اَسْلَامُ** **عَلَيْكُمْ** **اَهْلُ** **الْبَيْتِ** **وَالْمُؤْمِنِينَ** **وَالْمُؤْمِنَاتِ** **اِنْ** **كَانَا** **اَسْلَامًا** **لِلَّهِ** **بِكُلِّ** **لَا** **اَحْضُونَ** **كُلَّ** **اَنَّ** **لَا** **وَكَلَّمَ** **الْعَرَفِيَّةَ** **مَرَّجَمَ** **بِرَدِّ** **رَدِّ** **اَيْتَانِ** **يَكُنِي** **اَسْلَامُ** **عَلَيْكُمْ** **اَهْلُ** **الْبَيْتِ** **وَالْمُؤْمِنِينَ** **وَالْمُؤْمِنَاتِ** **اِنْ** **كَانَا** **اَسْلَامًا** **لِلَّهِ** **بِكُلِّ** **لَا** **اَحْضُونَ** **كُلَّ** **اَنَّ** **لَا** **وَكَلَّمَ** **الْعَرَفِيَّةَ** **مَرَّجَمَ** **بِرَدِّ** **رَدِّ** **اَيْتَانِ** **يَكُنِي** **اَسْلَامُ** **عَلَيْكُمْ** **اَهْلُ** **الْبَيْتِ** **وَالْمُؤْمِنِينَ** **وَالْمُؤْمِنَاتِ** **اِنْ** **كَانَا** **اَسْلَامًا** **لِلَّهِ** **بِكُلِّ** **لَا** **اَحْضُونَ** **كُلَّ** **اَنَّ** **لَا** **وَكَلَّمَ** **الْعَرَفِيَّةَ** **مَرَّجَمَ** **بِرَدِّ** **رَدِّ** **اَيْتَانِ** **يَكُنِي** **اَسْلَامُ** **عَلَيْكُمْ** **اَهْلُ** **الْبَيْتِ** **وَالْمُؤْمِنِينَ** **وَالْمُؤْمِنَاتِ** **اِنْ** **كَانَا** **اَسْلَامًا** **لِلَّهِ** **بِكُلِّ** **لَا** **اَحْضُونَ** **كُلَّ** **اَنَّ** **لَا** **وَكَلَّمَ** **الْعَرَفِيَّةَ** **مَرَّجَمَ** **بِرَدِّ** **رَدِّ** **اَيْتَانِ** **يَكُنِي** **اَسْلَامُ** **عَلَيْكُمْ** **اَهْلُ** **الْبَيْتِ** **وَالْمُؤْمِنِينَ** **وَالْمُؤْمِنَاتِ** **اِنْ** **كَانَا** **اَسْلَامًا** **لِلَّهِ** **بِكُلِّ** **لَا** **اَحْضُونَ** **كُلَّ** **اَنَّ** **لَا** **وَكَلَّمَ** **الْعَرَفِيَّةَ** **مَرَّجَمَ** **بِرَدِّ** **رَدِّ** **اَيْتَانِ** **يَكُنِي** **اَسْلَامُ** **عَلَيْكُمْ** **اَهْلُ** **الْبَيْتِ** **وَالْمُؤْمِنِينَ** **وَالْمُؤْمِنَاتِ** **اِنْ** **كَانَا** **اَسْلَامًا** **لِلَّهِ** **بِكُلِّ** **لَا** **اَحْضُونَ** **كُلَّ** **اَنَّ** **لَا** **وَكَلَّمَ** **الْعَرَفِيَّةَ** **مَرَّجَمَ** **بِرَدِّ** **رَدِّ** **اَيْتَانِ** **يَكُنِي** **اَسْلَامُ** **عَلَيْكُمْ** **اَهْلُ** **الْبَيْتِ** **وَالْمُؤْمِنِينَ** **وَالْمُؤْمِنَاتِ** **اِنْ** **كَانَا** **اَسْلَامًا** **لِلَّهِ** **بِكُلِّ** **لَا** **اَحْضُونَ** **كُلَّ** **اَنَّ** **لَا** **وَكَلَّمَ** **الْعَرَفِيَّةَ** **مَرَّجَمَ** **بِرَدِّ** **رَدِّ</**

صحیح نامہ کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو صحیح مسلم جلد ثانی

صفحہ	۷	خطا	صواب	صفحہ	۷	خطا	صواب	صفحہ	۷	خطا	صواب
۵۲۶	۲۰	لفظ	لفظ	۵۵۷	۱۲	کرنے تو	کرنے تو	۵۵۸	۳	عبید اسر	عبید اسر
۵۲۷	۹	پہچان	پہچان	۵۵۸	۱۸	پہنچ گئی	پہنچ گئی	۵۵۹	۳	اسباب کا	اسباب کا
۵۲۸	۱۵	ابو مخدومہ	ابو مخدومہ	۵۶۰	۸	ہوتے	ہوتے	۵۶۱	۱۲	ظہیر بن	ظہیر بن
۵۲۹	۱۷	اسلام	اسلام	۵۶۲	۱۳	روایت	روایت	۵۶۳	۴	نار	نار
۵۳۰	۵	میں خوش	میں خوش	۵۶۴	۱۱	طرح	طرح	۵۶۵	۱۳	استین	استین
۵۳۱	۸	ہونے کو	ہونے کا	۵۶۶	۳۳	کی	کی	۵۶۷	۱۹	بہان	بہان
۵۳۲	۲	ادیر	ادیر	۵۶۸	۱۱	دیدین گے	دیدین گے	۵۶۹	۱۱	رکعت	رکعت
۵۳۳	۵	فرمانے سے	فرمانے سے	۵۷۰	۱۸	گئی	گئی	۵۷۱	۱۳	خلائف	خلائف
۵۳۴	۶	طہر بن	طہر بن	۵۷۲	۱۱	سور	سور	۵۷۳	۳	زیادہ	زیادہ
۵۳۵	۱۰	بہا گتا ہے	بہا گتا ہے	۵۷۴	۱۱	حدیث	حدیث	۵۷۵	۵	سردی ہے	سردی ہے
۵۳۶	۱۵	نہیں	نہیں	۵۷۶	۱۲	ہمکو	ہمکو	۵۷۷	۱۷	المغلوب	المغلوب
۵۳۷	۱۰	انکھوتے	انکھوتے	۵۷۸	۵	مین جو نکر	مین جو نکر	۵۷۹	۳	صحیح پیر سے	صحیح پیر سے
۵۳۸	۱	پڑھی	پڑھی	۵۷۹	۱۱	ان	ان	۵۸۰	۱۲	یہ ہے	یہ ہے
۵۳۹	۲۰	گذشتہ	گذشتہ	۵۸۱	۱	بر	بر	۵۸۲	۳	بعد پڑھنا	بعد پڑھنا
۵۴۰	۱۱	کھڑے کھڑے	کھڑے کھڑے	۵۸۳	۵	لفظ	لفظ	۵۸۴	۱	روایت سے	روایت سے
۵۴۱	۱۳	رکعت	رکعت	۵۸۵	۳	بولتا	بولتا	۵۸۶	۸	الضالین	الضالین
۵۴۲	۱	نیچے	نیچے	۵۸۷	۱۷	ناموں کو	ناموں کو	۵۸۹	۱۶	نماز پڑھنا	نماز پڑھنا
۵۴۳	۳	زیادہ	زیادہ	۵۹۰	۲۲	گزرے	گزرے	۵۹۱	۲۳	نار	نار
۵۴۴	۹	شمار	شمار	۵۹۱	۱۰	سلیم مٹا	سلیم مٹا	۵۹۲	۲۲	جانب بن	جانب بن
۵۴۵	۵	سردی	سردی	۵۹۳	۴	ہل سکل	ہل سکل	۵۹۴	۴	مربا	مربا
۵۴۶	۳	سبکداری	سبکداری	۵۹۵	۱۰	صورت	صورت	۵۹۶	۵	کرے	کرے
۵۴۷	۵	المغلوب	المغلوب	۵۹۷	۱۰	بغرض	بغرض	۵۹۸	۲	خزمت	خزمت
۵۴۸	۷	الضالین	الضالین	۵۹۹	۱۰	بغرض	بغرض	۶۰۰	۲	بین	بین
۵۴۹	۳	صحیح پیر سے	صحیح پیر سے	۶۰۱	۱۰	بغرض	بغرض	۶۰۲	۱۰	اور خیزتیں	اور خیزتیں
۵۵۰	۱۲	یہ ہے	یہ ہے	۶۰۳	۱۰	بغرض	بغرض	۶۰۴	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۵۱	۳	بعد پڑھنا	بعد پڑھنا	۶۰۵	۱۰	بغرض	بغرض	۶۰۶	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۵۲	۱	روایت سے	روایت سے	۶۰۷	۱۰	بغرض	بغرض	۶۰۸	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۵۳	۸	الضالین	الضالین	۶۰۹	۱۰	بغرض	بغرض	۶۱۰	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۵۴	۱۶	نماز پڑھنا	نماز پڑھنا	۶۱۱	۱۰	بغرض	بغرض	۶۱۲	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۵۵	۲۳	نار	نار	۶۱۳	۱۰	بغرض	بغرض	۶۱۴	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۵۶	۲۲	جانب بن	جانب بن	۶۱۵	۱۰	بغرض	بغرض	۶۱۶	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۵۷	۴	کرے	کرے	۶۱۷	۱۰	بغرض	بغرض	۶۱۸	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۵۸	۲	کرے	کرے	۶۱۹	۱۰	بغرض	بغرض	۶۲۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۵۹	۴	کرے	کرے	۶۲۲	۱۰	بغرض	بغرض	۶۲۳	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۶۰	۱۳	کرے	کرے	۶۲۴	۱۰	بغرض	بغرض	۶۲۶	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۶۱	۱۳	کرے	کرے	۶۲۷	۱۰	بغرض	بغرض	۶۲۹	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۶۲	۱۳	کرے	کرے	۶۳۰	۱۰	بغرض	بغرض	۶۳۲	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۶۳	۱۳	کرے	کرے	۶۳۳	۱۰	بغرض	بغرض	۶۳۶	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۶۴	۱۳	کرے	کرے	۶۳۷	۱۰	بغرض	بغرض	۶۴۰	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۶۵	۱۳	کرے	کرے	۶۴۱	۱۰	بغرض	بغرض	۶۴۳	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۶۶	۱۳	کرے	کرے	۶۴۵	۱۰	بغرض	بغرض	۶۴۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۶۷	۱۳	کرے	کرے	۶۴۹	۱۰	بغرض	بغرض	۶۵۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۶۸	۱۳	کرے	کرے	۶۵۳	۱۰	بغرض	بغرض	۶۵۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۶۹	۱۳	کرے	کرے	۶۶۱	۱۰	بغرض	بغرض	۶۶۵	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۷۰	۱۳	کرے	کرے	۶۶۹	۱۰	بغرض	بغرض	۶۷۳	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۷۱	۱۳	کرے	کرے	۶۷۱	۱۰	بغرض	بغرض	۶۷۵	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۷۲	۱۳	کرے	کرے	۶۷۳	۱۰	بغرض	بغرض	۶۷۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۷۳	۱۳	کرے	کرے	۶۷۹	۱۰	بغرض	بغرض	۶۸۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۷۴	۱۳	کرے	کرے	۶۸۳	۱۰	بغرض	بغرض	۶۸۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۷۵	۱۳	کرے	کرے	۶۸۹	۱۰	بغرض	بغرض	۶۹۳	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۷۶	۱۳	کرے	کرے	۶۹۱	۱۰	بغرض	بغرض	۶۹۵	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۷۷	۱۳	کرے	کرے	۶۹۷	۱۰	بغرض	بغرض	۷۰۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۷۸	۱۳	کرے	کرے	۷۰۳	۱۰	بغرض	بغرض	۷۰۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۷۹	۱۳	کرے	کرے	۷۰۹	۱۰	بغرض	بغرض	۷۱۳	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۸۰	۱۳	کرے	کرے	۷۱۱	۱۰	بغرض	بغرض	۷۱۵	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۸۱	۱۳	کرے	کرے	۷۱۷	۱۰	بغرض	بغرض	۷۲۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۸۲	۱۳	کرے	کرے	۷۲۳	۱۰	بغرض	بغرض	۷۲۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۸۳	۱۳	کرے	کرے	۷۲۹	۱۰	بغرض	بغرض	۷۳۳	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۸۴	۱۳	کرے	کرے	۷۳۱	۱۰	بغرض	بغرض	۷۳۵	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۸۵	۱۳	کرے	کرے	۷۳۷	۱۰	بغرض	بغرض	۷۴۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۸۶	۱۳	کرے	کرے	۷۴۳	۱۰	بغرض	بغرض	۷۴۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۸۷	۱۳	کرے	کرے	۷۴۹	۱۰	بغرض	بغرض	۷۵۳	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۸۸	۱۳	کرے	کرے	۷۵۱	۱۰	بغرض	بغرض	۷۵۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۸۹	۱۳	کرے	کرے	۷۵۳	۱۰	بغرض	بغرض	۷۵۹	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۹۰	۱۳	کرے	کرے	۷۵۷	۱۰	بغرض	بغرض	۷۶۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۹۱	۱۳	کرے	کرے	۷۶۳	۱۰	بغرض	بغرض	۷۶۵	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۹۲	۱۳	کرے	کرے	۷۶۷	۱۰	بغرض	بغرض	۷۶۹	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۹۳	۱۳	کرے	کرے	۷۷۱	۱۰	بغرض	بغرض	۷۷۳	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۹۴	۱۳	کرے	کرے	۷۷۵	۱۰	بغرض	بغرض	۷۷۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۹۵	۱۳	کرے	کرے	۷۷۹	۱۰	بغرض	بغرض	۷۸۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۹۶	۱۳	کرے	کرے	۷۸۳	۱۰	بغرض	بغرض	۷۸۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۹۷	۱۳	کرے	کرے	۷۸۹	۱۰	بغرض	بغرض	۷۹۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۹۸	۱۳	کرے	کرے	۷۹۳	۱۰	بغرض	بغرض	۷۹۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۵۹۹	۱۳	کرے	کرے	۷۹۹	۱۰	بغرض	بغرض	۸۰۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۰۰	۱۳	کرے	کرے	۸۰۳	۱۰	بغرض	بغرض	۸۰۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۰۱	۱۳	کرے	کرے	۸۰۹	۱۰	بغرض	بغرض	۸۱۳	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۰۲	۱۳	کرے	کرے	۸۱۱	۱۰	بغرض	بغرض	۸۱۵	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۰۳	۱۳	کرے	کرے	۸۱۷	۱۰	بغرض	بغرض	۸۲۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۰۴	۱۳	کرے	کرے	۸۲۳	۱۰	بغرض	بغرض	۸۲۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۰۵	۱۳	کرے	کرے	۸۲۹	۱۰	بغرض	بغرض	۸۳۳	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۰۶	۱۳	کرے	کرے	۸۳۱	۱۰	بغرض	بغرض	۸۳۵	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۰۷	۱۳	کرے	کرے	۸۳۷	۱۰	بغرض	بغرض	۸۴۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۰۸	۱۳	کرے	کرے	۸۴۳	۱۰	بغرض	بغرض	۸۴۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۰۹	۱۳	کرے	کرے	۸۴۹	۱۰	بغرض	بغرض	۸۵۳	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۱۰	۱۳	کرے	کرے	۸۵۱	۱۰	بغرض	بغرض	۸۵۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۱۱	۱۳	کرے	کرے	۸۵۳	۱۰	بغرض	بغرض	۸۵۹	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۱۲	۱۳	کرے	کرے	۸۵۷	۱۰	بغرض	بغرض	۸۶۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۱۳	۱۳	کرے	کرے	۸۶۳	۱۰	بغرض	بغرض	۸۶۵	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۱۴	۱۳	کرے	کرے	۸۶۷	۱۰	بغرض	بغرض	۸۶۹	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۱۵	۱۳	کرے	کرے	۸۷۱	۱۰	بغرض	بغرض	۸۷۳	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۱۶	۱۳	کرے	کرے	۸۷۵	۱۰	بغرض	بغرض	۸۷۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۱۷	۱۳	کرے	کرے	۸۷۹	۱۰	بغرض	بغرض	۸۸۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۱۸	۱۳	کرے	کرے	۸۸۳	۱۰	بغرض	بغرض	۸۸۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۱۹	۱۳	کرے	کرے	۸۸۹	۱۰	بغرض	بغرض	۸۹۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۲۰	۱۳	کرے	کرے	۸۹۳	۱۰	بغرض	بغرض	۸۹۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۲۱	۱۳	کرے	کرے	۸۹۹	۱۰	بغرض	بغرض	۹۰۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۲۲	۱۳	کرے	کرے	۹۰۳	۱۰	بغرض	بغرض	۹۰۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۲۳	۱۳	کرے	کرے	۹۰۹	۱۰	بغرض	بغرض	۹۱۳	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۲۴	۱۳	کرے	کرے	۹۱۱	۱۰	بغرض	بغرض	۹۱۵	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۲۵	۱۳	کرے	کرے	۹۱۷	۱۰	بغرض	بغرض	۹۲۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۲۶	۱۳	کرے	کرے	۹۲۳	۱۰	بغرض	بغرض	۹۲۷	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۲۷	۱۳	کرے	کرے	۹۲۹	۱۰	بغرض	بغرض	۹۳۳	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۲۸	۱۳	کرے	کرے	۹۳۱	۱۰	بغرض	بغرض	۹۳۵	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۲۹	۱۳	کرے	کرے	۹۳۷	۱۰	بغرض	بغرض	۹۴۱	۱۰	اکبر خیزتیں	اکبر خیزتیں
۶۳۰											

صفحہ	خطا	صواب	صفحہ	خطا	صواب	صفحہ	خطا	صواب
۴۰۶	۱۳ مبارک	مبارک	۱۹	۱۰۹	کیا	۲۷	خطا	صواب
۴۰۹	۴ گرسے	گرسے	۲۲	۱۱۰	نے	۲۱	خطا	صواب
۴۱۱	۵ جب	سودت	۳	۱۱۱	پایا	۵	۴۴	۳ مین
۱۳	کسی کسی	کبھی کبھی	۱۳	"	جاؤں کو ایک	۱۰	"	مین
۱۰	بشریت	بشریت سے	۲	۱۱۲	کہ	۱۲	"	کے آپ کے
۱۳	کسی	کبھی کبھی	۱۳	"	عشبان مالک	۲۳	"	ہو مین
۴۱۲	۴ کما کما حقہ	کما کما حقہ	۱۰	۱۱۳	ہے	۱۳	۵۵۳	مین
۴۱۳	۳ عمرو بن	عمرو بن	۱	۱۱۴	کی	۲۱	"	کرتے
۴۱۵	۱۳ حجر	حجر	۱۱	"	پر	۲۲	۵۵۴	ایک
"	۱۹ حجر	حجر	۲۱	۱۱۹	کی	۱۴	۴۹۰	پڑنا کو
"	۲۲ غار غار	غار	۲۲	"	خیر	۱۶	"	حدیث
۴۱۶	۱۰ آدمی	آدمی	"	"	کیا	۲۲	"	مین
"	۱۹ ہوتی	ہوتی ہے	۳	۴۷۱	یہی	۱۶	۴۹۱	پس
"	۲۰ فقہا	فقہا کا	۱۳	۴۷۲	اور	۲۳	۴۹۵	کی
"	" کہتا	کہتا	۱۴	"	پیرے	۱۵	۴۹۶	ابو در
"	۲۳ وہ	وہ طالع	۲	۴۷۳	کرمی	۱۵	"	بکی
۴۱۸	۳ بزرگ	کئی بزرگ	۱۴	"	کی	۲	۴۹۸	پڑے
"	" نے	نے	۱۱	۴۷۴	کی	۱۴	۴۹۹	ہوں اور
۴۱۹	۱۳ بہاب	بہاب	۵	۴۷۵	ار	۲۰	"	مین
"	۱۵ کی رسول	کی رسول	۱۹	۴۷۶	اور	۱	۴۹۱	سے
"	۲۳ سائے	سائے	۱	۴۷۷	یہی	۱۶	۴۹۲	۳
۴۲۱	۳ سائے	سائے	۹	۴۷۸	مین	۱۳	۴۹۳	آپ
"	۱۴ مجھے دوسرا	مجھے دوسرا	۱۳	۴۷۹	میک	۶	۴۹۴	ایسی
۴۲۳	۱۲ چوچنی	چوچنی	۱۵	۴۸۱	اوسے	۱۱	"	بعضوں
۴۲۴	۲۲ بوبوچی	بوبوچی	۲۲	۴۸۲	بارود	۲۱	"	انکار
"	" بوبوچی	بوبوچی	۳۴	"	ٹیکا	۱۳	۴۸۴	اور
"	" ہوتے	ہوتے	"	"	یہ گر	۱۵	"	راٹ کو
"	۳۴ منتقل	منتقل ہے	۳	۴۸۵	کہنا	۳	۴۸۸	ہو
۴۸۵	۱۱ ساب	شک	۱۲	"	اور	۶	"	اور چل
۴۹۶	۱ بروی	بو مین	۶	۴۸۶	ہی	۲۲	۴۸۹	وسلم
۴۹۹	۱۱ انہوں	انہوں نے	۵	"	بہاوی	۱۶	۴۹۰	وسلم
۵۰۰	۸ انتظار	انتظار	۲۲	۴۸۸	برے	۶	۴۹۱	کرسے
"	۱۳ ظہری	ظہری	"	۴۸۹	یہی	۱۲	"	جکو
۵۰۲	۱۹ کہتا	کہتا ہے	۴	۴۹۰	جا بیسے	۱۲	۴۹۲	آپ بی
۵۰۳	۱۱ کما کما	کما کما	۲	۴۹۲	ہوتی	۱۳	۴۹۳	بہنگ
"	۲۰ آپ کا	اون کا	۲۱	"	پڑھتے مین	۱۳	"	کا
۵۰۵	۱ لومنی	لومنی	۱۱	۴۹۳	عبر	۲۲	"	سے
"	۸ کوئی جان	کوئی جان	۲۲	"	سرم	۲	۴۹۸	پوچھا
۱۰۶	۱۲ پوچھتے	پوچھتے	۲۰	۴۹۴	کیا	۵	"	نہایت

صفحہ	خط	قواب	صفحہ	خط	صواب	صفحہ	خط	صواب
۹۰	۱۲	یاسنک کو	۱۲	۸۳۱	موافق	۱۲	۸۳۱	موافق
۹۱	۱۲	و سلم نے فرمایا	۲۱	۸۳۲	بنادیا	۲۱	۸۳۲	بنادیا
۹۱	۱۲	اور	۱۲	۸۳۲	غلام	۱۲	۸۳۲	غلام
۹۲	۲	حارین کے	۶	۸۳۲	روایت	۶	۸۳۲	روایت ہے
۹۲	۱۴	حاکم	۱۵	۸۳۲	سے	۱۵	۸۳۲	سے
۹۳	۱۴	بیر	۱۵	۸۳۵	فراوانے	۱۵	۸۳۵	+
۹۴	۱۱	مین	۲۱	۸۳۶	مین	۲۱	۸۳۶	مین
۹۵	۴	چوران	۲۱	۸۳۶	ہو سکے	۲۱	۸۳۶	ہو سکے گا
۹۵	۴	ہولی	۱۱	۸۳۶	فرمایا	۱۱	۸۳۶	فرمایا ہے
۹۶	۳	حضرت	۱۱	۸۳۶	نہیک	۱۱	۸۳۶	نہیک
۹۷	۵	اور کردہ	۱۳	۸۳۶	لایا	۱۳	۸۳۶	لایا
۹۷	۵	اورہ ان کے	۲	۸۳۸	رکعت	۲	۸۳۸	رکعت میں
۹۸	۱۴	فرستے	۸	۸۳۹	الامین	۸	۸۳۹	الامین
۹۹	۲۱	باب	۱۵	۸۳۹	صاحب	۱۵	۸۳۹	عبداللہ
۱۰۰	۱۸	اور کہا	۹	۸۴۰	ٹھیک	۹	۸۴۰	ٹھیک
۱۰۱	۱۰	تغوز	۱۰	۸۴۰	مقتصل	۱۰	۸۴۰	مقتصل کی
۱۰۲	۱۳	قریب	۱۰	۸۴۰	ہون	۱۰	۸۴۰	رہیں
۱۰۳	۲۲	مین	۱۴	۸۴۱	ہوی	۱۴	۸۴۱	ہوئیں
۱۰۴	۱۱	ہوئے	۲۰	۸۴۱	بہو بچیں	۲۰	۸۴۱	بہو بچیں
۱۰۵	۱۹	امہ	۱۸	۸۴۳	ہوا	۱۸	۸۴۳	بیان ہوا
۱۰۶	۲۱	مین	۱	۸۴۴	کود	۱	۸۴۴	دیر کرو
۱۰۷	۲۲	چوڑا دیا تھا	۱۱	۸۴۴	سے	۱۱	۸۴۴	امین
۱۰۸	۱۴	آواز کو	۲	۸۴۵	اسی	۲	۸۴۵	ظاہر ہے
۱۰۹	۱۱	میں	۱۲	۸۴۵	کرتے	۱۲	۸۴۵	کرتے
۱۱۰	۱۹	بچے	۹	۸۴۶	مسجد	۹	۸۴۶	مسجد
۱۱۱	۱۴	مزا	۹	۸۴۹	انہوں	۹	۸۴۹	انہوں نے
۱۱۲	۲	روایت کی	۱۶	۸۴۰	بھی	۱۶	۸۴۰	بھی
۱۱۳	۱۳	انہوں نے	۲	۸۴۱	تھے	۲	۸۴۱	تھے
۱۱۴	۱۵	نتیجہ	۱۱	۸۴۲	نے	۱۱	۸۴۲	نے
۱۱۵	۲	ہو گئی	۱۲	۸۴۲	خاتم	۱۲	۸۴۲	خاتم
۱۱۶	۴	بقدرہ اور	۱۲	۸۴۲	کو	۱۲	۸۴۲	کو
۱۱۷	۴	بڑے	۱۳	۸۴۳	اشارہ	۱۳	۸۴۳	اشارہ
۱۱۸	۵	افزون	۱۶	۸۴۳	ابو ہریرہ	۱۶	۸۴۳	ابو ہریرہ
۱۱۹	۲۱	بچیکا	۲۱	۸۴۴	مین	۲۱	۸۴۴	مین
۱۲۰	۸	صدق	۱۱	۸۴۵	پیدا	۱۱	۸۴۵	پیدا
۱۲۱	۱۳	ہو گیا	۲۲	۸۴۶	نقلے	۲۲	۸۴۶	نقلے

صفحہ ۹۰۹	۴	خطا	تحقیق	صفحہ ۹۱۹	۸	خطا	عورتین	صفحہ ۹۲۸	۱۵	خطا	دھب	صواب
۳۱	۳۱	رادوی	رادوی	۱۰	۱۰	لوحہ	لوحہ	۵	۵	اسپر	اون پر	
۳۴	۳۴	اور پری خان کا	اور پری خان کا	۱۱	۱۱	نوحہ	نوحہ	۱۶	۱۶	لگانا کمر	لگانا کمر	
۳۵	۳۵	آپ کے سر کی	آپ کے سر کی	۱۵	۱۵	کسیکو	کسیکو	۱۸	۱۸	چنگاری	چنگاری	
۳۶	۳۶	توہ پر کمر کا	توہ پر کمر کا	۲۱	۲۱	مناسب	مناسب	۱۱	۱۱	دھب	دھب	
۳۷	۳۷	مروی ہونے پر	مروی ہونے پر	۲۲	۲۲	تہ بند	تہ بند	۱۳	۱۳	حدیث	حدیث	
۱۲	۱۲	غار	غار	۱۵	۱۵	تہ بندی	تہ بندی	۱۶	۱۶	بن	بن	
۱۳	۱۳	ک	ک	۱۶	۱۶	تہ بند	تہ بند	۱۳	۱۳	تہ بند	تہ بند	
۱۴	۱۴	سے	سے	۱۷	۱۷	تا بدن	تا بدن	۱۳	۱۳	تہ بند	تہ بند	
۱۵	۱۵	روایت	روایت	۱۱	۱۱	اوس کا	اوس کا	۱۵	۱۵	تہ بند	تہ بند	
۱۶	۱۶	و	و	۱۲	۱۲	کردن	کردن	۲۱	۲۱	درد	درد	
۱۷	۱۷	مین	مین	۲	۲	تہ بند	تہ بند	۲۳	۲۳	تہ بند	تہ بند	
۲	۲	بی بی رسول	بی بی رسول	۲۱	۲۱	اسی	اسی	۲۳	۲۳	تہ بند	تہ بند	
۱۰	۱۰	سلہ	سلہ	۲۲	۲۲	چنار سے	چنار سے	۲۳	۲۳	تہ بند	تہ بند	
۱۴	۱۴	بلاتا	بلاتا	۲۳	۲۳	سے	سے	۲۳	۲۳	تہ بند	تہ بند	
۱۸	۱۸	پیشا	پیشا	۲۴	۲۴	بشارتوں نے	بشارتوں نے	۲۳	۲۳	تہ بند	تہ بند	
۱۹	۱۹	نگار ملی	نگار ملی	۲۱	۲۱	کہا مسلم	کہا مسلم	۲۳	۲۳	تہ بند	تہ بند	
۱۶	۱۶	تو	تو	۲	۲	حجاب	حجاب	۲۳	۲۳	تہ بند	تہ بند	
۲۰	۲۰	ہو رہے	ہو رہے	۲۴	۲۴	ہو گئی	ہو گئی	۲۳	۲۳	تہ بند	تہ بند	
۱۱	۱۱	مست	مست	۵	۵	ملک	ملک	۲۳	۲۳	تہ بند	تہ بند	
۲۱	۲۱	چینکر	چینکر	۱۱	۱۱	یہ ہے	یہ ہے	۲۳	۲۳	تہ بند	تہ بند	
۲۲	۲۲	برادری	برادری	۱۰	۱۰	تہ بند	تہ بند	۲۳	۲۳	تہ بند	تہ بند	
۲۴	۲۴	اور رسول	اور رسول	۱۰	۱۰	تہ بند	تہ بند	۲۳	۲۳	تہ بند	تہ بند	
۱۳	۱۳	بڑا	بڑا	۸	۸	تہ بند	تہ بند	۲۳	۲۳	تہ بند	تہ بند	
۱۸	۱۸	اون	اون	۸	۸	تہ بند	تہ بند	۲۳	۲۳	تہ بند	تہ بند	

5352



ملفوظات حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ

کتاب خانہ

کتاب خانہ

ملفوظات حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ

کتاب خانہ